مُقدّس رسول کی مُقدّس بیٹی کی مُقدّس سیرت

سیرتِ سیّدہ فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا

اُمّ ابیہا

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230
CHISHTIKUTABKHANA@GMAIL.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البتول التی لم ترقط تحض سماہا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
البتول وقال انہا لیست کنساء الآدمین (الحدیث)

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوہ کامل بتول

البتول سلام اللہ علیہا

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230
CHISHTIKUTABKHANA@GMAIL.COM

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

الفاطمة سیدۃ النساء اھل الجنة ونساء العالمین

نام کتاب	البتول
مصنف	حضرت علامہ صائم چشتی
پہلی بار	20 محرم الحرام 1398ھ
تیسویں بار	اگست 2011ء
طابع	محمد شفیق مجاہد
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
صفحات	592
ہدیہ	380/.

ملنے کے پتے

علی برادران ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

احمد بُک کارپوریشن راولپنڈی

Marfat.com

انتساب

بنتِ رسول سیّدۃ نساء العالمین
سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللّٰہ علیہا
کی تمام اَولاد پاک کے نام

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

غلام غلامانِ اولادِ بتول
صائم چشتی
۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۵ ہجری

Marfat.com

نذر

بصد احترام وادب بحضور

اُم بتول جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

و

بنت بتول جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا

غلام غلامانِ اولادِ بتول

صائمؔ چشتی

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۵ ہجری

Marfat.com

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہر نعت

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

از:۔ محترم جناب نورالزماں نوری (فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی)

حضرت علامہ صائم چشتی اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب، محقق اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم وادب کے فروغ واشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعران کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت

علامہ صائم چشتی کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی آپ کی سکول کی تعلیم لوئر مڈل سے آگے نہ جاسکی۔

علامہ صائم چشتی نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا

Marfat.com

سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کر لیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

سلسلہ چشتیہ میں بیعت

1948ء میں آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت حضرت پیر سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت ہو کر خلافت واجازت سے نوازے گئے اور اس وقت سے چشتی کی نسبت آپ کے نام کے حصہ کے طور پر معروف ہو گئی۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت بابا جی محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیر سید علی حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف اور سیال شریف سے بھی اکتسابِ فیض کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ضلع شیخوپورہ قیام

ضلع شیخوپورہ میں مانانوالہ کے قریب ایک ''رسولپور ککی'' ہے اسے رسولپور جٹاں بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں قیام پاکستان سے پہلے ہی آپ کے کچھ رشتہ دار قیام پذیر تھے۔ آپ کے والد گرامی بھی اس گاؤں میں تجارت کے سلسلہ میں آتے رہتے تھے، ہجرت کے بعد آپ بھی رسولپور جٹاں میں قیام پذیر ہو گئے۔

شیخوپورہ سے فیصل آباد منتقلی

علامہ صائم چشتی قیام پاکستان کے بعد رسولپور ککی میں رہتے تھے،

Marfat.com

وہاں سے کاروبار کے سلسلہ فیصل آباد آنا جانا رہتا تھا، 1953ء میں فیصل آباد میں اپنے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ مل کر کارخانہ بازار میں سوپ میٹریل کا کاروبار شروع کیا اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی پھر 1955ء میں کتابوں کے اشاعتی کاروبار سے منسلک ہو گئے اس کاروبار میں ترقی ہوئی اس طرح 1955ء میں آپ کا سارا خاندان رسولپور جٹاں (شیخوپورہ) سے فیصل آباد منتقل ہو گیا۔ یہاں پھر 1964ء میں جامعہ رضویہ کے باہر ارشد مارکیٹ میں چشتی کتب خانہ قائم کیا جو اب تک علم و ادب اور مذہب و ملت کی اشاعتی خدمات انجام دے رہا ہے۔

شاعری میں مقام

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جانے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول و معروف ہو گیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

ایک دفعہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں ایک بڑا جلسہ ہوا جس میں کثیر علماء موجود تھے وہاں محمد علی ملتانی نے اپ کی لکھی ہوئی یہ نعت پڑھی!

محمد کا در چھوڑ کر جانے والو ملا نہ ٹھکانہ تو پھر کیا کرو گے

اس نعت پر علماء نے بڑی داد دی ماہنامہ ''رضوان'' لاہور اور ''ماہ طیبہ'' کوٹلی لوہاراں نے یہ نعت شائع کی علماء کرام نے بہت شفقت کی بالخصوص فقیہہ عصر عاشق رسول حضرت مولانا الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی نے اس نعت شریف کی مقبولیت کی وجہ سے آپ کی دعوت کی۔

Marfat.com

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1960ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہو سکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاعروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے،،

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آ کر نعت پڑھنا اپنے لئے

Marfat.com

سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کر ڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نو آموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے

شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبد الستار نیازی ☆ جناب سید ناصر حسین چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

تصنیفی و تحقیقی خدمات

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک شاعر ہی نہ تھے بلکہ اردو اور

Marfat.com

پنجابی زبان کے نامور ادیب، جید عالم اور محقق تھے انہوں نے کئی موضوعات پر تحقیقاتی کتب لکھیں کئی عربی اور فارسی کتب کے تراجم کئے خاص طور پر تفسیر، حدیث تصوف اور عربی منظور کتب کے اردو میں تراجم کر کے اردو دان طبقہ کے لئے بڑا احسان کیا۔

آپ کی کتب کی تعداد 500 کے لگ بھگ ہے آخر میں چند اہم کتب اور تراجم کے نام لکھے جائیں گے آپ نے بے شمار علمی وادبی موضوعات پر تنِ تنہا بے سروسامانی کے عالم میں کسی سرکار گرانٹ کے بغیر انتہائی تحقیقی کام کیا جو انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے خاص طور پر تفسیر کبیر اور تفسیر ابن عربی کا ترجمہ، ایمانِ ابی طالب، مشکل کشا، شہید ابن شہید، گیارہویں شریف اور دیوان حضرت ابو طالب کا ترجمہ قابل ذکر ہے۔

جب آپ نے اپنی کتاب ایمانِ ابی طالب لکھی تو بڑے بڑے علماء کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا تنگ نظروں نے پر تنقید کرتے ہوئے رفض کی پھبتی بھی کسی۔ آپ نے ان کی پراہ نہ کرتے ہوئے امام شافعی کے اس قول کے مطابق اعلان کرتے ہوئے اہل بیت کی محبت میں اپنا تحقیقی سفر جاری رکھا۔ اگر اہل بیت کی محبت رفض ہے تو دنیا بھر کے جنوں اور انسانو گواہ ہو جاؤ سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک وسیع ذاتی کتب خانہ تھا جس میں کم وبیش ایک لاکھ کے لگ بھگ مختلف عنوانات پر مختلف زبانوں میں کتب موجود ہیں یہ کتب خانہ محققین اور طلباء کے لئے کھلا رہتا۔

سماجی ورفاحی خدمات

آپ نے تصنیف وتحقیق اور شعر گوئی کے ساتھ ساتھ سماجی، تعلیمی اور رفاحی امور میں بھی بھرپور، کردار ادا کیا۔

Marfat.com

1 آپ نے اپنے رہائشی محلہ رحمت ٹاؤن نزد غلام محمد آباد میں ایک عظیم الشان ''مسجد سیدنا حیدر کرار'' کی بنیاد رکھی اس مسجد کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا اور ''شب وصال'' نماز عشاء تک مسجد کے تعمیری امور میں مصروف رہے۔

2 آپ نے گھر کے قریب ملت کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔

3 عورتوں کی دینی تعلیم وتربیت کیلئے مدرسہ گلشن زہراء کی بنیاد رکھی،

4 فیصل آباد میں نعت خوانوں کی علمی اور فنی اصلاحی اور تربیت کے لئے ''حسان نعت کالج'' قائم کیا جس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کے پروگرام ہوتے ہیں آپ کی 2000 صفحات پر مشتمل نعتیہ کتاب ''ن والقلم'' زیرِ طبع ہے یہ نعت کے میدان میں آپ کی بے مثال خدمت ہوگی۔

5 آپ نے قوم کی بچیوں کے اندر نعت کا ذوق پیدا کرنے اور اسے فروغ دینے کے لئے حسان نعت کالج برائے طالبات بھی قائم کیا۔

6 ایک لاکھ سے زائد کتب پر مشتمل آپ نے ''چشتیہ لائبریری'' قائم کی جہاں سے بڑے بڑے نامور علماء اور سکالر اپنے مقالات اور کتب کی تکمیل کے لئے استفادہ کرتے ہیں۔

7 آپ نے لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ''چشتیہ روحانی شفا خانہ'' قائم کیا اتوار کے روز دور دراز سے لوگ آپ کی رہائش پر آتے اور جسمانی وروحانی مسائل بتاتے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ ان کی رہنمائی کرتے۔

8 چشتیہ آڈیو۔ ویڈیو لائبریری میں جید علماء کرام کی اڈیو اور ویڈیو کیسٹیں موجود ہیں اور ان میں سے کئی علماء کی تقریروں کو صفحہ قرطاس پر بھی محفوظ کر کے افادہ عام کے لئے چشتی کتب خانہ کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے۔

9 آپ نے کئی سال قبل جس چشتی کتب خانہ کا اجراء کیا تھا اب تک

Marfat.com

ہزاروں اسلامی کتب شائع کر چکا ہے۔

علاقہ کے طلباء کو قرآن حکیم ناظرہ اور حفظ کی دولتِ لازوال سے بہرہ ور کرنے کے لئے آپ نے ''دارالعلومِ حیدریہ چشتیہ رضویہ فیصل آباد'' کا قیام فرمایا اس میں طلباء قرآن حکیم کی سرمدی دولت سے اپنے سینوں کو منور کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء (۱۴ شوال المکرم ۱۴۲۰ھ) کو رات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی۔

اولاد

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

1 صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی
2 صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد چشتی
3 صاحبزادہ محمد توصیف حیدر چشتی

آپ کی اولاد کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔ مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم

Marfat.com

شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محفلِ سماع، نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

تصنیفات وتحقیقات اور تراجم

(ا) تراجم

آپ کے تراجم میں سے چند نام درج ذیل ہیں۔

1۔ ترجمہ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو ترجمہ (5 جلد)

2۔ ترجمہ تفسیر ابن عربی از ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ عربی سے اردو (5 جلد)

3۔ ترجمہ تفسیر خازن امام خازن بغدادی، عربی سے اردو (2 جلد)

4۔ ترجمہ خصائص نسائی از امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

5۔ روضۃ الشہداء فارسی سے اردو ترجمہ (2 جلد)

6۔ والدین مصطفیٰ (ﷺ) عربی سے اردو

7۔ فتوحات مکیہ، عربی سے اردو (3 جلد)

8۔ انتخاب خطبات حضرت علی رضی اللہ عنہ (اردو ترجمہ وشرح)

9۔ ترجمہ دیوان حضرت ابو طالب، عربی سے اردو

10۔ ترجمہ قصیدہ امینیہ عربی سے اردو (2 جلد)

(ب) تصانیف وتالیفات

آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔ مشکل کشاء (سیرت حضرت علی رضی اللہ عنہ 4 جلد)

Marfat.com

2۔ البتول (سیرت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا)
3۔ خاتون سیرت (منظوم سیرت سیدہ کائنات)
4۔ ابوبکر قرآن کی روشنی میں ''الصدیق''
5۔ ایمان ابی طالب (تحقیقی کتاب) 2 جلد
6۔ گیارہویں شریف
7۔ من دون اللہ کون ہیں۔
8۔ شہید ابن شہید 3 جلد
9۔ المدد یارسول اللہ
10۔ خطبات چشتیہ 12 جلدیں

خلفاء راشدین، آئمہ اہل بیت اور متعدد اولیاء کرام کی سیرت اور حیات وخدمات نظم ونثر میں لکھی کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ۔

(ج) کتب نعت

آپ کی چند نعتیہ کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ نوائے صائم چار جلدیں (اردو پنجابی)
2۔ نورداظہور (اردو، پنجابی) 3۔ میخانہ (اردو، پنجابی)
4۔ رحمت داخزانہ (پنجابی) 5۔ رحمت دے خزینے (اردو پنجابی)
6۔ محفل نعت (اردو پنجابی) 7۔ ارمغانِ مدینہ (اردو پنجابی)
8۔ بلے اوتو حید دیو وڈیو پچار یو (اردو پنجابی)
9۔ مدینے دے پھل (پنجابی) 10۔ مدینے دیاں کلیاں (پنجابی)
11۔ شاہِ خوباں (اردو) 12۔ طٰہٰ تے یٰسین (پنجابی) 13 حسنِ کائنات 14۔ جانِ کائنات 15۔ شانِ کائنات 16۔ روحِ کائنات

''ن والقلم'' کے نام سے اردو نعت کا بہت بڑا مجموعہ زیر طبع تھے۔

Marfat.com

فہرست مضامین

بارگاہِ بتول میں	25	سیدہ کے بعد سب سے افضل	69
مینارۂ نور	27	ماں	71
ولادت باسعادت	40	ماں بیٹی کی محبت	74
اِس سلوک کا پس منظر	42	داغِ یتیمی	78
چار عظیم عورتوں کی آمد	42	حضرت خدیجہ کی وصیت	81
نخلِ نور کا نُوری ثمر	44	سیدہ کی آہ وزاری	82
جنت کی کلی	45	حضور کا جواب	84
حوروں کی آمد	46	آرزوئے خدیجہ	86
حضور رسالت مآب کی آمد	47	جنت کا کفن	87
تاریخ ولادت	49	یہ خصوصیت ہے	87
بچپن مبارک	51	بیٹیوں کی حالت	88
الم ناک ماحول کا سامنا	51	مصیبت پر مصیبت	90
سیدہ پر اِن حالات کے اثرات	56	عام الحزن	90
بہنوں کی ہجرت	57	ماں کی یاد	91
سیدہ کائنات شعب ابی طالب میں	57	باپ بیٹی کا مشترکہ غم	92
		طائف کا سفر	92
بچپن میں استقامت	60	حضور کی دُعا	93
حضرت خدیجۃ الکبریٰ	62	ہجرتِ مدینہ	96
حضرت خدیجہ کا ہار	68	جدائی کی گھڑیاں	96

Marfat.com

ملاقات	97	ایثار کی ضرورت ہے	125
فاطمۃ الزہرا کا نکاح	100	خاندانی نظام کی تباہی	126
حضرت علی کو مشورہ	100	بحث یوں ختم ہوئی	127
علی دربارِ نبی میں	102	اُمراء کو آگے آنا ہوگا	129
رضائے فاطمہ	103	بچ سکتے ہیں	130
سیدہ کا نکاح آسمانوں پر	105	ہماری دُعا	130
آسمانوں پر سیدہ کا جہیز	106	بنتِ رسول مولا علی کے گھر	132
جنت کے ٹکٹ	106	حضور کی سیدہ کے گھر آمد اور	
سیدہ کا نکاح زمین پر	107	دُعائیں	134
زمین پر نکاح کا منظر	108	شادی کی قمیض	137
نکاح کا خطبہ	109	حضرت سلیمان کی بیٹی	138
دعوتِ ولیمہ	111	قمیض کا بدلہ	140
مسرت انگیز لمحات	112	منافق کی پیشکش	141
ولیمہ کی دوسری روایت	113	سیدہ کا سوال	142
شادی کے وقت عمریں	114	خاتونِ جنت کا گھر	144
سیدہ کی رخصتی	115	اُمورِ خانہ داری	145
خدیجۃ الکبریٰ کی یاد	116	حرفِ شکایت زبان پر نہ آیا	147
ہماری شادیاں	119	بچپن کے دو واقعات	150
حضور نے عزت رکھ لی	119	ایک عظیم سوال	150
دعوتِ فکر	120	زیور نہیں پہنے	151
ماں کی یاد	121	گلشنِ زہرا کے پھول کلیاں	153
بنتِ رسول کا جہیز	123	ریاضِ بتول کا پہلا پھول	153
ہمارے جہیز	124	ولادتِ حسن نمازِ بتول	157

Marfat.com

امام حسن کا عقیقہ	160	انتہائے سخاوت	191
جی بہل گیا	161	ردائے فاطمہ سرمایۂ عصمت	194
چمنستانِ زہرا کا دوسرا پھول	162	قیمتی تحفہ	196
ولادت	163	گلوبند کا تحفہ	199
مبارک باد	165	شہزادوں کا بستر	200
حضور کا اظہارِ مسرت	166	سیدہ فاطمۃ الزہرا کا مقامِ فقر	203
علی و فاطمہ علیہما السلام	167	اپنے لئے سوال	204
نائبۃ الزہرا کی ولادت	171	حضرت علی سے سوال	204
زہرا کی تصویرِ کامل	172	باپ بیٹی کا فقر	205
حضور خوش ہو گئے	173	نقاہت کیوں ہے	206
اولادِ فاطمہ کی خوش نصیبی	174	نورِ محمد کا نوری لباس	208
تحقیقی بات	175	سیدہ خواتین کے اجتماع میں	208
شہزادۂ بتول کی گمشدگی	176	سیدہ بتول یہودنوں کی شادی میں	209
سیدہ کی پریشانی	176		
امام حسن کی بیقراری	177	حیدر کے ننھے پہلوان	213
سیدہ فاطمہ کیلئے جنت کا کھانا	181	سیدہ کا درزی	214
مریم کیلئے بے موسم کے پھل	181	جبریل جھولا جھلاتا ہے	215
زہرا کے لئے جنت کا کھانا	181	چکی کون چلاتا ہے	216
یہ دُعا تھی	183	اُمت کے لئے اشکباری	218
سخاوت کا انعام	185	تلاشِ محبوب	219
تفسیر کبیر الرازی	189	حجرۂ بتول	222
تفسیر مدارک	189	محبوب ملتے ہیں مگر	223
تفسیر نیشاپوری	190	صدائے دل	232

Marfat.com

داستانِ غم	235	طہارت کی بے مثال شہادت	285
جنگِ اُحد	235	اولادِ فاطمہ پر جہنم حرام ہے	288
ملاقاتِ مصطفٰے	245	آیت رضا	290
قیامت کے دن ذمہ داری	247	حضور کی دعا	290
آنسو ہی آنسو	247	آیتِ صلوٰۃ	292
سیدہ فاطمۃ الزہرا کی شانِ قرآن	250	محبت مصطفٰے کی لاڈلی سے	297
آیتِ مودّۃ	250	شرطِ ایمان	298
دوسری روایت	255	اعمال بیکار ہیں	299
پانچتن	258	امتحانِ اُمت	300
آیتِ کرامت	259	کیوں محبت کرو	300
اَزلی طہارت	261	محبت خود محبت مانگتی ہے	301
آیتِ مباہلہ	262	محبت کا صلہ	303
آیتِ طہارت	271	بشارتیں ہی بشارتیں	304
اختیارِ مصطفٰے	272	نبی کا ٹکڑا	307
اعزاز واکرام کے لئے	273	سیدہ کی شان میں گستاخی کفر ہے	309
اللہ کا ارادہ	273		
انتخابِ مصطفٰے	276	افضلیتِ سیدہ فاطمہ کی ایک اور خاص وجہ	310
پہلی روایت	278		
دوسری روایت	279	سب سے زیادہ محبت	311
تیسری روایت	280	پل صراط پر ثابت قدمی	313
اہلِ بیت سے مراد پانچ ہیں	280	چار سوال	314
یہ آیت آلِ عبا کے لئے	282	دو چیزیں	314
حضرت عائشہ کی روایت	284	خدا سے بھی محبت مانگتے ہیں	315

Marfat.com

ایک دن کی محبت	316	فاطمہ خدیجہ سے افضل ہیں	336
احترامِ اہلِ بیت	317	فاطمہ ومریم	337
خدا کی رضا ہے رضا فاطمہ کی	319	حضرت عائشہ کا قول	340
دشمنانِ اہلِ بیت کی سزا	321	امام مالک کا قول	341
جنت حرام ہے	321	امام سیوطی کا قول	341
رحمتِ خداوندی سے مایوس	322	عبدالحق محدث دہلوی کی تحقیق	341
کفر کی موت	322	سیّدہ کی مطلقاً افضلیت	342
جنت کی خوشبو	322	دلیل عجیب	343
بغضِ اہلِ بیت بغضِ مصطفٰے	323	سیّدہ فاطمۃ الزہرا حضور کے	
شیطانِ کے ساتھی	323	ساتھ ہوں گی	345
ہلاکت غرقابی جہنم	324	فرمانِ مصطفٰے	346
یہ گالی نہیں حقیقت ہے	325	سیّدہ کی بہنیں	349
شقی منافق، حرامزادہ، ولد غیر طہر	326	انوارِ زہرا	359
یہودیوں کا ساتھی	327	زہرا کا بخار علی کا ایثار	371
قہرِ خداوندی	327	سیّدہ کا علم غیب	373
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ		ایک کے بدلے دس انار	375
اہل بیت	328	وہ فرشتہ تھا	376
لڑائی مصطفٰے سے	329	خاتونِ قیامت کا جذبہ جہاد	377
کعبے کا نمازی دوزخ میں	330	پردہ اور جہاد	379
حاسدینِ اہلِ بیت کا منہ کالا	331	سیف نبیؐ اور ذوالفقارِ حیدری	
نسب بدلنا	332	زہرا کے ہاتھ میں	381
افضل کون ؟	334	ذوالفقارِ حیدری	382
خدیجہ وعائشہ	335	جس پر علی کو ناز تھا ،	386

Marfat.com

زبان پر کبھی شکوہ وشکایت	389	کل کیسے آتی	420
غلاموں سے بڑھ کر کنیزوں		تیسری روایت	421
سے اعلیٰ	391	یہ حسن اسلام	426
مشقت فاطمہ	391	چوتھی روایت کا مفہوم	427
کنیز کے لئے سوال	392	شہزادوں کا جھگڑا	435
جنت میں داخلہ	397	پانچویں روایت کی وضاحت	436
مسکراہٹ	395	اگر علی نہ ہوتے	443
گردنیں جھکا دونگا ہیں نیچی کرلو	396	چھٹی روایت مسئلہ فدک	444
حوروں کا استقبال	396	ساتویں روایت سیّدہ کے آنسو	451
نور محمد کی خریدار آستانہ زہرا پر	398	انہی واقعات کے بارے میں	455
اب کیا ہوا	401	ہمسایوں سے حسن سلوک	456
سخاوت زہرا حیدر کے قلم سے	402	اطاعت اس کو کہتے ہیں	459
ایک نکتہ	407	فقر ہے بے نیازی	460
فتویٰ یا تقویٰ	408	دعائے فاطمہ	460
گلوبند کا واقعہ	408	سیّدہ اور آپ کے بیٹے	463
چند نزعی واقعات		پیغام شہادت حسین	463
کردارِ فاطمہ کی روشنی میں	410	منبر چھوڑ دیا	464
اعتذار	411	اپنا بیٹا یا بیٹی کا بیٹا	465
پہلی روایت آئینہ حقیقت میں	412	آ گئیں رستہ دکھانے بجلیاں	467
ادھر بھی دیکھیں	416	میدان قیامت کا ترازو	469
آنکھوں دیکھا حال	417	حسن وحسین کی تختیاں	470
دوسری روایت	418	حج بیت اللہ شریف	472
جواب یہ تھا	420	سیّدہ ماں کے مزار پر	474

Marfat.com

مدینہ منورہ کو واپسی	477	جناب سیّدہ کا اضطراب	507
غدیر خم	477	حسنین کا قصاص پیش کرنا	508
مدینہ منورہ میں	480	جہنم سے حفاظت	511
وصال مصطفٰے کے آثار	481	یہ روایت ایسے بھی ہے	512
ازواجِ مطہرات سے مشورہ	482	اجازت مانگنے جبریل آتے	
سیّدہ کا مشورہ	483	ہیں محمد سے	517
علالتِ مصطفٰے	483	ایک اہم نکتہ	517
آنسو اور مسکراہٹ	484	آمد جبریل	518
نصیحت	486	طلب کرتے ہیں زہرا سے	
غم اُمت	487	اجازت عزرائیل آکر	520
کہاں ملیں گے	488	شفقتِ مصطفٰے	523
یہ سوالات	490	مزید حوالے	524
دوسری بات	491	خواب کی تعبیر	526
یہ وصیتیں	491	تاجدارِ مدینہ کا وصال	528
کیا عنوان ہو	492	باپ کے وصال کا سیّدہ پر اثر	532
رونے دو	494	ناقہ رسول دروازۂ زہرا پر	539
قصہ درد والم	495	جنابِ سیّدہ کے آخری ایام	542
اولادِ عبدالمطلب کی نشانی	498	سیّدہ کا خواب	543
جانب جنت البقیع	499	غم حیدر	545
غسل دو گے تو کیا ملے گا	500	یا علی یہ آخری لمحات ہیں	547
میرے مصطفٰے کا گھر	501	کھانے سے انکار	548
یہ واقعہ	504	آرزوئے علی	553
عکاشہ کا انتقام	505	آخری زیارت	554

Marfat.com

موت ہے یا نیند	556
خدا سے راز و نیاز	558
حضرت علی کی حالت	563
غسل اور جنازہ کی وصیت	564
غسل کی دوسری روایت	565
تاریخ وصال	568
جناب سیّدہ کی روح کو کس نے قبض کیا؟	569
نماز جنازہ	570
سیّدہ کے وصال پر حضرت علی کے مرثیے	571
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا	574
منقبت	575
منقبت	578

Marfat.com

رُتبہ بتول کا

رُتبہ ہے سب سے ارفع و اعلیٰ بتول کا
اخیء رسولِ پاک ہے دُولہا بتول کا

نبیوں کے تاجدار کی بیٹی بتول ہے
ولیوں کا تاجدار ہے بیٹا بتول کا

اُن کو بنایا سرورِ عالم نے قاسمہ
ملتا ہے دوجہان کو صدقہ بتول کا

قُرآں میں اُن کی شان پر رحمت کے ہیں حجاب
تطہیر کا بیان ہے پردہ بتول کا

نبیوں کی ساری بیٹیاں ہیں عالی مرتبت
سب سے بلند و اعلیٰ ہے رُتبہ بتول کا

Marfat.com

جنت کا انحصار ہے حُبِ بتول پر
ساری بہشت پر تو ہے قبضہ بتول کا

ہے گھر کا گھر لُٹا دیا اُمت کے واسطے
احسان مومنوں پہ ہے کتنا بتول کا

نارِ سقر کا کِس طرح کُچھ خوف ہو اِسے
صَآئم تو اِک غلام ہے زہرا بتول کا

Marfat.com

بارگاہِ بتول میں

بڑھے گی تا اَبد شانِ عُلیٰ ہر آن زَہرا کی
کہ ہے مِدحت سرائی کر رہا قُرآن زَہرا کی

کھڑے ہو کر تھے اِستقبال کرتے مُصطفیٰ اُن کا
خُدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہرا کی

نبی کے گھر کی ہر نعمت وہی تقسیم کرتی ہیں
ہے گویا سَب خُدائی ہر گھڑی مہمان زہرا کی

نِگاہوں کو جُھکا لو اہلِ محشر یہ نِدا ہوگی
سواری خُلد میں جائے گی جب ذِیشان زہرا کی

بپاسِ پردہ ملک الموت کے اِنکار کرنے پر
خُدا نے قبض فرمائی تھی خُود ہی جان زہرا کی

Marfat.com

جبھی تو کٹ کے بھی کربل میں سر اُن کا رہا اُونچا
کہ تھی شبّیر میں غیرت علی کی آن زہرا کی

بیاں کیا شان ہو بنتِ نبی کی تجھ سے اَے صآئم
تھے چکّی پیستے حُور و مَلک رِضوان زہرا کی

یہ منقبت بطورِ خاص جناب محمد بشیر نقشبندی علی پوری کی فرمائش پر
شاملِ اشاعت کی جارہی ہے

Marfat.com

مِینَارۂ نُور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

آج سے دس سال قبل بنتِ رسول کی سیرتِ مقدّسہ پر پنجابی نظم میں کتاب خاتونِ جنّت لکھنے کا شرف حاصل ہوا تو بہت سے احباب کی یہ خواہش تھی کہ اِس کتاب کو اُردو نثر میں بھی تبدیل کر دوں۔

کتاب مذکورہ کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور اب اسے نہایت ہی اعلیٰ اور معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا جارہا ہے بتانا یہ تھا کہ اگرچہ کتاب خاتُونِ جنت بنتِ رسول کی سیرت پاک پر ایک مکمل دستاویز ہے جس میں پنجابی نظم کے ساتھ ساتھ کتابوں کے حوالہ جات بھی حاشیہ میں درج ہیں تاہم اُردو خوان حضرات اُس سے استفادہ نہ کر سکے،

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مقدّسہ پر تفاسیر و احادیث اور تواریخ وسیر کی ہر کتاب میں کچھ نہ کچھ ذِکر ضرور ہوتا ہے کیونکہ آپ کی ذات والا صفات کے تذکرہ کے بغیر نہ ہی کوئی تفسیر وحدیث کی کتاب مکمل ہوسکتی ہے اور نہ ہی تاریخِ اسلام میں جامعیت آسکتی ہے تاہم یہ

Marfat.com

تذکرے انتہائی مختصر ہوتے ہیں۔

آپ کی حیاتِ طیبہ پر عربی اور اُردو زبان میں چند ایک مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں جن میں ایک کتاب فاطمہ بنتِ محمد عمر ابونصر کی عربی زبان میں ہے جس کا اُردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

ایک اور عربی کی کتاب الزہرا بھی ہے اِن کے علاوہ مُصوّرِ غم علاّمہ راشد الخیری کی اُردو تصنیف الزہرا بھی موجود ہے اور جامعیت کے لحاظ سے اِن سب سے بہتر ہے مگر اِن سب کتابوں میں بھی وہ سب کچھ موجود نہیں جو متفرّق طور پر تفسیر و حدیث اور تاریخ و سیرت کی کتابوں میں جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مقدّسہ کے متعلق موجود ہے۔

چنانچہ ایک تو اِس خیال سے کہ وہ جواہر پارے اور دُرِّ منثور جو سیرتِ زہرا پر مختلف کتابوں میں موجود ہیں ایک جگہ جمع کر دیئے جائیں تاکہ کچھ نہ کچھ تو توشۂ آخرت تیار ہو جائے۔

بہت ممکن ہے کہ میری یہی کوشش قیامت کے دن میرے لئے پروانۂ نجات بن جائے اور دُوسرا خیال یہ بھی ہے کہ ممکن ہے اِس کتاب کے مطالعہ سے قوم کی بہو بیٹیاں اپنی اصلاح پر مائل ہو جائیں اگرچہ بظاہر ایسی کوئی توقع رکھنا عبث معلوم ہوتا ہے اور حالات بتا رہے ہیں کہ ایسا ہونا انتہائی مشکل ہے مگر ہم مایوس نہیں ہیں۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹّی بڑی زرخیز ہے ساقی

ہمیں معلوم ہے کہ کِشتِ حیاء مسلسل وِیران ہوتی جا رہی ہے لیکن پھر بھی اُس وقت کا اِنتظار ہے جب عورت کو حیاء و حجاب کا زیور نصیب

Marfat.com

ہو جائے مُسلمان عورت اگر اپنے مقامِ عظیم سے تحت الثریٰ میں چھلانگ لگا چکی ہے تو اِس کی ذمہ داری عورت سے کہیں زیادہ مَردوں پر عائد ہوتی ہے عورتیں اگر چراغِ خانہ سے شمعِ محفل بن چکی ہیں تو اِس کی ذمّہ دار محض عورت ہی نہیں مرد بھی ہیں۔

بے حجابی کی اِس مسموم ہوا سے مرد ہی عورت کو بچا سکتے تھے مگر شومئ قِسمت سے ایسا نہ ہو سکا۔ عورتیں اگر صالحِ ادب کی بجائے فحش لٹریچر کا مطالعہ کرتی ہیں تو یہ قصور کس کا ہے۔ فحش اور مخرّبِ اخلاق لٹریچر چھاپنے کا اہتمام کون کرتا ہے؟ غلیظ اور فحش فلمی اور غیر فلمی اخبار کون شائع کرتا ہے؟ ہیجان آور اور اِشتعال انگیز ناول کون چھاپتا ہے اور اب تو یہ راز راز بھی نہیں رہا کہ بے شمار پست کِردار اور غلیظ اخلاق کے مصنّف عورتوں کے فرضی ناموں سے اپنے گندے ذہن کا زہر ناولوں اور افسانوں کی صورت میں دھڑا دھڑ مارکیٹ میں پھیلا رہے ہیں تا کہ عورتیں عورت کی تصنیف سمجھ کر دامِ فریب میں آ جائیں۔

اور پھر فحش فلموں کو بنا کر اُن کی نمائش کون کرتا ہے؟ یہ درست ہے کہ فلموں میں عورتیں بھی کام کرتی ہیں مگر اُنہیں گھر کی چار دیواری سے پردۂ سکرین پر لانے والا کون ہے؟ اربابِ اختیار چاہتے ہیں کہ اس فحاشی کا اِستیصال ہو جائے مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دل سے نہیں چاہتے کہ اِس لعنت کو ختم کر دیا جائے۔

مخربِ اخلاق فلمیں پہلے پاس کر دی جاتی ہیں اور اُنہیں فحش نمائش کے بعد قرار دیا جاتا ہے غلیظ لٹریچر چھاپا پہلے جاتا ہے اور چھاپے بعد میں

Marfat.com

مارے جاتے ہیں سنسر بورڈ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ جیب کون بھرتا ہے یا پھر اُن خبروں کی قَطع بُرید کرنا ہے جو حکامِ بالا کے مزاج کے خلاف ہوں بہرصُورت ہم یہ بتا رہے تھے کہ عورت کو اس خطرناک صُورتِ حالات سے دوچار کرنے میں زیادہ کردار مرد ہی نے ادا کیا ہے۔

بے پردہ کل نظر جو آئیں چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قَومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

ہم اَربابِ اِختیار کو مشورہ دیں گے کہ اگر فحاشی کے زہر کا خاتمہ چاہتے ہو تو نظامِ اسلام نافذ کر دو یہ لعنت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

ہم مَردوں کو مشورہ دیں گے کہ عورت کو اس کا سب سے اعلیٰ زیور ''پردہ واپس کر دو تمہیں بھی راحت نصیب ہو جائے گی اور عورت بھی عَورت بن جائے گی عورت کا معنی ہی پردہ ہے عورت کہتے ہی اُسے ہیں جو چھپی ہوئی ہو عورت جب تک پردے سے باہر رہے گی عورت کہلانے کی مُستحق ہو سکتی مستورات بھی انہیں کہتے ہیں جو مستور ہوں پوشیدہ ہوں۔

موتیوں کی جو قدر ڈَبّوں میں ہے باہر نہیں

اور ہم اپنی واجب الاحترام قوم کی بیٹیوں کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ آپ اِس بے حیائی اور بے پردگی کی آگ کے شُعلوں سے اپنا دامنِ حیاء بچانے کی خود بھی کوشش کریں۔ آپ کا ایک مقام ماں کا بھی ہے

Marfat.com

آپ کے بیٹوں کا کردار وہی ہوگا جو آپ اُنہیں عطا کریں گی۔

سیرتِ فرزند ہا از اُمہات
جوہرِ صدق و صفا از اُمہات

اَولاد کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہوتا ہے بیٹے کی سیرت میں آپ ہی کی سیرت کے جوہر نمایاں ہوں گے آپ نے جس ماحول میں بچے کو جنا اور پالا ہوگا اُس ماحول کا اثر اُس پر زندگی کے آخری سانس تک رہے گا۔

اگر آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ آپ کا بچہ دُنیا کا عظیم اِنسان بنے تو پہلے خود کو عظیم بنائیں اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی گود میں کوئی عکسِ حسین آجائے تو پھر شہنشاہِ کائنات کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی طرح خود کو زمانے کی تیکھی نظروں سے بچا کر پَردے میں آجائیں۔

اگر پندِ زِدرویشے پذیری
ہزار اُمت بمیرد تُو نہ میری
بَتُولے باش و پنہاں شو ازیں عَصر
کہ دَر آغوشِ شبیرے بگیری

(اقبال)

آپ زندگی کے کسی بھی مرحلے پر ہوں سید الانبیاء تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس بیٹی سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی سیرتِ پاک آپ کے لئے روشن ترین نشانِ راہ ثابت ہوگی۔ آپ اگر ماں کے روپ میں ہیں تو مُحمدِ عربی کی بیٹی کا اُسوۂ حسنہ آپ کی مکمل راہنمائی فرمائے گا آپ کو تسلیم و رضا

Marfat.com

کا پیکر بنا دے گا کیونکہ کشتِ تسلیم و رضا کا حاصل ہی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوۂ کامل بتول

(اقبال)

اگر آپ بیوی کے رُوپ میں ہیں تو ملکۂ فردوس بریں بانوئے حیدرِ کرّار سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کردار آپ کو عظیم بیوی بننے کا شعور عطا کرے گا سیّدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت آپ کو بتا دے گی کہ کس طرح شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

محمدِ عربی کی مقدس بیٹی کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے حوریں اور پریاں ہمہ وقت دست بستہ کھڑی رہتی تھیں مگر اُنہوں نے اپنی مرضی کو اپنی خواہش کو شوہرِ نامدار کی رضا اور خواہش میں گم کر دیا تھا۔

نوری و ہم آتشی فرماں برش
گم رضائش در رضائے شوہرش

(اقبال)

آپ اگر بیٹی کے رُوپ میں ہیں تو تاجدارِ دو عالم کی بیٹی سے اطاعتِ والدین کا سلیقہ سیکھیں باپ کی خدمت اور ماں سے محبت کرنے کا طریقہ سیکھیں سادگی اور محنت سے زندگی بسر کرنے کا انداز سیکھیں باپ کے دکھوں اور دردوں میں شریک ہونے کی ادا سیکھیں ماں سے والہانہ محبت کرنے کا سبق حاصل کریں۔

Marfat.com

آپ اگر امیر ترین عورت ہیں تو شہنشاہِ کائنات کی مقدّس بیٹی سے زیادہ امیر نہیں ہوسکتیں اِس لئے کہ بنتِ رسول کے لئے جبریل علیہ السلام جنت الفردوس کے جوڑے لایا کرتے تھے۔

آپ کے جانماز کے نیچے سونے اور چاندی کے دریا بہتے تھے اور آپ کا باپ دونوں جہان کا تاجدار ہے کائنات کا ہر ذرّہ جنابِ زہرا کی اطاعت وفرمانبرداری کے لئے ہر وقت تیار رہتا اور پھر جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا کی والدہ مکرمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ مکہ معظّمہ کی امیر ترین عورت تھیں جناب فاطمۃ الزہرا کی عُمر مبارک اُس وقت صرف پانچ سال تھی کہ حضرت خدیجہ رضی رضی اللہ عنہا نے ایک شادی میں شرکت کے لئے انہیں چھوٹے زیور پہنانا چاہے مگر محمد عربی کی مقدس بیٹی نے اس چھوٹی سی عمر میں بھی زیور پہننے سے انکار کر دیا اور پھر امیری تو اِسی کو کہتے ہیں کہ اُس کے دروازہ سے کوئی سوالی خالی نہ جائے جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نقشِ قدم پر چل کر آپ کو آپ کی دولت سے ایک ایسی سکون بخش زندگی ملے گی جس کا آپ تصور بھی نہیں کرسکتیں۔

اور اگر آپ غریب ہیں تو جب بھی بنتِ رسول کی حیاتِ طیبہ آپ کے لئے نشانِ منزل ہے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نقشِ قدم پر چل کر آپ کو غربت ہی میں وہ کیف وسرور حاصل ہوگا جو شائد کسی شہنشاہِ ہفت اقلیم کو بھی میسّر نہ ہو۔

میرا یہ کتاب لکھنے کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ قیامت کے دِن ردائے زہرا کا سایہ تلاش کرنے والی بیبیاں سیدہ زہرا کے حضور میں سرخرو

Marfat.com

ہوکر حاضر ہوں یہ کتاب ایک مقدّس ہستی کی مقدّس سیرتِ پاک ہے اِس لئے آپ کو اِس میں اَفسانوی اَنداز نہیں ملے گا۔

یہ تو ایک سبق آموز دستاویز ہے جس میں آپ کو زندگی کا شعور ملے گا اور عورت کی حقیقت سے آگاہی حاصل ہوگی۔

مجھے پھر آپ سے یہی درخواست کرنا ہے کہ آپ اپنے مقام کو پہچانیں اگر آپ زیادہ پڑھی لکھی ہیں تو آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ اپنی ہم جنسوں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں آپ کہاں سے کہاں آگئی ہیں رُوحِ اقبال آج بھی اِسی تصوّر سے سرشار ہے کہ آپ کی چادر ہمارے ناموس کی محافظ ہے۔ آپ کی روشنی ہمارے فانُوسِ حیات کا سرمایہ دین کی قُوت اور مِلّت کی بُنیاد ہے۔ آپ جب بچّوں کو دودھ دیتی ہیں تو وہ آپ سے درسِ توحید سیکھتے ہیں۔

اَے رِدایت پردۂ نامُوسِ ما
تابِ تو سرمایۂ فانُوسِ ما
طِینتِ پاکِ تو مَارَا رحمت اَست
قُوتِ دین و اساسِ مِلّت اَست
کُودکِ مَا چُوں لب اَز شیرِ تو شست
لَا اِلٰہ آ مَوختی اُو رَا نخست

اور اِس میں تو کوئی شک کی وجہ ہی نہیں کہ اولاد کے عادات واَطوار فکر و گفتار اور سیرت و کردار کو ماں ہی تخلیق کرتی ہے۔

Marfat.com

مِی تراشد مہرِ تو اَطوارِ مَا

فِکر مَا گُفتارِ مَا کِردَارِ مَا

شاعرِ مشرق آپ کو عظمت کی جن بلندیوں پر دیکھ رہے ہیں آپ بھی وہ مقام حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں آپ پہلے اپنی اِصلاح کی طرف قدم اُٹھائیں گی تو بچوں کی تربیت بھی بہتر ہو سکے گی۔ آپ خود کو رونقِ بازار بننے سے بچائیں گی تو آپ کی اولاد کے سینوں میں بھی غیرت و حیاء کے خزانے محفوظ ہوتے جائیں گے۔

اگر آپ اپنے ہاتھوں ہی عِفت و حیاء اور غیرت و ایمان کی دَولت لُٹا دیں گی تو پھر اولاد کو یہ خزانہ کہاں سے حاصل ہوگا۔

عورت کو خالقِ کائنات نے خاص اَجزائے ترکیبیہ سے تخلیق فرمایا ہے اُس کو جو مخصوص جوہر تفویض کئے گئے ہیں اُن کا ظہور پوشیدہ رہ کر ہی ہوسکتا ہے وہی موتی سب سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں جو اَصداف کے پردوں میں رہے ہوں۔

کِسی بھی جنس کا بیج زیادہ دیر تک کُھلی جگہ میں رہے تو وہ بالآخر گل سَڑ کر ضائع ہو جاتا ہے مگر جب وہ زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو اُس سے رنگا رنگ شگوفے پھوٹتے ہیں۔

جوہر کہتے ہی اُسے ہیں جو پوشیدہ ہو عورت ماں ہو، بہن ہو، بیوی ہو، بیٹی ہو حسن و رعنائی کائنات ہے۔ اور یہ حسن و رعنائی اُس وقت تک محفوظ ہے جب تک پردے میں ہے۔ رَونقِ بازار اور شمعِ محفل بن جانے کے بعد وہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عورت کو واجب الاحترام کہا جا سکتا

Marfat.com

ہے۔

تمام دُنیا کی عورتوں کی سردار بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ عورت کا پردہ کیا ہے ؟

تو آپ نے فرمایا ! کہ نہ تو کوئی غیر محرم اُسے دیکھ سکے اور نہ ہی وہ کسی کو دیکھ سکے۔

اَب ذرا آپ بھی خود کو اِس معیار پر جانچنے کی کوشش کریں۔

شائد کہ اُتر جائے ترے دل میں مِری بات

آپ مختلف النوّع بھڑکیلے لباس اور ہر قسم کا سنگار کر سکتی ہیں۔

اسلام آپ کو اِس سے ہرگز نہیں روکتا۔ مگر صِرف اپنے شوہر کے لئے غیروں کے لئے نہیں۔ خُود ہی غور فرمائیں کہ اگر آپ خود کو آراستہ کر کے غیر مردوں کو دعوتِ نظارہ دیں گی تو پھر آپ میں اور بازاری عورت میں کیا فرق رہ جائے گا۔

اگر آپ لفظِ بازاری کو اپنے لئے گالی سمجھتی ہیں تو پھر فاحشہ عورتوں کی اندھی تقلید چھوڑ کیوں نہیں دیتیں۔

غیرت و حیا اِنعامِ خداوندی ہے۔ عورت کے لئے سب سے عظیم نعمت اور سب سے اعلیٰ زیور پردہ ہے۔ دورِ حاضر کی مکّاریوں سے بچیں یہ آپ کی متاعِ دین کے قافلہ کو لوٹ لینا چاہتا ہے۔ اپنی تقدیس و عظمت کے لئے ایک دوسری کو تیار کر کے میدانِ عمل میں آجائیں۔

زمانے کی بیباک نگاہیں تم پر اُٹھی ہوئی ہیں۔ اُن کے لئے چیلنج بن جاؤ اَپوا کی تحریکیں تُمہارے تقدّس کی حفاظت کی ضامن کبھی نہیں بن سکیں گی۔ متاعِ

Marfat.com

تقدس اور دولتِ حیا کو بچانا ہے تو دامنِ زہرا بتول میں آجاؤ۔ محمد عربی کی بیٹی کی تقلید کرو۔

اِقبال کہتے ہیں کہ دَورِ حاضر تمہیں فروخت کر دینا چاہتا ہے۔ عصرِ حاضر کا قیدی خود کو آزاد اور اِس کا مارا ہوا خود کو زندہ سمجھتا ہے اور یہی ہماری بدقسمتی ہے۔

صَید اُو آزاد خواند خویش را

کشتۂ اُو زندہ داند خویش را

مگر اَے مُسلمان عورت! تُو ہی سرمایۂ مِلّت کی محافظ اور نخلِ جمعیّت کی آب بندی کرنے والی ہے۔ تُو اپنے آباؤ اجداد کے راستوں سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر نہ جا۔ اور اِس زمانے کے دستبرد سے ہوشیار ہو کر اپنے فرزندوں کو اپنی آغوش میں لے لے۔ اُنہوں نے ابھی اپنے پر پرزے بھی نہیں نکالے اور اپنے آشیاں سے بھی دُور گرے پڑے ہیں۔ اور شہزادیٔ رسول سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اُسوۂ کاملہ کی طرف سے نگاہیں نہ بند کر بلکہ سیرتِ زہرا پر عمل کرنیکی کوشش کر۔ تاکہ تیری شاخ کا ثمر حسین ہو۔

ہوشیار اَز دستبردِ روزگار

گیر فرزندانِ خود را دَر کنار

ایں چمن زَاداں کہ پر نکشادہ اند

زِ آشیانِ خویش دُور اُفتادہ اند

Marfat.com

فِطرتِ تو جذبہَ ہا دارد بلند
چشمِ ہوش اَز اُسوہَ زہرا مبند

تا حُسینے شاخِ تو بار آورد
موسمِ پیشیں بگلزار آورد

واجب الاحترام بناتِ قوم کی خدمت میں اِن چند گزارشات کے بعد اپنے مُسلمان بھائیوں سے درخواست کریں گے کہ آپ بھی اپنے گھروں کی حفاظت کریں اور اپنی بہو بیٹیوں کے مطالعہ کے لئے ایسے لٹریچر کا اِنتخاب کریں جو زندگی کے اُن راستوں کی راہنمائی کرتا ہو جن پر چل کر کوئی قوم سرفرازی حاصل کرسکتی ہے۔

اَخلاق سوز اور فحش قسم کی کتابوں اور رسائل کا اپنے گھروں میں داخلہ ممنوع قرار دے دیں۔ یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں۔ اگر آپ اپنے ذوقِ مطالعہ کو درست کرلیں گے تو مستورات خود بخود فحاشی کی وَبا سے محفوظ ہو جائیں گے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ
مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔

اگر یہ اپنی عاقبت اور گھریلو ماحول کو درست کرنا چاہیں تو آسانی سے کرسکتے ہیں۔ اور اگر وہ طرفہ اصلاحی اَندازِ فکر ہو جائے تو ہر گھر مرکزِ سکون وراحت بن سکتا ہے۔ اِن تمہیدی صفحات سے قارئین پر ظاہر ہو گیا ہوگا کہ یہ کتاب لکھنے کی ہماری غرض وغایت کیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو فلمی

Marfat.com

اداکاراؤں کی اندھی تقلید سے بچا کر مقدّس رسول کی مقدّس بیٹی کی مقدّس سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اِس کوشش کو بارآور فرمائے۔

دوسری پاک باز اور خُوش نصیب مُسلمان بیبیوں کے ساتھ میری والدۂ مرحومہ کو بھی خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی رِدائے پاک کا سایہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کنیز زادۂ خاتونِ قیامت

صائم چشتی

Marfat.com

ولادت باسعادت

جمادی الثانی کی بیس تاریخ اور نبوّت کا پہلا سال ہے۔ تاجدارِ کون ومکاں، قبلہ گاہِ قُدسیاں، شہنشاہِ انبیاء احمد مجتبیٰ مُحمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں شہزادیٔ کون ومکاں سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تشریف آوری ہونے والی ہے۔ کائناتِ ارضی کا ذرّہ ذرّہ کیف وسرور میں ڈُوبا ہوا ہے۔ ملائکہ نے احترام سے نگاہیں جھکا رکھی ہیں۔ حوریں ملکۂ فردوسِ بریں کے استقبال کے لئے سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ منورہ کے اندر وباہر صفیں باندھے کھڑی ہیں۔

ایک طرف تو شان وشوکت کا یہ اہتمامِ خاص بارگاہِ خداوندِ قدوس سے کیا جارہا ہے اور دوسری طرف یہ رُوح فرسا اور دل ہلا دینے والا منظر بنا ہوا ہے کہ جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس اِن مخصوص لمحات میں کوئی عورت موجود نہیں۔ اِس کسمپرسی کا تصوّر کرتے ہوئے بھی رُواں رُواں کانپ اُٹھتا ہے کائناتِ دِل لرز لرز جاتی ہے کہ مکّہ معظّمہ کی جس قابل صد اِحترام ہستی سے شرفِ ہمکلامی حاصل کر کے قریش کی عورتیں فخر کیا کرتی تھیں۔ جس کے ایک پیغام پر پورے شہر کی عورتیں جمع ہو جایا کرتی تھیں جس سے گھر میں آنا باعثِ عزّت وافتخار سمجھا جاتا تھا۔ آج قریش کی وہ عظیم

Marfat.com

المرتبت ہستی یوں اکیلی ہے کہ نہ کوئی سہیلی ہے نہ تیماردار، نہ کوئی دایہ ہے نہ غمگسار، قریش کی عورتیں جان چکی تھیں کہ شہر کی یہ امیر ترین عورت اپنی دولت کا کافی حصّہ خرچ کر چکی ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اُنہیں اسلام سے عداوت تھی۔

اور وہ یہ بھی کہا کرتی تھیں کہ اِس نے اپنے جاہ وجلال اور مال و منال کو ایک فقیر کی گودڑی میں ڈال دیا ہے۔ اِس نے روسائے قریش کے پیغامات کو ٹھکرا کر ابو طالب کے اُس یتیم سے نکاح کیا ہوا ہے جس کے پاس اپنی ایک کوڑی بھی نہیں۔ روضۃ الشہداء میں ہے !

چوں وِلادتش نزدیک رسید خدیجہ کس باقربائے خود فرستادہ از قریش کہ بیائید از مَن کفالت کُنند ایشاں باز دانند کہ خدیجہ تو در ما عاصی شدی وقول ما قبول نہ کردی وزنِ یتیمِ ابوطالب شدی و دَرویشی برتونگری اِختیار کردی مَا نمی آئیم وشغل تو کفالت نمی کنیم۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۸۴)

کہ جب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت کا وقت قریب آیا تو حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو بھیجا کہ بیگماتِ قریش کو بلا لائے تا کہ وہ میرے ساتھ تعاون کریں جیسا کہ عورتوں کو اِس حال میں ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن اُن عورتوں نے آنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تو یتیم اَبو طالب کی زَوجیت قبول کر کے ہمارے نزدیک گُنہگار ہو چکی ہے تُو نے تونگری سے درویشی کو بہتر سمجھ رکھا ہے اِس لئے ہم نہیں آئیں گی اور تیرے ساتھ کوئی تعاون نہیں کریں گی۔

Marfat.com

بظاہر دیکھنے میں روضۃ الشہداء کی یہ عبارت عجیب سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو نکاح مبارک کئے ہوئے اُس وقت سولہ سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ اور اِس قدر طویل عرصہ گزر جانے کے بعد قُریشی عورتوں کا یوں طعنہ زنی کرنا ناقابلِ فہم بات ہے۔

اِس سلوک کا پس منظر

مگر اِسکا پسِ منظر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو قُریشی عورتوں کا یہ سلوک اچنبھے کی بات نہیں۔ کیونکہ جنابِ خدیجۃ الکبریٰ نے جب اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکاح مبارک کیا تھا۔ اُن کی دولت دُنیاوی طور پر مسلسل کم ہوتی گئی۔ آپ کا تمام مال ومنال چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصرّف میں تھا اِس لئے ''حق بحق دار رسید'' کے تحت یہ دولت غریبوں، مسکینوں، ناداروں، مُحتاجوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم ہو رہی تھی۔ مکے کی عَورتیں خدیجۃ الکبریٰ کے آگے پیچھے اِس لئے پھرتی تھیں کہ وہ شہر کی بہت بڑی رئیسہ تھیں۔ اب اُن کی دولت میں کمی دیکھی تو سب نے منہ پھیر لیا علاوہ ازیں اِس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت چند ماہ پہلے ہوئی تھی۔

چار عظیم عورتوں کی آمد

بہرحال جناب سیّدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے قریشی عورتوں کا

Marfat.com

پیغام سُنا تو پریشان ہوگئیں۔ غیرتِ الٰہیہ کو جوش آگیا جنابِ سیّدۃ النساء العالمین کے لئے چار دائیاں بھیج دیں۔

جناب خدیجۃ الکبریٰ کی اچانک نظر اٹھی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے چار دراز قامت گندم گوں بیبیاں تشریف فرما ہیں۔

اور پھر اُنہوں نے بنی ہاشم ہی کی عورتوں کی طرح آپ کو مخاطب کیا تو آپ خوفزدہ ہوگئیں۔

اُن میں سے ایک نے عرض کیا ملکۂ عالم آپ گھبرائیں نہیں۔ ہم آپ کی بہنیں اور خادمائیں ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں آپ خدمت پر مامور کیا ہے۔

میں سارہ والدۂ اِسحٰق پیغمبر ہوں۔ یہ مریم بنتِ عمران والدۂ عیسیٰ پیغمبر ہیں اور یہ جنابِ کلثوم خواہر مُوسیٰ پیغمبر ہیں اور یہ جنابِ آسیہ زنِ فرعون ہیں۔ یہ تینوں بہشت میں آپ کے ساتھ ہوں گی۔

پھر اُن میں سے ایک دائیں طرف دوسری بائیں جانب ایک سامنے اور ایک پشت مبارک کی جانب بیٹھ گئیں تو شہزادیٔ رسول صلی اللہ علیہ

---

(۱) ناگاہ چہار زن بروئے ظاہر شدند گندم گوں دراز و بالا۔ چنانچہ گفتے زنان بنی ہاشم از خدیجہ، چوں ایشاں را بدید بترسید یکے از ایشاں گفت اندوہ مدار اے خدیجہ وترس۔ ما خود ہمدہ کہ خدا تعالیٰ مارا بتو فرستادہ۔ ما خواہران تو ئیم من سارہ ام، و ایں دیگرے مریم بنت عمران است و سوم کلثوم خواہر موسیٰ و چہارم آسیہ زنِ فرعون و ایں ہمہ رفیق تو خواہند بود در بہشت پس از یکے از راست بنشست دیگر از جانب چپ یکے از روئے

Marfat.com

وآلہٖ وسلم اور ایک پشت مبارک کی جانب بیٹھ گئیں تو شہزادیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کی گود میں تشریف لے آئیں۔

نخلِ نُور کا نُوری ثمر

روایات میں آتا ہے کہ جب سیّدۃ النساء العالمین تشریف لائیں تو آپ کے چہرۂ اقدس کے نُور سے زمین منور ہوگئی۔ اور اِس نُور کی تجلّیات نے مکہ معظّمہ کے مکانوں کا احاطہ کرلیا اور مشرق و مغرب میں کوئی جگہ نہ رہی جو آپ کے نُور سے منوّر نہ ہوئی ہو۔

کیوں نہ ہو ؟ سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ٹکڑا فرمایا ہے۔ آپ بضعۃ الرسول ہیں، نورِ اول کی ضیاء ہیں۔ سراجِ منُیر کی صاحبزادی ہیں۔ اُس نُورِ مجسّم کی شہزادی ہیں جس کی نُور بیز شعاعوں نے کائناتِ عالم کا اِحاطہ کر رکھا ہے۔

اُس نخلِ نُور کا نُورانی ثمر ہیں جو اصلِ کائنات اور حاصلِ کونین ہیں۔

اُس نیرِ اعظم مہرِ عالمتاب کی بیٹی ہیں جس کے ایک جلوے کا مظہر آفتاب و مہتاب اور نجم و کہکشاں ہیں۔ اُس مبداءِ نور کی تصویر ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ کا خلعت پہنا رکھا ہے۔

و دیگر در عقب و فاطمہ متولد شد و چوں بزمین آمد نور از روئے درخشاں گردیدہ چنانچہ نجا نہائے مکہ احاطہ کردو بشرق و غرب زمین ہیچ جائے نماند اِلا کہ بداں نور روشن گردید۔

(روضۃ الشہداء ص ۸۴)

Marfat.com

سراجِ منیر اور زجاج نُور کی سند دے رکھی ہے۔ جو اپنے متعلق اوّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُورِیْ کا اعلان فرماتے ہیں۔

اُس نُورِ مقدّس کا سارا خاندان ہی نُور ہے پھر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو آپ کی تصویر تھیں آپ کا عکس جمیل تھیں تو پھر دونوں عالم کیسے منوّر نہ ہوتے۔

جنّت کی کلی

انور و تجلّیات کی بارش بھی ہو رہی ہے اور جنابِ خدیجۃ الکبریٰ کا حجرۂ منوّر بھی جنّت کی خُوشبوؤں میں بسا ہوا ہے۔ کیوں نہ ہو جنّت کی کلی شگفتہ ہو چکی ہے۔ ملکۂ فردوس بریں طیّبہ و طاہرہ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا نُورِ مقدّس جب میرے بطن میں تھا تو میں ہر روز جنت کی خوشبو سونگھا کرتی تھی۔ اور یہ خوشبوئے فردوسِ بریں مجھے پورے نو ماہ تک آتی رہی اور پھر وہ جنت کی کلی زہرا میری آغوش میں آ گئی۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص ۲۲۵)

یہی وجہ تھی کہ امام الانبیاء تاجدارِ مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مقدس بیٹی کے سرِ اقدس کو سونگھا کرتے اور فرماتے کہ ہمیں تجھ سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

اِذَا اشْتَقْتُ لِرَآئِحَةِ الْجَنَّةِ شَمَمْتُ رَقِبَةَ فَاطِمَةَ

(نورالابصار صفحہ ۴۵)

Marfat.com

جناب سیدۃ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لقب زہرا بھی ہے۔ زہرا کہتے ہی کلی کو ہیں اور آپ جنت کی کلی ہیں نزہۃ المجالس میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ تا جدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت مبارکہ کے متعلق جبریل علیہ السلام پہلے ہی عرض کر چکے تھے۔

(نزہۃ المجالس صفحہ ۲۲۵ جلد دوم)

مہک فردوس کی مکّہ کی گلیوں میں چلی آئی
تھی جب آغوشِ مادر میں وہ جنّت کی کلی آئی

(صائم چشتی)

حُوروں کی آمد

بہر حال شہزادیٔ رسولِ عالمین کی تشریف آوری ہو چکی ہے انوار و تجلّیات کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ کی چاروں قابلِ صد احترام دائیاں آپ کی جبینِ اقدس کو بوسے دے ہی رہی تھیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنّت کی دس حوروں کو آپ کے غُسلِ اوّل کے لئے بھیج دیا۔

جنّت کی حوریں ہاتھوں میں نُور کے زرّیں طشت اور سروں پر کوثر کے مٹکے اُٹھائے ہوئے ملکۂ فردوس جنابِ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کے حضور میں حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام پیش کرتی ہیں۔ مبارک باد اور ہدیۂ تہنیّت پیش کر کے آپ کی گود سے جنابِ سیّدہ کو اُٹھا لیتی ہیں۔ ہر ایک آپ کو طشتِ نُور میں بٹھا کر آبِ کوثر سے غسل دیتی ہے پھر جنّت کی چھوٹی سے عبا پہنا کر خوشبوؤں میں بسا ہوا رومال آپ کے سرِ اقدس پر باندھ دیتی ہیں۔

Marfat.com

بعد ازاں جنابِ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی گود میں دیکر عرض کرتی ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی صاحبزادی کو پاکیزہ اور طیّب وطاہر اور برکت والی کیا ہے اور ان کی اولاد کو بھی برکت دی ہے۔

پھر یہ تمام مقدّس بیبیاں آپ کو سلام عرض کر کے اور اجازت حاصل کر کے واپس چلی جاتی ہیں۔ جناب خدیجۃ الکبریٰ بے حد پر مسرّت اور ہشّاش بشّاش ہیں چند لمحے پہلے طاری ہونے والا اضطراب ختم ہو چکا ہے۔ آپ جناب سیدہ کو دیکھتی جا رہی ہیں اور دل ہی دل میں مسکرا رہی ہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد

چند ہی لمحے گزرے تھے کہ تاجدارِ انبیاء سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔

جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے مسکراتے ہوئے عظیم بچی کو عظیم باپ کی گود میں دے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحبزادی کو ہاتھوں پر اُٹھایا اور پیشانی کو بوسہ دے کر فرمایا !

"اے خدیجہ تیری یہ بچی دنیا کی بزرگ عورتوں سے ہے۔"

عجیب فرحت بار سماں اور سرور انگیز منظر ہے نُورِ مجسم کی آغوش میں نور کا ٹکڑا جلوہ فرما ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب نے ماہتاب کو ہاتھوں

---

(۱) مروی است کہ حق سبحانہ دہ حورے بہشت بحجرۂ طاہرہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرستاد۔ و باہر یکے طشتے و ابریقے و دراں آبا ریق آبِ کوثر بود

Marfat.com

پر اُٹھا رکھا ہے۔

دونوں عالم کی سب سے بڑی شخصیت نے دونوں جہان کی عورتوں کی سردار کو آغوش میں لے رکھا ہے۔ سیّد العالمین کی گود میں سیدۃ النساء العالمین مسکرا رہی ہیں۔

باپ نے بیٹی کے چہرے پر اور بیٹی نے باپ کے رُخِ انور پر نگاہیں جما رکھی ہیں۔ باپ بیٹی کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہے۔

دونوں عالم میں مسّرت ہی مسّرت ہے،

کیف ہی کیف ہے،

سُرور ہی سُرور ہے اور نُور ہی نُور ہے کائناتِ ارضی وسماوی جھوم رہی ہے جناب خدیجۃ الکبریٰ کا حجرۂ مقدّس بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

حجرۂ حضرت خدیجہ مثلِ جنّت زار ہے
رحمتیں ہی رحمتیں ہیں مطلعَ انوار ہے
مخزنِ انوار و رحمت منبعَ برکات ہے
ہو رہی ہر سُو مُسلسل نُور کی برسات ہے

پس آں زن کہ پیش روئے خدیجہ است۔ فاطمہ را فرا گرفت و بداں آبِ بہشت و خرقہ سفیدے بیروں آورد بغایت خوشبوئے وے را دراں خرقہ پیچیدہ و دیگر پاکیزہ بارائحہ طیبہ برسرِ وَے افگند و گفت۔ بگیر اے خدیجہ وَے را پاک و پاکیزہ کہ برکت کردہ اند برَوے و برسل وے و دیگر زنان نیز تہنیت گفتند خدیجہ وَے را فرا استد شاد و خنداں۔

(روضۃ الشہداء ص ۵۵)

Marfat.com

آچکی ہے رحمتِ ربِ دوعالم جوش میں
نور کا ٹکڑا ہے صآئم نور کی آغوش میں

تاریخ ولادت

مخدومۂ کائنات جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے سن ولادت میں بھی دیگر واقعات کی طرح مؤرخین کا کافی اِختلاف ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ آپ ظہورِ نبوت سے پانچ سال قبل دنیا میں تشریف لائیں یعنی اُس وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال تھی۔ اِس حساب سے جنابِ سیدہ کی کل عمر مبارک اُنتیس سال بنتی ہے

بعض حضرات کا گمان ہے کہ آپ کی عمر مبارک صِرف اُنیس سال تھی اور آپ ظہورِ نبوّت کے پانچ سال بعد جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک پینتالیس سال تھی والدۂ مکرمہ کی گود میں آئیں۔

بعض کے نزدیک یہ ہے کہ نبوّت کے پہلے سال آپ کی ولادتِ شریفہ ہوئی اور اُس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کا اکتالیسواں سال شروع تھا اور اِس لحاظ سے جنابِ سیّدہ معصومہ کی کل عمر چوبیس سال کچھ ماہ بنتی ہے۔

میں بے شمار کتبِ تواریخ وسیر کے مطالعہ اور بے حد عرق ریزی کے بعد اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صحیح تر قول یہی ہے جو آخر پر پیش کیا گیا۔ یعنی آپ کی ولادتِ مبارکہ نبوّت کے پہلے سال میں ہوئی جبکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کے اکتالیسویں سال کا آغاز ہو چکا تھا اور

Marfat.com

جنابِ سیدہ کی کل عمر مبارک تقریباً چوبیس سال ہی درست ہے پہلے دونوں قول اس لئے بھی نادرست ہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے اہم ترین واقعات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

چنانچہ مؤخر الذکر قول کے متعلق متعدد کتب میں اِس طرح مرقوم ہے۔

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سَنَةَ اِحْدٰی وَ اَرْبَعِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ولادت مبارکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِکتالیس سال کی عمر شریف میں ہوئی۔

(المستدرک جلد ۳ ص ۱۶۱)(الاصابہ جلد ۴ ص ۳۶۵)
(الاستعیاب جلد ۵ ص ۸۹۳)(حاشیہ بخاری جلد ۱ ص ۵۳۲)
(الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ ص ۱۸۶)

علاوہ ازیں امام اجل رئیس المحدثین سیّدنا اِمام جلال الدین سیوطی اپنی مکمل ترین تحقیق کے پیشِ نظر ذہبی کے اِس قول کو ترجیح دیتے ہیں کہ جنابِ سیدہ کی عمر مبارک چوبیس سال ہی درست ہے۔

فَقَالَ ذَھَبِیُّ الصَّحِیْحُ اَنَّ عُمَرَھَا اَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ سَنَةً۔

(المستدرک وغیرہ)

Marfat.com

بچپن مبارک

حیاتِ اَقدس کے دیگر ادوار کی طرح جنابِ سیّدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بچپن مبارک بھی منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ آپ کے مقدس بچپن میں سنِ شعور کی جھلکیاں پورے طور پر نمایاں تھیں۔

ملکۂ فردوسِ بَریں جنابِ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے کسی بچہ کی پرورش میں اِس قدر سرور اور لُطف حاصل نہیں ہوا جس قدر جنابِ فاطمۃ الزہرا کی پرورش میں ہوا کیوں نہ ہو، آپ کو تمام جہان کی عورتوں کی سردار بن کر سیّدۃ النساء العالمین کا خطاب لینا تھا۔

اگر چہ آپ کی تمام حیاتِ مقدّسہ و مطہّرہ مسلسل حزن و ملال، رنج و مِحَن، آلام و غم اور شدائد و مصائب ہی میں گزری ہے۔ تاہم بچپن کی عمر میں اِن دُکھوں اور مُصیبتوں کا رنگ بہت ہی گہرا نظر آتا ہے۔

اَلم ناک ماحول کا سامنا

آپ کے بچپن مقدّس کے دیگر حالات جاننے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُس ماحول کی مختصر عکاسی کر دی جائے جس میں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری صاحبزادی کا بچپن گزرا۔ چنانچہ اُس دلدوز اور المناک ماحول کا مختصر خاکہ ہدیۂ قارئین ہے۔

اِبتداء میں تبلیغ اِسلام خفیہ طور پر ہوتی تھی جس سے مشرکینِ عرب گھبراتے اور بِدکتے ضرور تھے لیکن مشتعل نہیں ہوتے تھے۔ جنابِ سیّدہ کی

Marfat.com

عمر مبارک جب تقریباً اَڑھائی سال کی ہوئی تو اُس وقت علی الاعلان تبلیغِ اِسلام کا کام شروع ہوگیا۔ سیّدہ کے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کے سامنے سابقہ اُمتوں کی بربادی کا نقشہ پیش کیا۔ بُتوں کی مذمت اور توحیدِ خداوندی کا اعلان فرمایا۔ قیامت کا تصور پیش کر کے عذابِ آخرت سے ڈرایا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نبوت و رِسالت عَطا فرمائی ہے۔

عرب کے کٹر مُشرکین نے جب یہ اعلانِ توحید و رسالت سُنا تو بھڑک گئے حضرت اَبُوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سِوا سبھی لوگ آپ کے شدید مخالف ہوگئے اور اسلام لانے والے گنتی کے چند لوگوں کو طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے۔

آغوشِ اسلام میں آنے والے گروہ میں سے بعض لوگ تو غلام تھے اور بعض بے یار و مددگار ہونے کے باعث نہایت کمزور اور بے بس تھے مشرکینِ مکہ ان نومسلموں کی کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں شدید جسمانی تکلیفیں دیتے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ امیہ بن خلف کے غلام تھے جب اُسے آپ کے قبولِ اسلام کا علم ہوا اُس نے آپ کو شدید اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ کبھی آپ کو آگ کی طرح گرم ریت پر لٹا کر سینے پر تپتے ہوئے پتھر رکھ دیتا۔ کبھی اُن کی مُشکیں کس کر تازیانے برساتا، کئی کئی روز بھوکا پیاسا رکھتا اور کبھی گلے میں رسی ڈال کر لڑکوں سے کہتا کہ اسے مکہ کے گلی کوچوں اور پہاڑیوں پر گھسیٹتے پھرو اور خوب پٹائی کرو۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے عشق کا یہ عالم تھا!

Marfat.com

"ہزاراں مرحبا گویم بلائے کز حبیب آید"

آپ پر جس قدر شدائد و مصائب اور ظلم کی زیادتی ہوتی آپ اُسی قدر بلند آہنگی سے نعرۂ توحید کی صدا دیتے۔

حضرت عمار ابن یاسر ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ابوجہل لعین نے اِس قدر سخت سزائیں دیں کہ دل کانپ جاتے ہیں حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر شہید کر دیا گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انتہائی شدت سے پیٹ پیٹ کر اُن کی آنکھیں نکال دیں۔ غرض اکثر غلاموں اور کنیزوں کو ایسی ایسی ہولناک اور وحشیانہ سزائیں دی گئیں کہ اُن کے تصور ہی سے مسلمان کا خُون کھولنے لگتا ہے۔

یہ تو تھا اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کا حال! اب ذرا سیدہ فاطمۃ الزہرا کے والدِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی ذاتِ مبارکہ پر ڈھائے جانے والے مظالم کی داستان ملاحظہ کریں اور اندازہ کریں کہ جنابِ سیدہ کا بچپن کس طرح گزر رہا ہے۔

قُمْ فَاَنْذِر! سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اَنزار اور دعوتِ الیٰ اللہ فرض ہو چکی تھی مگر اعلانِ دعوت کا حکم نہ آیا تھا۔ اِس لئے آپ نے خفیہ طور پر اُن لوگوں کو دعوتِ اِسلام دی جن پر آپ کو اعتماد تھا اور جو آپ کے حالات سے بخوبی واقف تھے اِس دعوت پر کئی مرد و زن اِسلام لائے۔ خُفیہ دَعوت کو جب تین سال ہو چکے تو اِعلان کا حکم اس طرح آیا کہ!

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ! پس محبوب کھول کر بیان کر دیجئے جو آپ کو حکم دیا جاتا

Marfat.com

ہے اور مشرکین سے کنارہ کر لیجئے۔

(سورۃ الحجر ۹۴)(طبری جلد ۱۔ص ۱۰۷)

اور پھر اِس کھلم کُھلا دعوت واِرشاد کے صِلہ میں جو ہولناک مصائب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدّس ذات پر کفارِ عرب کی طرف سے توڑے گئے وہ حدِ بیان سے باہر ہیں۔ یہ تھے وہ سنگین اور ہولناک حالات اور یہ تھا وہ دل ہلا دینے والا ماحول جس میں سیّدۃ النساء العالمین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزّھرا سلام اللہ علیہا کے بچپن کا آغاز ہوا۔

اندازہ فرمایئے کہ چند سال کی بچی کے سامنے جب اُن کے مکان پر پتھر برسائے جائیں، اُن کے باپ کے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں، اُن کے گھر میں غلاظت پھینکی جائے، عین نماز کے عالم میں جس کے باپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اِس قدر بل دیئے جائیں کہ سانس رُکنے لگے اُس بچّی کا کیا حال ہوتا ہوگا اور اُس کے معصوم دل پر آلام کا وہ کونسا پہاڑ ہے جو نہ ٹوٹ پڑتا ہوگا۔

مدارج النّبوت میں لکھا ہے کہ بدبخت کافر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سر مبارک پر کُوڑا کرکٹ پھینکتے تھے۔ آپ کے دروازہ پر خون ڈالتے، راستوں میں کانٹے بچھاتے اور آپ کے جسمِ اطہر پر پتھر پھینکتے تھے یہ بدبخت ایسے شقی تھے کہ اُن میں سے ایک نے سجدے کی حالت میں اِتنی شدت سے گردن کو دبایا کہ قریب تھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک باہر نکل پڑیں

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ معظّمہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور قریش ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اُن میں سے ایک نے کہا کہ تم

Marfat.com

اُس شخص کو دیکھ رہے ہو پھر اُس نے اَوروں سے کہا تُم میں کوئی ایسا ہے جو فلاں قبیلہ سے ذِبح کردہ اُونٹ کی اَوجھ اُٹھا لائے۔(ایک روایت میں مشیمہ یعنی آنول یا وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) پھر جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سجدہ میں جائیں تو اُن کے کندھوں پر رکھ دے۔

اِس پر بدبخت عقبہ بن ابی معیط اُٹھ کھڑا ہوا اُس نے اونٹ کی اَوجھ لاکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان رکھ دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس حال میں رہے اور سر مبارک سجدے سے نہ اُٹھایا اور وہ سب کھڑے ہنستے رہے اور ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے رہے۔

یہاں تک کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اُنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شانے سے اِس بوجھ کو اُٹھا کر پھینکا اور اِن بدبختوں کو برا بھلا کہا۔

(مدارج النبوت ص ۶۲۔ جلد ۲)

سیرتِ رسول عربی میں یہ عبارت اِس طرح ہے کہ ایک روز آپ خانہ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ حرم شریف میں اُس وقت قریش کی ایک جماعت موجود تھی۔ عُقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کی ترغیب سے ذِبح کئے ہوئے اونٹ کی اوجھ سجدے کی حالت میں آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دی۔ یہ دیکھ کر سب نابکار قہقہہ مار کر ہنسے کسی نے آپ کی صاحبزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کر دی۔ وہ فوراً دوڑی آئیں اور آپ کی پشت مبارک سے وہ پلیدی دُور کر دی اور اُن کو بُرا بھلا کہا۔

(سیرت رسول عربی ص ۱۷۰)

Marfat.com

سیّدہ پر اِن حالات کے اثرات

الغرض پانچ چھ سال کی بچی باپ کے ہر غم میں برابر کی شریک ہے اپنے پیارے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کفار کی طرف سے توڑے جانے والے تمام سِتم اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہے اِس ظلم وستم اور وحشتناک اذیتوں کا جو اثر باپ کے دل پر ہوتا ہے اُسے محسوس کرتی ہے اور دل مسوس کر رہ جاتی ہے اور پیارے باپ کے دکھوں میں برابر کی شریک پیاری ماں کی آنسوؤں سے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر تڑپ جاتی ہے اور دوڑ کر ماں کے سینے سے لپٹ کر پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگتی ہے۔

شفیق ماں کی روتی ہوئی آنکھوں سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور اُداس اُداس مسکراہٹ لبوں پر آ کر بچی کے دل کو بہلانے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ اور بالآخر ماں کی سکون بخش آغوش چند لمحوں کے لئے بچی کے دل سے باپ کے دکھوں کا کچھ بوجھ ہلکا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے لیکن یہ سکون محض عارضی ثابت ہوتا اور دِل میں پھر وہی آلام وغم کا بحرِ ناپیدا کِنار موجزن ہو جاتا اور وہی پہلا درد اور بھی شدّت سے لوٹ آتا اور یُوں زِندگی کی مسلسل تلخیاں بچپن ہی میں جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا کو سنِ شعور کی پختگی عطا کرتی رہیں۔

اور جوں جوں وقت گزرتا گیا سیدہ فاطمۃ الزہرا کے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کفار کی زیادتیاں اور ایذا رسانیاں بڑھتی گئیں۔ آپ پر اور آپ کے غلاموں پر ہر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی کوئی کسر کفارِ مکہ نے باقی نہ

Marfat.com

اُٹھا رکھی تھی اور پھر مصیبت کا ایک ایسا دَور شروع ہو گیا جس کے تصوّر سے ہی رُوح فنا ہو جاتی ہے وردل پارہ پارہ ہو کر پانی بن کر بہہ جاتا ہے۔

بہنوں کی ہجرت

یہ جانکاہ واقعہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جب جنابِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عُمر مبارک تقریباً سات آٹھ سال کی تھی۔ اِس واقعہ کی تفصیل تواریخ میں اِس طرح ہے کہ کفّار کی پیہم ایذا رسانیوں سے تنگ آ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے مطابق مُسلمانوں کی بڑی تعداد حبشہ کی طرف ہجرت کر گئی جن میں حضرت سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ہمشیرہ سیدہ مخدومہ جنابِ رقیہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت عُثمان رضی اللہ عنہٗ کی زوجیّت میں تھیں بھی تشریف لے گئیں۔

سیّدۂ کائنات شعبِ ابی طالب میں

اِدھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مختلف مصائب میں مبتلا کرنے کے لئے دار الندوہ میں ایک اجتماع کیا گیا، تاریخِ اسلام ہے کہ اِس اجتماع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اور سب نے ایک عہد نامہ تحریر کر کے ابو جہل کے سپرد کر دیا اور عَوام کی اِطلاع کے لئے اِس تحریر کی ایک نقل خانہ کعبہ میں لٹکا دی گئی۔

Marfat.com

یہ واقعہ ۶۱۶ء کا ہے جبکہ دُشمنانِ اسلام نے اپنی مادی قوت زور اور اپنی زبردست اکثریت کے گھمنڈ پر ہادیٔ اسلام کے ساتھ بنی ہاشم اور تمام مسلمانوں کو فنا کر دینے اور بھوک پیاس سے عاجز کر دینے کا تہیہ کر لیا۔

جب جناب اَبو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بنی ہاشم کو اپنے اِس مقاطعہ کی خبر ہوئی تو سخت پریشان ہوئے کیونکہ تمام مکہ نہ صرف معاشرتی تعلقات ختم کر رہا تھا بلکہ ایک خاندان کے اوپر رِزق اور اُس کی ضروریات کے دروازے بند کر رہا تھا۔

چنانچہ اِس مقاطعہ کو دیکھ کر حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ معہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خاندان کے اپنی حفاظت کے لئے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں رہنے لگے جس کو اب تک شعبِ ابی طالب کہتے ہیں۔

شعب ابی طالب کے یہ محصورین اَشیائے خوردنی میسّر نہ آنے کی وجہ سے اکثر اوقات جنگلی بوٹیاں اور دَرختوں کے پتے کھا کھا کر زندگی کے دِن کاٹتے یہاں تک کہ خُشک چمڑے کو بھی نعمتِ غیر مترقّبہ سمجھ کر کھا لیتے۔ اِن محصورین میں محبوبۂ محبوب رَبّ العالمین والدۂ سیّدۃ النساء العالمین اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں اور تمام دُنیا کی عورتوں کی سردار سیدہ معصومہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی۔ اندازہ فرمائیں کہ ان دل ہلا دینے والے مصائب میں آٹھ نو سال کی معصوم بچی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کیا حال ہوا ہوگا شعب ابو طالب [illegible] ہونے والے اس مقدس گروہ کے مصائب کا نقشہ

Marfat.com

کہ جن مصائب کو کسی اِنسان کے کانوں نے نہ سُنا ہو اور جن تکالیف کے دیکھنے کا کسی آنکھ میں یارا نہ ہو وہ تین سال کے عرصہ میں امام الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ساتھیوں اور آپ کی زوجۂ مُحترمہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت استقلال کے ساتھ برداشت کیں "

حالات یہ تھے کہ ماں کی چھاتیاں خشک ہو جانے پر شیر خوار بچے بھوک سے چِلّاتے کمزور اور ضعیف العمر نقاہت سے کراہتے، جوان اور مضبوط بُھوک سے تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جاتے۔ لیکن سنگدل اور بے رحم کفار اِن تکالیف کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔

اِس بربریت کی کوئی انتہاء ہے کہ اسلام لانے کے قصور میں اہلِ مکہ نے مسلمانوں سے خرید و فروخت اور میل جول اور جُملہ کاروبار جو متمدن انسان کے لئے ضروری ہے قطعی طور پر بند کر دیئے جائیں۔

لیکن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے خاندان کے لوگ اور دیگر رُفقاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اِس صبر و استقامت کی بھی دُنیا تا قیامت داد دیتی رہے گی جنہوں نے معصوم بچوں کو دُودھ نہ ہونے سے بلکتے دیکھا۔ جنہوں نے ضعیف اور عُمر رسیدہ مرد اور عورتوں کو بھوک کی شدت سے فرش پر کراہتے ہوئے پایا۔ جنہوں نے جوانوں کو پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے دیکھا اور جنہوں نے اِس چھوٹی سی اللہ والی جماعت کو ہولناک مصائب اور آفات میں مبتلا پایا۔ لیکن کفّار کی طرف سے کسی [illegible]

Marfat.com

درازنہ کیااور ہمیشہ خدا پر بھروسہ کرتے رہے۔"

(تاریخ اسلام جلداول ص ۳۹)

بچپن میں اِستقامت

اُمید ہے قارئین نے اسلام کے اُس پرآشوب دُور کا تصور کر کے بخوبی اندازہ لگالیا ہوگا کہ سیّدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کا بچپن مبارک کن ہولناک مصائب میں گزرا ہوگا۔

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی سی عمر میں اُن محصورین کے ساتھ تھیں جس میں شیر خوار بچے دودھ کے ایک ایک قطرے کو ترستے تھے اور دوسرے بچے بھوک کی شدت سے تڑپتے اور بلکتے تھے۔

بچے تو بچے یہاں بھوک نے جوانوں کی بھی کمر توڑ دی تھی اور بڑے بڑے مضبوط اور توانا نوجوان بھوک کی شدّت سے کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گر جاتے تھے آپ اِس کی تفصیل ملاحظہ فرما ہی چکے ہیں بتانا صرف یہ ہے کہ شہزادیٔ کون ومکاں کا بچپن کس دردناک اور اَلم انگیز ماحول میں گزرا۔

اِن دل ہلا دینے والے ہولناک حالات میں خُوشی کہاں سے آسکتی تھی۔ کفّار کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر توڑے جانے والے ظلم وستم کے واقعات آپ سابقہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ باپ کی اِن مصیبتوں کو دیکھ کر معصوم بچی کے دل پر کیا گزرتی ہوگی۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح کفّار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

کے گلوئے مبارک میں چادر ڈال کر نماز پڑھتے وقت آپ کا گلا گھونٹا اور کس طرح نماز پڑھتے وقت ہی آپ کی پُشت مبارک پر اُونٹ کی اوجھڑی ڈالی گئی جسے جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا نے کمسنی کے عالم میں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے باپ کی پُشت مبارک سے علیٰحدہ کیا۔

Marfat.com

حضرت خَدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضور پُرنور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر کئے جانے والے مظالم کی الم انگیز داستان اِس قدر طویل ہے کہ اِس موضوع پر ایک الگ کتاب لکھی جاسکتی ہے مختصراً یہ کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا عظیم باپ کے غم میں برابر کی شریک تھیں۔

اگرچہ آپ کا بچپن مبارک مسلسل رَنج والم اور درد وغم کی اَلمناک تصویر تھا لیکن اِن شدید تکلیفوں، دکھوں اور دردوں کی دُنیا میں انہیں ایک خاص سکون بھی میسر تھا۔ آپ کو شفیق باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت و محبت نصیب تھی ایسی شفقت ومحبّت جو آپ کے سوا دُنیا کی کسی بچی کو نہ تو اَب تک نصیب ہوئی ہے اور نہ آیندہ ہو سکے گی۔

عظیم باپ کی عظیم محبت کے علاوہ جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے غموں کا مداوا کرنے والی ایک اور ہستی بھی موجود تھی اور وہ مقدّس ہستی سیّدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی والدہ مکرّمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا تھیں۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کو امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پچیس سال رفاقت نصیب ہوئی اور اِن پچیس سالوں میں ایک لمحہ بھی محبوبِ رب العالمین کو ناراض نہ کیا۔

کون خَدیجۃ الکبریٰ ! جسے فنافی الرسول کا مقام حاصل تھا۔

کون خَدیجۃ الکبریٰ ! جس نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

کے ہر حکم کی ہمیشہ تعمیل کی۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جس نے اشاعتِ اسلام کے صلہ میں ملنے والی تمام مصیبتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ پُورے صبر و سکون سے برداشت کیا۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جو محبوبِ کبریا علیہ الصّلوٰۃ والسلام پر ہونے والے مظالم کو دیکھ دیکھ کر آٹھوں پہر آنسو بہایا کرتیں تھیں۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کے لئے جبریل علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ کا سلام اور بشارتیں لے کر آتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَ مِنِّیْ وَ بَشِّرْ هَا بَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ۔

(بخاری مترجم کتاب المناقب حدیث نمبر ۱۰۰۹)(مسلم شریف مترجم ۱۵۲۸۔۲)

(تجرید البخاری ص ۶۹۳)(سیرت ابن ہشام ص ۱۵۶)

(مسند احمد ص ۳۱۶ ج ۱۔ص ۲۰۵ ج ۱۔ص ۲۳۰ ج ۲۔ص ۳۵۵ ج ۴۔ص ۲۷۱ ج ۶)

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جبریل حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ یہ خدیجہ تشریف لا رہی ہیں ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے جب یہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو انہیں اُن کے پروردگار کا اور میرا اسلام پہنچا دیں اور یہ

Marfat.com

بشارت بھی دے دیں کہ جنّت میں اُن کے لئے موتی کا ایک محل مخصوص ہے جس میں نہ تو کوئی شور وغل ہے اور نہ ہی رنج وغم۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کی یاد میں جانور ذبح کر کے اُن کا گوشت خود اپنے دستِ اقدس سے کاٹ کر آپ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کا ذکرِ خیر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کثرت سے کیا کرتے تھے۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن پر اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رشک کیا کرتی تھیں۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کے متعلق حضور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں جہان میں میری ساتھی ہیں اور اِن سے میری اَولاد چلی ہے۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کی مثل دُنیا میں کوئی دوسری عَورت پیدا ہی نہیں ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا رَاَیْتُهَا وَلٰکِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ ذِکْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُهَا اَعْضَآءً ثُمَّ یُبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ کَاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ فِی الدُّنْیَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِیْجَةُ؟ فَیَقُوْلُ اِنَّهَا کَانَتْ وَکَانَتْ وَکَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ۔

Marfat.com

ترجمہ! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی غیرت میں حضرت خدیجہ پر کھاتی تھی حالانکہ میں نے اُنہیں دیکھا بھی نہیں اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کا ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح فرما کر اُس کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے اور جب کبھی میں یہ عرض کرتی کہ دُنیا میں گویا کوئی عورت سوائے خدیجہ کے ہے ہی نہیں تو آپ فرماتے وہ اَیسی ہی تھیں۔ وہ دنیا و آخرت دونوں میں میری ساتھی ہیں اور انہیں سے میری اولاد ہے۔

(تجرید البخاری ص ۶۹۳)

کون خدیجۃ الکبریٰ! جن کی یاد آنے پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تڑپ جاتے تھے۔

کون خدیجۃ الکبریٰ! جن کی نشانیاں دیکھ کر سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو نکل آتے۔

کون خدیجۃ الکبریٰ! جن کے اِحسانات کے محسنِ انسانیت رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر گزار ہیں۔

کون خدیجۃ الکبریٰ! جو اپنی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بعد تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

کون خدیجۃ الکبریٰ! جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب

Marfat.com

سے پہلے اُس وقت اِیمان لائیں جس وقت نہ کسی مرد نے اسلام قبول کیا تھا اور نہ ہی کسی عورت نے۔

کون خَدیجۃ الکبریٰ! جنہوں نے اُمّتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سب سے پہلے نماز پڑھی۔

کون خدیجۃ الکبریٰ ! جن کا لقب زمانۂ جاہلیت میں بھی طاہرہ تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَا لَتْ اِسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خَوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اِسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَا لِکَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَا لَةَ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِی الدَّ هْرِ قَدْ اَبْدَ لکَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ہالہ بنتِ خویلد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہمشیرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا یاد آ گیا اور آپ خوش ہو گئے پھر آپ نے فرمایا ! یا اللہ یہ تو ہالہ ہیں۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اُس پر رشک آ گیا اور میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ قریش کی بوڑھیوں

Marfat.com

میں سے ایک سُرخ چہرے والی بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں حالانکہ اُنہیں اِنتقال کئے مدّت ہوچکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر بیوی عنایت فرمادی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! نہیں ہمیں اُس سے بہتر بدلہ نہیں ملا۔

لَا وَاللّٰہِ مَارَزَقَنِیْ خَیْر

اور پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں خدیجہ مجھ پر اُس وقت ایمان لائیں جب اوروں نے کُفر اختیار کیا۔

آمَنَتْ بِیْ حِیْنَ کَفَرَ بِی النَّاسُ

آپ فرماتے ہیں خدیجہ نے میری اُس وقت تصدیق کی جب دُوسروں نے میری تکذیب کی۔

صَدَّقَتَنِیْ حِیْنَ کَذَّبَنِی النَّاسُ

حضور فرماتے ہیں خدیجہ نے اپنے مال میں مجھ کو اُس وقت شریک کیا جب دوسروں نے مجھے مال خرچ کرنے سے روکا۔

وَاَشْرَکْتَنِیْ فِیْ مَالَھَا حِیْنَ حَرَّمَنِیَ النَّاسُ

اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خدیجہ کے بطن سے اولاد عطا فرمائی ہے جب کہ کسی دوسری بیوی سے اولاد نہیں ہوئی۔

وَرَزَقَنِیَ اللّٰہُ وُلِدْ ھَا وَ حَرَمَ وُلِدْ غَیْرِ ھَا

اُم المومنین جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حسانہ مزنیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے نہایت شفقت ومہربانی سے اُس کا حال پوچھا اور دیر تک اُس کی خیریت دریافت کرتے رہے۔

Marfat.com

وہ چلی گئی تو میں نے آپ سے پُوچھا کہ یہ بڑھیا کون تھی ؟ جس کے ساتھ آپ اِس شفقت سے گفتگو فرما رہے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی سہیلی ہے اِسے اُن کے ساتھ بہت محبت تھی

(تجرید البخاری ص ۶۹۴)(الاستیعاب جلد دوم ص ۳۲۲)(انوار محمدیہ ص ۴۱)

حضرت خَدیجہ کا ہار

جنگِ بدر میں جناب زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شوہر جناب ابو العاص قیدی ہو کر مسلمانوں کے پاس آئے تو اُن کے فِدیہ کے طور پر جناب زینب سلام اللہ علیہا نے جو مال بھیجا اُس میں جنابِ خدیجۃ الکبریٰ کا وہ ہار بھی تھا جو آپ نے اپنی بیٹی زینب کی شادی پر جہیز میں دیا تھا۔

جب یہ ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ پر رِقّت طاری ہو گئی اور دل پر ایسی چوٹ لگی کہ آپ کے آنسو نکل آئے اور آپ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا ! اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو آزاد کر دیں اور اُس کا مال اور یہ ہار اُس کو واپس کر دیں چُنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

وَبَعَثَ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ فِدَاءِ زَوْجِهَا اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ فِيْهِ قِلَادَةَ اُمِّهَا خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ كَانَتْ اَقْلَدَتْهَا لِبِنْتِهَا زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ عُرْسِهَا مِنْ اَبِي

Marfat.com

الْعَاصِ فَلَمَّا رَا ی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قِلَا دَتَھَا رَقَّ لَمَّا رَقَّۃٌ شَدِیْدَۃٌ۔

(مشجر الاولیاء ص ۸۲)

سیّدہ کے بعد سب سے افضل

رئیس المحدثین شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فضیلت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تمام جہان کی عورتوں سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا افضل ہیں اُن کے بعد جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بعد جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

آنچہ مادِ دین ماست آں است کہ فاطمہ افضل است بعد از وَے مادرش خدیجہ بعد ازاں عائشہ رضی اللہ عنہن

(اشعۃ اللمعات ص ۶۸۵ ج ۴)

جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل کا اِحاطہ کون کر سکتا ہے۔

آپ ملکۂ فردوسِ بریں ہیں۔
آپ ہمراز و غمگسارِ مُصطفیٰ ہیں۔
آپ تقدیس و عظمت کا مینارۂ نُور ہیں۔
آپ اُم المومنین اور خَیر النساء ہیں۔
آپ طیبہ بھی ہیں اور طاہرہ بھی۔
آپ مرکزِ مہر و وفا اور منبعَ خیر و برکت ہیں۔
آپ کے نامِ اقدس کا واسطہ دینے سے خدا تعالیٰ بلاؤں اور

Marfat.com

مصیبتوں کو ٹال دیتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں ہیں ایسی ماں جس کی آغوشِ راحت میں آنے کے بعد جناب سیدہ کو سارے غموں سے نجات مل جاتی ہے۔

مامتا کی اتھاہ محبّت غم و آلام کی دُنیا میں بچی کے لئے نعمتِ غیر مترقّبہ تھی ماں باپ کی پریشانیوں کو دیکھ کر سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا جب بھی پریشان ہوتیں تو ماں غم آلُود مسکراہٹ کے ساتھ اپنی مامتا بھری آغوش میں سمٹ کر چند لمحوں کے لئے دُنیا کے تمام مصائب بھول جاتیں۔

اور جب ماں بیٹی کو سینے سے لگا کر بیٹی کے سر میں اُنگلیوں سے کنگھی کرتیں تو تمام عالم کے غم دم توڑ دیتے۔ اور یوں معلوم ہوتا کہ دونوں جہان کی تمام راحتیں کونین کی ساری فرحتیں اور دونوں عالم کی تمام خوشیاں سمٹ سمٹا کر ماں کی اُنگلیوں کی حرکت میں آ گئی ہیں۔

Marfat.com

ماں

ماں کوئی بھی ہواَولاد کے لئے عظیم ترین نعمت ہے۔

ماں کا وجوداولاد کے لئے سب سے بڑا اِنعام خداوندی ہے۔

ماں دُنیا میں ہی اولاد کے لئے جنت الفردوس کا سایہ دار شجر ہے۔نہ صرف یہ بلکہ ماں کے قدموں میں اولاد کی جنّت ہے۔

ایک فلاسفر کا قول ہے کہ دُنیا کی تمام رعنائیاں، سارا حُسن و جمال ساری کی ساری لطافت و دلکشی اور تمام تر خوبصورتی چھین لی جائے اور صرف ماں کا وجود قائم رہے تو دُنیا کے حُسن و جمال اور رعنائی میں ذرّہ برابر بھی کمی واقع نہیں ہوگی۔

ماں اولاد سے والہانہ محبّت کرتی ہے۔

ماں کی محبت میں کوئی غرض پوشیدہ نہیں ہوتی۔

ماں کی محبّت ہر قسم کے لالچ سے پاک ہوتی ہے

ماں کے سینے میں وفا ہی وفا ہے ماں اپنی وفاؤں کا بدلہ نہیں چاہتی۔

ماں کا اِیثار بے مثال ہے۔ ماں اولاد کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرسکتی ہے بلکہ سب کچھ قربان کردیتی ہے۔

ماں کے لئے جو کچھ بھی لکھا جائے کم ہے۔

ماں اولاد کے لئے محبّت ہی محبّت ہے ،فرحت ہی فرحت ہے ، راحت ہی راحت ہے، پیار ہی پیار ہے، ایثار ہی ایثار ہے، قرار ہی قرار ہے

Marfat.com

اور بہار ہی بہار ہے۔

ماں وہ نعمتِ عظیم ہے جس کی نہ مثال ہے نہ نظیر، نہ بدل ہے نہ جواب۔

اِیثار وخلوص کی انتہائی بلندیوں کا نام ماں ہے۔

مہر ووفا کی اَتھاہ گہرائیوں کا نام ماں ہے۔

ماں کی قُربانیاں ضرب المثل ہیں۔

ماں کی مامتا میں کیف ہی کیف ہے، سُرور ہی سرور ہے، نُور ہی نُور ہے، سکون ہی سکون ہے، راحتیں ہی راحتیں ہیں، تسکین ہی تسکین ہے اور تقدس ہی تقدس ہے۔

ماں کی مامتا میں محبّت ہے خلوص ہے، اِیثار ہے قرار ہے، پیار ہے بہار ہے، عظمت ہے راحت ہے، صداقت ہے لطافت ہے، والہانہ لگاؤ ہے تسکین ہے، ذوق ہے شوق ہے، عشق ہے وجدان ہے رحم ہے کرم ہے، اخلاص ہے احساس ہے، کشش ہے زندگی ہے.

ماں کی مامتا مرکزِ تجلیات اور سرچشمہء حیات ہے۔

ماں کی محبت میں صداقت ہی صداقت ہے۔

ماں کی محبّت ایسی محبت ہے جس میں تصنّع نہیں، دکھاوا نہیں، غایت نہیں۔ غرض نہیں، لالچ نہیں، ہوس نہیں، ریاکاری نہیں، مطلب برآری نہیں

ماں کی محبت تقدیس وعظمت کا ایسا صاف وشفاف آئینہ ہے جس میں ذرّہ بھر بھی تکدّر نہیں۔ ماں اولاد سے کچھ نہیں چاہتی لیکن اپنا سب کچھ اولاد پر نثار کر دیتی ہے۔

Marfat.com

ماں کی ممتا میں پھُولوں کی نکہت و مسکراہٹ ہے۔
کلیوں کی پاکیزگی ولطافت ہے۔
چاند کی تابانی اور ستاروں کی ضیاء ہے۔
ماں کے سینے میں کہربائی اثرات پوشیدہ ہیں۔
ماں کی آغوش میں کافوری ٹھنڈک ہے۔
ماں کی گود مرکزِ راحت اور ماں کی آنکھیں سرچشمۂ آبِ حیات ہیں۔

اور ماں کا دل؟ ماں کے دل کے متعلّق کوئی کچھ نہیں بتا سکتا۔ کوئی نہیں جان سکتا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ بلکہ ماں خود بھی نہیں جان سکتی کہ اُس کے دل کا وہ گوشہ جس میں اولاد کی محبت کا بحرِ ناپیدا کنار موجزن ہے۔

مشیّتِ ایزدی نے کس خاص انداز سے ترتیب دیا ہوگا جس کی وُسعتیں اِتنی بیکراں ہیں کہ اُس میں دونوں جہان کی خوشیاں بھی سمٹ جائیں اور کائنات کے تمام غم وآلام بھی سما جائیں۔

کِتنی عظیم ہے ماں اور کتنی عظیم ترین ہے ماں کی ممتا۔

ماں کی ممتا کا نام وہ جذبۂ خلوص و ایثار ہے جسے زوال ہے نہ فنا۔ ماں کی محبت کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔ کبھی نہیں مٹ سکتی۔ اولاد سے اپنے ایثار کا بدلہ اپنی قربانیوں کا صلہ اور اپنی وفاؤں کا معاوضہ لینے سے ماں کا تصور بالکل پاک ہوتا ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ ورنہ پرندوں کو اپنی اولاد سے کس چیز کی اُمید ہوسکتی ہے۔ حیوانات کو اپنی اولاد سے کس نفع کی توقع ہوسکتی ہے حالانکہ سب جانتے ہیں سب کے روزمرّہ کے

Marfat.com

مشاہدات ہیں کہ بڑے سے بڑے جانوروں سے لے کر ننھّے منّے پرندوں تک کس والہانہ انداز سے اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں اور اپنی خوراک اپنے بچوں کے منہ میں ڈالتے ہیں اور تو اور درندے تک اپنی اولاد سے والہانہ محبت کرتے ہیں اِسی لئے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے والدین کے لئے رحم طلب کیا کرو اِس لئے کہ یہ تمہارے بچپن کے پروردگار ہیں۔

كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

اِنتہا یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے اپنی بے مثل محبّت کا اظہار ماں کی محبت کی مثال دے کر فرماتے ہیں۔

بہر حال ماں پیکرِ احسان ومروّت ہے اور اپنی اولاد سے والہانہ محبّت کرتی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ ماؤں کے دلوں میں بیٹوں کی نسبت بیٹیوں سے زیادہ محبّت ہوتی ہے۔

ماں بیٹی کی محبّت

ماں بیٹی کی محبت کا کچھ نرالا ہی انداز ہوتا ہے یہ ہر ماں کی بات ہے لیکن حضرت جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے حضرت جناب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مُحبت کے اطوار تمام کائنات سے جداگانہ حیثیت کے حامل ہیں۔

دُنیائے محبّت میں اِن دونوں ماں بیٹی کی محبّت ہر اعتبار سے الگ تھلگ ہے تاریخِ عالم میں ماں بیٹی کی محبت کی مثال اِن سے بڑھ کر کہیں نہیں

Marfat.com

مل سکتی اور نہ ہی کہیں موجود ہے۔

نہ تو کوئی اور ماں حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ اپنی بیٹی سے پیار کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اپنی ماں سے پیار کر سکتی ہے۔

بظاہر ماں بیٹی کے قالب دو تھے مگر قلب ایک تھا۔

جسم دو تھے جان ایک تھی۔

بدن دو تھے رُوح ایک تھی۔

دماغ دو تھے خیال ایک تھا۔

ذہن دو تھے تصوّر ایک تھا۔

دونوں کے سوچنے کا انداز ایک تھا۔

دلوں کی کیفیّت ایک تھی غم ایک تھا۔

درد ایک تھا سوز و گداز ایک تھا۔

سوچ ایک تھی اندازِ فکر ایک تھا۔

آنسوؤں کی قطار اور لڑی ایک تھی۔

آہوں کی صدا ایک تھی۔

راہِ وفا ایک تھی۔

ماں کو بخار آتا تو بیٹی کا جسم جلنے لگتا۔ بیٹی بیمار ہوتی تو ماں تڑپ جاتی۔ ماں کو غم آتا تو بیٹی کی آنکھوں میں بے اِختیار آنسو آ جاتے۔ بیٹی کوئی تکلیف محسوس کرتی تو ماں کے سینے سے سرد آہ نکل جاتی۔

حضور پُرنور فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر

Marfat.com

آنے والے مصائب و آلام کا طوفان دونوں ماں بیٹی کے دلوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی انداز سے تہہ و بالا کر دیتا۔ ماں بیٹی کی نگاہیں ملتے ہی ایک دوسری کے جذبات ایک دوسری میں منتقل ہو جاتے۔

ماں کے سینے سے اُٹھنے والی آہِ سرد بیٹی کو لرزا کر رکھ دیتی اور بیٹی کی غم آلود چشمانِ مبارک میں چھُپے ہوئے آنسو ماں کے سینے میں غموں کا لاوا بن کر بہنے لگتے جذبۂ محبّت اجسام کی قیود کو توڑ دیتا ہے انتہائے محبّت یہ ہے کہ ایک کی آنکھوں کے آنسو دُوسرے کی آنکھوں سے نمایاں ہو جائیں یہ ایک الگ موضوع ہے۔

بات عظیم ماں سے عظیم بیٹی اور عظیم بیٹی کی عظیم ماں سے محبّت کی ہو رہی تھی اور [illegible] محبت کی اتھاہ گہرائیوں اور پنہائیوں تک نہ تو تصوّرات کی رسائی ہے اور نہ ہی [illegible]ت کی پہنچ ہو سکتی ہے۔ نہ تو نوکِ خامہ میں ہمّت ہے کہ صفحہ قرطاس پر اُس کے نقوش ثبت کر سکے اور نہ کاغذ کا یہ حوصلہ ہے کہ اِس عظیم ترین متاعِ بے بہا کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے۔

ماں بیٹی دے پیار عظیم والی ملد [illegible]مثل نہیں سارے جہان اندر
روحِ زہرا سی اَمّی دے جسم اندر ما[illegible]دی جان بیسی دِھی دی جان اندر

یُوسف اَتے یعقوب دا پیار سارا جلوہ گر ہے ای پُوری شان اندر
گھڑی اِک جدائی نہ پین دیون جتھوں تیک سی ہُندا اِمکان اندر

Marfat.com

ماں دے وچ خیالاں دے رہوے بیٹی ماں دھی دے رہندی دھیان اندر
کٹھیاں آون جے اندروں باہر آون کٹھیاں جان جے ویہڑے چوں جان اندر

اوہدی اوہ تے ایہدی سی اوہ عاشق طالب دوسن اِک مکان اندر
ماں فِدا دھی تے صدقے دھی ماں تے ماں قربان باہر دھی قربان اندر

اِکو ہیسن خَدیجہ تے پاک زہرا صِرف فرق سی نام بلان اندر
دھی نُوں چڑھے بُخار بُخار چڑھدا ہیسی ماں تائیں آن فان اندر

کاتبِ ازل نے جلی حرُوف اندر صآئم کیتا اے رقم دِیوان اندر
ماں بیٹی دے پیار دا وڈھ اِس توں ہلدا پتہ نہیں کسے عُنوان اندر

Marfat.com

دَاغِ یتیمی

سیّدہ معصومہ مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی والدۂ محترمہ حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپس میں محبّت کے متعلق جو کچھ بھی لکھا جا چکا ہے اُس مقدّس محبّت کے عکسِ جمیل کا ہلکا سا خاکہ بھی نہیں جو اِن تقدّس مآب ماں بیٹی کے سینوں میں پنہاں تھی۔ کوئی نہیں جان سکتا کہ محبّت کا وہ مینارۂ نُور کس قدر بلند و بالا تھا۔ جہاں سے اِن دونوں ہستیوں کی محبّت کی معراج کا آغاز ہوتا تھا۔

مختصر یہ کہ سیّدہ معصومہ کی غم و آلام اور دکھوں سے بھری ہوئی بچپن کی زندگی مقدّس ماں کی والہانہ محبّت و موانست کی وجہ سے کافی حد تک پُرسکون تھی۔ ماں کی شفقت و محبت کا مہکتا ہوا پھول حُزن و ملال اور غم و آلام کے خارزاروں میں خاص طور پر غنیمت تھا اور ماں کا سایہ بیٹی کے لئے کسی طرح بھی نعمتِ غیر مُترقّبہ سے کم نہیں تھا مگر یہ سایۂ رحمت و شفقت بھی اَب اُٹھنے والا ہے۔

شعبِ ابی طالب سے خلاصی ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محسن و مشفق چچا حضرت اَبوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِنتقال ہو گیا اور اُن کے غم کا زخم ابھی تازہ ہی تھا کہ جناب سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر میں تشریف لائے تو جناب سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے شدّتِ مرض کی شکایت کی۔ رحمتِ

Marfat.com

دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے۔ آپ نے روتے ہوئے دُعائے خیر فرمائی اور فرمایا کہ اَے میری شفیق غمگسار جدائی کی گھڑیاں سر پر آگئی ہیں۔ اے ملکۂ بہشت بریں جنّت تمہارا اِنتظار کر رہی ہے۔

جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! مُجھے اپنی موت کا تو کوئی غم نہیں مگر ہے تو غم یہ ہے کہ آپ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو جاؤں گی۔

سید عالم بَوقتِ رِحلت خدیجہ بحجرۂ طاہرہ درآمد خدیجہ اَز شدتِ مرض شکایت می کرد خواجہ بگریست واَورَا دُعائے خیر گفت وفرمود! کہ اَے خدیجہ بہشت مُشتاقِ دیدارِ تست خدیجہ گفت! یارسول اللہ مَن اَز مرگِ باک ندارد وَے بَر مُفارقت اِز صحبت تو حسرت می خورم۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۵۴)

زِمرگِ بیم نَدارم وَے اَزاں تَرسَم
کہ مَن بَمیرم و تو جانِ دیگراں باشی

کہا رو کر خدیجہ نے مِرے آقا مِرے مولا
اَے سرتاجِ خدیجہ رحمتِ عالم شہِ والا

نہیں کچھ غم مجھے سرتاج اپنی جان جانے کا
ہے غم بس آپ کے دن رات سے صدمے اُٹھانے کا

Marfat.com

نہ جانے آپ پر کیا کیا مصیبت اور آئے گی
سِتم اَب پُرجفا دُنیا یہ کتنے اور ڈھائے گی

یا پھر میں اِس لئے اَے سرورِ کونین روتی ہوں
کہ اب محبوب کی نعلینِ پا سے دُور ہوتی ہوں

خدا جانے یہ دل جنّت میں ب کیسے جلے آقا
مِری جنّت تو تھی بس آپ کے قدموں تلے آقا

نہ جانے پھر زیارت شاہِ والا مجھ کو کب ہوگی؟
میں جاؤں گی تو جانِ مصطفٰی اَوروں کی اب ہوگی

مِرے دامن کو رحمت سے مِرے سرتاج بھر دینا
معاف اے رحمتِ عالم خطائیں میری کر دینا

میں باندی آپ کی ہوں بھول نہ جانا مِرے آقا
شفاعت حشر کو میری بھی فرمانا مِرے آقا

یہ سن کر گفتگو صآئم شہِ اَبرار روتے تھے
خدیجہ پاک کے گھر کے دَر و دیوار روتے تھے

Marfat.com

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وصیّت

جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدائی کے اِحساس نے انتہائی پریشان کر دیا اور پھر آنکھوں میں اشک بھر کر عرض کیا۔

یارسول اللہ! میری ایک درخواست ہے ایک اِلتجا ہے اور مجھے یقین ہے کہ رحمۃً للعالمین کے دربار سے مایوس نہیں ہونا پڑے گا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھیں اَشک بار ہو گئیں۔ آپ نے تقریباً روتے ہوئے فرمایا! میری رفیق وغمگسار جو بھی کہنا چاہتی ہو کہو تمہاری وصیت پر پورا پورا عمل کیا جائے گا۔

جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنی بیٹیوں زینب، کلثوم، رقیہ کی طرف سے پورے طور پر مطمئن ہوں میں نے اُن کی شادیاں اپنی مرضی سے کر دی ہیں اور ہر ایک کو اپنی خواہش کے مطابق جہیز وغیرہ دے کر اپنا فرض پورا کر چکی ہوں۔ مگر ابھی میری فاطمہ کی شادی کرنا باقی ہے میں اِس کی طرف سے بڑی پریشان ہُوں پھر بھی مجھے توقع ہے کہ آپ اِس کے سر پر اپنا دستِ شفقت ضرور رکھیں گے اور اِس کی شادی کے اُمور خود سرانجام دیں گے۔

میں اِستدعا کرتی ہوں کہ آپ اِس کی شادی کا معاملہ دُوسروں پر نہ چھوڑیں بلکہ ہر معاملہ میں خود کفالت فرمائیں اور اِسے یہ اِحساس نہ ہونے پائے کہ اِس کی ماں مر چکی ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنابِ

Marfat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست سُنی تو تڑپ کر رہ گئے پھر جنابِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بُلا کر آغوش میں لے کر فرمایا کہ فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے ہم انشاء اللہ تمہاری وصیّت پر پُورا پُورا عمل کریں گے۔ [1]

سیّدہ کی آہ وزاری

جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصیّت کرتے کرتے بیہوش ہو چکی تھیں جنابِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ماں کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ ماں کے چہرے پر اپنا چہرہ رکھ کر ملنے لگیں۔ آپ فریاد پر فریاد کر رہی ہیں اور اِس قدر رو رہی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بھی بے قرار ہو جاتے ہیں۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ماں کی حالت دیکھ دیکھ کر اِس قدر آہ وزاری کرتی ہیں کہ دُنیا میں کوئی دُوسرا اِس قدر نہیں رویا۔ آپ ماں

---

[1] خدیجہ گفت یارسول اللہ از دختراں خاطر جمع کردہ ام ہر یکے سامانے و خانما نے دارند امّا ! فاطمہ من ہنوز سرانجامے نہ دارد۔ و اُورا بتو می سپارم و توقع می دارم کہ دست شفقت از سرِ اُو برداری و مہم اُورا بخود متکفل شدہ و بدیگرے نہ گزاری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور وَے فاطمہ را طلبید و دَر بر گرفت و گفت ! فاطمہ پارہ جگر من است۔

اما چوں فاطمہ مادر بزرگوار خود را در سکرات دید فریاد بر کشید و در روئے مادر می نالید و زار زار در مفارقت وَے می نالید۔

(روضۃ الشہداء ص ۵۷)

Marfat.com

کے سینہ پر سر رکھ کر فریاد کر ہی رہی تھیں کہ جنابِ خدیجۃ الکُبریٰ نے آنکھیں کھول دیں۔ بیٹی کو اپنے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا تو آپ بھی رونے لگیں آپ روتی بھی جا رہی ہیں اور بیٹی کو تسلی بھی دے رہی ہیں۔

پھر آپ نے اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک اور درخواست پیش کر دی کہ یارسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ کچھ دیر میرے سامنے ہی تشریف فرما رہیں تا کہ میں آخری بار آپ کی زیارت کو توشۂ آخرت بنا سکوں اور آخری بار نیاز مندانہ سلامِ اَلوداع عرض کر سکوں"۔

میرے سرتاج مجھے مرنا تو ہے ہی مگر آپ سامنے ہوں گے تو جان آسانی سے نکل جائے گی۔ احساسِ مرگ کم ہو جائے گا۔ [1]

میرے آقا ! آپ کی خدمت گزاری میں پچیس سال بسر ہو گئے مگر یُوں معلوم ہوتا ہے کہ چند گھڑیاں تھیں جو آپ کی رفاقت میں گزاریں

---

[1] در کتاب مبکیات امام ابوبکر وقار رحمۃ اللہ علیہ مذکور است کہ چوں خدیجہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا دانست کہ وقتِ رحیل است بہ سید عالم فرمود کہ یارسول اللہ دمے پیش من بنشیں تا دیدارِ آخریں تو بہ بینم و شوقِ لقائے توشۂ راہِ آخرت سازم و بزبانِ نیاز وداع آخریں عرض کنم حضرت صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ پیش وے بنشست خدیجہ گفت! یارسول اللہ عمر در خدمت تو بسر بردم۔ ملتمس من آنست کہ در قیامت مرا باز جوئی و سخن من بحق سبحانہ بگوئی و مراد رخواست کنی و مہم من بشفاعت راست کنی و اگر در خدمت تقصیرے از من در وجودِ آمدہ باشد عفو فرمائی۔

(روضۃ الشہداء ص ۵۴)

Marfat.com

اوراب پھر علیٰحدہ ہورہی ہوں۔

میں اِلتماس کرتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دینا اور میری طرف سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنا۔میں درخواست کرتی ہوں کہ میری شفاعت وسفارش فرما کر میری مشکلات کو حل فرمانا اور اگر مجھ سے آپ کے حضور میں کوئی غلطی ہوگئی ہوتو وہ معاف فرمادیں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفا شعار بیوی کی درد بھری گفتگو سنتے رہے اور روتے رہے پھر آپ نے فرمایا، خدیجہ ! یہ درست ہے کہ قیامت کا دن بڑا سخت دن ہے مگر تیرے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آسانیوں کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ تیرے لئے جنّت میں موتی کا محل ہے۔میری غمگسار! تُم کسی بھی قسم کا کوئی غم نہ کرو۔تُم جنّت میں ہمارے ساتھ رہوگی۔

حضور کا جواب

میری مونس و ہمدرد تو نے حقِ وفاداری پُورا پُورا ادا کر دیا ہے خُدا کا رسول تم پر بے حد خوش ہے تمہارا اِحسان مَند ہے اور تُمہارے جذبۂ خلوص و وفاداری اور اِثیار وقربانی کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔

جناب خدیجۃ الکُبریٰ نے محبوبِ کبریا کی گفتگو سُنی تو باوجود سُکراتِ موت کے چہرہ تروتازہ ہوگیا اور لبوں پر مسکراہٹ کھیلنے لگی پھر آپ نے عرض کی یارسول اللہ ! میری ایک اور بھی بہت بڑی خواہش ہے جو آپ کے سامنے براہِ راست عرض نہیں کرسکتی اور وہ گزارش میں بیٹی فاطمہ کے وسیلہ

Marfat.com

سے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند لمحوں کا تخلیہ فرما دیا اور بیت اللہ میں تشریف لا کر رُکنِ استیلام بجا لائے اور بیتُ اللہ کا طواف فرمانے لگے اُدھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہمدرد ماں کے سینہ پر سر رکھا ہوا ہے اور پُھوٹ پُھوٹ کر رو رہی ہیں۔

آں گاہ گفت! کلمۂ بزرگ است با تو نمی توانم گفت! بافاطمہؓ بگوئیم تا بعرض شمار سانند سید عالم گریاں از سرِ بالین وَے برخاست و بحرم در آمد و استیلام رکن بجا آورد و بطواف خانہ مشغول شدہ فاطمہ پیشِ مادر بنشست خدیجہ گفت! اے دختر! پدرت را گوئی کہ مادرم می گوید کہ چوں من در گزر ردائے مبارک خود را کہ در وقت نزولِ وحی بفرقِ ہمایوں من انداختی۔

کفن من کن باشد کہ ببرکت آں خدائے برمن رحمت کند فاطمہ، بیاید و ایں سخن را بعرض رسانید مہتر عالم گریاں شد و رداء بفاطمہ داد کہ برو بمادرت بنما دلِ وَے خوش شوَد۔

فی الحال جبریل امین پُرسید کہ یا محمد خدا ترا اسلام می رساند و می گوید تو ردائے خود نگاہ دار۔

(روضۃ الشہداء ص ۵۴)

Marfat.com

آرزوئے خدیجہ رضی اللہ عنہا

جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جانِ مادر! میری ایک خواہش ہے جو میں آپ کے باپ کے سامنے براہِ راست پیش کرنے کی ہمّت نہ رکھتی تھی اور اَب تمہارے وسیلہ سے پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جنابِ فاطمہ نے والدۂ مکرمہ کی خدمت میں عرض کیا امّی جان حکم فرمایئے میرے ابّا جان آپ کی ہر خواہش پوری فرمائیں گے۔

خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! بیٹی مجھے اُن سے یہی اُمید تھی رحمۃ للعالمین کے دربار سے کیسے کوئی خالی جا سکتا ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ جب میں اِنتقال کر جاؤں تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے کفن کے لئے وہ چادر عطا فرما دیں جو آپ نُزولِ وحی کے وقت شانۂ اقدس پر ڈالا کرتے ہیں۔ تا کہ اُس رِدائے مقدّس کے صدقہ سے خدا تعالیٰ مجھ پر برکت نازل فرمائے۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ اِمام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لے آئے جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے مُقدّس ماں کی آرزو مقدّس باپ کے حضور پیش کی تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تڑپ کر رہ گئے آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ جنابِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چادر مانگنے کے انداز نے تاجدارِ انبیاء علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سینہ پر چھُریاں چلا دیں۔ آپ نے ٹھنڈی آہ بھری اور شانۂ اقدس سے چادر اُتار کر بیٹی کو

Marfat.com

دے دی۔ چادر عنایت فرما کر آپ نے ارشاد فرمایا ! بیٹی یہ چادر اپنی ماں کو دِکھا دو تا کہ اُس کا دل خوش ہو جائے۔

جنّت کا کفن

اِدھر جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے ماں کی خدمت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی چادر پیش کی اور اُدھر جبریل علیہ السلام نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ! خُدا کا سلام قبول فرمائیں اور اپنی چادر مبارک حضرت خَدیجۃ الکبریٰ سے واپس لے لیں۔

خالقِ کائنات نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدیجہ کے پاس تھا اُس نے میری راہ پر قربان کر دیا اب اُس کا کفن ہمارے ذمّہ ہے ہم اُسے اپنے کرم کے لباس سے پوشیدہ فرمائیں گے اور اُس کو جنّت الفردوس کا کفن عطا کیا جائے گا۔

•

یہ خصوصیّت ہے

اللہ اکبر! کِس قَدر شان و عظمت ہے جنابِ خدیجۃ الکبریٰ

---

(۱) کہ خدیجہ آں چہ داشت در راہ ما فدا کرد کفن وے بر کرم ماست۔ ما اورا بلباسِ کرم خود پوشیدہ گردانیم و از بہشت پاکیزہ سرشت کفن وے بفرستیم۔ و اگر ایں نقل بصحت رسد ارسال کفن او از بہشت یکے از خصائص خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باشد۔

(روضۃ الشہداء صفحہ ۵۴)

Marfat.com

رضی اللہ عنہا کی جن کے کفن کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی چادر عطا فرماتے ہیں اور خداوندِ کریم جنّت الفردوس کا کپڑا بھیجتے ہیں۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر یہ روایت درست ہے تو کفن بہشت کا آنا جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے خصائص مبارکہ سے ہے۔"

ہم کہتے ہیں کہ اوّل تو فضائل میں آنے والی روایت ضعیف بھی ہو تو اُس کے قبول کرنے میں تامل نہیں ہونا چاہئے اور دوسری بات یہ ہے کہ کفن خدیجہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چادر پاک بھی تو معمولی چیز نہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ امام الانبیاء کے جسمِ اقدس سے مَس کیا ہوا کپڑا بہر صُورت اور بہر طَور جنّت کے کپڑوں سے افضل واعلیٰ اور زیادہ شان والا ہے۔

بیٹیوں کی حالت

بہر حال جنابِ زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج دیا گیا ہے۔ جنابِ رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر کے حبش گئی ہوئی ہیں۔ جنابِ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پہلے ہی ماں کی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہوئی حالت دیکھ کر رو رہی تھیں۔ جناب زینب رضی اللہ عنہا آئیں تو وہ بھی ماں کے سینہ سے لپٹ گئیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفادار بیوی کے فراق کے تصوّر میں نہایت پریشانی کے عالم میں تشریف فرما ہیں۔ ایک عظیم محسن حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ، چند روز پہلے داغِ مفارقت دے چکے ہیں۔ اور اَب

Marfat.com

ایک دُوسری محسنہ کے بچھڑ جانے کا صَدمہ سَر پر کھڑا ہے۔

جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنی حسرت بھری نگاہیں رُخِ وَالضُّحیٰ پر مرکوز کر رکھی ہیں۔ کبھی کبھی بچیوں کے سَروں پر دَستِ شفقت پھیر لیتی ہیں اور پھر سَب کے دیکھتے ہی دیکھتے آپ واصلِ فردوس ہو گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں سے آنسوؤں کی آبشار جاری ہو گئی بچیوں کی فریاد و فغاں سے اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینے میں درد و غم کا طوفان اُٹھا ہوا ہے جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ماں کی لاش سے لپٹ لپٹ کر فریاد پر فریاد کر رہی ہیں۔

ہائے وائے اور آہ وزاری نے قیامت بپا کر رکھی ہے جنابِ سیّدہ کبھی بڑی بہن جنابِ زینب رضی اللہ عنہا کے گلے لگ لگ کر روتی ہیں اور کبھی جنابِ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا سے لپٹ جاتی ہیں۔ بار بار ماں کی لاش سے لپٹتی ہیں اور بار بار باپ کی آغوش میں گر گر کر سسکیاں بھر رہی ہیں غمزدہ گھرانے میں درد و اَلم کا طُوفان اُٹھا ہوا ہے۔ بالآخر جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا یہ عظیم سہارا قبر کی آغوش میں چلا گیا۔ اب دکھوں اور دردوں کی دُنیا میں اور بھی اِضافہ ہو جاتا ہے۔ باپ بیٹی ایک دوسرے کو درد بھری نگاہوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔

سیدہ اُمِّ کلثوم کی شادی "عتبہ بن ابی لہب" سے ہوئی مگر رُخصتی سے قبل ہی اس نے اپنے باپ کے اِیماء پر طلاق دے دی۔

(طبقات ابن سعد ص ۹ ۔

Marfat.com

مصیبت پر مصیبت

عام الحُزن

تواریخ میں آتا ہے کہ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے وصال کے چند روز بعد جناب خَدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اِنتقال ہوگیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کو بے پناہ محبّت تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام تکلیفوں اور مصیبتوں میں رفیق تھیں۔ سب سے پہلے وہی آپ پر ایمان لائیں وہ ہمیشہ آپ کو تسلّی دیتی رہتی تھیں۔

ہر دکھ ہر مصیبت اور ہر تکلیف میں آپ کا پورا پورا ساتھ دیتی تھیں۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایسے رفیق و ہمدرد تھے کہ اُن کی وفات نے آپ کو بے حد غمگین کر دیا اور ساتھ ہی قریش کی اِیذا رسانیوں میں اضافہ ہونے لگا۔

ایک دفعہ آپ راستہ میں جا رہے تھے کہ کسی شریر نے سرِ اقدس پر بہت سی کیچڑ اُٹھا کر ڈال دی۔ سرِ انور اور رِیش مبارک کے تمام بال آلُودہ ہوگئے۔ جسم مبارک کے تمام کپڑے کیچڑ میں لَت پَت ہوگئے۔ آپ اِسی حالت میں گھر تشریف لائے تو آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا پانی لے کر اُٹھیں۔ وہ آپ کا سر مبارک دھوتی جا رہی ہیں اور زار و قطار روتی جا رہی ہیں۔

(طبری ج ۱۔ص ۸۷ مدارج النبوت ج ۲ ص ۶۸)(رسول عربی ص ۵۶)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غمزدہ بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیر کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا! نہ رو میری بیٹی۔ تیرے رونے سے باپ کا دل تڑپ جاتا ہے۔ میری بیٹی اللہ تعالیٰ تیرے باپ کی خود حفاظت فرمائے گا۔ میری بیٹی صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ والد گرامی کی تسلّی آمیز گفتگو سے آپ کا دل اور بھی بھر آیا۔ آپ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔"

ماں کی یاد

اَشکوں پر کیسے قابو پایا جاتا، دِل کی دُنیا میں دردوں کا طُوفان اُٹھا ہوا تھا ماں کی یاد آرہی تھی اُس ماں کی یاد جو اُس کے غم کو غلط کیا کرتی تھی۔

جو ہر پریشانی کے وقت بیٹی کے لئے آغوشِ راحت کھول دیتی تھی۔

جس کی گود میں جناب فاطمہ کو سکون ملا کرتا تھا۔

پہلے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مظالم ٹُوٹتے تھے تو ماں بیٹی مل کر آنسو بہایا کرتی تھیں اور رو دھو کر ایک دوسری کا غم غلط کر لیا کرتی تھیں مگر اب آپ کس سے بات کرتیں، کون آپ کو تسلّی دیتا، کون غم کا مداوا کرتا، باپ ہی کا تو غم تھا۔ پھر باپ کی تسلّی سے دل کو چین کس طرح آتا۔

جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی موت سے بھرا ہوا گھر خالی ہو گیا تھا ایک ماں کے ہونے سے سارا گھر بھرا بھرا لگتا تھا مگر اب تو ایسے تھا جیسے قبرستان بن گیا ہو۔ اُداسی ہی اُداسی اور خاموشی ہی خاموشی ہے اور درودِ یوار سے حسرت ٹپک رہی ہے۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حسرت و یاس کی تصویر بنی

Marfat.com

ہوئیں ماں کے ہاتھوں کی رکھی ہوئی چیزوں کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتی رہتیں کہ شائد اِس طرح ہی دل کو کچھ قرار آ جائے۔ مگر قرار کیا آتا دِل اور بھی ڈوب ڈوب جاتا۔ آنکھوں کے چشمے اور زیادہ تیزی سے بہنے لگتے۔ سینے پر لگے ہوئے جدائی کے زخموں کو ماں کی یادیں اور زیادہ گہرا کر دیتیں۔

باپ بیٹی کا مُشترکہ غم

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی جنابِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جدائی کے صدمہ کو اِنتہائی شدّت سے محسوس کیا سوائے دینی اُمور کی انجام دہی کے لئے آپ نے گھر سے نکلنا ترک کر دیا۔ آپ بھی بیٹی کے ساتھ مل کر غم کے آنسو بہاتے رہتے۔ آپ کو جنابِ ابو طالب رضی اللہ عنہ اور جنابِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غم نے نڈھال کر کے رکھ دیا تھا اور آپ نے اِن محسنوں کی جدائی کے سال کا نام ہی عام الحُزن یعنی غم کا سال رکھ دیا۔

(طبری ج ۱ ص ۸۵۔ سیرت ابن ہشام ۱۶۶۔ ۲ طبقات ابن سعد ۱۲۰۔۱)

(مدارج النبوّت ص ۶۸۔ ج ۲ و دیگر تمام کتب تواریخ و سیر متفقہ علیہ)

طائف کا سفر

اِسی طرح روتے دھوتے کچھ دِن گزر گئے تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تبلیغ اسلام کے لئے طائف میں تشریف لے گئے وہاں پر آپ نے بنی ثقیف کے چند لوگوں کا اِنتخاب فرمایا اور دعوتِ اسلام دی تو اُن بدنصیبوں نے آپ کا تمسخر اُڑانا شروع کر دیا۔ کوئی کچھ کہہ رہا تھا اور کوئی کچھ بک رہا تھا

Marfat.com

ایک نے کہا! کیا خدا کو تیرے سوا اور کوئی شخص نہ ملا جسے اپنا رسول بناتا اُس کی نگاہ نے تجھ غریب و یتیم کو ہی پسند کیا۔ آپ نے اُن کا تمسخر تو ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئے۔

آپ حقِ تبلیغ ادا فرما کر اُٹھنے گے تو اُن لوگوں نے آپ کے پیچھے شہر کے اَوباش لڑکوں کو لگا دیا اور خود بھی ساتھ مل کر آپ پر آوازے کسنے لگے۔ کوئی گالیاں بک رہا ہے اور کوئی پتھر مار رہا ہے۔ ایک بد بخت کا پتھر لگنے سے آپ کی ایڑی مبارک زخمی ہوگئی اور خون نکل نکل کر آپ کی نعلین مبارک کو سرخ کرنے لگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا

آپ نے ٹھنڈی سانس بھر کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ یا اللہ! تو جانتا ہے کہ محمدِ عربی اپنے کسی ذاتی کام کے لئے نہیں آیا۔ تیرے حکم پر تیرے ہی کام کو سرانجام دینے کے لئے آیا ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے شکوہ نہیں کرتا بلکہ تیری رحمتِ بے پایاں کی مزید وسعتوں کا طلبگار ہوں۔ یا اللہ! اِن کو ہدایت بھی نصیب فرما اور مجھے استقامت بھی عطا فرما۔

الٰہی رحم کر طائف کی بستی کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

اللہ اکبر! یہ رسولِ ہاشمی اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا حوصلہ ہے کہ پتھروں کی بارش کرنے والوں کے لئے خدا کی رحمت کو آواز دے رہے ہیں۔ ظلم کرنے والوں کے لئے رحم طلب کر رہے ہیں۔ حضور صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رحمۃٌ للعالمینی تقاضا کر رہی ہے کہ زخمی کرنے والوں کے لئے ہدایت کی دُعا مانگی جائے۔

حضرت نُوح علیہ السلام ہوتے تو اُن سب کو غرق کروا دیتے۔ کوئی اور پیغمبر ہوتا تو اُن کو خنزیر اور بندر بنوا دیتا۔ مگر یہ تو رحمۃٌ لِلعالمین تھے اِستقلال و استقامت کا کوہِ گراں تھے، رحم و کرم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھے۔ آپ دُعا مانگ ہی رہے تھے کہ اُن لوگوں میں تھوڑی سی تبدیلی واقع ہوگئی بنی ثقیف کے انہی لوگوں نے اپنے ایک غُلام کو انگوروں کے چند خوشے دے کر آپ کی خدمت میں بھیج دیا۔

آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر انگور تناول فرمایا تو وہ غلام جس کا نام عداس تھا دل دے بیٹھا۔ اُس نے کہا کہ جو نام آپ لیتے ہیں یہاں کے لوگ تو نہیں لیتے آپ نے پُوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو ؟

عداس! جناب میں نصرانی ہوں اور نینوا کا رہنے والا ہوں۔

سرکارِ دو عالم! خوب تو تم یُونس بن متی کے شہر کے باشندے ہو؟

عداس! کیا آپ جانتے ہیں کہ یونس بن متی کون تھے ؟

سرکارِ دو عالم! کیوں نہیں وہ ہمارے بھائی اور نبی تھے اور ہم بھی نبی ہیں۔

عداس! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پھر آپ کے ہاتھ پاؤں چُومنے لگا اُن لوگوں نے عداس کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پاؤں چُومتے دیکھا تو کہنے لگے کہ اُس شخص نے ہمارا ایک شخص بگاڑ دیا ہے۔

Marfat.com

اور پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن لوگوں کے لئے ہدایت کی دعا مانگتے ہوئے زخمی حالت میں مکہ معظمہ واپس تشریف لے آئے۔ آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ کی ایڑی مبارک سے خون ابھی رِس رہا تھا۔ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے باپ کو زخمی حالت میں دیکھا تو تڑپ کر رہ گئیں آپ پانی گرم کر کے زخم بھی دھوتی جا رہی تھیں اور روتی بھی جا رہی تھیں۔

اور یہ ایک دو روز کی بات نہیں تھی بلکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قُریشِ مکہ کی طرف سے اِس قسم کے مظالم ہر روز ٹُوٹتے تھے اور ہر روز جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مقدّس باپ کے نئے سے نئے غم کو دیکھنا پڑتا تھا۔ اور پھر یہ مصیبت کے پُورے ایک ہزار دِن جن حالات میں کاٹنے پڑے وہ حدِّ بیان سے باہر ہیں"۔

بالآخر تقریباً تین سال کا یہ غم والم اور درد و مصیبت کا دَور ختم ہو گیا اور پھر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مدینہ پاک کی طرف ہجرت کر لینے کا حکمِ خداوندی آ گیا۔

حضرت خدیجۃ الکُبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال مُبارک کے تھوڑے عرصے بعد سرکارِ دو عالم نے اُمّ المؤمنین حضرت سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ عنہا سے نِکاح فرما لیا تھا۔

آپ بڑی نیک دل خاتون تھیں اور جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کرتیں۔ آپ کا غم غلط کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتیں مگر ماں کی یاد بیٹی کے دل سے محو نہ کر سکیں۔

(طبری ج ۱ ص ۸۷)

Marfat.com

اِن کے علاوہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ہمشیرہ سیدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا بھی آپ کے غم میں برابر کی شریک تھیں تاہم یہ ہر دو بہنوں کے لئے اِنتہائی اَلمناک دَور تھا۔

ہجرتِ مدینہ

جُدائی کی گھڑیاں

مدینہ منوّرہ کے لوگوں سے عہد و پیمان کر لینے کے بعد اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبوّت کے تیرہویں سال ۲۸ صفر المُظّفر جمعرات کے دِن مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ کے متعدّد اَصحاب پہلے ہی ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ پہنچ چکے تھے۔

کُفارِ مکہ آپ کو معاذ اللہ قتل کر دینے کے پروگرام مرتب کر رہے تھے۔ اور آپ کی صاحبزادیوں جناب سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس چھوڑ کر مدینہ منوّرہ کی تیاری کر رہے ہیں۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے والدِ گرامی کی مدینہ منوّرہ کی طرف تیاری کا سُنا تو بیقرار ہو گئیں اور رو رو کر عرض کرتی ہیں۔ ابّا جان میں آپ کی جدائی میں کیسے زندہ رہ سکوں گی۔

میرا دل تو اَبھی سے ڈُوب ڈُوب جاتا ہے۔ آپ کا وہاں تشریف لے جانا بہت ہی ضروری ہے تو ہم دونوں بہنوں کو بھی ساتھ ہی لیتے چلیں۔

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے سَر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا! بیٹی خُدا کا حکم یہی ہے کہ ہم اَیسی حالت میں ہی ہجرت کریں۔ ہمیں رات کے وقت چُھپتے چھپاتے سفر کا آغاز کرنا ہے اس لئے تمہارا ساتھ لے جانا نہایت مشکل ہے۔ حالات ٹھیک ہوتے تو ہم تمہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتے تھے بیٹی یہ جدائی اِنتہائی عارضی ہے۔

ہم مدینہ پہنچ کر بہت جلد ایسا اِنتظام کریں گے کہ تمہیں اپنے پاس بلوا لیا جائے۔ اور پھر آپ نے لوگوں کی اَمانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے سپرد کیں اور ارشاد فرمایا کہ آج ہمارے بستر پر تمہیں سونا ہوگا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دِیگر تمام حالات سے آگاہ کرنے کے بعد آپ نے مکان کا گھیراؤ کرنے والے کفّار کے چہروں کی طرف مٹی کی ایک مٹھی پھینکی جس سے کفّار کا نُورِ بصارت سلب ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عازمِ مدینہ ہو گئے۔ کُفّار یہی سمجھتے رہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اندر سوئے ہیں اور جب وہ وار کرنے کے لئے آگے بڑھے تو پتہ چلا کہ آپ کے بستر پر تو حضرت علی علیہ السلام سوئے ہوئے ہیں اور آپ کسی دوسری جگہ جا چکے ہیں۔

مُلاقات

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدینہ منوّرہ تشریف لے جانے کے چند دن بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم لوگوں کی امانتیں واپس کر کے اپنی والدہ جناب فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا و دیگر کمزور مسلمانوں کو ساتھ لے

Marfat.com

کر مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اگرچہ گھر میں کوئی تکلیف نہ تھی تاہم آپ کو والد گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی نے بے حد پریشان کر رکھا تھا آپ ہر وقت حضور کو یاد کرتی رہتیں اور روتی رہتیں جناب سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی ذات سے آپ کو کافی سہارا تھا۔

دونوں بہنیں ایک دوسری کا غم غلط کرنے کی کوشش کرتی رہیں طبیعت زیادہ ملول و پریشان ہوتی تو دونوں بہنیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزارِ اقدس پر پہنچ جاتیں اور رو رو کر دل کا بوجھ ہلکا کر لیتیں۔

اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی آپ کی بے حد دِلداری کرتی رہتیں۔ اُدھر اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑے عرصہ بعد ہی مدینہ منورہ سے جنابِ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ اور ابو رافع کو دو اُونٹ اور پانچ صد درہم دے کر مکہ معظّمہ بھیج دیا۔

یہ دونوں حضرات مکہ معظّمہ پہنچ کر اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمتِ اقدس میں پہنچے انہیں تیاری کرنے کی گزارش کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں کو تیار کرنے چلے گئے اور پھر اگلے روز یہ قافلہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گیا اِس قافلہ میں مکہ معظّمہ سے آنے والے یہ نو افراد تھے۔

1 بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ واللہ علیہا
2 بنتِ رسول سیدہ اُم کلثوم صلوٰۃ اللہ علیہا
3 اُمّ المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

4 اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

5 اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دایہ حضرت اُم ایمن اور ان کے صاحبزادے

6 اُسامہ بن زید

7 حضرت جناب اُمّ رومان زوجہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

8 حضرت عبداللہ ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

9 حضرت اَسماز وجہ زبیر ابن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(طبقات اُبن سعد ج ا ص ۳۴۰ مشجر الاولیاء ج ا ص ۶۰)

بالآخر یہ مقدّس قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تا حال حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں ہی رونق افروز تھے۔

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا والدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہو کر آداب بجالائیں بیٹیوں کی آمد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے حد خوشی ہوئی۔

(مشجر الاولیاء ص ۱۹۸)

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا نکاح

مدینہ منوّرہ میں آنے کے بعد اگرچہ کُفر کی اِیذا رسانیوں سے مکمل طور پر سکون حاصل تھا تاہم یہ اسلام کا انتہائی نازک ترین دَور تھا۔ اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دن رات فریضۂ تبلیغ ادا فرماتے۔

خُدا تعالیٰ کی طرف سے فرائض و واجبات کے نئے اَحکام مُسلسل نازل ہو رہے تھے جن کا نفاذ بے حد ضروری تھا۔ علاوہ ازیں اِسلام قبول کرنے والوں کی اکثریت غُرباء و مساکین پر مشتمل تھی اور باوجود انصارِ مدینہ کے شاندار تعاون کے غربت و افلاس ایک رُوح فرسا مسئلہ بن کر رہ گیا تھا۔

مدینہ منوّرہ میں آئے ہوئے تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب فاطمۃ الزہرا کے نِکاح مبارک کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَحکام کے مُنتظر ہیں۔

کیونکہ جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کے رشتہ کا کئی لوگ سوال کر چکے تھے آپ کی خواہش تھی کہ اِس رشتہ کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے۔ اِس لئے جو بھی اِس رشتہ کی آرزو کرتا آپ صاف جواب دے دیتے۔

حضرت علی کو مشورہ

ایک روز جناب حیدرِ کرار شیرِ خُدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

Marfat.com

مدینہ کے نخلستانوں میں اُونٹ چرا رہے تھے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لے گئے اور جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو مخاطب کر کے فرمایا! یا علی آپ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بنتِ رسول کے رشتہ کی اِستدعا کیوں نہیں کرتے جب کہ کئی لوگ سوال کر چکے ہیں ؟

جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے سُنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رو کر فرمایا کہ اِس عظیم سعادت کے حاصل کرنے کی آرزو تو ہے مگر حیاء مانع ہے۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے گھر والوں نے ہی مشورہ دیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے رشتہ کا سوال کریں۔

(طبقات ابن سعد ج ۸۔ ۴۰)

تواریخ وسیر کی متعدد کتب میں یہ بھی آتا ہے کہ جنابِ ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا رِشتہ اپنی اپنی ذات کے لئے طلب کیا تھا مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انکار فرما دیا تھا اور فرمایا تھا کہ میری بیٹی فاطمہ کا رشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوگا وہی ہو سکے گا تو پھر اُنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو قسمت آزمائی کا مشورہ دیا۔

Marfat.com

علی دَربارِ نبی میں

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الکریم اَحباب کے مشورہ پر کافی دیر تک غَور وخوض کرتے رہے اور پھر سرورِ اَنبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔ پہلے نہایت ادب سے سلام عرض کیا اور پھر نہایت ادب سے خمیدہ گردن حضور کے سامنے بیٹھ گئے۔

آپ نے پوچھا! علی کیسے آئے ہو اور کیا چاہتے ہو ؟

عرض کیا آقا ! جو چاہتا ہوں وہ بیان نہیں کرسکتا اتنی بات کہی اور شدّتِ حجاب اور شرم وحیا کی فراوانی سے مولا مشکل کشا کے اعصاب کھنچ گئے اور چہرے کا رنگ بھی اُڑ گیا۔

آپ نے فرمایا ! علی مت گھبراؤ اور دل کی بات بلا جِھجک زبان پر لے آؤ۔

مولا علی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی مشفقانہ گفتگو سے کچھ ڈھارس بندھی تو عرض کیا اے میرے آقا ومولا ! علی پر آپ کے پہلے ہی اِسقدر زیادہ اِحسان ہیں کہ میں اُن کے بوجھ تلے دبا پڑا ہوں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ میری پرورش ہی آپ کے ٹکڑوں پر ہوئی ہے اور میری زندگی کی ہر سانس آپ ہی کی عطا کی مرہونِ منّت ہے۔

اور پھر حیدرِ کرار علیہ السلام نے شرماتے اور جھجکتے جھجکتے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے رشتہ کے لئے عرض کردی۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زیرِ لب مسکراتے ہوئے فرمایا

Marfat.com

علی اگر ہم تمہارا یہ سوال قبول کرلیں تو بتاؤ کہ تمہارے پاس میری فاطمہ سے نکاح کے لئے کون کونسی چیز ہے ؟

جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت دیکھی تو شدّتِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آگئے اور پھر بارگاہِ رسول میں عرض کیا میرے آقا! آپ علی کے دُنیاوی سامان کو علی سے زیادہ جانتے ہیں رسولِ غیب دان پر ظاہر ہے کہ علی کے پاس ایک گھوڑا ایک زرہ اور ایک تلوار کے علاوہ کوئی چیز نہیں۔

(متفق علیہ)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! ٹھیک ہے تم یہیں بیٹھو ہم اپنی بیٹی سے پوچھ کر بتاتے ہیں۔

رضائے فاطمہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو وہیں بٹھا کر اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے گئے اور جا کر فرمایا بیٹی علی نے تمہارے نکاح کا پیغام دیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بھی یہی رضا ہے اور اللہ کا رسول بھی اس رشتہ کو پسند کرتا ہے اب تم اپنی رضا بھی بتادو تا کہ علی کو یہ خوشخبری دے دی جائے۔

جنابِ سیّدۃ النساء العالمین نے سُنا تو حیاء سے گردن جھکا لی اور نہایت خاموشی سے ابا حضور کی خدمت میں کھڑی رہیں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹی کی خاموشی کو اُس کی رضامندی پر محمول کرتے ہوئے واپس

Marfat.com

تشریف لے آئے اور حضرت علی کو فرمایا ! علی تمہیں مبارک ہو کہ تم اللہ کے رسول کے داماد بن رہے ہو۔

حضرت علی نے یہ خوشخبری سُنی تو چہرے پر حیاء کی سُرخی دَوڑ گئی آنکھوں میں مسرّت کی چمک آ گئی اور دل میں خوشیوں اور راحتوں کا جہان آباد ہو گیا۔

پھر آپ نے فرمایا! علی تمہارے پاس گھوڑے کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے اور تلوار تو تمہارا زیور ہے لہٰذا تلوار اور گھوڑا تم اپنے پاس رکھو۔ ایک زرہ باقی ہے اور وہ ایسی چیز ہے جس کے بغیر تمہارا گزارہ ہو سکتا ہے اس لئے زرہ فروخت کر کے اُس سے شادی کا سامان تیار کرو۔

جناب علی علیہ السلام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشاد سُن کر خوشی خوشی تشریف لے آئے اور زرہ فُروخت کر دی۔ مستند کتابوں میں آتا ہے کہ آپ کی زرہ مبارک چار سو اسی درہم میں فروخت ہوئی اور وہ درہم آپ نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ نے ان میں سے کچھ درہم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو دے کر فرمایا کہ بازار میں جا کر خوشبو اور چھوہارے خرید لائیں۔

Marfat.com

سیّدہ زہرا کا نکاح آسمانوں پر

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ چھوہارے وغیرہ خرید لائے تو آپ نے اُن کو پھر بھیج دیا کہ صحابہ کرام کو بلا لائیں مسجدِ نبوی شریف میں آپ کے اصحاب حاضر ہو گئے تو آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ جس کا نام وسطائل ہے آیا تھا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ میں عرش کو اُٹھانے والے مؤکلوں میں سے ایک ہوں میں نے اپنے پروردگار سے بشارت دینے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔

پھر یہ اطلاع دی ہے کہ خداوندِ قدوس نے میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے بھائی علی کے ساتھ آسمانوں پر کر دیا ہے اور میں پہلی بار زمین پر یہ

اَتَیٰ الْمَلَکُ اِسْمُہٗ وَسْطَآئِلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَنَا الْمُؤَکِّلُ بِاَحْدٰی قَوَآئِمِ الْعَرْشِ سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَّاْذَنَ لِیْ بِبَشَارَتِکَ وَھٰذَا جِبْرِیْلُ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَیْنَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ زَوَّجَکَ فَاطِمَۃَ وَ اُشْھِدَ عَلٰی تَزْوِیْجِھَا۔ اَرْبَعِیْنَ اَلْفُ مَلَکٍ وَاَوْحٰی اِلٰی شَجَرَۃِ طُوْبٰی اَنْ اَنْثُرِیْ عَلَیْھِمُ الدُّرَّ وَالْیَاقُوْتَ وَالْحَلِیَّ وَالْحِلَلَ فَھُمْ یَتَھَآدُوْنَ بِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶ ج ۲ معارج النبوت رکن چہارم باب سوم ص ۳۳)

Marfat.com

بشارت لے کر حاضر ہوا ہوں اور ابھی وہ فرشتہ ہمارے پاس موجود ہی تھا کہ جبریل علیہ السلام بھی آ گئے۔ اُنہوں نے ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا سلام پہنچایا اور پھر یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح چالیس ہزار فرشتوں کی موجودگی میں آسمانوں پر فرما دیا ہے۔ خطبہ نکاح آدم علیہ السلام نے پڑھا تھا اور پھر جنت کے ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا جس پر نور کے ساتھ دوسطروں میں یہ نکاح نامہ لکھا ہوا تھا ہمیں پیش کیا۔

آسمانوں پر سیدہ کا جہیز

اور پھر جبریل نے ہمیں بتایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی طرف سے فاطمہ کو جنت الفردوس کے تمام قطعات عطا کر دیئے ہیں۔ اور علی کی طرف سے حق مہر کی صُورت میں زمین کا پانچواں حصہ عطا فرما دیا ہے۔

جنت کے ٹکٹ

اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کے داروغۂ رضوان کو حکم فرمایا تو اُس نے محبانِ اہل بیت کی تعداد کے مُطابق پتے گرائے اور وہ پتے دستاویزوں کی صُورت میں تھے۔

ہر دستاویز کے ساتھ ایک نوری فرشتہ بھی تھا اور جب قیامت قائم کی

وَ اَمَرَ رِضْوَانُ خَازِنِ الْجَنَّانِ فَهٰذَا شَجَرَةٌ طُوْبٰی فَحَمَلَتْ رَقَاقًا یعْنِیْ صِکَاکًا بِعَدَدِ مُحِبِّیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَ انْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلٰئِکَةٍ مِنْ نُوْرٍ۔

Marfat.com

جائے گی تو وہ فرشتے میدانِ حشر میں جمع ہونے والی خلقت میں پھیل جائیں گے اور اہلِ بیت کے محبین میں وہ دستاویزیں تقسیم کر دیں گے۔ جن میں جہنم سے رہائی کا حکم نامہ ہوگا اور اہلِ بیت کا کوئی ایسا محب نہیں رہے گا جسے وہ دستاویز نہ ملے۔

وہ فرشتے اِن رُقعوں کو جنابِ زہرا اور علی کی شادی کی خُوشی میں ایک دوسرے کے ساتھ تحفہ کے طَور پر تبادلہ کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ قیامت تک ایک دوسرے کو اِس مقدس نکاح کی خوشی میں اِسی طرح مُبارک باد پیش کرتے رہیں گے۔

سیدہ کا نکاح زمین پر

اِدھر آسمانوں پر جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کی خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ جنت الفردوس کو دلہن کی طرح سجادیا گیا ہے۔ فرشتے بھی ایک دوسرے کو مُبارک باد دے رہے ہیں اور حوریں بھی صد مبارک صَد مبارک کی صدا دے رہی ہیں۔ رضوان الگ ایک دوسرے کو ہدیۂ تبریک وتہنیت پیش کر رہے ہیں اور غلمان الگ اظہارِ مُسرّت کر رہے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس دونوں جہان خوشیوں اور مسرتوں میں ڈُوبے ہوئے

دَفَعَ اِلیٰ کُلِّ مَلَکٍ صِکًّا فَاِذَا سْتَوَتِ الْقِیَامَۃُ بِاَھْلِھَا نَادَتِ الْمَلٰئِکَۃُ فِی الْخَلَآئِقِ فَلَا یَبْقٰی مُحِبٌّ لِاَھْلِ الْبَیْتِ اِلَّا دَفَعَتْ اِلَیْہِ صَکًّا فِیْہِ فَکَاکُہٗ عَنِ النَّارِ۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۳ ینابیع المودۃ صفحہ ۲۲۶)

Marfat.com

ہیں کس قدر عظیم ہے بنتِ رسول کی شان جن کی شادی کا اہتمام و اِنصرام خود خُداوندِ ذُوالجلال فرماتے ہیں۔ جہیز بھی خود عطا کرتے ہیں اور حق مہر بھی خود اَدا فرماتے ہیں۔

کیوں نہ ہو! محمد کی بیٹی نے بھی تو اپنا سب کچھ راہِ خدا میں قربان کرنا ہے نہ کسی کو آپ سے زیادہ ملا نہ کسی نے آپ سے زیادہ راہِ خدا میں دیا۔

زمین پر نکاح کا منظر

اَب ملکۂ عِفت و عصمت کے زمین پر نکاح کا منظر ملاحظہ فرمائیں دونوں جہان کے بادشاہ کی بیٹی کا جہیز دیکھیں اور اُس کا حق مہر ملاحظہ کریں۔ اور پھر کبھی وقت ملے تو اپنا بھی محاسبہ کریں۔

صحابہ کرام رِضوان اللہ علیہم اجمعین اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرداگرد نہایت ہی اِحترام و ادب سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یُوں مَعلوم ہوتا ہے جیسے چودھویں کا چاند بَصد حُسن و رعنائی سِتاروں کے جھرمٹ میں جلوہ فگن ہو۔ نہایت ہی سادگی کے ساتھ تقریبِ نکاح منعقد ہے اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹی سے اجازت حاصل کر چکے ہیں کہ تُمہارا نکاح چار صد مثقال سِکہ چاندی حق مہر کے عِوض علی بن ابی طالب سے کیا جا رہا ہے۔

بعد اَزاں آپ نے مسکراتے ہوئے حضرت علی کو فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چار سو مِثقال حق مہر کے عوض تُمہارے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیں کیا تمہیں منظور ہے!

Marfat.com

حضرت علی نے مودبانہ عرض کیا یارسول اللہ! مجھے منظور ہے۔

ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌ کَرَمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ الْکَرِیْم فَتَبَسَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْھَہٗ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَکَ فَاطِمَۃَ عَلٰی اَرْبَعِمِائَۃِ مِثْقَالِ فِضَّۃٍ اَرَضِیْتَ بِذَالِکَ ؟ قَالَ عَلِیٌ رَضِیْتُ بِذَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔

پھر آپ نے صحابہ کو فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں سو تم گواہ رہنا کہ یہ نکاح ہم نے چار سو مثقال چاندی کے عوض کر دیا۔

ثُمَّ اَمَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی زَوَّجَ فَاطِمَۃُ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاشْھَدُوْا اَنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُہُ اَیَّا ھَا عَلٰی اَرْبَعِمَائَۃِ مِثْقَالَ فِضَّۃٍ اَنْ رَضِیَ بِذَالِکَ۔

(الشرف المؤبد ص ۱۱۳)

فَاشْھَدُوْا اَنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُہُ اَیَّا ھَا عَلٰی اَرْبَعِمَائَۃِ مِثْقَالَ فِضَّۃٍ

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۵)

اور پھر سیدۃ النساء العالمین کا نکاح سید دنیا والآخرت سے کر دیا اور مندرجہ ذیل خطبہ نکاح پڑھا۔

نکاح کا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ.اَلْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ

Marfat.com

الْمُطَاعِ سُلْطَانُهٗ ، اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَ سَطْوَتِهٖ ، النَّافِذِ أَمْرُهٗ فِیْ سَمَآئِهٖ وَ اَرْضِهٖ ، الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَمِیْزَهُمْ بِاَحْکَامِهٖ وَ اَعَزَّهُمْ بِدِیْنِهٖ وَاَکْرَمَهُمْ بِنَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَّ اَمْرًا مُفْتَرَضًا أَوْ شَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ ،وَاَلْزَمُ بِهِ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَآئِلٍ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ کَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا فَاَمْرُاللّٰهِ یَجْرِیْ اِلٰی قَضَآئِهٖ وَ قَضَآؤُهٗ یَجْرِیْ اِلٰی قَدَرِهٖ وَلِکُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَّلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَّمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّیْ قَدْ زَوَّجْتُهٗ اِیَّاهَا عَلٰی اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اِنْ رَضِیَ بِذٰالِکَ ۔

ترجمہ! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کے انعامات کے باعث تعریف کی گئی جو اپنی قدرت کے اعتبار سے لائق عبادت ہے اور جس کی سلطنت کی اطاعت کی گئی اور جس کے قہر وغضب سے ڈرا جاتا ہے، جس کا حکم زمین و آسمان میں نافذ ہے جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے تمام مخلوق کو پیدا فرما کر اپنے احکام سے ممتاز کیا اُنہیں اپنے دین سے عزّت بخشی اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے

Marfat.com

ذریعہ سے معزز کیا،،

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کا اسمِ گرامی برکت والا اور اُس کی عظمت بلند و بالا ہے، اُس نے رشتہ داریوں کو قربت کا باعث اور ضروری امر بنایا ہے، اِس کے ذریعہ سے اولاد عطا فرمائی اور نکاح کو خلقت کے لئے لازم قرار دیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے اللہ وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو بنایا پھر اُسے نسب اور رشتہ داریوں والا بنایا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ اَمر اُس کی قضا طرف اور اُس کی قضا تقدیر کی طرف جارہی ہے، ہر قضا کے لئے قدر اور ہر قدر کے لئے وقت مقرر ہے، ہر وقتِ مقرر کے لئے کتاب ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اُس کے پاس اصل کتاب ہے،

(شرفِ سادات ۱۴۹)

آپ نے خطبہ ختم فرمایا تو تمام صحابہ کرام نے فرداً فرداً امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو مبارک باد اور ہدیہ تبریک وتہنیت پیش کیا پھر سب میں چھوہارے تقسیم کئے اور یہ دُنیا کی عظیم ترین تقریبِ انتہائی اِختصار وسادگی کے ساتھ چند لمحوں میں اختتام پذیر ہوگئی

دعوتِ ولیمہ

خوشبو اور چھوہارے خریدنے کے بعد جناب حیدرِ کرار کی زرہ کی رقم

Marfat.com

سے جو تھوڑے بہت درہم بچے اُس سے نہایت ہی سادہ قسم کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

صحابہ کرام کو بلا کر اُن کے لئے دسترخوان بچھایا گیا اور ماحضر اُن کے سامنے رکھ دیا۔ کھانا کھانے کے بعد صحابہ کرام چلے گئے تو آپ نے اُمہات المومنین کو کھانے پر بُلایا اور پھر ایک مٹی کا پیالہ منگوا کر اُس میں قدرے کھانا ڈال کر آپ نے اپنی ازواجِ مُطہّرات کے سپرد فرمایا کہ یہ کھانا علی اور میری بیٹی فاطمہ کا حصہ ہے۔

باقی ماندہ کھانا تقسیم ہو چکا تو آپ نے حضرت علی علیہ السلام اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے پاس بلوایا۔ آپ نے بیٹی کی پیشانی چوم کر بیٹی کے سَر کو سینے کے ساتھ لگا کر شفقت بھرے اور محبّتِ پدری میں ڈوبے ہوئے الفاظ سے اِطمینان دلایا اور پھر پانی کے ایک پیالہ پر دم کر کے جناب علی اور جناب فاطمۃ الزہرا کے سینوں پر تھوڑے سے پانی کے چھینٹے مار کر باقی پانی دونوں کو پلا کر کھانے کا وہ پیالہ جو اُن کے لئے رکھا ہوا تھا منگوالیا۔

پہلے وہ پیالہ جنابِ علی علیہ السلام کو پیش کیا اور پھر باقی بچا ہوا کھانا جناب زہرا سلام اللہ علیہا کو دے دیا۔ جناب علی علیہ السلام اجازت لے کر باہر چلے گئے تو جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے چند لُقمے کھانا تناول فرمالیا۔

مسرّت انگیز لمحات

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی دیر تک بیٹی کے پاس بیٹھے

Marfat.com

رہے اور شفقت بھری گفتگو فرماتے رہے۔ آپ آج بے حد خُوش تھے اور اِس خوشی کی زیادہ وجہ یہ تھی کہ آپ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پُورا فرما رہے تھے آپ نے اپنی بیٹی کے نِکاح کے تمام فرائض پورے اہتمام کے ساتھ خود ادا فرمائے تھے اور کسی کام کو بھی کسی دُوسرے پر نہیں چھوڑا تھا۔

پھر آپ بیٹی کے سر پر شفقت بھرا پیار دیکر مسجدِ نبوی شریف میں تشریف لے آئے تمام اُمہّات المومنین کو بھی اِس شادی مبارک کی بے حَد خوشی تھی رات کے وقت مدینہ منوّرہ کی بچیاں جنابِ سیدہ کے پاس جمع ہوکر دف بجا بجا کر خوشیاں مناتی رہیں۔

ولیمہ کی دُوسری روایت

طبقات ابنِ سعد و دیگر کتبِ سیر میں ولیمہ کے متعلّق اِس طرح بھی مرقُوم ہے کہ جب حضرت علی کرّم اللہ وَجہہٗ الکریم کے ولیمہ کا ذِکر چلا تو جنابِ سعد رضی اللہ عنہٗ نے ایک مینڈھا پیش کیا دیگر اَنصار و مہاجرین بھی حسبِ استطاعت مُختلف اَجناس لائے اور پھر اِن سب چیزوں کا نہایت اِہتمام سے کھانا تیار کیا گیا اور اکثر صحابہ کرام نے اس دعوت مبارکہ میں شرکت فرمائی۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ اس دعوت میں جو کھانا تیار ہوا وہ بے حد لذیذ تھا کچھ روایات ایسی بھی ملتی ہیں کہ جناب علی علیہ السلام نے زرہ گروی رکھ کر کچھ جَو حاصل کئے تھے وہ بھی اس دعوت کے اہتمام میں شامل کئے

Marfat.com

گئے تھے۔

بہر حال مستند بات یہی ہے کہ جناب علی علیہ السلام کی زرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار سو اسی درہم کی خرید کو آپ کو دوبارہ ہدیہ کے طور پر دے دی اور اس رقم سے خوشبو اور چھوہارے منگوانے کے بعد جو رقم بچی وہ اس ولیمہ میں شامل تھی اگر چہ صحابہ کرام کا اپنی طرف سے سامانِ خورد ونوش جمع کرنا بھی درست اور ثابت ہے۔

ایک روایت یہ بھی آتی ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرہ کی پوری رقم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی اور فرمایا کہ اس کے دو تہائی حصوں کی خوشبو اور ایک تہائی حصہ کے چھوہارے وغیرہ لے آؤ۔

مگر یہ اِس لئے نا قابلِ فہم ہے کہ اگر وہ زرہ فی الواقع چار صد اسی درہم کی فروخت ہوئی تھی تو اس سے خوشبو وغیرہ خرید کر کافی رقم بچی ہوگی اور پر ابھی تو مہر کی ادائیگی بھی کرنا باقی تھی جس کے متعلق کتابوں میں کوئی وضاحت نہیں ملتی کہ مہر اسی رقم سے ادا ہوا یا بعد میں اَدا کیا گیا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَم بِالصَّوَاب

(طبقات ابن سعد ۲۱۔۸) (معارج النبوت ص ۳۹۔ج ۲)

(روضۃ الشہداء ص ۶۴ رالابصار ص ۴۶)

شادی کے وقت عمریں

معتبر اور مُستند قَول یہی ہے کہ شادی کے وقت جناب سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک پندرہ سال کچھ مہینے

Marfat.com

اور جناب حیدر کرّار علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عُمر مبارک اِکیس سال کچھ ماہ تھی۔

وَتَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بِعَلِي ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ الْکَرِیْمُ فِی السَّنَةِ الثَّانِیَّةِ بِاَمْرِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بِوَحْیِہٖ وَلَمَّا خَمْسُ عَشَرَةِ سَنَةً خَمْسَةُ اَشْھُرٍ وَنِصْفٍ وَ لِعَلِیٍّ اِحْدٰی وَ عِشْرُوْنَ سَنَةً وَ خَمْسَةَ اَشْھُرٍ۔

یعنی سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے ساتھ ۲ ہجری میں خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوا اُس وقت جنابِ فاطمۃ الزّہرا کی عُمر مبارک پندرہ سال پانچ ماہ اور پندرہ یوم تھی اور جناب علی المرتضیٰ کی عُمر مبارک اکیس سال پانچ ماہ تھی۔

(انوار المحمّدیہ من المواہب الدنیہ ص ۱۴۶) (الشرف المؤبد ص ۱۱۱)

(الروضۃ الفصیحانی تواریخ النساء صفحہ ۱۴۶) (صوائق محرقہ ص ۱۷۳)

سیّدہ سلام اللہ علیہا کی رُخصتی

نکاح کے تھوڑے عرصہ بعد ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دایہ، حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا جناب حیدرِ کرار علیہ السلام کے ارشاد پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! میں ایک کام کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔

آپ نے فرمایا! فرمایئے امّی جان کیا حکم ہے ؟

جناب اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بصد اِحترام وادب عرض کیا کہ

Marfat.com

میں علی کا پیغام لے کر حاضر ہوئی ہوں وہ آپ سے بوجہ حجاب براہِ راست کچھ عرض کرنے کی ہمّت نہیں رکھتے لہٰذا اُنہوں نے میرے ذمہ لگایا ہے کہ آپ کی خدمت میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی رُخصتی کے متعلق عرض کروں اور میں اپنی طرف سے بھی اِلتجا کرتی ہوں کہ آپ علی کی درخواست قبول فرمائیں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شفقت بھرے لہجے میں فرمایا کہ آپ کا مشورہ صائب ہے آپ آج ہی علی کو ساتھ لے کر تشریف لے آئیں جناب اُمِّ ایمن خوشی خوشی واپس چلی گئیں تو آپ نے اُمہات المومنین کو ارشاد فرمایا کہ آج فاطمہ کو علی کے گھر بھیج دیا جائے گا اِس لئے اُن کی رخصتی کے اِنتظامات مکمل کرلو۔

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی یاد

رُخصتی کی تیاری کی ہی جارہی تھی کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجدِ نبوی شریف کے حُجرہ مبارک میں تشریف لے آئے اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! فاطمۃ الزہرا کی رُخصتی کا سامان تو تیّار ہو چکا ہے مگر میرے دِل میں ایک خیال بار بار پیدا ہوتا ہے اور مجھے تڑپا کر رکھ دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا! اُم سلمہ وہ کونسا خیال ہے ہمیں بھی تو بتاؤ۔

جنابِ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور میں سوچ رہی ہوں کہ اگر خدیجۃ الکبریٰ اِس تقریب میں میں شامل ہوتیں تو اُنہیں کس قدر خوشی حاصل

Marfat.com

ہوتی۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر سُنا تو تڑپ کر رہ گئے آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور جنابِ خدیجہ کی موت کا منظر سامنے آ گیا آپ کو یوں معلوم ہوا کہ حضرت خدیجہ پر سکراتِ موت طاری ہے اور وہ آپ کی خدمت میں عرض کر رہی ہیں کہ یارسول اللہ! میری بیٹی کی شادی کا تمام اِہتمام آپ خود فرمائیں۔

فَذُکِرَ لَھَا ذَالِکَ فَدَخَلَتْ اِلٰی اُمِّ سَلْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاَعْلَمْتُھَا وَ اَعْلَمْتُ نِسَآءَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَقُلْنَ فَدَیْنَاکَ بِآبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا ۔قَدِ اجْتَمَعْنَا لِاَمْرٍ لَوْ کَانَتْ خَدِیْجَۃُ فِی الْاَحْیَآءِ لَقَرَّتْ عَیْنَھَا۔قَالَتْ اُمِّ سَلْمَۃَ فَلَمَّا ذَکَرَنَا خَدِیْجَۃَ بَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَدِیْجَۃَ وَ اَیْنَ مِثْلُ خَدِیْجَۃِ صَدَّقَنِیْ ھُوَ اَرْزُقُنِیْ عَلَیَّ دِیْنِ اللّٰہِ وَ اَعَانَتِیْ عَلَیْہِ بِمَالِھَا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آہِ سرد کھینچی اور حضرت اُم سلمہ کو فرمایا کہ تم ٹھیک کہتی ہو خدیجہ خدیجہ ہی تھی اُس نے ہمارے لئے بے حد مصائب برداشت کئے ہیں اُس نے اپنا سارا مال ہم پر فدا کر دیا اُس نے سب سے پہلے ہماری نبوت کی تصدیق کی تھی۔

(معارج النبوت رکن چہارم)

کاش! خدیجہ اِس وقت بقیدِ حیات ہوتیں اُنہیں دُنیا سے جاتے

Marfat.com

وقت یہی اِحساس تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی نہیں دیکھ سکوں گی انہیں یہی حسرت تھی کہ میں فاطمہ کا جہیز اپنے ہاتھوں تیار نہ کرسکی اور پھر وہ اسی حسرت و ارمان کے ساتھ یہ فریضہ ہمیں اَدا کرنے کی وصیّت کر کے داخلِ فردوس ہوگئیں۔

اُمِ سلمہ خُدا کی یہی رضا تھی اور ہم خُدا کی رضا پر خوش ہیں دیگر اَزواجِ مطہرات نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف اور اُن کے اَرمان سُنے تو سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور روتے ہوئے کہنے لگیں خدیجہ کا مرتبہ واقعی بلند ہے۔

رُخصتی کی تیاری مکمل ہوگئی تو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ماں کی یاد نے بیقرار کر دیا آپ ایک کونے میں بیٹھ کر چپکے چپکے اِس قدر روئیں کہ آپ کے دوپٹے کا آنچل بھیگ گیا۔

Marfat.com

ہماری شادیاں

یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہماری شادیوں کی تقریبات کیسی ہوتی ہیں کیونکہ ہم سب جانتے ہیں اِس سنتِ رسول کو ہم کس کس طریقہ سے سر انجام دیتے ہیں بتانا یہ ہے کہ ہم مسلمان ہونے کے باوجود کہاں تک خدا اور رسول کے اَحکام کی پابندی کرتے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی اِس بات پر بھی غور کیا ہے کہ ہماری بیٹیاں کتنی بھی شان والی ہوں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خاکِ پا کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتیں پھر جب اُس شہنشاہِ کونین کی صاحبزادی کی شادی اِس سادگی سے ہوسکتی ہے تو پھر ہمیں اپنی بچیوں کی شادی کی تقریبات سادگی سے مناتے ہوئے کیوں شرم محسوس ہوتی ہے۔کیا ہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاذ اللہ زیادہ عزّت والے ہیں کہ سادگی سے ہماری ناک کٹنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔

حضور نے عزّت رکھ لی

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر چاہتے تو اپنی بیٹی کی شادی پر سونے کے پہاڑ خرچ کر سکتے تھے مگر اُنہوں نے تمہارے لئے اِس آسان ترین راستہ کا تعیّن کیا تھا کہ جب تم اپنی بیٹیوں کی شادیاں کرنے لگو تو میری بیٹی کی شادی یاد کر لینا۔ پھر تمہیں اپنی غربت پر رونا نہیں آئے گا۔تمہاری مسکینی تمہیں پریشان نہیں کرے گی ۔تمہاری ناکیں کٹنے کا مکان ختم

Marfat.com

ہو جائے گا۔ مگر تمہاری ناک پھر بھی محفوظ نہیں جسے ہر وقت کٹ جانے کا ڈر لگا رہتا ہے۔ خدا کے لئے اپنی حیثیت سے نہ بڑھا کرو۔ ہر معاملہ میں اپنے نجات دہندہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان والوں کو پیش نظر رکھا کرو۔ تم نے سُنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اِعراض کر کے خود کو مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔

قرضے حاصل کر کے بیٹیوں کی شادیاں کرنا اِسلام نے کب جائز قرار دیا ہے۔ تُم بیٹی کو دروازے سے اُٹھاتے وقت خود فروخت ہو جاتے ہو۔ اِسے کون اچھی بات کہے گا۔ یہ درست ہے کہ تمہیں اپنی بیٹی سے پیار ہے مگر تمہاری اپنی بیٹی سے محبّت اُس محبّت کا مقابلہ تو نہیں کر سکتی جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی بیٹی سے تھی۔

دعوتِ فکر

مُسلمان کہلانا ہے تو دین میں پورے پُورے داخل ہو جاؤ۔ ہر کام میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کو اپنا شعار بناؤ۔ جب تک تم تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے فرامین کو مشعلِ راہ نہیں بناؤ گے اندھیروں میں بھٹکتے رہو گے تمہاری بچیاں تمہیں اُس وقت اور بھی زیادہ پیاری لگیں گی جب وہ تُم پر کسی قسم کا بوجھ ڈالے بغیر اپنے گھروں میں آباد ہونا شروع ہو جائیں گے۔

جو صُورت اس وقت آپ لوگوں پر مسلّط ہو چکی ہے اس حالت میں بیٹی کو باپ کا سچا پیار کب نصیب ہو سکتا ہے۔ والدین تو اِس حالت میں ویسے

Marfat.com

ہی بیزار ہو جاتے ہیں پھر پیار اور سچی محبت کہاں۔

کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ کتنے ہی لوگ عرب کے جُہلاء کی طرح اپنی اولاد کو زندہ درگور کر رہے ہیں فرق صرف یہ ہے وہ بچیّوں کو پیدا ہونے کے بعد زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور آج لڑکے لڑکی کا امتیاز کئے بغیر پیدا ہونے سے پہلے ہی گوشت کے لوتھڑوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے اِس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ لوگوں نے سُنّتِ مصطفیٰ سے منہ موڑ کر سادگی کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔

جس کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان سے اُولاد کی محبت کا جذبہ چھین لیا ہے۔ ماں کی مامتا کو ختم کر دیا ہے والدین کو اولاد کا قاتل بنا دیا ہے۔ اگر آپ سنتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سُنتِ زہرا سلام اللہ علیہا پر عمل کرنا شروع کر دیں تو آپ کی مصیبتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو دعوتِ غور و فکر دیتے ہوئے اب ہم جنابِ سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی رُخصتی کا منظر بیان کرتے ہیں۔

ماں کی یاد

اِدھر جناب سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا شوہر کے گھر میں رخصتی کی تیاریاں ہو رہی تھیں اور اُدھر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی آنکھوں میں اشکوں کے سیلاب پوری قوت کے ساتھ چلے ہی آرہے تھے سینے میں یادوں کے طوفان اُٹھے ہوئے تھے دِل ایسے تھا جیسے ڈوبتا ہی چلا جا رہا ہو ماں کی شفقت بھری یاد آتی تو دل پر چھریاں چل

Marfat.com

جاتیں درد والم کا ایک خاموش طوفان اٹھا ہوا تھا۔

اگر چہ دیگر اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن ہر کام میں پوری پوری دلچسپی لے رہی تھیں مگر ماں ماں ہی ہوتی ہے ماں کی کمی کوئی دوسرا پوری کر ہی نہیں سکتا بیٹی کی ڈولی اُٹھواتے وقت ماں کی موجودگی کس قدر ضروری ہے اِسے یا تو ماں جان سکتی ہے یا سُسرال جانے والی بیٹی جان سکتی ہے۔ بیٹی کی رُخصتی کے وقت ماں کے دل میں کیا کیا اَرمان ہوتے ہیں یہ ماں کو ہی معلوم ہوتا ہے اب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی سیّدۃ النساء العالمین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سُسرال جانے لگتی ہیں تو تسلّیاں دینے اور اُمورِ خانہ داری سمجھانے والی ماں کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے۔

لڑکیوں کی زندگی کا عظیم تر مرحلہ اُن کا پہلی بار سُسرال جانا ہوتا ہے اِس مرحلہ میں کچھ اَنجانی خوشیاں بھی ہوتی ہیں اور اَن دیکھا خوف بھی مگر اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بیٹی کی خوشیاں ماں کی یادوں کے غم میں ڈوب چکی ہیں اور پھر غم کے اِن طوفانوں کو سینے میں دبائے ہوئے شہزادی رسول باپ کے گھر سے اَلوداع ہو جاتی ہیں۔

رسولِ مُعظّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹی کو اَلوداع کہہ رہے تھے اور آپ کی آنکھوں میں اَشکوں کا سیلاب آیا ہوا تھا آپ نے بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ فرمایا بیٹی فاطمہ! الوداع خدا تعالیٰ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔

Marfat.com

بنتِ رسول کا جہیز

امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی کو جو جہیز عطا فرمایا اُس کی تفصیل کُتبِ تواریخ وسیَر میں اس طرح ہے کہ !

(۱)	چادر	ایک
(۲)	چکّی	ایک
(۳)	بستر سادہ کپڑوں کا	ایک
(۴)	مٹّی کے گھڑے	دو
(۵)	کھجور کے پتوں کی چٹائی	ایک
(۶)	گلاس	چار
(۷)	تانبے کا لوٹا	ایک
(۸)	کپڑوں کا جوڑا	ایک
(۹)	اعلیٰ کپڑے کی قمیض	ایک
(۱۰)	چاندی کے بازو بند	دو
(۱۱)	موٹے کپڑے کے تکئے	چار

مندرجہ بالا سامان کے علاوہ چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھی ہوئی قرآن پاک کی چند سورتیں بھی تھیں جو تاجدارِ دو عالم شہنشاہ کون ومکاں کی بیٹی کے جہیز میں دی گئیں ہیں۔

سامانِ جہیز کی جو تفصیل ہم نے پیش کی ہے یہ اس سے زیادہ ہے کیونکہ تواریخ میں مختلف روایات ہیں کسی میں ہے کہ تکئے تھے گا

Marfat.com

تھے کسی میں ہے گلاس تھے اور بازو بند نہیں تھے ہم نے سب روایات میں مجموعی طور پر جو کچھ بھی تھا پیشِ خدمت کر دیا ہے۔

اب آپ خود اندازہ فرمائیں کہ اگر سارے کا سارا سامان بھی اُس مقدس اور عظیم بی بی کا جہیز ہو جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے تو ہماری بیٹیوں کے جہیز کی تفصیل کیا ہونی چاہیے ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنی بیٹی کو کچھ نہ دیں۔

بیٹی کا حِصّہ باپ کے گھر میں ہے بالیقیں
لیکن ہے یہ بھی شرط کہ قائم ہو اِعتدال

حسرت سے دیکھتی ہے جو بیٹی غریب کی
کچھ تو ہو صائم اُس کے بھی جذبات کا خیال

ہمارے جہیز

جہیز کے متعلق شریعتِ مُطہرہ میں کسی حد کا تعیّن نہیں کیا گیا حسبِ استطاعت ہر شخص اپنی بیٹی کو کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ جہیز دے سکتا ہے اور یہ بچیّوں کا حق بھی ہے کہ اپنے والدین سے الوداع ہوتے ہوئے انہیں اِس قدر سامان ضرور دیا جائے کہ وہ اپنا گھر آباد کر سکیں۔

یہ سُنّتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہے اور اپنے فرائض کی ادائیگی بھی، بچیاں والدین کے گھر سے اِنتہائی مانوس ہوتی ہیں اُن کا بچپن اور لڑکپن والدین کے سایۂ عاطفت میں گزرا ہوتا ہے وہ والدین کے گھر میں

Marfat.com

کسی قسم کی اجنبیّت اور مغائرت ہرگز محسوس نہیں کرتیں والدین کا گھر اُن کا اپنا گھر ہوتا ہے اس لئے یہ اُن کا جذبہ فطری ہوتا ہے کہ انہیں والدین کے گھر سے ہر وہ چیز مل جائے جس کی اُن کو اپنا گھر آباد کرنے کے لئے ضرورت ہے

یہ جذبہ ازل سے ہے اور تا اُبد رہے گا بیٹی سے بیوی اور بیوی سے ماں بن جانے کے بعد بھی یہ جذبہ ختم نہیں ہوتا اپنے گھر میں ہر چیز موجود ہونے کے باوجود بھی والدین کے گھر سے ایک خاص قلبی تعلق کی بدولت کچھ نہ کچھ مل جانے کی آرزو قائم رہتی ہے اور اِس فطری آرزو کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

اِن مقدّس جذبات اور فطری آرزوؤں پر اسلام کوئی پابندی عائد نہیں کرتا اور نہ ہی اِسلام میں کوئی ایسی شق موجود ہے جس میں بیٹیوں کو تھوڑا یا زیادہ جہیز دینے پر زور دیا گیا ہو مگر موجودہ دور میں ہمارے جہیز جو صورتِ اختیار کر چکے ہیں اور ان میں متعدد ایسی قباحتیں پیدا ہو چکی ہیں جو نہ صرف یہ کہ اسلامی رُوح کے منافی ہیں بلکہ موجودہ معاشرہ کی پستی اور گراوٹ کی بھی منہ بولتی تصویر ہیں۔

اِیثار کی ضرورت ہے

ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ ماحول میں حق وصداقت کی ہر آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے اور نقار خانے میں طوطی کی کوئی نہیں سُنتا تاہم محض حقِ تبلیغ ادا کرتے ہوئے چند ایسی قباحتوں کی نشاندہی کریں گے جو اسلام کے بھی منافی ہیں اور معاشرے کے لئے بھی زہرِ قاتل ہیں اور ان پر قابو آسانی

Marfat.com

سے پایا جاسکتا ہے۔

صرف تھوڑے اِیثار کی ضُرورت ہَے ہر شخص کے لئے نہیں چند اُمراء ورؤسا کے اِیثار کی چند نیک دل حکام کی توجہ کی اور بالغِ ذہن اور صاحبِ ثُروت افراد کے اِتحاد کی ضرورت ہے قوم کا شائد ہی کوئی عاقل و بالغ ایسا ہو جو یہ جانتا ہو کہ موجودہ دور کے جہیز لینے دینے کے طریقہ کار سے قوم کی کتنی ہی غریب بچیاں اپنی شادی کا انتظار کرتے کرتے جوانی کی حدوں سے نکل جاتی ہیں۔

خاندانی نظام کی تباہی

خاص طور پر اُمراء کے طبقہ میں محض معیارِ جہیز کی وجہ سے برادری سسٹم ختم ہوتا جارہا ہے بڑے بڑے سرمایہ دار رشتہ داری کرتے وقت صرف سرمائے کا مقابلہ کرتے ہیں ایک بارات میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں کچھ ایسا ہی معاملہ بنا ہوا تھا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ چوہدری صاحب کے گھر خاں صاحب کی بارات آئی ہے پھر اس قسم کے رشتے کرنے کرانے پر بات چل نکلی۔

ایک صاحب فرمانے لگے کہ اچھی بات نہیں کہ برادری کو چھوڑ کر غیر برادری سے رشتہ داری قائم کی جائے۔ دُوسرے نے کہا! برادری وَرادری کوئی چیز نہیں سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ کافی دیر تک بحث ہوتی رہی پہلے نے یہ مصرعہ سُنایا!

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

Marfat.com

بحث یوں ختم ہوئی

دوسرے نے اس کی تردید کی بات بڑھ رہی تھی ایک ہمارے جاننے والے نے ہمیں دخل اندازی کا حکم دیا اور اُنہیں مِنّت سماجت کر کے خاموش کرا دیا ہم نے جو گزارشات کیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ !

بِلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ !

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

یعنی سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ سید الانبیاء رحمتِ دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربی سے عجمی کی اور رُومی سے حبشی کی رِشتہ داریاں قائم کروائیں اور یہی اِسلام کی سَب سے بڑی خصوصیت ہے کہ عرب کے مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف عجم کا مسلمان محسوس کرے اور عجمی مسلمان کی تکلیف کا اِحساس عربی مسلمان کو ہو۔

اگر یہ چیز خلُوصِ نیّت پر مبنی ہو تو باعثِ رحمت ہے مگر آج کل جو کچھ ہو رہا ہے یہ قطعی طور پر غلط اور خدا اور رسول کی منشاء کے خلاف ہے اسلام نے اگر عجمی عربی کو ایک لڑی میں جمع کیا ہے تو غربت وامارت کے تفاوت کو بھی ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ تاکید کے ساتھ جو حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے قریبیوں سے حُسنِ سلوک اور حق رحمی ادا کرنا رِشتہ رحم کو منقطع کرنا ایسے ہی جیسے خدا اور رسول سے رِشتہ توڑ لیا جائے جب خُدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہیں کرو گے تو خدا کے ساتھ آپ کا رشتہء عبودیت کس

Marfat.com

طرح قائم رہے گا۔

اب ایک شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرے سگے بہن بھائیوں اور قریب ترین رشتہ داروں کے گھر لڑکیاں مَوجود ہیں صرف انہیں اس لئے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں کہ وہ لوگ اُس کے معیار پر پورے نہیں اُتریں گے اور اس کی حسبِ خواہش جہیز دینے کے قابل نہیں۔

وہ صرف اور صرف دولت کے لالچ میں حقِ صلہ رحمی کو بُھول جاتا ہے اور رحم کے تمام رشتے ناطے توڑ کر ایسے آدمی کو تلاش کرتا ہے جو خواہ کسی بھی برادری کا ہو اُس کے برابر کی چوٹ ہو۔

اَندریں حالات اس کے لئے یہ مثال پیش کرنا کہ سب مُسلمان بھائی بھائی ہیں حضور کے حکم کی تعمیل کرنا ہے یا حقائق سے اِنحراف اور ایمان و دیانت سے دانستہ پہلو تہی ہے اگر وہ سب مُسلمان بھائی بھائی ہیں پر یقین رکھتا ہے تو وہ اُن مسلمانوں کو بھائی کیوں نہیں سمجھتا جن کے ساتھ اس کے رحم کا رشتہ ہے جن کی سرپرستی کا حکم اسے خدا اور رسول کی طرف سے دیا جا رہا ہے اگر وہ اَمیر ہے تو اُس پر خدا کی طرف سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے غریب بھائی کی غریب بچی کو دوسرے اُمراء پر ترجیح دے کر حقِ صلہ رحمی ادا کرے۔

اور بھی بہت کچھ عرض کیا تھا مختصراً یہ کہ ہمارے اِردگرد بیٹھے ہوئے تمام حضرات کے علاوہ کلُّ مومن اخوۃ کی دلیل دینے والے صاحب نے اِن حقائق کو پورے خلوص سے تسلیم کرلیا۔

Marfat.com

اُمراء کو آگے آنا ہوگا

ہمیں یقین ہے کہ اگر چند صاحبِ اَثر اور ذِی حیثیت حضرات پورے خلوص کے ساتھ یہ عزمِ صمیم کرلیں کہ غربت وافلاس کے دامن میں لپٹی ہوئی غرباء کی بچیوں کو اس سسکتی ہوئی زندگی سے نجات دلا کر ہی دم لیں گے تو یقیناً کامیاب ہوجائیں گے۔

یہ خطرناک صُورتِ حال اُمراء نے ہی پیدا کی ہے اور وہ ہی اس کا خاتمہ کرسکتے ہیں غریبوں کی بات کون مانے گا اِس کی اِبتداء چند امیر لوگ ایک تحریک کی صورت میں کریں ایسی تحریک جس کو قانون کی سرپرستی بھی حاصل ہو۔

اور پھر جہیز کو یا متعیّن کردیا جائے یا پھر اِس طریقہ سے دیا جائے کہ غُرباء کی بچیوں کے لئے اضطراب و پریشانی کا باعث نہ بنے موجودہ حالات میں جب غریبوں کی بچیاں اَمیروں کی بیٹیوں کا جہیز دیکھتی ہیں تو اُن کے دل کی جو حالت ہوتی ہے اُس کو وہی جانتی ہیں۔

اور پھر بیٹی کا باپ دوطرفہ مصیبتوں کا شکار ہوجاتا ہے ایک طرف لڑکے والوں کا پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ جہیز میں کیا کیا سامان دو گے اور کئی رشتے اِنہی معاملات کے طے ہونے میں رہ جاتے ہیں۔

اور دوسری طرف لڑکی مکمل حجاب کے باوجود اپنی آرزوؤں کا اِظہار کسی اور پر نہ سہی اپنی ماں پر ضرور کردیتی ہے اور پھر بیٹی کی ڈولی دروازے سے اُٹھاتے ہوئے اُس کا باپ دیوالیہ ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

بچ سکتے ہیں

بیٹی کا بوجھ سر سے اُتارتے اُتارتے اُس پر سینکڑوں دوسرے بوجھ آپڑتے ہیں اور پھر اِن بوجھوں تلے اِس قدر زیادہ دَب جاتا ہے کہ اُس کی زندگی عذاب بن جاتی ہے اور پھر اَبھی دوسری بچیوں کا بوجھ بھی سر پر موجود ہوتا ہے حالانکہ ان حالات سے بچنے کی اگر کوشش کی جاتی تو بچا جا سکتا تھا۔

اگر لڑکے والوں کی طرف سے زیادہ مجبوری نہ ہو تو غریبوں کی لڑکیوں کو چاہیے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے جہیز کا نقشہ سامنے رکھ لیا کریں اگر وہ دونوں عالم کے تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی کے جہیز کو سامنے رکھیں جو خود بھی دونوں جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے تو انہیں ہرگز اپنے والدین سے شکوہ نہیں ہوگا اُن کے دل کو ایک قرار حاصل ہو جائے گا۔

انہیں چین کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔

اُنہیں صبر و شکر کی دولت مل جائے گی۔

اُنہیں سکون و راحت کا خزانہ مل جائے گا۔

ہماری دُعا ہے

جہیز کی خطرناک صُورتِ حال سے نپٹنے کے لئے اور بھی بیشمار تجاویز ہو سکتی ہیں۔ ضرورت تو اِس امر کی ہے کہ اہلِ اسلام دل سے تہیہ کر لیں کہ اِس مصیبت کا خاتمہ کرنا ہے اور اگر اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا تو منزل کی

Marfat.com

خود بخود نشاندہی ہوتی جائے گی راستے خود بخود بنتے جائیں گے۔

خدا کرے کہ کوئی ایسی صورت جلد ہی پیدا ہو جائے ورنہ مزید مشکلات پیدا ہو جانے کا شدید خطرہ ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے جہیز میں ملنے والی چند مُقدّس اَشیاء کا صدقہ مسلمانوں کو شعور کی دولت نصیب فرمائے۔

Marfat.com

بنتِ رسول مولا علی کے گھر

بہر حال جب ملکۂ مملکتِ تقدّس وطہارت، شہزادیٔ مُلکِ عصمت وعِفّت، طیّبہ، طاہرہ، نیرّہ، مُنوّرہ، عابدہ، زاہدہ، راکعہ، ساجدہ، صدیقہ، عتیقہ، رَفیقہ، منیفہ، عَالِمَہ، راضیہ، مرضیہ، آمنہ، اَمِینہ، راحمہ، راشدہ، سیدہ، معصومہ مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا بتول بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُخصتی ہوئی تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بناتِ عَبدُ المطلب اَزواجِ مُطہرات اور مہاجرین و اَنصار کی عورتوں کو فرمایا کہ ہماری صاحبزدای کا دل بہلانے اوران کے اِعزاز کے لئے ساتھ ساتھ تکبیر وتحمید اور تسبیح وتہلیل کہتی ہوئی چلیں اور کوئی ایسا کلمہ نہ کہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو۔

اور پھر خود اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساتھ ساتھ تشریف لے جارہے ہیں عجیب کیف آور اور سُرور انگیز منظر ہے تمام انبیاء کے سردار تمام عورتوں کی سردار کی ڈولی کے ساتھ ساتھ جارہے ہیں۔

اَثنائے راہ جبریل علیہ السلام کی آواز سنی پھر دیکھا تو ایک طرف جبریل علیہ السلام بمعہ ستر ہزار ملائکہ کے تکبیر پڑھتے ہوئے جارہے ہیں اور ایک طرف حضرت میکائیل علیہ السلام بمعہ ستر ہزار ملائکہ معصُومین کے صَدائے اللہ اکبر بلند کررہے ہیں۔

فلما کانت لیلة الزفاف اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ومعہ نساء النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

قد امها یرجرن و امر بنات عبد المطلب و نساء المهاجرین والانصار یمضین فی صحبة فاطمة و ان یفرحن و یرجرن ویکبرن و یحمدن والا یقین ما لا یرضی اللّٰه قسمع النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم وجبة فاذا هو بجبریل فی سبعین الفا و میکائیل فی سبعین الفا جاء وایزفون فاطمة الی علی فکبر جبریل و میکائیل و کبرت الملائکة و کبر النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم

(قال الشیخ فی الامالی وغیره فضار التکبر خلف السنة من تلک اللیلة)

(تاریخ الخطیب البغدادی) (نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔۲)

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا جبریل کیسے آئے ہو؟ عرض کیا آقا! آپ کی صاحبزادی کی ڈولی حضرت علی کے گھر پہنچانے کے لئے سبحان اللہ یہ ہے شان اُس بنتِ رسول کی جس نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دے کر دُنیا کے غم و آلام جھولی میں ڈال لئے۔

بعض روایات میں ہے کہ جبریل و میکائیل علیہم السّلام دونوں کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے بعض میں ہے جبریل علیہ السّلام کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے تھے اور میکائیل علیہ السلام کے ساتھ بھی ستر ہزار فرشتے تھے اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرشتوں کے ساتھ مل کر تکبیر پڑھتے ہوئے جارہے ہیں۔

بہر حال اس وقار و تمکنت اور شان و عظمت کے ساتھ جنابِ سیدہ

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا والدِ بزرگوار علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے گھر سے شوہرِ نامدار کے گھر تشریف لے آتی ہیں۔

شیرِ خدا حیدرِ کرار علیہ السلام کا گھر کیا تھا ایک کچّا سا مکان تھا جس میں مینڈھے کی کھال کے جاءنماز پر کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تکیہ رکھا ہوا ہے لکڑی کے ستون کے ساتھ ایک مشکیزہ اور ایک رومال لٹک رہا ہے۔

ایک کونے میں مٹی کے گھڑے پر پیالہ رکھا ہوا ہے بَس یہ تھی مولائے کائنات علیہ السلام کی دُنیاوی کائنات۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر سے آیا ہوا سامانِ جہیز سلیقہ سے رکھ دیا گیا۔ ایک کونے میں جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کھجور کی ایک چٹائی بچھا کر سمٹ کر بیٹھ گئیں۔

(طبقات ابن سعد ص ۲۴۔ ج ۸)

حضور کی سیّدہ کے گھر آمد اور دُعائیں

تاجدارِ دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمازِ عشاء کے بعد بیٹی کے گھر تشریف لائے دروازہ پر دستک دی جناب اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا نے دروازہ کھولا وہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا دل لگانے کے لئے اُن کے پاس ہی رہ گئیں تھیں۔

آپ اَندر تشریف لائے تو بنتِ رسول سمٹتی سمٹاتی اور لجاتی شرماتی ابا حضور کے استقبال کے لئے اُٹھ کھڑی ہوئیں چلتے وقت شادی کا جوڑا اُلجھ رہا تھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ گر جائیں گی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ

Marfat.com

وسلم نے بیٹی کے سر پر پیار دیا اور چٹائی پر بیٹھ گئے۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو جانے کی اجازت دے دی گئی جنابِ حیدر کرار علیہ السلام اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں مؤدبانہ کھڑے تھے آپ نے اُن کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور پھر آپ نے جناب حیدرِ کرار علیہ السلام کو دائیں طرف اور جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بائیں طرف بٹھایا۔

اَخَذَ عَلِیٌّ بِیَمِیْنِہٖ وَ فَاطِمَۃُ بِشِمَالِہٖ

اور دونوں کے سینوں پر ہاتھ رکھ کر دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْھِمَا وَ بَارِکْ عَلَیْھِمَا وَ بَارِکْ لَھُمَا فِیْ نَسْلِھَا۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمَآ اَحَبُّ عَنْھُمَا اِلَیَّ فَاَحَبَّھُمَا وَ بَارِکْ ذُرِّ یَتَھُمَا وَ اجْعَلْ عَلَیْھِمَا مِنْکَ حَافِظًا وَ اِنِّیْ اُعِیْذُھُمَا بِکَ وَ ذُرِّ یَتَھُمَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہِ ابْنَتِیْ وَ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ وَ ھٰذَا اِلَیَّ وَ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَکَ وَ لِیَأْبِکَ حَضْیًا وَّ بَارِکْ لَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ۔

(متفق علیہ)

ان خیر و برکت سے معمور اور محبت بھری دعاؤں کے بعد آپ نے اپنی تقدس مآب بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا!

وَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَمَّا اَنْ تَکُوْنِیْ اَنْ اَنْکَحْتُکِ خَیْرَ اَھْلِیْ

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۶۴)

بیٹی میں نے تیرا نکاح دُنیا کے سب سے بہتر شخص کے ساتھ کیا ہے

Marfat.com

تیرا شوہر میرے تمام خاندان سے بہترین شخص ہے تیرا شَو ہر دُنیا و آخرت کا سردار ہے یہ میرے اَصحاب میں اَز رُوئے اِسلام مقدّم اَز روئے علم اَکبر اور از رُوئے عِلم اعظم ہے۔

میری پیاری بیٹی خدا نے دو شخصوں کو مخصوص فرمایا ہے ایک تیرے باپ کو اور ایک تیرے شوہر کو لہٰذا اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فرق نہ آنے دینا پھر آپ نے حیدرِ کرار کو مخاطب کر کے فرمایا۔

علی تجھے مبارک ہو کہ تُم رسول کی بیٹی اور دُنیا کی بہترین عورت کے شوہر ہو علی! فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اِس کے ساتھ محبت و اُلفت سے پیش آنا اور اس کی دِلداری کرنا اور اِسے ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرنا۔

پھر آپ نے دونوں کو فرمایا کہ میں تُمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں اور ایک پیالہ پانی کا لے کر اس پر دم کر کے کچھ پانی جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کے سینۂ مبارک پر اور جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے کندھوں کے درمیان چھڑک دیا اور باقی پانی پی لینے کا حکم فرما کر دعائیں دیتے ہوئے واپس تشریف

وگفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سوگند بخدا کہ ترا راست می گویم کہ شوہر تَو مقدم با اصحاب است از روئے علم واکبر ایشاں است اَز رُوئے علم واعظم ایشاں است اَز رُو ئے علم اَے دخترکِ من خدا تعالیٰ از اہل بیت دہ کس را اختیار کرد یکے پدرِ تو دیگرے شوہرِ تو زیں ہا کہ فرمانبرداری اَو نمائی۔

(معارج النبوت ج ۴ ص ۴۱)

مزید حوالہ جات ہماری کتاب مشکل کشا میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

لے آئے۔

شادی کی قمیض

صبح ہوئی تو سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر ایک سائل نے صَدا دی کہ اے اہل بیتِ رسول کپڑے کا سوال ہے بنتِ رسول نے خیال فرمایا کہ اسے کونسا کپڑا عطا کیا جائے اور پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا حکم یاد آ گیا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْن

یعنی تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچو گے جب تک خدا کی راہ

میں اپنی سب سے پیاری چیز خرچ نہ کرو۔

(سورۃ آل عمران آیت ۹۲)

یہ آیت یاد آئی تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی نے اپنے جہیز میں ملنے والی جو اعلیٰ قسم کی ایک قمیض تھی سائل کو عطا فرما دی۔ سبحان اللہ! یہ ہے بنتِ رسول کا مقام دُنیا کی کون سی عورت ہے جو اپنے جہیز میں ملنے والی سب سے اچھی چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر دے دے جبکہ اُسے شوہر کے گھر آئے ہوئے ابھی پہلا ہی دن ہو۔

Marfat.com

حضرت سُلیمان علیہ السّلام کی بیٹی

ایک دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا کہ اُنہوں نے اپنی بیٹی کے جہیز میں بے شمار سامان دیا اور اپنے داماد کے لئے ایک اِس قدر بیش قیمت تاج بنوایا کہ اُس میں سات سو قیمتی موتی جڑے ہوئے تھے اور اُنہوں نے بیٹی کی شادی میں جو نعلین دی اُس میں سات بیش قیمت لعل لگائے گئے تھے۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ قِصہ سُن کر حیدر کرّار علیہ السّلام گھر تشریف لائے اور سارا واقعہ مِن وعَن جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گوش گزار کر دیا۔

سیّدہ خاتونِ جنّت نے یہ قِصّہ سُنا تو دِل میں خیال آ گیا کہ ممکن ہے جنابِ علی المرتضیٰ نے اِس وجہ سے یہ بات گھر میں دُہرائی ہو کہ حضرت سلیمان نے اپنی بیٹی کو اس قدر قیمتی جہیز اور داماد کو جواہر نگار تاج دیا تھا اور تمہارے باپ نے جہیز میں اِس قدر مختصر سامان دیا ہے۔

رات کو حضرت علی نے خواب میں دیکھا کہ جنّت الفردوس میں بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا جواہر نگار تختِ مُرصّع پر بَصد عِزّت وتمکنت تشریف فرما ہیں جنّت کی حوریں بَصد اِحترام واَدب دَست بستہ آپ کے سامنے کھڑی ہیں۔

اُن میں ایک لڑکی جِس کا حُسن وجمال اور شان وشوکت حُوروں کے حُسن وجمال پر غالب ہے ہاتھوں میں دو طَشت موتیوں اور جواہرات سے

Marfat.com

بھرے ہوئے لئے کھڑی ہے اور اُس کی نگاہیں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کی جانب اِس شوق سے بار بار اُٹھ رہی ہیں کہ آپ اُس کی طرف ایک بار نگاہِ التفات اُٹھا کر دیکھ ہی لیں۔

جنابِ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے پوچھا کہ یہ لڑکی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا! یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاحبزادی ہے خدا تعالیٰ نے اِسے میری خدمت کرنے پر مامور فرمایا ہے۔

(فارسی متن ملاحظہ ہو) روایتے ہست کہ روزے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می فرمود کہ سلیمان علیہ السلام از برائے دختر جہیز بسیار ترتیب کردہ بود از برائے داماد تاجے ساختہ ہفت صد گوہر ثمین دروے نشاندہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم ایں سخن شنیدہ بود نزد فاطمہ سلام اللہ علیہا آمد و سخن را نقل فرمود فاطمہ رضی اللہ عنہا در خاطر آمد کہ شاید علی را در خاطر گذشتہ باشد کہ یک پیغمبر سلیمان بود و یک پیغمبر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دختر آں پیغمبر پیرایہ چنیں و دختر ایں پیغمبر چنیں۔

آں داد داماد را تاجے و ایں فقر و فاقہ و احتیاجے شبے علی رضی اللہ عنہٗ خاتون قیامت را بخواب دید کہ در صد بہشت بر تخت ناز با کمال اعزاز نشستہ و حوریان جنت در حوالی وصف کشیدہ دخترے دید در غایت حسن و جمال باز یور و علی بسیار و طبق نثار در دست گرفتہ یکے پر گوہر و دیگرے یاقوت در نظر فاطمہ رضی اللہ عنہا ایستادہ و منتظر فاطمہ کہ دروے نظرے کند علی پرسید کہ دختر کیست؟ فاطمہ گفت! ایں دختر سلیمان علیہا السلام است کہ حق تعالیٰ در بخدمت من نعلین بفرمود آں روز کہ اندیشہ او بخاطر من درآمدہ بود۔

(مقدمہ معارج النبوت ص ۱۲۰)

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے صبح بیدار ہو کر جب اپنا خواب جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو سنایا تو آپ نے سجدۂ شکر ادا فرمایا۔

قمیض کا بدلہ

ہم سابقہ اَوراق میں یہ روایت نقل کر آئے ہیں کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شادی مبارک کے اَگلے روز سائل نے کپڑے کا سوال کیا تو آپ نے اپنے جہیز میں آئی ہوئی جو اعلیٰ قسم کے کپڑے کی قمیض تھی وہ سائل کو عطا فرما دی۔

جناب سیّدہ معصومہ کے اِس بے مثال ایثار اور جذبۂ سخاوت کا بدلہ خداوندِ کریم نے جو عطا فرمایا وہ بھی بے مثال ہے۔ ابنِ جوزی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم فرمایا کہ جنّت کے کپڑوں کا اعلیٰ قسم کا جوڑا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی کی خدمت میں تحفہ پیش کرو۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سُندسِ اَخضَر کا جوڑا لے کر جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور وہ جنتی لباس پیش کر کے عرض کیا کہ یہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے۔

فَذَکَرَ اِبْنُ الْجَوْزِیِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ صُنِعَ لَھَا قَمِیْصًا جَدِیْدًا لَیْلَۃَ عُرْسِھَا وَزَنَّ لَھَا قَمِیْصًا مَرْفُوْعًا وَاِذَا سَائِلٌ عَلَی الْبَابِ یَقُوْلُ اَطْلُبُ مِنْ بَیْتِ نَبُوَّۃٍ قَمِیْصًا خَلَفَ فَاَرَادَتْ اَنْ تَدْفَعَ اِلَیْہِ الْقَمِیْصُ اَلْمَرْفُوْعُ فَتَزَکَرَتْ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَنْ تَنَالُوا

Marfat.com

الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْن

اِنَّهَا لَهُ الْجَدِیْدُ فَلَمَّا قَرَبَ الزِّفَافُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُقْرِئُکَ السَّلَامُ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَسْلَمَ عَلٰی فَاطِمَةَ وَقَدْاَرْسَلَ لَهَا مَعِیْ حَدِیْقَةٌ مِّنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ مِنَ السُّنْدُسِ الْاَخْضَرِ۔

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔ ج ۲)

منافق کی پیشکش

اِمام سَیف النظر ابو بکر طوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''لطائف البساتین'' میں روایت نقل کرتے ہیں منافقین مدینہ میں سے ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو مشورہ دیا کہ اَے علی تو مَعدنِ علم و فضل اور عرب کا شجاع ترین اِنسان ہے۔ بنتِ رسول سے نِکاح کر کے تجھے کیا حاصل ہوا اِس کو چھوڑ دے اور میری لڑکی سے شادی کر لے میں شام ہونے سے پہلے پہلے اپنے گھر سے لے کر تمہارے گھر تک سامان جہیز سے لدی ہوئی اُونٹوں کی قطار کھڑی کر دوں گا۔

جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے فرمایا !

اَلْحُکْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ

ہمیں خدا کی رَضا کی ضرورت ہے دُنیاوی مال و متاع کی نہ ہمیں حاجت ہے اور نہ ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں۔

اس ابلیس فطرت مُسلمان نُما یہودی منافق نے سُنا تو خاموش ہو گیا جناب حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ نے صدائے سروش سُنی کہ علی سر اُوپر اُٹھا کر

Marfat.com

قُدرتِ خداوندی کا نظارہ کرو اور مشاہدہ کرو کہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جہیز کیا ہے اور اُن کی قدر و منزلت کیا ہے۔

جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے سرِ اقدس اوپر اُٹھا کر دیکھا کہ عرش و فرش کے درمیان جنت کی اُونٹنیوں کی قطاروں کی قطاریں مشک و عنبر اور زر و جواہر سے لدی کھڑی ہیں اور ہر ناقہ کے ساتھ ایک کنیز اور ایک غلام مثل آفتاب سے مہتاب موجود ہے اور ندا آئی کہ یہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جہیز ہے۔

هٰذَا جِهَازٌ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

جنابِ حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ نے جانفزا منظر کا مشاہدہ کیا تو اس منافق کی طرف سے منہ موڑ کر انتہائی مسرّت کے عالم میں گھر لوٹ آئے۔

سیدہ کا سوال

گھر پہنچے تو سیدہ نساء العالمین مخدومۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا

ام ابو بکر طوسی در کتاب منین الجامع للطایف البساتین آوردہ کہ یکے از منافقان مدینہ علی را در خواستن فاطمہ ملامت کرد و گفت اے علی تو معدن فضل دار و شجاعِ مبارزانِ عرب چرا زنے خواستی کہ چاشتن بشام نمی رسد اگر دختر مرا بخواستی من چناں ساخت نے کہ از در خانہ تو شتر در شتر بودے پراز جہاز دختر من علی فرمود کہ ایں کار بہ تقدیر نہ تدبیر الحکم اللہ الکبیر مارا نظر بر مال و متاع دنیا غدار نیست و مقصود ما جز رضائے پروردگار نیست تفاخر ما با عمال است نہ باموال۔

Marfat.com

رضی اللہ عنہا پہلے ہی یہ منظر دیکھ چکی تھیں اِس لئے مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بتانے سے پہلے ہی فرمایا یا علی کیا آپ مجھے بتائیں گے یا میں آپ کو بتاؤں۔

جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے فرمایا آپ ہی بتادیں تو آپ نے فرمایا کہ ایسے ایسے ایک منافق نے آپ کو مشورہ دیا جس کا آپ نے انکار کردیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو میرے جہیز کا منظر دکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے جواب دیا کہ آپ ٹھیک فرماتی ہیں۔ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کا خدا تعالیٰ کا جس قدر پاس ہے اُس کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا ایسا کوئی بھی موقعہ جس میں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عزت کا سوال آتا ہو تو اللہ تعالیٰ فوراً ہی ایسے اَسباب پیدا فرمادیتے جن سے آپ کی عزت وعظمت پر حرف نہ آنے پاتا۔

چوں مرتضیٰ رضائے خود بحکم قضا ظاہر ساخت ورسروش ندا کردند کہ اے علی سر بر دار تا قدرت خدا بینی وقدرت وحرمت فاطمہ زہرا بینی علی سر مبارک بالا کرد از بالائے سر خود تا عرش عظیم حجاب بادید در نور دیدہ و در زیر عرش میدان وسیع در نظرش آمد تمام آں میدان پر از ناقہ ہائے بہشت بار ایشان زر وگوہر ومشک وعنبر بر سر ہر شتر ے در دست غلامے چوں سر دخراماں ندامی کردند ہذا جہاز فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرتضیٰ علی از مشاہدہ آں حال خوش وقت شدہ روئے از منافق بگردانیدند زبجرہ آمد کہ فاطمہ را خبر دہد خود پیش از آں فاطمہ راخبر بودند چوں امیر علیہ السلام بخانہ در آمد فاطمہ گفت یا علی تو می گوئی یا من بگویم ؟ علی گفت تو بگو فاطمہ فرمود کہ اگرچہ سرزنش منافقاں شنیدی اما جہاز را بعین عیاں دیدی۔ (روضۃ الشہداء ص ۹۵)

Marfat.com

خاتونِ جنّت سلام اللہ علیہا کا گھر

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ روزانہ بیٹی کے گھر تشریف لے جاتے ایک روز آپ نے جنابِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا بیٹی تمہارا گھر دُور ہونے کی وجہ سے ہمیں بڑی پریشانی ہوتی ہے ایک تو آنے جانے میں وقت زیادہ لگتا ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تُمہاری ملاقات دِن میں ایک سے زیادہ مرتبہ نہیں ہوسکتی اگر تمہیں ہمارے قرب وجوار میں کوئی جگہ مل جائے تو نہایت اچھا ہو جائے۔

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے اپنے دل کی بات باپ کی زبان سے سُنی تو نہایت مسرّت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ابا حضور آپ کے مکان کے ساتھ ملحقہ مکان حارثہ بن نعمان کا ہے اگر وہ مکان لے لیا جائے تو بہت خوب ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹی تُمہاری تجویز درست ہے مگر حارثہ نے پہلے ہی مہاجرین کو اپنی کافی جائیداد منتقل کردی ہے اور اب ہمیں اسے مزید کچھ کہتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ کے امیر ترین اور صاحبِ جائیداد آدمی تھے اور اُنہوں نے فی الواقع مہاجرین کی آبادکاری میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا کسی نہ کسی طرح اُنہیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ میرے فلاں مکان کے متعلق سیدۃ نساء العالمین بنت رسول حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے خواہش کا اظہار فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآ

Marfat.com

وسلم کی بھی خواہش ہے کہ بیٹی کو اپنے قریب منگوالیں، مگر مکان نہیں مل رہا۔

تو حارثہ دوڑتے ہوئے تاجدارِ انبیاء سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کیا! یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو اپنے قریب کے مکان میں لانا چاہتے ہیں اِس لئے میں آپ کے مکان کے ساتھ والا اپنا مکان خالی کئے دیتا ہوں۔

(طبقات ابن سعد ج ا ص ۱۴۵)

یارسول اللہ! میرے جان و مال آپ پر قربان ہیں خدا کی قسم جو چیزیں حضور مجھ سے لیں گے اُن کا بہ نسبت میرے آپ کے پاس رہنا میرے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہوگا اور زیادہ محبوب ہوگا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حارثہ کے اِیثار پر اظہارِ مسرت فرماتے ہوئے فرمایا تم سچ کہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے اور پھر سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ، سیدہ معصومہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں تشریف لے آئے۔

اُمورِ خانہ داری

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم فرماتے ہیں کہ بنتِ رسول فاطمہ الزہرا جیسی سلیقہ شعار عورت میں نے کوئی نہیں دیکھی۔ باوجود کچا مکان ہونے کے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) نے صفائی کے لحاظ سے اپنے گھر کو جنت کا ٹکڑا بنا رکھا تھا۔ گھر میں اگرچہ سامان کچھ زیادہ نہیں تھا مگر آپ نے

Marfat.com

گھر میں موجود چند چیزوں کو انتہائی سلیقہ سے سجا رکھا تھا۔

آپ اپنا زیادہ تر وقت عبادت و ریاضت میں بسر کرتیں اور اِس کثرتِ عبادات کے باوجود آپ تمام اُمورِ خانہ داری میں پوری پوری دلچسپی رکھتیں۔

گھر کا تمام کام کاج اَپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتیں۔ جنت کی عورتوں کی سردار اور شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوب ترین بیٹی گھریلو کام کاج میں بھی اِس قدر مشقّت برداشت کرتیں جس کا تصوّر کرتے ہوئے بھی دل پر چوٹ پڑتی ہے۔ آپ چکی پیستی تھیں اور اُس سے آپ کے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے۔

آپ پانی کے مشکیزے بھر بھر کر لاتیں اور آپ کے کندھے زخمی ہو جاتے۔ آپ گھر میں جھاڑو دیتیں اور آپ کا لباس غُبار آلود ہو جاتا۔ آپ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتیں تو چولہے میں پھونکیں لگانے سے آپ کے کپڑے بھی خراب ہو جاتے اور دھوئیں کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو بھی

عَنْ اِبْنِ اَعْبَدِ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ ! یَاابْنُ اَعْبَدِ اِلاَّ اُخْبِرُکَ عَنِّیْ وَعَنْ فَاطِمَةَ کَانَتِ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَکْرَمَ اَهْلُهٗ عَلَیْهِ ۔ وَکَانَتْ زَوْجَتِیْ فُجِرَتْ بِالرَّحَآءِ اَثَرَ الرَّحَآءُ بِیَدِهَا ۔

وَاسْتَقَتْ بِالْقُرْبَةِ بِنَحْرِهَا وَقُمْتُ الْبَیْتَ حَتّٰی اُخْبِرْتُ ثِیَابَهَا ۔ وَاَوْقِدَتْ تَحْتَ الْقَدْرِ حَتّٰی وَ نَسْتُ ثِیَابَهَا وَ اَصَابَهَا مِنْ ذَالِکَ ضُرٌّ ۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۳)

Marfat.com

آجاتے۔

دُوسری روایت میں ہے کہ چکی پیتے پیتے آپ کے ہاتھ زخمی ہو جاتے ایک اور روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جناب سیدہ کے گھر ولادت ہونے والی تھی اور آپ تنور پر روٹیاں پکاتیں تو آگ کی گرمی شکم اقدس تک جاتی۔

عَنِ الزُّهْرِيِ ، قَالَ قَدْ طَحَنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَجَلَتْ يَدَهَا وَرَبِى اَثَرَ قطب الرّحَا فِيْ يَدَ هَا۔

عَنْ عَطَابِنْ السَائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ ! اَنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ حَامِلاً ۔ فَكَانَتْ اِذَا خُبِزَتْ اَصَابَتْ حَرَقَ التَّنُوْرُ بَطْنِهَا۔

(حلیۃ الاولیاء صفحہ ج ۲ ص ۴۳)

حرفِ شکایت زباں پر نہ آیا

شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اِن تمام تر مشکلات و مصائب کو آپ نہایت خوشی اور پوری رضا و رغبت سے قبول فرماتیں ہیں۔کیسی بھی تکلیف ہو کیسی بھی مصیبت ہو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی زبان پر حرفِ شکایت تو آتا ہی نہ تھا۔آپ کے دل میں کتنا بھی گہرا غم کیوں نہ ہو اُس کا اظہار چہرۂ اقدس سے ہرگز نہیں ہوتا تھا۔

خوشی کا وقت ہو یا رنج و ملال کی گھڑیاں آپ کے چہرۂ منور پر ہمیشہ ایک پروقار معصومیت اور متانت کھیلتی نظر آتی۔اِس قدر چھوٹی عمر میں

Marfat.com

بھی آپ کی نشست و برخاست، گُفت وشنید اور چال ڈھال میں بزرگانہ وقار مترشح ہوتا تھا۔ کیوں نہ ہو آپ کی تربیت ہی ایسے ماحول میں ہوئی تھی کہ آپ کے بچپن میں ہی شعور کی پختگی آچکی تھی۔

جیسا کہ آپ سابقہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بچپن مبارک اِس قدر تکلیف دہ ماحول میں گزرا کہ کوئی اور ہوتا تو اِس قدر مصائب ومشکلات میں دَم گھٹ کر مَر جاتا۔

مگر یہ خاندان تو تھا ہی پیکرِ صبر واستقامت جس قدر زیادہ مشکلات آتی گئیں اُن کی عظمت اور بھی نکھرتی گئی سونا خالص تھا جو مصیبت کی بھٹی میں پڑنے کے بعد کندن بنتا گیا۔ اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے جس قدر محنت بیٹی کی تربیت پر کی تھی وہ پورے وقار وتمکنت کے ساتھ ظہور میں آچکی تھی۔

معتبر روایات سے ثابت ہے کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تربیت میں اِنتہائی خصوصی دلچسپی کا اظہار فرماتی تھیں۔

اِس کی کئی ایک وجوہات تھیں ایک تو یہ کہ آپ اپنی سب بہنوں سے چھوٹی تھیں اور ماں کو اپنی ساری اولاد سے نمایاں محبت ہونے کے باوجود چھوٹے بچے سے کچھ زیادہ ہی محبت ہوتی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جناب سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی وِلادت اقدس جن اعزازات کے ساتھ ظہور میں آئی تھی اِس سے بھی جنابِ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا دل آپ کی طرف کھنچا رہتا تھا۔

Marfat.com

تیسری وجہ اس کی یہ تھی کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں کہ جب میری اِس بیٹی کی ولادت باسعادت ہونے والی تھی تو مجھے کسی قسم کا کوئی ثقل محسوس نہیں ہوا۔

اور چوتھی اخص الخاص اِس کی وجہ یہ تھی کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا کو اپنی ماں کے ساتھ جس قسم کی محبت تھی ایسی محبت دُنیا کی کسی بیٹی کو اپنی ماں کے ساتھ ہونے کا تصوّر نہیں کیا جا سکتا۔

پانچویں وجہ اِس کی یہ تھی کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے فطری تقدّس اور طبعی متانت میں اِس قدر کشش تھی کہ ماں کی ممتا بیٹی کے ساتھ عشق کی صُورت اِختیار کر چکی تھی۔

مصدّقہ روایات کے مطابق جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بچپن کے کسی حصّہ میں بھی نہ تو بچوں کی طرح کبھی کوئی ضِد کی نہ کھیل کود میں حصّہ لیا نہ بچوں کو کھیلتے دیکھ کر کبھی دلچسپی لی نہ کبھی کسی بچے کو چھیڑا نہ کسی کو گالی دی اور نہ ہی کبھی کسی چیز کا سوال کیا اِن عادات وخصائل والی بچی سے ماں کو کیسے عشق نہ ہوتا۔

Marfat.com

بچپن کے دو واقعات

ایک عظیم سوال

شہزادیٔ رسول جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عُمر مبارک پانچ چھ سال کے درمیان ہے جنابِ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بیٹی کو درسِ توحید کے ساتھ ہی ساتھ خداوندِ بزرگ و برتر کی لامحدود لامتناہی قوتوں کے بارے میں مختلف مثالیں دیگر مقامِ اُلوہیت کی نشاندہی فرما رہی ہیں۔

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا والدۂ مکرمہ کی تقریرِ دلپذیر کو بڑے انہماک اور توجہ سے سُن رہی ہیں۔ ماں نے وعظ ختم فرمایا تو بیٹی نے ایک سوال پوچھ لیا بڑا جامع اور بلیغ سوال بچپن کے ذہن سے بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ سوال

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے پوچھا امی جان! خدا تعالیٰ کی قدرتیں تو ہم دیکھ رہے مگر خدا تعالیٰ خود نظر کیوں نہیں آتے ؟

بیٹی کا سوال سنا تو جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رُخِ اقدس پر مسرت کی لہر دوڑ گئی آپ معلّمہ تھیں ہونہار شاگردہ کے سوال کرنے سے آپ کو اپنی محنت کا ثمر حاصل ہو رہا تھا خوش کیسے نہ ہوتیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے مسکرا کر فرمایا! بیٹی ہم اگر دنیا میں نیک کام کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کریں گے تو اِس

Marfat.com

کے بدلہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دیدار سے نوازیں گے۔

یا یہ فرمایا کہ ہمارے اچھے کاموں کے صلہ میں جو ہمیں خدا کی خوشنودی حاصل ہوگی یہی خدا تعالیٰ کا دیدار ہے جنابِ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا نے والدہ کا جواب سُنا تو مطمئن ہو گئیں اِس واقعہ سے ہی جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی تربیت مقدسہ کی پوری تصویر سامنے آجاتی ہے۔

زیور نہیں پہنے

یہ تو تھا جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی دی گئی تعلیم وتدریس کے ذریعہ ظہور میں آنے والا ایک واقعہ اب آپ ایک ایسا حیرت انگیز واقعہ ملاحظہ فرمائیں جس سے بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے طبعی فقر اور شانِ استغناء کی نشاندہی ہوتی ہے۔

معتبر روایت کے مطابق جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی عمر مبارکہ اُس وقت پانچ سال تھی سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے رشتہ داروں میں کسی بچی کی شادی کی تقریب منعقد ہونے والی تھی جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے خیال فرمایا کہ لوگوں کے بچے اچھے اچھے کپڑوں میں ہوں گے۔

لہٰذا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے ایک دو جوڑے اچھے کپڑوں کے اور کچھ زیور بنوالئے جائیں۔ چنانچہ آپ نے چاندی کے دو تین ننھے ننھے زیور بنوالئے اور دو جوڑے اچھے کپڑے کے تیار کر لئے۔

شادی کی تقریب میں جانے کا وقت آیا تو ماں خوشی خوشی وہ زیور اور کپڑے بیٹی کو پہنانے لگی تو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے کہا امی

Marfat.com

جان! میں یہ کپڑے اور زیور نہیں پہنوں گی۔ مُجھے تو وہی لباس اچھا لگتا ہے جیسا آپ اور میرے ابا جان پہنتے ہیں۔

جنابِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بیٹی کی فقیرانہ طبیعت دیکھی تو سینے سے لگا لیا اور فرمایا! فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تمہارے باپ نے سچ فرمایا ہے کہ ہماری بیٹی عظیم ہے تم واقعی عظیم ہو اور پھر ماں بیٹیاں سادہ لباس میں ہی شریک تقریب ہو گئیں۔

سبحان اللہ! یہ ہے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا دُنیا سے اظہارِ لاتعلقی اور فقر و اِستغناء کا مقام جو بچپن کی ایسی عمر میں بھی پورے وقار کے ساتھ ظاہر ہو رہا ہے جس عمر میں بچوں کو اُٹھنے بیٹھنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

گُلشنِ زَہرا کے پُھول کلیاں

مخدومۂ کائنات طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے عادات و اَطوار اور خصائل وشمائل کا مختصر خاکہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ آئندہ اوراق میں سیرت وکردار وغیرہ کے عنوانات میں آپ کی حیاتِ طیبہ کے بے شمار واقعات پیش کئے جائیں گے جو کتبِ تفاسیر واَحادیث تواریخ وسیر میں بھرے پڑے ہیں۔ پیش اَزیں آپ کی اولاد پاک کے متعلق چند تاریخی شواہد پیش کئے جاتے ہیں تا کہ آئندہ ظہور میں آنے والے واقعات کی ترتیب احسن طریقہ سے ہو جائے۔

ریاضِ بتُول کا پہلا پُھول

ہجرت کا تیسرا سال اور رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ ہے اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجدِ نبوی شریف کے صحن میں تشریف فرما ہیں جبریل امین علیہ السلام نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور جنّت کے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا جس پر ایک نام لکھا ہوا تھا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ سَبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وُلِدَ فِیْ نِصْفِ شَھْرِ رَمَضَانَ سَنَۃِ ثَلَاثٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ۔

(الاصابہ ۳۲۸۔۱)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا ! جبریل یہ کس نام

Marfat.com

کا ہے؟

عرض کیا یارسول اللہ! فاطمۃ الزہرا (سلام اللہ علیہا) کی گود میں آنے والے شہزادے کا نام آپ کو مبارک ہو۔

حضرت جبریل علیہ السّلام واپس چلے گئے تو آپ کی بیٹی کے گھر سے جنابِ حسن علیہ السلام کی ولادت کا پیغام آ گیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بشارت سُنی تو آپ کے رُخِ اقدس پر مسرّت کی لہر دوڑ گئی آپ اِنتہائی خوشی کے عالم میں اپنی صاحبزادی کے گھر میں تشریف لائے تو اُس وقت جنابِ حسَن مجتبیٰ علیہ السلام والدہ محترمہ کی آغوشِ مقدّسہ میں تشریف لا چکے تھے شہزادیٔ مصطفیٰ کی گود میں شہزادۂ حیدرِ کرّار علیہ السلام یوں جلوہ افروز تھا جیسے آفتاب نے چاند کو آغوش میں لے رکھا تھا۔

وَلِدَتْهُ اُمُّهٗ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نِصْفِ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ هٰذَا اَصَحُّ۔

(الاستعیاب صفحہ ۳۶۸۔۱)(تاریخ الخلفا صفحہ ۱۴۴)

(اسد الغابہ ص ۱۰ ج ۲)(طبقات ابن سعد ص ۹۵ ج ۲)

(شواہد النّبوت ۱۷۲)(مظاہر حق ص ۱۴۷ ج ۴)(الشرف المو بد ص ۱۲۱)

جبریل علیہ السّلام نام وے را بہد یہ پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آورد بر قطعہ از حریر بہشت ونوشتہ۔"

(شواہد النبوت ص ۱۷۲)(روضۃ الشہداء ص ۱۲۹)

Marfat.com

سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کا حجرہ بقعۂ نُور بنا ہوا ہے نُور کے تین سمندر بیک وقت موجزن ہیں مرکزِ نور کے ٹکڑے کا ٹکڑا ماں کی گود میں لیٹا ہوا ہے اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کو مبارک باد دے کر شہزادۂ بتول امام حسن علیہ السلام کو گود میں اُٹھالیا۔

نُور نُور کی گود میں آ گیا۔۔ سِتارہ چاند کی آغوش میں آ گیا۔

حسنِ مجتبیٰ مصطفیٰ کی گود میں آ گیا۔ آفتاب نے مہتاب کو جھولی میں لے لیا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نواسہ کے چہرۂ کو دیکھتے جا رہے ہیں بالکل آپ کا اپنا ہی نقشہ تھا۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَن اَشْبَہُ بِرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاسِ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۶۴۰ ج ۲)(ترمذی ص ۲۴۲ ج ۲)(الاستیعاب ۳۲۹۔ ج ۱)

(بخاری کتاب ۶۱ باب ۲۳)(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۰۵)

(شواہد النبوۃ ۱۷۲)(روضۃ الشہداء ۲۹۱)(الاصابہ ص ۳۲۸۱)

(مسند احمد ج ۱ ص ۹۹۔ ج ۱ ص ۱۰۸۔ ج ۳ ص ۱۶۴۔ ج ۴ ص ۳۰۷)

وہی روشن جبینِ والضحیٰ
وہی والشّمس عارض
وہی مَازَاغ کے ڈوروں والی نرگسیں آنکھیں
وہی واللّیل کی سیاہی میں لپٹی ہوئی عنبر بار زلفیں
وہی قوسین اَبرو
وہی گُلِ قُدس کی پنکھڑیوں جیسے پیارے پیارے گلابی ہونٹ

Marfat.com

وہی آفتاب کی طرح رَخشندہ چہرہ
تاجدارِ انبیاء کی والدہ مکرمہ
معظّمہ ومُحترمہ ، طیبہ طاہرہ
سیّدہ معصومہ ، راضیہ مَرضیہ
عفیفہ منیفہ ، مقدّسہ مُطہرہ

سیّدہ صدیقہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا وصلوٰۃ اللہ علیہا جنابِ سیدنا حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو اِس وقت دیکھ لیتیں تو آپ کو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت مبارکہ یاد آجاتی کیوں نہ ہوا یک ہی تو نُور تھا۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکمل تصویر تھیں اور جنابِ امامِ حسن مجتبیٰ اپنی والدہ مکرمہ سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی مکمل تصوّیر تھے۔

آپ نے اپنی بیٹی کے بیٹے کو سینے سے لگایا ایک کان میں اذان اور دُوسرے میں اقامت فرمائی اور اپنی زبان مبارک شہزادۂ بتول علیہ السلام کے منہ میں دے دی۔ اِس سے بڑا اِعزاز نہ دونوں جہاں میں سوائے حسنین کریمین اور آپ کے والدگرامی علیہم السلام کے کسی کو ملا اور نہ ہی کسی اور کو ملنے کا امکان ہے پھر آپ نے خُدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق شہزادۂ بتول کا نام حَسن رکھ دیا۔

Marfat.com

ولادتِ حسن نمازِ بتول

دُنیا میں بڑی بڑی شان کی مالک بیبیاں پیدا ہوئیں۔
جن میں پیغمبروں کی مائیں بھی ہیں۔
پیغمبر زادیاں بھی ہیں اور پیغمبروں کی بیویاں بھی۔
صحابہ کرام کی مائیں بھی۔
صحابیات بھی ہیں اور صحابہ زادیاں بھی۔
ولیہ بھی ہیں اور ولی زادیاں بھی۔
ولیوں کی مائیں بھی ہیں اور ولیوں کی بیویاں بھی۔
مگر جو شان اُمّ الائمہ بنتِ رسول سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی ہے اُس کا مقابلہ کوئی بھی نہیں کرسکتا۔

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے شہزادے کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبرؔ جس کے معنے حسن ہوتے ہیں تجویز فرمایا اور آپ کی گود میں دے کر انتہائی مسرّت کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تشریف لے آئے اور اُدھر جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا بچے کو دودھ پلا کر اُٹھیں وضو فرمایا اور نماز کے لئے کھڑی ہوگئیں۔

وَمِنْ خَصَآئِصِ ابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ لَا تَحِيْضَ وَكَانَتْ اِذَا وُلِدَتْ طَهَّرَتْ مِنْ نِّفَاسِهَا بَعْدَ سَاعَةٍ حَتّٰى لَا تَفُوْتَهَا صَلٰوةٌ۔

(الشرف المؤبد علامہ نبہانی ص ۱۱۰ خصائص کبریٰ)

Marfat.com

دنیا کی کون سی عورت ہے جو اِس شان کی مالک ہو کہ اِدھر بچّہ جنے اور اُدھر نماز پڑھنا شروع کر دے۔

عَنْ اَسْمَآءِ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ بِالْحَسَنِ فَلَمْ اَرَا هَا دَمًا۔ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَ لِفَاطِمَةَ حَیْضًا وَّلَا نَفَاسًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا عَلِمْتِ اِنَّ ابْنَتِیْ طَاهِرَةٌ. مُطَهَّرَةٌ۔

(اسعاف الراغبین ۱۷۲)(نورالابصار ۱۱۶)

جنابِ اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا نے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو نماز پڑھتے دیکھا تو حیران ہو کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں تمام ماجرا بیان کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! ہم جانتے ہیں کہ ہماری بیٹی

امام حسن را برداشتہ در آں خرقہ پچیدم و بر کنار حضرت نہادم پس سید عالم بانگ نماز در آغوش راست وَے گفت و اقامت در گوش چپ وَے۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۲۹)

قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا سَمَّیْتُمْ بِاسْمِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرٌ

(البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۳۱)(المستدرک ج ۳ ص ۱۴۸)(اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۰)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۹)(نورالابصار ص ۱۷۳)

(الاستعیاب ج ۱ ص ۳۶۸)(مسند طیالسی ص ۴۷ حدیث ۱۲۹)

(الشرف المؤبد ص ۱۲۱)(المستدرک ۱۴۸۔ ۱۱۱۴ اسد الغابۃ ۱۰۔ ۲ نزہۃ المجالس)

Marfat.com

طیبہ وطاہرہ ومطہّرہ ہے اور عورتوں کے حیض ونفاس سے پاک ہے اور فرمایا ہماری بیٹی بتول ہے دُنیا میں اِنسانی حور ہے۔

فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃَ حُوْرَآءُ آدَمِیَّۃٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمُثْ۔

(اشرف الموبد ص ۱۰۹)(صواعق محرقہ ص ۱۵۸)

(اسعاف الراغبین ص ۱۷۲)(الامن والعلےٰ ص ۲۴۱)

بتول کہتے ہی اُسے ہیں جس نے عورتوں کی اِن امراض کو دیکھا ہی نہ ہو۔

اَلْبَتُوْلُ الَّتِیْ لَمْ طَرَ قَطْ اَیْ لَمْ تَحْضِ

(نورالابصار ص ۱۱۹)

سُبحان اللہ! یہ ہے بنتِ محمد سیّدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی بتول ہیں اور جنابِ مریم سلام اللہ علیہا بھی بتول ہیں۔

حضرت مریم بڑی شان والی ہیں ہم موازنہ نہیں کریں گے مگر آپ کا شوہر نہیں اِس لئے بتول ہیں اِدھر جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا شوہر بھی ہے اور آپ بتُول بھی ہیں۔

جناب مریم بتول علیہا السلام کی گود میں سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نفاس کے چالیس دِن گزار کر اپنی قوم میں تشریف لائیں۔مگر جنابِ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کے چاند امام حسن علیہ السلام نے طلوع کیا تو آپ نے اُسی وقت نماز ادا فرمائی۔

اَلنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْبَتُوْلُ وَقَالَ اِنَّھَا

Marfat.com

لَيْسَتْ كَنِسَآءِ الْاٰدَمِيّٖنَ سُمِّيَتْ مَرْيَمُ بَتُوْلاً لِاَنَّهَا بَتَلَتْ عَنِ الرِّجَالِ وَسُمِّيَتْ فَاطِمَةُ بَتُوْلاً لِاَنَّهَا بَتَلَتْ عَنِ النَّظِيْرِ ..

اَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ عُسَاكِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَاْتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالَ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا بَعْدَ مَا تَعَالَتْ مِنْ نِّفَاسِهَا۔

(تفسیر درمنثور ج ۴ ص ۲۷۰)

حقیقت یہ ہے کہ جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کی شان عقل وفہم سے وریٰ الوریٰ ہے انتقالِ نُور کی حقیقتوں کو کیا سمجھا جا سکتا ہے اور کیا بیان کیا جاسکتا ہے۔

اِمام حسن کا عقیقہ

شہزادۂ بتول امام عالی مقام حضرت امام حسن علیہ السّلام کی عمر شریف سات روز کی ہوئی تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے سر کے بال اُتروا دیئے اور اُن کے ساتھ وزن کر کے چاندی صدقہ کر دی پھر بکری ذبح فرما کر جناب حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام کی رسمِ عقیقہ ادا فرمائی اور گوشت تقسیم کر دیا گیا یہ واقعہ اکیس رمضان المبارک ۳ ہجری کا ہے۔

سَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَعَقَّ عَنْهُ يَوْمًا سَابِعًا وَ حَلَقَ شَعْرُهٗ اَمَرَ اَنْ يُّتَصَدَّقَ بِوَزْنِ شَعْرِهٖ فِضَّةٌ ..

(الشرف المؤبد ص ۱۲۱ نبہانی) (مسند احمد ج ۵ ص ۳۵۵ ج ۵۔ ص ۳۶۱)

Marfat.com

جی بہل گیا

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صاحبزادی کے گھر میں خوشیوں کا جہان آباد ہو چکا ہے جنابِ حیدر کرّار علیہ السلام بھی بیٹے کے ساتھ بے حد محبّت کرتے ہیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی حسبِ معمول روزانہ بیٹی کے گھر تشریف لاتے ہیں ننّھے شہزادے کو گود میں لے کر پیار کرتے ہیں اپنی اولاد سے کون محبّت نہیں کرتا۔

جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا عبادت و ریاضت میں بھی مشغول رہتی ہیں گھر کا کام کاج بھی کرتی ہیں اور صاحبزادے کی بھی پرورش فرما رہی ہیں تمام کام خوش اُسلوبی سے پورے ہو رہے ہیں۔

گھر میں فقر و فاقہ کے حالات بدستور ہیں جناب حیدر کرار علیہ السلام کی مشقّت کا بھی وہی عالم ہے اور جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی محنت و مشقّت کا بھی وہی عالم ہے۔

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی محنت و مشقت میں بھی کوئی کمی نہیں آئی آپ نے اپنے شہزادہ کو گود میں اُٹھایا ہوتا اور چکی بھی پیس رہی ہوتیں۔ اور بالعموم آپ کو گھر کا سارا کام کاج بچے کو سینے سے لگا کر ہی نپٹانا پڑتا۔

بہر حال آپ کا دل بہلا ہوا ہے شِکوہ و شکایت تو آپ کی زبانِ اقدس پر کبھی آیا ہی نہیں شکوے تو وہ کرتا ہے جو کسی تکلیف کو محسوس کرے اور جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نے تو زندگی کی کسی راحت کو مانگا ہی نہیں۔

Marfat.com

چمنستانِ زہرا کا دُوسرا پھُول

۴ ہجری شعبان المعظم کی پانچویں تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُورِ عین سیّد الشہداء امام حسین علیہ السلام کی دُنیا میں تشریف آوری کا دِن ہے گلشن زہرا سلام اللہ علیہا میں دوسرا پھول کھلنے والا ہے۔

اَلْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اُمُّہٗ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَۃِ اَرْبَعٍ ..

(الاستعیاب ص ۳۷۷)(الاصابہ ۳۳۱)

(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۷ ج ۷)(طبقات ابن سعد ص ۸۷ ج ۵)

(اسد الغابہ ص ۱۸ ج ۲)(شواہد النبوت ص ۱۷۳)

(نوار الابصار ۱۲۰)(نزہۃ المجالس ص ۲۳۰۔ ج ۲)

جناب اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا زوجۂ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا! چچی جان کیسے آئی ہیں ؟

عرض کیا ! یارسول اللہ بڑا پریشان کُن خواب دیکھا ہے۔

فرمایا ! بیان کرو۔

عرض کیا ! حضور شدید پریشان کُن ہے۔

فرمایا ! بیان تو کیجئے ؟

Marfat.com

عرض کیا کہ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے جسمِ اَقدس کو کاٹ کر ایک ٹکڑا علیٰحدہ کیا گیا اور وہ کٹا ہوا ٹکڑا میری جھولی میں آ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسکرا کر فرمایا! چچی جان آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے اِنشاء اللہ تعالیٰ میری بیٹی فاطمہ کے گھر بیٹا ہوگا۔

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اَللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ ؟ قَالَتْ! اِنَّهٗ شَدِيْدٌ ۔ قَالَ وَمَا هُوَ ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنَ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ غُلَا مًا۔ يَّكُوْنُ فِيْ حَجْرِكَ فَوَ لَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ ۔

(مشکوٰۃ مترجم ج ۳ ص ۳۶۶)(المستدرک ص ۱۰۷)

ولادت

جنابِ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نے خواب کی تعبیر سُنی تو مطمئن ہوگئیں اور پھر وہ

مملکتِ شہادت کا تاجدار
کانِ نبوّت کا دُرِّ شہوار
بحرِ رسالت کا گوہرِ تابدار
گُلشنِ اِمامت کا گُلِ نَو بہار

Marfat.com

ملکِ ولایت کا سُلطانِ ذی وقار
سلطنتِ رُوحانیت کا شہریار
مَیدانِ عشق ومحبّت کا شہسوار
نَوجوانانِ گلشنِ فِردوس کا سردار
دُنیائے معرفت کا مالک ومختار
تقدیس وعظمت کا روشن مینار
سِرالاسرار نُورالانوار
قافلہ سالارِ عشق
کاشفِ اَسرارِ عشق
نازشِ دربارِ عشق
مرکزِ پُرکارِ عشق
مہبطِ اَنوارِ عشق
گرمیٔ بازارِ عشق
فَرحتِ گلزارِ عشق
مخزنِ اَنوارِ عشق
رونقِ ریاضِ بتول
گُل گلشنِ رسول
نواسۂ سیّدالثقلین
زینتِ بزمِ کونین
سیّدہ زہرا کے نورِ عین

Marfat.com

مولائے کائنات کے دِل کا چین
سیدنا اِمام حُسین علیہ الصلوٰۃ والسلام بصد حُسن ورَعنائی والدہ مکرمہ
سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی آغوشِ راحت میں تشریف لے آئے۔
خُوشیوں اور مسرّتوں کا جہان آباد ہو گیا۔
کیف وسرور اور اَنوارِ رحمت کی بارش ہونے لگی۔

مبارک باد

حوریں فردوس میں ایک دوسری کو مبارک باد دینے لگیں صدائے سروش آتی ہے۔

اَے ختمِ رُسل گوہرِ مقصود مبارک
یا نُورِ خُدا رحمتِ مَعبود مبارک
یا شاہِ نجف شادیٔ مَولُود مبارک
یا خَیرِ نساء اَخترِ مَسعود مبارک

رونق ہو سدا نُور دوبالا رہے گھر میں
اس ماہِ منوّر کا اُجالا رہے گھر میں
شُعبانِ معظّم ترے اِقبال کے صدقے
شوکت کے فِدا عظمت و اِجلال کے صدقے

Marfat.com

قُربان سحر عید کی گر ہو تو بجا ہے
وہ شَب ہے کہ شب قدر بھی جس پر کہ فدا ہے
شادی ہے ولادت کی یَدُاللہ کے گھر میں
خُورشید اُترتا ہے شہنشاہ کے گھر میں

حضور کا اِظہارِ مسرّت

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے نواسے کی آمد پر بھی بے پناہ مسرّت کا اِظہار فرمایا جناب حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام ہی کی طرح دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی،

اور پھر نواسے کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی حُسین نام تجویز فرمایا اور پھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو ساتویں روز فرمایا کہ ان کے سر کے بال اُتروا کر ان کے ساتھ چاندی وزن کر کے صدقہ کر دی جائے اور پھر ذِبح کر کے عقیقہ بھی فرما دیا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقَالَ زَنِّیْ شَعْرَ الْحُسَیْنِ بِوَزْنِہٖ

مژدۂ قدومش بحضرت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ رسیدہ بخانہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف آوردو اسماء بنت عمیس آورا در خرقہ سپیدہ برکنار آنحضرت نہادو سرور دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام بانگ نماز در گوش راست وقامت در گوشِ چپ اُو گفت۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۴۳)

Marfat.com

فِضَّةٌ وَاَعْطٰی الْقَابِلَةِ رَجُلُ الْعَقِیْقَةِ ..

(المستدرک ج ۳ ص ۲۷۹)(نزہۃ المجالس ص ۲۳۰۔ج ۲)

(نورالابصار ص ۱۲۰)

جناب زہرا بتول سلام اللہ علیہا کے گھر میں دوہری بہاریں آئی ہوئی ہیں باوجود غربت و افلاس اور فقر و فاقہ کے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی اِنتہائی سادہ زندگی پرسکون گزر رہی ہے۔آپ پہلے ہی کی طرح گھر کا تمام کام کاج بھی اپنے ہاتھوں سے کرتی ہیں اور بچوں کی پرورش بھی فرما رہی ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا چکی پیس رہی ہوتیں تو دونوں شہزادے آپ کی گود میں ہوتے اور آپ کے لبوں پر تلاوت قرآن ہوتی۔

علی و فاطمہ علیہما السّلام

مولائے کائنات سیدنا حیدرِ کرار اور شہزادیٔ رسول سیدہ فاطمہ الزہرا علیہما السلام کی ازدواجی زندگی کے متعلق آئندہ اَوراق میں ایک مکمل باب مقرر کیا گیا ہے جس میں اِسی قُدسی صِفات جوڑے کی آپس میں محبّت و موانست اور خوشگواریِ تعلقات کے بارے میں متعدّد واقعات پیش کئے گئے ہیں۔

یہاں ہم ایک ایسی روایت صِرف اس لئے پیش کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اِس روایت کا جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی ولادت

Marfat.com

مبارکہ سے بھی تعلق ہے اور جناب حیدرِ کرار اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہما السلام کے تعلقات کی بھی نشاندہی ہوتی ہے قرآن مجید میں آتا ہے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾
يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

ترجمہ! اُس نے دو دریاؤں کو ملایا کہ باہم ملے ہوئے بھی ہیں اور اُن کے درمیان ایک حجاب بھی ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے اِن دونوں سے موتی اور مرجان پیدا ہوتے ہیں۔

(سورۃ الرحمٰن آیت ۱۹، ۲۰۔ ۲۲)

مُفسّرین کرام نے اِن آیات کی ایک تفسیر یہ بھی کی ہے کہ یہ دونوں دریا حضرت علی علیہ السلام اور جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں جو اِنتہائی قربت والحاق کے باوجود ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے کیونکہ اِن دونوں کے درمیان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کا حجاب موجود ہے اور اِن دریاؤں سے پیدا ہونے والے موتی جنابِ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

وَاَخْرَجَ اِبْنِ مَرْدَوَيْهِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ (مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ) قَالَ عَلِيٌّ وَّ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ) قَالَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

(دُرِمنثور ص ۱۴۲۔ ج ۶)

Marfat.com

دیگر کتب میں یہ روایت اِس طرح آئی ہے کہ اِن دونوں کے درمیان تقوے کا حجاب ہے۔

قَالَ بَعْضَ الْمُفَسِّرِیْنَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۙ﴿۱۹﴾ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۚ﴿۲۰﴾) اَیْ بَحْرِ نَبُوَّتِ مِنْ فَاطِمَۃَ وَبَحْرَ الْفَتُوَۃَ مِنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَیْنَھُمَا حَاجِزٌ مِنْ تَقْوٰی فَلَا تَبْغِیْ فَاطِمَۃُ عَلٰی عَلِیٍّ وَلَا یَبْغِیْ عَلِیٌّ عَلٰی فَاطِمَۃَ (یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ) ھُوَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ۔

(نورالابصار ص ۱۱۲)(نزہۃ المجالس ص ۲۲۹۔۲)

بعض مفسرین مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ بحرین سے نبوت کا بحر فاطمہ رضی اللہ عنہا اور فتوت کا بحر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم مراد ہیں اگرچہ یہ آپس میں مِلے ہوئے ہیں مگر اِن کے درمیان تقوے کا حجاب موجود ہے۔

پس نہ تو حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ زیادتی کرتی ہیں اور نہ ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر زیادتی کرتے ہیں اور نبوّت وفتوت کے اِن دونوں دریاؤں سے پیدا ہونے والے موتی اور مَرجان حضرت حسنین کریمین علیہما السلام ہیں اور یہ دُرِّ بے بہا اپنی پُوری تابانیوں اور جلوہ سامانیوں کے ساتھ سیّدۃ النساء العالمین کی آغوشِ منور میں آچکے ہیں۔

جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی گود میں دوہری خوشیوں کا جہان آباد ہے۔ ازدواجی زندگی باوجود غربت واَفلاس اور عسرت وتنگی کے

Marfat.com

نہایت خوشگوار ماحول میں بسر ہورہی ہے۔نہ تو جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا ہی کوئی ایسی بات کرتی ہیں جو جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ناراضگی اور ناخوشی کا باعث ہو اور نہ ہی جنابِ حیدرِ کرار علیہ السلام کوئی ایسی بات کرتے ہیں جو جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے ناگواری کا باعث بنے۔

Marfat.com

نَائبۃُ الزّہرا کی ولادت

اِن دو پھولوں کے بعد ہجری کے پانچویں یا چھٹے سال گُلستانِ زہرا سلام اللہ علیہا میں ایک درخشندہ کلی ظہور میں آتی ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی بیٹی سیدہ زینب سلام اللہ علیہا جسے بلامُبالغہ ثانیٔ زہرا بھی کہا جاسکتا ہے اور نائبۃ الزہرا بھی۔

جنابِ زینب سلام اللہ علیہا جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی مکمل ترین تصویر ہیں جنابِ زینب سلام اللہ علیہا شہید کی بیٹی شہیدوں کی بہن شہیدوں کی ماں اور شہیدوں کی بہو ہیں۔

جناب زینب سلام اللہ علیہا اپنی والدہ مقدّسہ ہی کی طرح عالمہ بھی ہیں اور فاضلہ بھی ہیں۔

طاہرہ بھی ہیں اور سعیدہ بھی ہیں۔

صدیقہ بھی ہیں اور نیّرہ بھی ہیں۔

منوّرہ بھی ہیں اور معلّمہ بھی ہیں۔

مکرمہ بھی ہیں اور خطیبہ بھی ہیں۔

ادیبہ بھی ہیں اور صابرہ بھی ہیں۔

شاکرہ بھی ہیں اور عفیفہ بھی ہیں۔

ساجدہ بھی ہیں اور راکعہ بھی ہیں۔

عابدہ بھی ہیں اور زاہدہ بھی ہیں۔

Marfat.com

زہرا کی تصویرِ کامل

جناب زینب سلام اللہ علیہا کے کِردار میں کِردارِ زہرا کی جھلکیاں پورے وقار و تمکنت کے ساتھ نمایاں ہیں جناب زینب سلام اللہ علیہا کی سیرت سیرتِ زہرا کا نقشِ جمیل ہے۔

سراپائے زہرا کی تصویرِ کامل
منوّر محمد کی بیٹی کی بیٹی
علی شاہِ مَردان شیرِ خدا کی
ہے دُخترِ محمد کی بیٹی کی بیٹی

ہے خَاتُونِ جنّت کی تصویر زینب
محمد کے جلووَں کی تنویر زینب
حُسین و حسَن کی ہے ہمشیر زینب
مطاہر مُحمد کی بیٹی کی بیٹی

ہے خانۂ حیدر کی زینت بھی زینب
کہ زینب کا معنیٰ ہی بنتا ہے" زَین اب"
وہ زَہرا کی ثانی وہ زہرا کی نائب
وہ صابر محمد کی بیٹی کی بیٹی

Marfat.com

ہے زینب شہیدِ معظّم کی بیٹی
ہے آقا شہیدوں کا زینب کا بھائی
وہ عون و محمد شہیدوں کی ماں ہے
وہ طاہر محمد کی بیٹی کی بیٹی

جسے ظالموں نے تھا قیدی بنایا
گیا باندھ کر جس کو کُوفے میں لایا
لُٹا کر تھی صآئم وہ کربل میں آئی
سبھی گھر محُمّد کی بیٹی کی بیٹی

جناب زینب سلام اللہ علیہا کی شان کہاں تک بیان کی جاسکتی ہے آپ کے غم وآلام کی کہانی شروع کردی جائے تو کئی کتابیں بن جاتی ہیں آپ بصد عفّت وعصمت دنیا میں تشریف لاچکی ہیں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بے پناہ مسرّت کا اظہار فرمایا بھائیوں کے ساتھ بہن بھی ہو تو گھر کی رونقوں میں کچھ اور ہی حُسن آجاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُوش ہوگئے

جس دن جنابِ زینب سلام اللہ علیہا دنیا میں تشریف لائیں اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں باہر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔آپ جب واپس تشریف لائے تو حسبِ معمول سب سے پہلے بیٹی کے گھر تشریف لے گئے۔

Marfat.com

جا کر دیکھا تو گُلستانِ زہرا کی باعصمت شگفتہ کلی ماں کی گود میں لیٹی ہوئی ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بے حد خوشی کا اِظہار فرمایا پھر ایک کھجور لے کر اُسے اپنے منہ مبارک میں ڈال کر چبایا اور پھر اس کا لعابِ دہن اپنی بیٹی کی بیٹی کے منہ میں ڈال دیا۔

اُولادِ فاطمہ کی خُوش نصیبی

اولادِ فاطمۃ الزہرا کی خوش نصیبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ہی بچی کا نام زینب تجویز فرمایا جس کا مطلب ہے ''زین اَب'' عربی میں ''اَب'' باپ کو کہتے ہیں یعنی باپ کی زینت جیسے زُین العابدین عبادت گزاروں کی زینت و آرائش کو کہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بچی کو بغور دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اس کی شکل اپنی نانی جان خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ ملتی ہے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدّس بیٹی کا گھر بچوں کی رونق سے جنّت کا ایسا ٹکڑا بنا ہوا ہے جس میں زندگی کی ہر راحت موجود ہے۔

جنابِ زینب کُبریٰ سلام اللہ علیہا کے بعد ۷ ہجری میں جنابِ زینب سلام اللہ علیہا کی چھوٹی بہن اُمِ کلثوم سلام اللہ علیہا تشریف لائیں آپ بھی اپنی ہمشیرہ کی پوری تصویر تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے دو بچے جنابِ محسن اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو عطا فرمائے مگر یہ بچپن میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے آپ نے تینوں بیٹوں کے نام اپنی بڑی ہمشیرگان کے اسمائے مقدّسہ کی ترتیب سے انہی کی یاد میں زینب، اُم

Marfat.com

کلثوم اور رقیہ رکھے۔

تحقیقی بات

بَعض حضرات کا خیال ہے کہ جناب محسن علیہ السلام آپ کے گھر پیدا نہیں ہوئے بلکہ نرینہ اَولاد صرف حسن و حسین علیہم السلام ہی تھے لیکن یہ خیال قطعی طور پر نا درست اور غلط ہے جنابِ محسن علیہ السلام کی پیدائش مبارکہ پر اس قدر زیادہ روایات ہیں جن سے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں تاریخ وسیرت اور حدیث وفضائل کی کوئی بھی کتاب دیکھیں اُس میں آپ کی مندرجہ ذیل اولاد پاک ہی مذکور ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ الْمُحْسَنُ وَ زَیْنَبُ وَاُمِّ کُلْثُوْمِ وَرُقَیَّۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَام

Marfat.com

شہزادۂ بتول کی گُمشدگی

سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امامِ حسین علیہما السلام کے بچپن مبارک کا زمانہ ہے آپ دونوں بھائی یا گھر میں اکٹھے ہی کھیلا کرتے تھے یا اپنے نانا جان کے ساتھ جہاں آپ جایا کرتے تھے ساتھ ہوتے۔

اور اگر گلی میں بھی کھیلنے کا اتفاق ہوتا تو اکھٹے ہی کھیلا کرتے ایک روز جبکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور شیرِ خُدا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم جہاد پر تشریف لے گئے ہوئے تھے جنابِ امامِ حسین علیہ السلام کھیلتے کھیلتے کھجوروں کے درخت دیکھتے دیکھتے دوسرے محلّے میں پہنچ گئے وہاں صالحِ نام کے ایک یہودی کا مکان تھا اس نے آپ کو اُٹھالیا اور اپنے گھر میں لے جا کر چھپا دیا۔

سیّدہ کی پریشانی

اِدھر چند لمحوں کے بعد تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے صاحبزادے کو گھر میں نہ پایا تو بہت پریشان ہوئیں ایک طرف اپنے پردہ کا اِحساس ہے دوسری طرف جگر گوشہ کی جدائی نے سینے میں آگ لگائی ہوئی ہے آپ اِسی اضطراب و پریشانی کے عالم میں بار بار دروازے پر آتی ہیں پھر واپس چلی جاتی ہیں۔

روایت میں آتا ہے کہ لختِ جگر کی محبت میں آپ باہر کے دروازہ تک بہتر بار آکر واپس ہوئیں اِس شدید پریشانی اور اضطراب کے عالم میں

Marfat.com

بھی شہزادیٔ رسول نے اپنے پردے کی ردا کو داغدار نہ ہونے دیا اور گھر کے اندر ہی شہزادے کی جدائی میں تڑپتی رہیں اور پھر آپ نے اِسی پریشانی میں جنابِ حسن رضی اللہ عنہٗ کو فرمایا بیٹے اپنے بھائی کو تلاش کرو میرا دِل ڈوب ڈوب جاتا ہے۔

اِمام حسن کی بیقراری

جناب حسن علیہ السلام کی عمر بھی چھوٹی ہی تھی مگر بھائی کی محبّت نے آپ کو بھی بے قرار کر رکھا تھا آپ اِتنے عرصہ میں کئی بار گھر کے قریب اِدھر اُدھر کی گلیوں میں جا کر دیکھ کر آئے تھے اب والدہ مکرمہ کا حکم سُنا تو آپ نخلستانوں کی طرف نکل گئے اور صدا پر صدا دینے لگے۔

اَیْنَ اَنْتَ یَا حُسَیْنُ ،اَیْنَ اَنْتَ اِبْنُ عَلِیّ ، اَیْنَ اَنْتَ یَا قُرَّۃَ عَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ ،،

ترجمہ! یا حسین تم کہاں ہو اے ابنِ علی تم کہاں ہو اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تم کہاں ہو میرے بھائی آواز دو تم کہاں ہو تمہاری جدائی میں تمہارے بھائی حسن کی حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

بھائی حُسین آپ کدھر چلے گئے آپ کے فِراق میں امّی جان بہت پریشان ہیں آپ اسی طرح آوازوں پر آوازیں دے رہے ہیں کہ نخلستانوں سے ایک ہرن نکلا وہ قریب سے گزرنے لگا تو فاطمہ کے لال نے اسی پر سوال کر دیا۔

یَا ظَبِیُّ ھَلْ رَاَیْتَ اَخِیْ حُسَیْنًا

Marfat.com

اُے ہرن تو نے میرے بھائی حسین کو تو نہیں دیکھا۔
آہوئے خُوش خَرام اگرچہ بے زبان تھا مگر فاطمہ کے لال کا سوال تھا
اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے اسے زبان عطا فرما دی تو اس نے
نہایت ادب سے عرض کیا۔

یَا ابْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذَہٗ صَالِحُ بْنُ رَفْعَۃِ الْیَھُوْدِیّ
وَاَخْفَاہُ فِیْ بَیْتِہٖ

یعنی اے ابن رسول انہیں صالح بن رفعۃ یہودی پکڑ کر لے
گیا اور اُس نے اپنے گھر میں چھپایا ہوا ہے۔
جنابِ حسن مجتبیٰ علیہ السلام اس چھوٹی عمر میں بھی پُورے عزم و وقار
کے ساتھ صالحِ یہودی کے گھر پہنچ گئے اور جا کر اس کو آواز دی وہ باہر آیا تو
آپ نے فرمایا میرے بھائی حسینؑ کو واپس کر دو ورنہ یاد رکھو یہودی
مر جائیں گے میری امی جان بے حد پریشان ہیں اور اگر اُنہوں نے بد دعا
کر دی تو روئے زمین پر کوئی یہودی نہیں رہے گا۔
اور اگر میرے باپ کو پتہ چل گیا تو تم سب کو قتل کر دے گا ننھے سے
شہزادۂ بتول کا یہ جرأت مندانہ انداز دیکھا تو صالحِ کا دل کانپ گیا جانتا تو تھا
ہی کہ کون ہے پوچھا تمہاری امی جان کون ہیں؟
فصیحِ عرب کے نواسے جنابِ حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے نہایت
فصاحت و بلاغت سے جواب دیا میری امّی جان کے متعلق تم نہیں جانتے ؟

مادرم زہرہ و زہرا و روضۂ خضرا وصفوت خانوادۂ رسالت واسطہ قلادۂ عزت و

Marfat.com

صالح یہودی نے یہ فصیح وبلیغ تعارف سُنا تو دل کی حالت بدلنے لگی ذوق لینے کے لئے کہنے لگا صاحبزادے مجھے آپ کی والدہ گرامیہ کے متعلق تو معلوم ہوگیا ہے اپنے والدگرامی کا بھی تعارف کرادیں۔

آپ نے فرمایا کیا تم میرے والد کو بھی نہیں جانتے سنو!

پدرم شیرِ یزدان وشاہِ مردان وبدوشمشیر حرب کنندہ درمیدان وبدو نیزہ طعنہ زنندہ براہل انکار وعدوان بدوقبلہ بامصطفیٰ نماز ادا کردہ، وشب غار جان خود برائے سید انس وجان فدا کردہ وجبرائیل بجوانمردی اُواز آسمان ندا کردہ۔ خدائش علی نام کردہ۔ سید غالب محور فلک مواب علی بن ابی طالب۔

(روضۃ الشہداء ۸۶)

اسی طرح آپ نے اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فصیح وبلیغ تعارف پیش کیا تو صالح یہودی دل دے بیٹھا نواسہء رسول کے اندازِ گفتگو نے اس کے آئینہ قلب کو صیقل کردیا۔

آنکھوں میں نمی آگئی دوڑتا ہوا اندر گیا اور امامِ حسین علیہ السلام کو گود میں اُٹھالایا بھائی نے بھائی کو دیکھا تو ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے اور پھر وہاں سے اُچھلتے کودتے خُوش وخُرم گھر واپس آگئے۔

جلالت، درۂ صدفِ عصمت، غرہ چہرۂ علم وحکمت، نقطۂ دائرہ مناقب ومفاخر، لمعہ ناصیۂ محامدومآثر، وجودِ مبارکش از سیب بہشت سرشتہ، درقبالہ اُو آزادی عاصیان نوشتہ، مادرسادات مجمع سعادات چشمِ برہم نہادہ از بہر اواہل عرصات بتول عذرا فاطمہ زہرا۔

(روضۃ الشہداء ص ۸۶)

Marfat.com

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے دل کے چین کو بھائی کے ساتھ آتے دیکھا تو والہانہ آگے بڑھ کر گود میں اُٹھالیا پھر فوراً ہی نفلوں کی نیت باندھ کر سجدۂ شکر ادا فرمایا جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاد سے واپس تشریف لائے تو صالح آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اِسلام لے آیا اور اپنے گناہ کی رو رو کر معافی مانگنے لگا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِس بات کا سخت صدمہ تھا کہ اُن کی لختِ جگر کو اِس شخص نے پریشانی میں مبتلا کیا ہے۔ تاہم آپ کے جذبۂ رحمۃ اللعالمینی نے اس کو معاف فرما دیا اور پھر آپ نے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کے پاس رو رو کر صالح کی معافی مانگنے کا ذِکر کر کے اُن سے بھی معافی لے دی۔

دُنیا کی کوئی عورت سیّدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی مثل صابرہ اور شاکرہ نہیں ہوسکتی پھر بھی آپ کے دل میں اپنے بچوں کی بے پناہ محبت تھی گویا جس قدر زیادہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صبر و شکر اور رضا و قناعت کی دولت عطا فرمائی تھی اتنے ہی آپ کے دِل میں رحم و کرم اور شفقت و مامتا کے جذبات زیادہ تھے۔

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کیلئے جنّت کا کھانا

مریم کیلئے بے موسم کے پھل

قرآن مجید میں آتا ہے کہ جناب مریم علیہا السلام کو جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں رہتی تھیں جنّت کا رزق دیا جاتا تھا۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

جب زکریا اس کی عبادت کی جگہ پر جاتے تو وہاں نیا رِزق پاتے فرمایا یہ تیرے پاس کہاں سے آیا فرمایا اللہ کے پاس سے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے دے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۳۷)

زہرا کیلئے جنّت کا کھانا

مندرجہ بالا آیت کے تحت مُفسّرین کرام نے لکھا ہے کہ حضرت مریم کو جو رزق دیا جاتا تھا وہ جنت کے پھل ہوتے تھے اور اِسی مقام پر مفسّرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک دفعہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے غیب سے پکا پکایا گوشت اور روٹیاں آئیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قحط کے زمانہ میں فاطمہ کے پاس پکا ہوا

Marfat.com

گوشت اور روٹیاں آئیں اور پھر ہم نے گوشت اور روٹی کو ایک جگہ ملا دیا۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَآءَ فِیْ زَمَنِ قَحْطٍ فَاَھْدَتْ لَہٗ فَاطِمَۃَ رَغِیْفَیْنِ وَ بُضْعَۃُ لَحْمٍ اَثَرَتْہُ بِھَا۔ فَرَجَعَ بِھَا اِلَیْھَا وَقَالَ ھَلُمِّیْ یَابُنَیَّۃُ وَ کَشَفَ عَنِ الطَّبَقِ فَاِذَا ھُوَ مَمْلُوْءٌ خُبْزًا وَلَحْمًا۔

(کشاف ج ۱ ص ۳۵۹)

آپ فرماتے ہیں کہ ہم کو معلوم تھا کہ یہ کھانا اللہ کی طرف سے ہے۔

وَعَلِمْتُ اَنَّھَا نَزَلَتْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ لَھَا

آپ نے فرمایا !

اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ؟

بیٹی یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ؟

تو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب

کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکِ شَبِیْھَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔۔

بیٹی کا جواب سنا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی مثال قائم فرمائی۔

پھر آپ نے جناب علی اور حَسَن و حُسَین و دیگر اہلِ بیت کو جمع فرمایا

Marfat.com

حتیٰ کہ تمام سیر ہو گئے مگر کھانا پھر بھی ویسے ہی رہا اور پھر کھانا جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے ہمسایوں میں تقسیم کیا۔

ثُمَّ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِى بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَ جَمَعَ اَهْلُ بَيْتِهٖ حَتّٰى شَبِعُوْا وَ بَقِىَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ وَ اَوْسَعَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى جِيْرَانِهَا۔

(تفسیر کشاف جلد اول ص ۳۵۹)

یہ دُعا تھی ؟

یہی واقعہ دیگر کتبِ تواریخ وسیر میں اس طرح مَرقوم ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک روز بیٹی کے گھر تشریف لے گئے سیّدہ تعظیم کے لئے اٹھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر فرمایا بیٹی کیسا حال ہے ؟

عرض کیا بچے بھی تین روز سے بھوکے ہیں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل پر ایک چوٹ سی پڑی اور پھر بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰى مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَان

یا اللہ! محمد واہلِ بیتِ محمد پر رزق نازل فرما جیسے تو نے مریم بنتِ عمران پر نازل فرمایا۔ محبوب خدا کی دعا تھی کیسے مسترد ہوتی جواہر نگار زریں برتنوں میں پکا پکایا خوان نعمت بارگاہِ بنتِ رسول میں حاضر ہو گیا۔

Marfat.com

دعا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا ذرا اپنی کوٹھڑی میں تو نگاہ کرو کہ تمہیں کیا نظر آتا ہے۔

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا روانہ ہوئیں تو آپ کے پیچھے پیچھے جنابِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی جا رہے تھے اور جب آپ نے کوٹھڑی میں پہنچ کر دیکھا تو ایک جواہر نگار پیالہ ثرید سے بھرا ہوا رکھا ہے اور اس کے اوپر ایک پکے ہوئے گوشت کا ٹکڑا رکھا ہے اور اس میں سے کستوری جیسی خوشبو نکل نکل کر پھیل رہی ہے۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے وہ پیالہ اُٹھایا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر دیا آپ نے فرمایا کہ معبودِ محمد کا نام لے کر کھاؤ پھر جنابِ علی و فاطمہ اور حسن و حسین نے اس غیبی کھانے کو تناول فرمایا۔

(معارج النبوت جلد ۴ ص ۱) (روضۃ الشہداء ص ۹۷)

بعد ازاں فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے فاطمہ در مخدع خود داری و نگاہ کن چہ می بینی فاطمہ رواں شد و حسن و حسین عقب وے رویدند کاسہ دیدند مکلل بجواہر و در آں کاسہ ثرید و قطعہ گوشت پختہ بر لائے آں نہادہ و از وی بوئے می وزید بر مثال بوئے مشک فاطمہ کاسہ را بیرون آورد پیش پدر بزرگوار خود نہاد۔

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ کلوا باسم آلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخورید بنام خدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس داماد و دختر و سبطین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تناول فرمود۔

Marfat.com

سخاوت کا انعام

کتبِ تفاسیر میں آتا ہے کہ ایک دفعہ شہزادیء رسول سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کے دونوں صاحبزادے سیدنا حسن علیہ السلام اور سیدنا حسین علیہ السلام بیمار ہو گئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزوں کی منت ماننے کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ جنابِ حیدر کرار رضی اللہ عنہٗ اور جنابِ فاطمۃ الزہرا رضی للہ تعالیٰ عنہا نے تین روزے رکھنے کی منت مان لی اللہ تبارک وتعالیٰ نے صاحبزادگانِ بتول کو جلد ہی شفا عطا فرما دی۔

گھر میں تو فاقوں کی وجہ سے پہلے ہی روزوں جیسا معاملہ تھا تاہم

مزید روایت

و در روایتے آمدہ کہ ہفت شبانہ روز آں طعام براں منوال در آں خانہ نہادہ بود و دریں مدت اہل بیت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام تا چاشت و شام ازاں می نوشیدند و ذرہ کم نمی شد۔ روزے شاہزادہ حسن از خانہ بیرون آمد و لقمہ ازاں گوشت در دست وے دا شت زن یہودی آں را بدید پس گفت اے اہل بیت جوع شمارا ایں نوالہ را حوالہ من کن ازاں جا کہ کرم جبلی شاہزادہ دست دراز کردتا آں لقمہ را بداں زن و ہد آں را از دست وے در ربودند و کاسہ را نیز از خامہ بہ بالا بردند حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ اگر اظہار ایں معنی نمی شد تا مدت حیات ایں طعام انقطاع نمی یافت۔

(روضۃ الشہداء ۱۷۹)

Marfat.com

روزوں کے لئے سحری اور افطاری کا اہتمام ضروری تھا مگر خدا کی قدرت دیکھئے کہ دونوں عالم کے تاجدار کی بیٹی کے گھر میں اِس قدر آٹا بھی موجود نہیں کہ روزہ افطار کرنے کے لئے چند روٹیاں ہی پکالی جائیں۔

تاجدارِ ہَل اتی اَمیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم شمعون یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اِس سے تین صاع جو اُدھار لا کر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو پیش کر دیئے رسولِ معظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی نے وہ جَو صاف کئے اور اُنہیں چکی میں پیسنا شروع کر دیا تیسرا حصّہ آٹا تیار ہو گیا تو آپ نے اُسے گوندھ کر پانچ روٹیاں تیار فرمائیں آپ کے پاس فضّہ کنیز تھی اور وہ بھی روزے سے تھی۔

مغرب کے وقت روزہ کی افطاری کی تیاری ہو رہی تھی کہ دروازہ کے باہر سائل نے آواز دی السلام علیکم یا اہل بیت محمد! مسکین ہوں اور روٹی کا سوال ہے اہلِ بیت رسول سے سوال کیا گیا تھا کیسے انکار کرتے؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے حصّے کی روٹی اُٹھائی اور سائل کی طرف چلے تو مجسمۂ اِیثار و سخاوت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا سرتاج! یہ میرے حصے کی روٹی بھی سائل کو عطا کر دیجئے آپ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حصہ کی روٹی بھی اُٹھالی تو فضہ کنیز نے عرض کیا آقا میری بھی تربیت آپ کے زیرِ سایہ ہو رہی ہے میرے حصہ کی روٹی بھی سائل کو عطا فرما دیں۔

والدین کی شانِ سخاوت دیکھی تو جنابِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی اپنی روٹی پیش کر دی پانچ روٹیاں ہی پکائیں تھیں اور پانچوں ہی

Marfat.com

سائل کو عطا فرما دی گئیں اور خاندانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہو گیا۔

دوسرے روز پھر روزہ تھا جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر تیسرا حصہ جَو لے کر آٹا تیار فرمایا اور پانچ روٹیاں پکا لیں۔ افطاری کا وقت قریب آیا تو دروازہ پر سائل نے آواز دے دی السلام علیکم یا اہلِ بیتِ محمد! یتیم ہوں خدا کے نام پر روٹی کا سوال ہے بالکل پہلے دن کی طرح سب نے اپنی اپنی روٹی پیش کر دی اور پانی سے روزہ افطار کر لیا سائل نے پانچوں روٹیاں کپڑے میں ڈالیں اور دُعا دیتا ہوا واپس ہو گیا۔

آج تیسرا اور منّت کا آخری روزہ ہے تیسرا حصہ جَو باقی پڑے ہوئے تھے سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے انہیں بھی چکی میں پیسنا شروع کر دیا۔

آٹا تیار ہو گیا تو روٹیاں پکا لی گئیں افطاری کی تیاری ہونے لگی تو باہر سے آواز آئی یا اہلِ بیتِ محمد! قیدی ہوں روٹی کا سوال ہے۔

کوئی دُنیا دار ہوتا تو پکار اُٹھتا کہ یہ کیا مصیبت ہے جاؤ بابا معاف کرو۔ مگر یہ تو خاندانِ رسول تھا یہ لوگ تو ایثار و قربانی اور عطا و سخا کے پیکر تھے کسی کے چہرے پر ملال تک نہ آیا۔ پہلے اور دُوسرے دن ہی طرح سب نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی سائل کو عطا فرما دی۔ سوالی دُعا دیتا ہوا واپس چلا گیا اور اہل بیت رسول پانی سے روزہ افطار کر کے مصروفِ عبادت ہو گئے۔

پہلے بھی فاقوں پر فاقے آیا کرتے تھے اور اب تو تین دن سے مسلسل روزہ تھا نقاہتِ جسمانی میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا تھا جناب حیدرِ

Marfat.com

کرار نے دونوں صاحبزادوں سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امامِ حسین علیہما السلام کو ساتھ لیا اور بارگاہِ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو گئے۔

آپ مسجدِ نبوی کی محراب میں تشریف فرما تھے بھوک کی شدت سے نواسوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو بیقرار ہو گئے اِسی عالم میں نزولِ وحی شروع ہو گیا۔ جبریل نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی اہلِ بیت کے اِمتحان کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے میں ہی مسلسل تین روز مسکین یتیم اور قیدی بن کر حاضر ہوا ہوں۔ خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝

ترجمہ! اور کھانا کھلاتے رہتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہم تو تمہیں بس اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور نہ تم سے اس کا عوض چاہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار کی طرف سے اندیشہ رکھتے ہیں ایک تلخ اور سخت دن کا سو اللہ ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا کرے گا۔

(سورۃ الدھر آیت ۸۔۱۱)

تفاسیر میں ان آیات کریمہ کا شانِ نزول اس طرح بتایا گیا ہے۔

Marfat.com

تفسیر کبیر الرازی

اِنَّ هٰذِهِ الْاٰیَاۃُ نَزَلَتْ فِیْ حَقِّ عَلِی ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔وَ الْوَاحِدِیُّ مِنْ اَصْحَابِنَا ذَکَرَ فِیْ کِتَابِ الْبَسِیْطِ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ حَقِّ اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْهُمَا السَّلَامُ فَرُوِیَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ عَلَیْهُمَا السَّلَام مَرِضًا فَعَادَهُمَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِنْ شَعِیْرٍ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ صَاعًا وَ اخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ اَقْرَاصٍ عَلیٰ عَدَدِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلُ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (اَنَا) مِسْکِیْنُ مِنْ مَسَاکِیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اَطْعِمُوْنِیْ اَطْعَمَکُمُ اللّٰهُ اَخَذَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَدَخَلُوْا عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ مَعَهُمْ فَرَائِیْ فَاطِمَةُ فِیْ مِحْرَابِهَا۔

(تفسیر کبیر ۲۷۶۔ج۸)

تفسیر مدارک

نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ فِضَّةٍ جَارِیَّةٍ لَهُمَا لَمَّا مَرَضَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَانَذَرُوْاصَوْمَ ثَلٰثِةِ اَیَّامٍ فَاسْتَقْرَضَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ مِنْ یَهُوْدِیٍّ ثَلَاثَةُ اَصْوٰعٍ مِنْ الشَعِیْرِ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کُلَّ یَوْمٍ صَاعًا وَ خُبِزَتْ فَاَرَادَ بِذَالِکَ ثَلَاثَۃُ عَشَا یَا عَلٰی اَنْفِسِھِمْ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَ اَسِیْرًا وَلَمْ یَرْزُقُوْا اِلاَّ بِمَآءٍ فِیْ وَقْتِ اَفْطَار (انتھیٰ بلفظہٖ)،،

(تفسیر مدارک ص ۲۱۸۔ج ۴)

تفسیر نیشاپوری

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مَرَضًا فَعَادَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مَعَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَسَنَ لَوْ نَذَرْتَ وَلَدَکَ فَنَذَرَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ فِضَّۃٌ جَارِیَۃٌ لَّھُمَا اَنْ یَّرَا ھُمَا اللّٰہُ اَنْ یَّصُوْمُوْا ثَلَاثَۃُ اَیَّامٍ فَشَفَیَا وَمَا لَھُمَا شَیْءٌ فَاسْتَقْرَضَ عَلِیٌّ مِنْ شَمْعُوْنِ الْخَیْبَرِیِّ الْیَھُوْدِیِّ اَصْوٰعٌ مِنْ شَعِیْرٍ،،

(تفسیر نیشاری پوری حاشیہ ابن جریر ص ۱۱۲۔۲۹)

اِن کے علاوہ بھی متعدد تفاسیر مبارکہ میں سورۃ دھر شریفہ کی اِن آیاتِ مقدسہ کا تقریباً یہی شانِ نزول بتایا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی مرتبت شہزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے جذبۂ سخاوت ورحم کا اِحاطہ واستعیاب کیا ہی نہیں جاسکتا آپ نے اپنے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تربیت ہی یہ حاصل کی تھی کہ خود بھوکا رہنا پڑتا ہے تو رہ لو مگر سائل کو دروازے سے خالی نہ لوٹاؤ۔

Marfat.com

اِنتہائے سخاوت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہٗ روایت بیان فرماتے ہیں کہ بنی سلیم قبیلے کا ایک اِعرابی دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا اور آتے ہی گستاخانہ انداز میں خرافات بکنے لگا۔

ماہتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرداگرد ستاروں کی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جھُرمٹ لگا ہوا تھا اُنہوں نے اس اعرابی کی بیباکانہ گفتگو سنی تو سب کے چہرے آتشِ غضب سے سرخ ہو گئے جنابِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ نے انتہائی غیظ کے عالم میں تلوار کھینچ لی اور اُس گستاخ کا سر قلم کرنے لگے مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رحمۃٌ للعالمینی کو ایسا کرنا گوارا نہ ہوا۔

آپ نے سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کو فرمایا عمر اسے چھوڑ دو یہ ناسمجھ ہے رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حُسنِ اخلاق دیکھا تو اعرابی نے آنکھیں نیچی کرلیں اور آپ کے قدموں میں گر گیا اور بصد ادب کہنے لگا اُے شہنشاہِ مملکتِ رحم وکرم میرا نام بھی اپنے غلاموں میں شامل کرلیجئے۔ آپ نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے اسے حلقہ بگوش اسلام کرلیا۔

تَوحید ورسالت کا اقرار کرلینے کے بعد اس اعرابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اِنتہائی مفلس وقلاش اور نادار ومحتاج ہوں خود بھی بھوکا ہوں اور میرے اہل وعیال بھی بھوکے ہیں میری یہ مصیبت دور فرمائی جائے شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کرکے فرمایا۔

Marfat.com

کون ہے وہ جو اس کو ایک اُونٹ پیش کرے اِرشادِ محبوب سنا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ گردن خم کر کے کھڑے ہو گئے اور عرض کی آقا! میرے پاس ایک ہی ناقہ ہے سو وہ میں اِسے اَبھی لائے دیتا ہوں۔

پھر آپ نے فرمایا! کون ہے وہ جو اِس کے ننگے سر کو چُھپائے مولائے کائنات سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ اُٹھے اور سرِ اَقدس سے اپنا عمامہ اُتار کر اُس کے سر پر رکھ دیا اور خود معمولی کپڑے سے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا۔

پھر آپ نے فرمایا! کون ہے جو اِس کے اہل وعیال کیلئے کھانے کا اِنتظام کرے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے یہ اِسلام کا وہ سخت ترین دور تھا جب اَصحابِ صُفّہ و دیگر حضرات کو کئی کئی وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا۔

لباس کی کمی اور غربت کا یہ عالم تھا کہ سارے جسم کو صرف ایک معمولی چادر سے ڈھانپنا پڑتا بہر صُورت اِمام اَلانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشاد سُنا تو صحابہ کرام کے چہروں پر حَسرت ٹپکنے لگی سبھی کے دل میں یہ خیال بار بار کروٹیں لے رہا تھا کہ کاش آج ہمارے پاس غلّہ ہوتا تو محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشنودی بھی حاصل ہو جاتی اور تعمیلِ ارشاد بھی کر لیتے۔

مجلس میں حاضر صحابہ کو خاموش دیکھا تو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کو فرمایا کہ اِسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور دیگر مہاجرین واَنصار صحابیوں کے گھروں میں جاؤ جہاں سے جو

Marfat.com

کچھ بھی دستیاب ہو لے کر اسے دے دو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، مؤدبانہ اُٹھے اِعرابی کو ساتھ لیا اور جو صحابی دربارِ رسالت میں موجود نہیں تھے اُن کے گھروں میں پھرنا شروع کر دیا مگر ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، نے دل میں خیال کیا کہ اَب اُس آستانہ عطا اور بحرِ سخا کی طرف چلنا چاہیئے جہاں سے مایوسی کا اِمکان ہی نہیں۔

چُنانچہ آپ اعرابی کو ساتھ لئے آستانِ زہرا پر حاضر ہو گئے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے پردے کی اوٹ سے اُن کی آمد کا مطلب دریافت فرمایا تو جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سارا حال مِن وعن عرض کر دیا۔

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی نے دروازے پر سائل کو دیکھا تو جذبۂ سخاوت جوش میں آ گیا گھر بھر میں اچھی طرح نظر دوڑائی مگر وہاں اللہ کے نام کے سوا کوئی چیز نظر نہ آئی بس صرف آپ کی اپنی ایک چادر مقدس تھی بار بار نظر اُٹھتی تھی اور اِس ردائے پاک پر آ کر ٹھہر جاتی تھی۔

بظاہر کسی کو چادر عطا کر دینا بڑی معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے مگر جب گھر میں صرف ایک ہی چادر ہو اور وہ بھی اُس پردہ نشین کی چادر جس کے رُخِ اَنور کی طرف فرشتے بھی نظر نہ اُٹھاتے ہوں جو کئی کئی دن تک بھوکی تو رہ سکتی ہو مگر پردہ کی طرف سے ایک لمحہ بھی کوتاہی نہ فرماتی ہو اُس کا سائل کو اپنی چادر عطا فرما دینا بہت بڑی بات ہے۔

بہرحال آپ نے اللہ کا نام لے کر ردائے مقدسہ اُٹھائی اور جنابِ

Marfat.com

سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ کو عطا فرما کر کہا کہ اِسے شمعون یہودی کے پاس لے جائیں اسے کہنا کہ یہ بنتِ رسول کی چادر ہے اِسے خرید لو اور اس کی قیمت کا جس قدر غلّہ آتا ہے اِس اعرابی کو دے دو۔ جناب سلمان رضی اللہ عنہٗ نے ردائے زہرا کو آنکھوں سے لگایا اور شمعون یہودی کے پاس آ گئے۔

اُسے چادر دیکر فرمایا کہ یہ خرید لو اور اِس کے عوض میں جتنا غلّہ بنتا ہے اِس سائل کو دے دو۔

شمعون نے پوچھا! آپ یہ چادر کہاں سے لائے ہیں؟

حضرت سلمان نے اس کے جواب میں اِعرابی کی آمد اور حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے چادر عطا فرمانے کا پورا واقعہ اُسے سنا دیا۔

شمعون یہودی نے یہ واقعہ سُنا تو تڑپ کر رہ گیا اُس نے کہا جس شخص کی بیٹی کا یہ کردار اور ایثار ہے وہ شخص بلاشبہ خدا تعالیٰ کا سچا رسول ہے میں اس کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لاتا ہوں آپ سب سے پہلے مجھے مسلمان کریں باقی کام بعد میں ہوگا پھر وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوا۔

بعد ازاں اس نے کثیر مقدار میں غلّہ اس شخص کو بھی دیا اور جنابِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر بھی ہدیۃً غلّہ وغیرہ بھیج کر نہایت اَدب و اِحترام کے ساتھ آپ کی چادر مبارک واپس کر دی۔

رِدائے فاطمہ سرمایۂ عصمت

رِدائے فاطمہ تو سرمایۂ عصمت کائنات تھی غیرتِ خُداوندی کب

Marfat.com

گوارا کرسکتی ہے کہ جس فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہ کے پردے کا تحفّظ کرتے ہوئے قیامت کے دن تمام لوگوں کو بشمول انبیاء ورُسل نگاہیں نیچی کرنے کا حکم دیا جائے گا اُس فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے سر کی رِدا فروخت ہوجائے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سخاوت اور سائل نوازی کا مقام کِس قدر بلند ہے اِسی مقام پر ترجمانِ اہل سنت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مزرعِ تسلیم رَا حاصِل بتُول
مَادراں رَا اُسوۂ کامِل بتُول

بہرِ مُحتاجے دِلش آں گونہ سوخت
با یہودے چادرِ خُود را فروخت

Marfat.com

قیمتی تحفہ

حبشہ کے بادشاہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں چند قیمتی تحائف بھیجے جو آپ نے مستحقین میں تقسیم فرما دیئے اِن تحائف کے علاوہ اِنتہائی قیمتی اور جواہر نگار ایک جوڑا بازو بند اُس نے خاص طور پر جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے بھیجا تھا اور تاکید کر دی تھی کہ بازو بندوں کی یہ جوڑی براہِ راست بنتِ رسول علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے گھر پہنچا دی جائے۔

چنانچہ وہ بازو بند خدامِ نجاشی نے بارگاہِ بتول میں پہنچا دیئے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بچپن سے ہی زیورات کے ساتھ رغبت نہیں تھی جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ نے اپنی پانچ سال کی عمر مبارکہ میں ہی زیورات پہننے سے انکار کر دیا تھا۔

اور پھر آپ نے تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملنے والے اپنے جہیز کے بازو بند بھی راہِ خدا میں خیرات کر دیئے تھے نجاشی کے بھیجے ہوئے بازو بند آپ نے ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر اِس خیال سے پہن لئے کہ اُسے اِس کا پورا پورا اَجر نصیب ہو جائے۔

چند گھڑیوں کے بعد اِمام الانبیاء تاجدارِ مدینہ احمد مجتبیٰ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بیٹی کے گھر تشریف لے آئے۔ بصد ادب و احترام ابّا حضور کے استقبال کے لئے اُٹھ کر آگے بڑھیں۔ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے بیٹی کے سر کو چوما اور

Marfat.com

ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بیٹی کے ہاتھوں میں چمکتے ہوئے جواہر نگار کنگن دیکھے تو فرمایا۔

بیٹی! ہم نے تو دُنیا کے بدلے آخرت کو قبول کر رکھا ہے اور دُنیاوی نعمتوں پر آخرت کی نعمتوں کو ترجیح دے رکھی ہے پھر تُو نے یہ اِس قدر قیمتی بازو بند کیسے پسند کر لئے۔

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے گردن جھکا کر عرض کیا یہ نجاشی کا تحفہ آیا تھا میں نے ابھی تھوڑی دیر ہوئی پہنے تھے اور ابھی اُتار دیتی ہوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید ناصحانہ گفتگو فرما کر واپس تشریف لے آئے اور جنابِ سیّدہ نے وہ اُسی وقت فروخت کرنے کے لئے بھیج دیئے

بازُو بند بازار میں پہنچ چکے ہیں مگر سیّدہ نِساء العالمین سلام اللہ علیہا بے حد غمزدہ اور پریشان ہیں آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور بار بار غش آ رہا ہے آپ فرما رہی ہیں کاش میں یہ بازو بند نہ پہنتی کاش مجھے یہ تحفہ ملا ہی نہ ہوتا جو میرے ابا حضور کا دل دکھانے کا باعث بنا خداوندا مجھے معاف فرما دینا۔

اور پھر فروخت شدہ زیور کی رقم گھر آ گئی تو آپ نے کسی کو بھیج کر عام منادی کروا دی کہ غرباء و مساکین بنتِ رسول کے دروازہ پر جمع ہو جائیں

فاطمہ نعرہ بزد و بے ہوش شد و برزمین اُفتاد و آب از چشم ہائے مبارک او می رفت و ہر بار می گفت اے فاطمہ وائے بر جانِ تو وائے بر جانِ تو۔

Marfat.com

چنانچہ قطار اندر قطار محتاج اور نادار جمع ہونا شروع ہو گئے پھر آپ نے وہ ساری رقم محتاجوں میں تقسیم کر دی۔

(کتاب الفضائل ص ۱۶۸)

درحال ہر دو دستوانہا را فروختند درمدینہ ندا کردند کہ اے فقراء بدوید درخانہ مرتضیٰ و فاطمۃ الزہرا کہ صدقہ می دہند از ہر طرفے فقیران می دویدند۔

(کتاب الفضائل ۱۶۹)

فقراء کے شور وغل کی آواز جنابِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گوش مبارک تک پہنچی تو آپ نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اِستفسار فرمایا کہ یہ شور کیسا ہے ؟

اُنہوں نے عرض کیا نجاشی کے بھیجے ہوئے کنگن فروخت کر کے آپ کی بیٹی اُن کی رقم فقیروں میں تقسیم فرما رہی ہے۔ اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُنا تو اسی وقت پابرہنہ بیٹی کے گھر تشریف لے آئے۔

غلغلہ از صدائے فقیراں خواست آواز آں گوش مبارک پیغمبر افتاد پرسید عائشہؓ گفت یارسول اللہ فاطمہ صدقہ می دہد گفت اوراسیم از کجا گفت دو دستوانہ کہ نجاشی فرستادہ بود آں را صرف کردہ بدرویشاں میدہد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پابرہنہ طرفہ خانہ فاطمہ رسید چوں فاطمہ را در اندوہ دید او را در کنار گرفت و ہر دو میگریستند گفت! اے جان بابا اکنوں از تو خوشنودم فخر نا از فقر است نہ از زر و زرینہ واگر ما زقرینہ پوشم فردائے قیامت شفاعت گنہگاراں چگونہ کنم۔

(کتاب الفضائل ص ۱۶۹)

Marfat.com

جناب سیّدہ فوراً اِستقبال کے لئے اُٹھیں اور بابا جان کو سلام عرض کیا آپ نے دیکھا کہ جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی ہیں اور چہرۂ انور بھی انتہائی غمزدہ ہے آپ نے بیٹی کو آغوش میں لیا اور باپ بیٹی دیر تک اشک بہاتے رہے۔

آپ روتے ہوئے فرما رہے تھے کہ بیٹی ہمیں قیامت کے دِن گُنہگاروں کی شفاعت کرنا ہے اِس لئے دُنیا کی راحت چھوڑ کر ہم فقر اِختیار کر چکے ہیں۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے باپ کی شفاعت بھری گفتگو سنی تو دل اور بھی بھر آیا بہر صُورت آپ کو کافی قرار حاصل ہو گیا۔

اِس روایت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ فرماتے تو جنابِ سیّدہ وہ بازو بند اپنے ہی پاس رکھتیں۔

کیونکہ شہزادیٔ رسول کی تو شروع ہی سے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایسی ہی تربیت فرما رکھی تھی کہ دُنیا کی ہر چیز راہِ خدا پر نثار کر دو اور آپ طبعاً بھی فقر و فاقہ ہی کو پسند فرماتی تھیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ بھی فرماتے تو وہ بازو بند آج نہیں تو کل راہِ خدا پر ضرور ہی خیرات کر دیئے جاتے اور ہمارے اِس موقف کی تصدیق درج ذیل واقعہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

گُلوبند کا تحفہ

سید الشہداء جنابِ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی

Marfat.com

نے ایک طلائی گلوبند جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی بارگاہِ اَقدس میں ہدیۃً پیش کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اسے زیب گلوئے مبارک بھی کیا جائے۔

چنانچہ بنتِ رسول نے وہ گلوبند پہن لیا۔ چند لمحات ہی گزرے تھے کہ ایک ضعیف و کمزور سائل نے آپ کے دروازہ پر صدا دی۔

یا اہلِ بیت محمد! بھوکا بھی ہوں اور کمزور بھی خدا کے نام پر کچھ عطا کیا جائے جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس اُس وقت وہی گلوبند موجود تھا آپ نے اُسے اللہ کا نام لے کر گلے سے اُتارا اور سائل کو بھیج دیا۔

(ماخوذ الزہرا ص ۵۱)

اِس قسم کے ایک دو نہیں بہت سے واقعات کتابوں میں موجود ہیں جن سے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے طبعی فقر و درویشی کی نشاندہی ہوتی ہے آپ کے گھر میں ایسی غریبی نہیں تھی کہ آپ کو کوئی چیز میسّر ہی نہ آتی تھی کیونکہ آپ کی زندگی میں ایسے ایسے مواقع بھی آئے کہ آپ کی خدمت میں دُنیا کی نادر ترین چیزیں پیش کی گئیں مگر آپ نے وہ سب کچھ راہِ خدا پر نثار کر دیا آپ کا فقر و فاقہ اِختیاری تھا اگر آپ کے پاس کوئی چیز موجود ہی نہ ہوتی تو آپ کیا تقسیم فرماتیں۔

شہزادوں کا بستر

تاجدارِ دو عالم، باعثِ تکوین کائنات، وجہِ تخلیق اَرضین و سمادات اِفتخار مَوجُودات، سلطان الانبیاء، مالک و مختارِ ارض و سما، شہنشاہِ دوسرا، احمد مجتبیٰ حضرت

Marfat.com

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ اقدس پر کسی سائل نے صدا دے دی۔

شہنشاہِ عالم! بھوکا ہوں کچھ عطا فرمایئے آپ حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں تشریف فرما تھے گھر بھر میں نگاہ دوڑائی مگر کوئی چیز بھی ایسی نظر نہ آئی جو سائل کو عطا فرمائی جاتی۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سائل کو فرمایا! دوست اس وقت محمد عربی کے گھر میں روٹی کا ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں جو تمہیں عطا فرما دیا جاتا بہر حال تمہیں دربارِ رسول سے مایوس نہیں جانا پڑے گا ہم تمہیں ایسی جگہ بھیجتے ہیں جہاں سے ضرور تمہاری حاجت برآری ہو جائے گا۔

چُنانچہ آپ نے اُسے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر بھیج دیا۔ سائل نے دروازۂ زہرا پر صدا دی یا اہلِ بیت محمد! بھوکا ہوں اور روٹی کا سوال ہے اُس کی درد بھری صدا میں گہرے کرب کا اظہار ہوتا تھا تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی کا دل ہل گیا۔

گھر میں دو روز کا فاقہ بھی ہے اور کوئی ایسی چیز بھی موجود نہیں جو سائل کو عطا فرمائی جائے صرف بکری کی کھال کا ایک نہایت خوبصورت جاءنماز ہے جس پر شہزادگانِ بتول سیّدنا اِمامِ حسن اور سیّدنا امامِ حسین علیہما السّلام سوئے ہوئے ہیں آپ نے آہستہ سے ایک شہزادے کو اُٹھایا اور زمین پر لٹا دیا پھر دوسرے شہزادے کو اُٹھایا اور بھائی کے پہلو میں لٹا دیا اور شہزادوں کا وہ بستر جھاڑ کر سائل کے حوالے کر دیا اور فرمایا ! بابا اس وقت یہی ہے اسے فروخت کر کے کھانے کا اِنتظام کر لو اگر اس وقت کچھ اور بھی ہوتا تو بنتِ رسول تمہیں عطا کر کے اور زیادہ خوش ہوتی۔

Marfat.com

اِس قسم کے واقعات سے اَیسے معلوم ہوتا ہے جیسے کنوزِ رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تقسیم فرمانے والی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہی ہیں اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد پاک ہے کہ!

اَللّٰہُ مُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ ! یعنی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور ہم تقسیم فرماتے ہیں بِلا شبہ خدا تعالیٰ نے دونوں جہان کے خزانے آپ کو عطا فرما رکھے ہیں اور آپ ہی دونوں جہان کو ہر چیز تقسیم فرماتے ہیں۔

مگر اِس کے ساتھ ہی اِس حقیقت سے بھی اِنکار نہیں کیا جا سکتا کہ حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی طرف سے عطا ہونے والے خزانوں کی تقسیم اپنی صاحبزادی والا شان سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سپرد فرما رکھی ہے۔

جس نے جب بھی جو بھی رسولِ ہاشمی علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم سے لینا ہے وہ شہزادیٔ رسول کی وساطت سے ہی ملے گا اور بلا شک وریب آپ رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خزانوں کی قاسمہ ہیں۔

بغیر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازے کا سائل بنے اور آپ کا دروازہ کھٹکھٹائے کبھی کسی کو کوئی چیز دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل نہیں ہو سکتی اِس لئے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی کے خزانوں کی مختار ہیں اور یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس کے لئے کتب وتفاسیر واحادیث میں بیشمار شواہد موجود ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی تعلیم کا ماحصل یہی ہے اور جو مدارج ومناصب بھی ملیں گے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ وصدقہ سے ہی ملیں گے۔

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مقامِ فقر

سُلطان العارفین حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب فقر کی اِنتہا ہوتی ہے تو وہ اللہ ہو جاتا ہے یعنی فنا فی اللہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے آپ نے اِس مقام کا نام تم الفقر فھو اللہ رکھا ہے یہ مقام بیان کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ صرف سات رُوحیں ایسی ہیں جو اِس مقامِ عظیم یعنی تم الفقر فھو اللہ پر فائز ہیں دوسری ہر قسم کی سیادت کی طرح اِن سات رُوحوں کے سلطان بھی سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور اِن ساتوں میں جو رُوحِ اوّل ہے وہ خاتونِ قیامت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ہے۔

اِن اَرواح کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ ان ارواحِ مقدّسہ پر ایک لمحہ اور پلک جھپکنے کی دیر میں ستر ہزار تجلیات انوارِ الٰہیہ کی وارد ہوتی ہیں مگر وہ آہ تک نہیں کرتے اور دَم نہیں مارتے بلکہ ھل من مزید فرماتے ہیں یعنی اس سے اور زیادہ تجلّیات کا وُرود ہو اور ان لوگوں کو خدا تعالیٰ لا یحتاج کر دیتا

اذ تم الفقر فھو اللہ فقر ھر ایشاں عطا پس حیاتِ ابدی و تاجِ عزّ و سروری الفقر لا یحتاج الا ربہ ولا الیٰ غیر و در ھر لحہ و طرفۃ العین ھفتاد ھزار لمعات جذبات انوارِ ذات بر ایشاں وارد دم نہ زدند و آھے نہ کشیدند ھل من مزید مے گفتند (الخ)

و ایشاں سلطان الفقر اسید الکونین اندر وحِ اول خاتونِ قیامت رضی اللہ عنہا،،

(رسالہ روحی قلمی ص ۱۲)

Marfat.com

ہے انہیں کوئی ضرورت اور کوئی حاجت باقی نہیں رہتی اور وہ حیاتِ ابدی کے مالک بن جاتے ہیں سُلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اس طرح ہے۔

اپنے لئے سوال

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ربّ العزّت نے فی الواقع لَایحتاج کر دیا تھا آپ کو ہر قسم کی خواہشات سے بے نیاز کر دیا تھا اور اِسی کو تَم الفقر فھو اللہ کا مقام کہا جا سکتا ہے۔

سُلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے اِس قول کی تائید اِمام الاولیاء شہزادہ بتول نواسۂ رسول حضرت اِمام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہٗ کے اِس ارشاد سے بھی ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہماری والدہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اکثر پُوری پُوری رات عبادت میں بسر کرتیں اور تمام شب رو رو کر گزارتیں مگر خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے وقت اپنی ذات کے لئے کبھی کوئی چیز طلب نہ فرمائی۔

حضرت علی سے سوال

شہزادیٔ رسول جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی مبارک کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک روز شیرِ خدا مشکل کشا تاجدارِ ہل اَتی سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ نے جنابِ سیدہ رضی اللہ عنہا سے کچھ کھانے کے لئے طلب کیا۔

Marfat.com

آپ نے فرمایا ! یا علی تین روز سے گھر میں جَو کا ایک دانہ بھی نہیں۔

جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے سُنا تو تڑپ کر رہ گئے آپ خود تو فاقوں پر فاقے کرنے کے عادی تھے ہی بنتِ رسول کے فاقوں کا خیال کر کے آپ بے قرار ہو گئے اور فرمایا اَے بنتِ رسول آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں جیسے بھی ہوتا آپ کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کر دیتا۔

شہزادیٔ مصطفیٰ سلام اللہ علیہا نے غمزدہ تبسّم سے جواب دیا سرتاج مجھے کچھ مانگنا آتا ہی نہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میرے بابا جان نے مجھے یہاں آتے وقت نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹی علی کو پریشان نہ کرنا اور اس سے سوال کر کے اُسے شرمندہ نہ کرنا۔

یہ ہے بنتِ رسول خاتونِ قیامت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مقامِ فقر و اِستغناء کا تحفّظ کہ اپنے شوہر سے سوال کرنے پر بھی حکمِ رسول نے پابندی لگا رکھی ہے۔

باپ بیٹی کا فقر

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مقدّس شہزادی کی تربیت خالص درویشانہ اور فقیرانہ ماحول میں فرمائی تھی یہی وجہ تھی کہ آپ فقر کی تمام منازل عمرِ مبارک کے ابتدائی دَور میں ہی طے فرما چکی تھیں۔

شہزادیٔ کونین خاتونِ قیامت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے ہر قسم کی محنت و مشقت اور تکلیف و مصیبت کو پوری رضا و رغبت سے قبول فرما

Marfat.com

رکھا تھا آپ کسی بھی ابتلاء وآزمائش کے وقت ہرگز شکوہ وشکایت نہ فرماتیں بلکہ اَپنے تربیت دہندہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں بھی بغیر ان کے پوچھے کسی دکھ درد کا اظہار نہ فرماتیں۔

ایک دن آپ اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے تو آپ آٹا بھی گوندھ رہی تھیں اور تلاوتِ قرآن بھی فرما رہی تھیں آپ نے جسمِ مقدس پر اُونٹ کی کھال پہنی ہوئی تھی جس پر تیرہ پیوند لگے ہوئے تھے شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کی طرف دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور روتے ہوئے فرمایا میری بیٹی اللہ تعالیٰ تجھے اور بھی صبر عطا فرمائے۔

بیٹی تیرے دکھوں کو دیکھ کر باپ کے دل پر چوٹ تو ضرور تو پڑتی ہے مگر ہم نے سب کچھ خود ہی اِختیار کیا ہے ہم نے دُنیا کے بدلے آخرت کو قبول کیا ہے اس لئے غربت وافلاس کے صدمات اُٹھانا ہی پڑیں گے۔

نقاہت کیوں ہے

ایک روز تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹی کے گھر تشریف لائے دیکھا تو آپ کا چہرہ اُترا ہوا تھا بیقرار ہو کر پوچھا بیٹی کیا بات ہے تمہارا چہرہ کیوں اُترا ہوا ہے عرض کیا ابا جان !ایسی کوئی بات نہیں بھوک کی وجہ ہو سکتی ہے۔

تین روز سے کھانے کو کچھ نہیں ملا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے پھر فرمایا بیٹی !تیرا باپ بھی تین روز سے بھوکا ہے اور ایک لُقمہ تک نہیں کھایا صبر کرو بیٹی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

Marfat.com

صبر کا دامن داغدار نہ ہونے دینا تیرا باپ سارے رسولوں کا سردار ہے تیرا شوہر دُنیا و آخرت کا سردار ہے اور تو دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہے بیٹی ہمارا یہ فقر اِختیاری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و استقامت عطا فرمائے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت بھری گفتگو سن کر اِنتہائی مسرور ہو گئیں اور چہرے پر نقاہت کے آثار دُور ہو گئے۔

(نزہتہ المجالس صفحہ ۲۲۳ جلد ۲)

Marfat.com

نُورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نُوری لباس

سیّدہ بتول خواتین کے اِجتماع میں

مدینہ منّورہ میں ایک روز مہاجرین وانصار کی خواتین کا ایک جگہ اجتماع ہونے والا تھا اُنہوں نے بنتِ رسول سیّدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی بارگاہِ قدسیہ میں درخواست کی کہ آپ بھی ہمارے اس اجتماع میں شرکت فرمائیں دو جہان کی عورتوں کی سردار نے اپنے لباس مبارک کا خیال کیا تو سوچنے لگیں۔

آپ کا توقف وتامّل دیکھا تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹی اِن کے ساتھ ضرور جاؤ ہمارا طریقہ دُوسروں کو مایوس وناُمید کرنا نہیں والدِ محترم کا حکم سُنا تو آپ مجلس میں تشریف لے گئیں جب اِس اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد آپ واپس اپنے حُجرۂ نور میں تشریف لائیں تو اظہارِ تاسّف فرمایا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس اجتماع میں شرکت کرنے والی عورتوں میں سے کسی ایک عورت کو بُلایا جائے تا کہ مجلس کا حال پوچھا جائے۔

چنانچہ ایک عورت دربارِ رسالت میں حاضر ہوگئی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں مجمع کا حال بتاؤ؟

اس نے عرض کیا کہ جب جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اس

Marfat.com

اجتماع میں تشریف لے گئیں تو آپ کے پاس لباسِ فاخرہ منوّرہ کی تجلّیات سے تمام عورتیں حیران وششدر رہ گئیں اور ایک دوسری سے کہنے لگیں اے اللہ اس قسم کے کپڑے کہاں سے آئے ہوں گے۔

جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اس عورت کی گفتگو سُنی تو والدِ گرامی کے حضور میں عرض کی ابّا جان مجھے وہ کپڑے کیوں نظر نہ آئے تاکہ مجھے بھی شاد مانی ہوتی تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹی تجھے اُن کپڑوں نے زیبائش نہیں دی بلکہ اُن کپڑوں کی زیبائش اِس لئے تھی کہ وہ تمہارے زیبِ بدن تھے۔

(شواہد النبوت ص ۱۰۵)

سیّدہ بتول یہودنوں کی شادی میں

اِسی طرح کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں مدینہ منوّرہ کے یہود کی چند عورتیں حاضر ہوئیں اور دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اِستدعا کی کہ ہمارے گھر میں شادی ہے جس میں ہم نے کافی مہمانوں کو بلایا ہے اِس لئے ہماری خواہش ہے کہ آپ کی بیٹی بھی ہماری اس محفل میں ضرور شرکت کرے۔

تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی درخواست کو قبول فرمالیا اور وعدہ کر لیا کہ ہم اپنی بیٹی کو وقتِ مقرّرہ پر تمہارے گھر بھیج دیں گے۔،

چنانچہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب فاطمۃ الزہرا سلام

Marfat.com

اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا بیٹی تمہیں یہود نوں کی شادی کی تقریب میں شرکت کرنا ہے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے والدِ محترم کا حکم بسر وچشم قبول کرلیا۔

یہودی عورتوں نے بنتِ رسول کو اپنی شادی کی تقریب میں اس لئے مدعو کیا تھا کہ ہم ان کا مذاق اُڑائیں گی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لباسِ اَنور میں کئی کئی پیوند لگے ہوتے ہیں۔

جب وہ پیوند لگا ہوا سادہ لباس پہن کر آئیں گی تو ہم ان کا تمسخر اُڑائیں گی کہ یہ مسلمانوں کے رسول کی بیٹی ہے اِدھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ کہیں یہودی عورتیں میرا مذاق ہی نہ اُڑائیں بنتِ رسول کو یہ خیال آیا ہی تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام جنّت الفردوس سے ایک نہایت ہی خوبصورت جوڑا لیکر دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بیٹی کے لئے بھیجا ہے تاکہ وہ یہودیوں کی شادی میں شرکت کے وقت اسے پہن لیں۔

فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ بِحُلَّةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ فَلَمَّا لَبَسَتْهَا

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔۲)

چنانچہ جب تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شہزادی سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا وہ جنت کا لباس پہن کر اس شادی میں شریک ہوئیں تو یہودنوں کے رنگ اُڑ گئے وہ انتہائی قیمتی زرق برق لباسوں میں ملبوس اس گمان میں بنتِ رسول کا انتظار کر رہی تھیں کہ وہ آئیں گی تو ہم اُن کے لباس

Marfat.com

پر یوں تنقید وتبصرہ کریں گی مگر اب تو اُن کی آرزوؤں پر اَوس پڑ چکی تھی تاہم اُنہوں نے آپ کو نہایت عزت ووقار اور اِحترام کے ساتھ اپنے درمیان بٹھا لیا۔

جناب سیدہ نے اس جوڑے کو سنوارتے ہوئے ایک کنارہ ذرا سا اُوپر اُٹھایا تو اُس سے نور کی شعاعیں نکل کر فضا میں منعکس ہونے لگیں یہودنوں نے اِن اَنوار وتجلّیات کا مشاہدہ کیا تو اور بھی مرعوب ہو گئیں۔

وَجَلَسَتْ بَيْنَهُنَّ رَفَعَتِ الْاَنْوَارِ فَلَمَعَتِ الْاَنْوَارَ

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔۲)

فَقَالَتِ النِّسَآءُ مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا يَا فَاطِمَةُ ؟

اور پھر کہنے لگیں آپ نے یہ لباس کہاں سے لیا؟

فَقَالَتْ ! مِنْ اَبِیْ

فرمایا اپنے ابا جان سے

فَقُلْنَ مِنْ اَيْنَ لِاَبِيْكِ ؟

عرض کیا! آپ کے ابا جان نے کہاں سے لیا؟

قَالَتْ مِنْ جِبْرِيْلِ۔

فرمایا جبریل سے۔

قُلْنَ مِنْ اَيْنَ جِبْرِيْلُ ؟

عرض کیا جبریل کہاں سے لائے ؟

قَالَتْ ! مِنَ الْجَنَّةِ۔

فرمایا ! جنت سے۔

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔ج ۲)

Marfat.com

یہودنوں نے کہا بیشک آپ سچ فرمارہی ہیں اور پھر اُن سب نے پڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہ اِن میں سے بعض کے شوہر بھی مسلمان ہوگئے اور بعض نے ان کے اِسلام نہ قبول کرنے کی وجہ سے اپنے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرلی۔

فَقُلْنَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهُ فَمَنْ اَسْلَمَ زَوْجَهَا اِسْتَمَرَّتْ مَعَهٗ وَ اِلاَّ تَزَوَّجَتْ غَيْرَهٗ۔

(نزہۃ المجالس ص۲۲۶۔ج۲)

Marfat.com

حیدر کے ننّھے پہلوان

فاتحِ خیبر اور قوت پروردگار کے مَظہرِ اَتم سیّدنا وامامنا حضرت حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپس میں کشتی لڑتے ہیں تاجدارِ دوعالم فخرِ آدم شہنشاہِ زمین وآسمان شہسوارِ لامکان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باہیں پھیلا رکھی ہیں اور دونوں شہزادگانِ زہرا زور آزمائی فرما رہے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَصْطَرِعَانِ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

شہزادیٔ رسول مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا بھی اِس فرحت خیز منظر کا مشاہدہ فرما رہی ہیں کہ یکا یک اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بڑے صاحبزادے سیدنا امام حسن علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا !

هَی حَسَنُ هَی حَسَنُ

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ابا جان !حسن تو بڑا ہے آپ اس کی حمایت کیوں فرماتے ہیں آپ ھی حسن نہ فرمائیں۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ یَقُوْلُ هَی حَسَنُ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَمْ تَقُلْ هَی حُسَیْنُ ؟

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بیٹی حسین کو جبریل کُشتی لڑاتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں ھی حسین حسین پکڑلو۔

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِیْلُ یَقُوْلُ ھَی حُسَیْن۔

(شواہد النبوۃ ص ۱۳۰۴ شرف المؤبد ص ۱۴۳)

(الاصابہ ج ۱ ص ۲۳۸ خصائص الکبریٰ ص ۲۶۵ ج ۲)

کس قدر عظیم شان ہے جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جن کے بیٹے کھیل رہے ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشّیت کو ذوق آ جائے اور جبریل کو بھیج کر اُن کو کشتی لڑائے۔

سیّدہ کا درزی

صبح عید ہونے والی ہے جنابِ سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ننھے ننھے شہزادوں نے عرض کی امی جان کل ہمیں بھی نئے کپڑے دینا ہم پرانے کپڑے نہیں پہنیں گے۔

سیّدہ نے بچوں کو بہلانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمالیا کہ تمہیں عید کے لئے نئے کپڑے مل جائیں گے۔

پوری رات عبادت میں گزار دینے والی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے تہجد کے نوافل کے بعد بارگاہِ خداوندی میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور عرض کی الٰہی فاطمہ تیری کنیز ہے اِس کے وعدے کو پورا فرما دینا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے بچوں کی ضد کی وجہ سے اُن کے ساتھ نئے کپڑوں کا وعدہ کر لیا ہے یا اللہ تو جانتا ہے کہ تیری کنیز نے نہ ہی کبھی اپنے لئے سوال کیا ہے اور نہ ہی جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی کبھی غلط وعدہ کیا ہے یا اللہ میرے وعدہ کو ایفا

Marfat.com

فرمادینا۔

صبح ہوئی توشہزادگانِ عالی وقار نے نئے کپڑوں کا مطالبہ کیا جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا میرے پیارے بیٹو! تمہارے کپڑے لے کر درزی ابھی آرہا ہے۔

اِدھر یہ بات ہورہی تھی کہ رحمتِ خداوندی کو جوش آگیا جبریل کو حکم ہوا میرے محبوب کی بیٹی ہے درزی کو بلاؤ اور فوراً اس کے شہزادوں کے لئے جنّت کے دو جوڑے لے کر پہنچ جاؤ۔

(کتاب الفضائل ص ۱۹۲۔ مولد شریف شہید ۲۶)

جبریل جُھلاتا ہے جُھولا

روایات میں آتا ہے کہ جب سیّدنا امام حسن اور سیدنا اِمام حسین چھوٹے چھوٹے تھے تو جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اُن کو جھولے میں ڈال دیتیں اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عِبادت میں اِس اِنہماک سے مصروف ہوتیں کہ آپ کو گردوپیش کا کوئی ہوش نہ ہوتا۔

آپ طویل ترین سجدے ادا فرماتیں اور سجدہ میں روتی رہتیں ایسی صورت میں جب کبھی کوئی شہزادہ رونے لگتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے جبریل امین فوراً پہنچ جاتے اور شہزادگانِ بنتِ رسول کا جُھولا جُھلاتے رہتے اور جب کبھی آپ سلام پھیر کر جھولے کی طرف نگاہ ڈالتیں تو وہ ہل رہا ہوتا۔

یہ اِعزاز تھا اس شہزادیٔ کون ومکاں کا جس کا کوئی کام رضائے خدا اور منشائے ایزدی کے خلاف ہوتا ہی نہیں تھا وہ خدا کے حضور میں حاضر ہوتیں

Marfat.com

اور خدا تعالیٰ اُن کے کام سنوار رہا ہوتا۔

(مجمع الفضائل ۱۳)

چکّی کون چلاتا ہے

مخدومۂ کائنات صاحبزادیٔ رسولِ امین سیدہ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے روزمرّہ کے عام معمولات میں چکی پیسنا بھی شامل تھا نمازِ فجر کے بعد تلاوتِ قرآن پاک آپ بالعموم چکی پیستے وقت ہی فرمایا کرتی تھیں ویسے دوسرے کام کاج کرتے وقت بھی آپ کے لبوں پر تلاوتِ کلام پاک جاری رہتی۔

بَعض اوقات آپ کو رات کے کھانے کے لئے بھی چکّی چلانا پڑتی ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کو چکی چلاتے چلاتے نمازِ عصر کا وقت ہو گیا آپ نے چکی چھوڑی اور نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں۔

اِسی دوران میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہٗ حاضرِ ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے دروازہ کھول کر اندر بلا لیا حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نماز پڑھ رہی تھیں اور اُن (کی) چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھی اُس میں جو بھی ڈالے جا رہے تھے اور آٹا بھی نکل رہا تھا اس روایت سے تقریباً ملتی جلتی دوسری روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔

اُن کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی کام کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے پاس بھیجا اُنہوں نے واپس آ کر دربارِ رسالت

Marfat.com

مآب میں عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کی بیٹی نماز پڑھ رہی تھیں اور اُن کی چکی خود بخود آٹا پیس رہی تھیں۔

(مجمع الفضائل ریاض النضرہ ص ۲۶۲ ج ۲)

یہ تو صاحبزادیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اعزاز ہے کہ جب آپ مصروفِ عبادت ہوں تو فرشتے اور حُوریں سعادت حاصل کرنے کے لئے اُن کا کام کاج کر جائیں۔

ورنہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اپنی ریاضت اور مشقّت کا یہ عالم تھا کہ چکی پیستے پیستے آپ کے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے اور پھر جب یہ چھالے پھوٹ جاتے تو کئی کئی روز تک زخم مندمل نہ ہوتے۔

تنبیہ الغافلین اور دُرّۃ الناصحین میں ہے کہ آپ ہاتھوں سے چکی میں جو پیستی تھیں زبان سے قرآن پڑھتی تھیں دل سے قرآن کی تفسیر فرماتی تھیں پاؤں سے اپنے بچوں کا جھولا جھلاتی تھیں اور آنکھوں سے اشک بہاتی تھیں۔

وَكَانَتْ تَطْحَنَ الشَّعِيْرُ بِالْيَدِ وَتَقْرَ الْقُرْآنُ بِالْلِّسَانِ وَتَفَسَّرَ بِالْقَلْبِ وَ تَحَرَّ كَ الْمَهْدُ بِالرِّجْلِ وَتَبْكِىْ بِالْعَيْنِ

Marfat.com

اُمّت کے لئے اشکباری

قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشاد گرامی ہے کہ ہر شخص کا داخلہ دوزخ میں ضرور ہوگا آیت کریمہ ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝

ترجمہ! اورتم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا داخلہ (گزر) اس تک نہ ہو یہ آپ کے پروردگار پر لازم ہے جو پُورا ہو کر رہے گا پھر انہیں ہم نجات دیں گے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظالموں کو اسی گھٹنوں کے بل گرے ہوئے پڑے رہنے دیں گے۔

(سورۃ مریم آیت ۷۱۔ ۷۲)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے لئے نہایت غمزدہ اور ملول ہو گئے اور گہنگارانِ اُمّت کے غم میں مسلسل اشکباری فرمانے لگے چنانچہ مفسرین نے لکھا ہے۔

لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ! وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا صَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَالْمَهْمُوْمِ عَلٰى اُمَّةٍ فَاسْئَلُوْهُ عَنْ ذَالِكَ فَمَنْ يُحَبُّهُمْ ۔

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶۔ ج ۲)

یعنی جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کے لئے غمزدہ ہو گئے لوگوں نے جب اس غم واندوہ کا سبب

Marfat.com

پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر اِسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کو کچھ بتائے بغیر جبلِ سلاح کے دامن میں ایک تنگ وتاریک غار میں تشریف لے گئے اور سربسجود ہوکر بارگاہِ خداوندی میں گنہگارانِ اُمت کی بخشش ومغفرت طلب فرمانے لگے۔

تلاشِ محبوب

اُدھر اِمام الانبیاء سجدہ میں سر رکھے ہوئے گنہگارانِ اُمت کے لئے آہ وزاری فرمارہے ہیں اور اِدھر مدینہ منورہ میں قیامت صُغریٰ بپا ہوچکی ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پروانہ وار ہر طرف آپ کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

علامہ زمخشری اِس موقعہ پر متعدّد دلائل کے علاوہ یہ حدیث بھی نقل کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوَرَدُ الدَّخُوْلِ لَایَبْقیٰ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ اِلَّا دَخَلَھَا فَتَکُوْنُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بَرْدًا وَّ سَلاَمًا کَمَا کَانَتْ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ حَتّٰی اِنَّ لِلنَّارِ ضَجِیْجًا مِّنْ بَرْدِھَا

(تفسیر کشاف ج ۲ ص ۱۴)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قال بعضھم الورالد نوا من جھنم ون یصیر وحولھا..

(تفسیر کبیر جز ۹ ص ۲۴)

Marfat.com

چونکہ ہماری کتاب اِن مباحث کی متحمّل نہیں ہے اس لئے اختصاراً انہی چند سطور پر اکتفا کیا جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب اللہ رب العزت نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے کی دُعا کو قبول فرما کر ہم گُنہگاروں پر رحم فرمانے کا وعدہ فرما ہی لیا ہے تو پھر جہنم میں ہمارا داخلہ کیوں ہوگا جبکہ نصِ حدیث سے ثابت ہے لَا یَرُدُّ الْقَضَآءُ اِلَّا الدُّعَا اور پھر دعائے بنت رسول سلام اللہ علیہا اور دُعا بھی وہ جو قبول ہو چکی ہے۔

مسجدِ نبوی کی فضا غم میں ڈوبی ہوئی ہے گلیوں اور بازاروں میں نعرہ ہائے الفراق کی صدائیں بلند ہو کر فضا کو اور بھی اندوہناک کر رہی ہیں۔

حجرۂ رسول کا بہار آفریں منظر اُداس اُداس اور خزاں آشنا معلوم ہوتا ہے یاران مصطفیٰ اِنتہائی پریشان ہیں اور ایک صحابی نے تقریباً روتے ہوئے گڈریئے سے سوال کیا یا اَخی تم نے ہمارے دِلوں کے سہارے خالق کے راج دُلارے تاجدارِ مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ادھر کہیں دیکھا ہے؟

چرواہا! نہیں بھائی میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ محمد عربی کون ہیں ہاں اس سامنے والے تنگ و تاریک غار میں کوئی شخص دن رات روتا رہتا ہے اور یارب اُمتی یارب اُمتی کی صدائیں دیتا رہتا ہے اس حزن و ملال اور غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی دردناک صدائیں سُن سُن کر میرے چوپایوں نے بھی چرنا چھوڑ دیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جانور بھی اس کے غم میں رو رہے ہوں عارفِ رُومی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کا نقشہ اپنے اِلہامی اشعار میں اس طرح کھینچتے ہیں۔

Marfat.com

گُفت چوپاں مَر مرا معلوم نیست
بل محمد رَا نمی دا نم کہ کیست

اِیں قدر دَانم کہ اَندر تیرہ غار
زَارِی نالد کسے لَیل و نہار

مے کند با گریہء ہر ساعتی
نالۂ یا اُمتی یا اُمتی

جانور اَز نالۂ اُو خستہ اَند
اَز چرا کردن دہن پا بستہ اَند

صحابہ کرام نے یہ نشانیاں سُنیں تو دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی چرواہے کا شکریہ ادا کر کے کہنے لگے کہ وہ ہمارے محبوب ہی ہو سکتے ہیں پھر تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے سب نے غار کی طرف اُترنا شروع کر دیا اور جب غار کے دہانہ پر پہنچے تو حضرتِ رُومی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں نقشہ بنا ہوا تھا

زارمی نالید و میگفت اَے الٰہ
تانہ بخشی اُمّتانم را گناہ

من نہ بردارم سرِ خود اَز زمیں
تا بروزِ حشر باشم ایں چنیں

ایں چنیں میگفت و می نالید زار
با دلِ پُردرد و چشمِ اشک بار

Marfat.com

بردرآمد اَے خُدائے مصطفیٰ
بندۂ تو با ہزاراں اِلتجا

بردرآمد مصطفیٰ زاری کناں
معذرت خواہِ گناہِ اُمّتاں

بردرآمد اَے گدائے کُوئے تو
اَے عنانِ خلق دَر قابوئے تو

حُجرۂ بتول

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مقدس باپ سے بچھڑے ہوئے آج تیسرا دن ہے روتے روتے آہ زاری اور فریاد وفُغاں کرتے کرتے آپ کی آنکھیں متورّم اور سُرخ ہو چکی ہیں مسلسل اشکباری سے آپ کے دوپٹے کا مقدس آنچل کئی بار بھیگ چکا ہے۔

اُمہّات المؤمنین رضی اللہ عنہن اور مدینہ طیبہ کی صحابیات خواتین جب آپ کو تسلی دینا چاہتی ہیں تو وہ خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہیں سیدہ بتول سلام اللہ علیہا کے ننھے شہزادے نانا جان کے غم میں روتے روتے کئی بار بے ہوش ہو چکے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سارے جہان کے غم و اندوہ اور درد والم دولت کدۂ بتول میں جمع کر دیئے گئے ہوں۔

جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر میں نالہ وشیون اور فریاد وفُغاں کا ایک طوفان اُٹھا ہوا ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتا بنتِ رسول روتی بھی جا رہی

Marfat.com

ہیں اور دروازہ کی سمت کان بھی لگا ہے کہ ابا جان کی حیات آفرین آواز ابھی آنے والی ہے ابھی یہ پیغام ملنے والا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا رہے ہیں مگر رنج والم اور دَرد وفراق کی گھڑیاں اور بھی طویل ہوتی جاتی ہیں اِس دردناک منظر کی تصویر کشی کس طرح کی جاسکتی ہے حقیقت یہ ہے کہ جنابِ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے دل پر گزرنے والی کیفیات کو نوکِ خامہ پر لایا ہی نہیں جاسکتا آپ کے غم وآلام کو الفاظ میں کون ڈھال سکتا ہے جناب سیدہ کارواں رواں یہ صدا دے رہا تھا کہ

دردِ دل مَن کمتر اَز یعقوب نیست
اُو پسر گم کردہ و مَن پدر گم کردہ اَم

بہرحال آپ کی آنکھیں بھی مصروف اشکباری ہیں اور دِل بھی خون کے آنسو رو رہا ہے۔

محبوب ملتے ہیں مگر؟

اِدھر تو جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کی آہوں اور سسکیوں میں ڈُوبی ہوئی یا اَبتاہ ہائے ابا جان کی صدائیں مسلسل بلند ہو رہی ہیں اور اُدھر صحابہ کی ایک ٹولی جبلِ سلاح پر ایک گڈریئے سے محوِ گفتگو ہے۔

یعنی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زار زار روتے جا رہے تھے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے تھے کہ یا اللہ جب تلک تو میری گنہگار اُمت کو بخش دینے کا وعدہ نہیں فرمائے گا میں اپنا سر زمین سے نہیں اُٹھاؤں گا حتیٰ کہ اِسی طرح قیامت بپا ہو جائے گی۔

Marfat.com

آپ یہ بات کر لیتے اور پھر دلِ پُر درد اور چشمِ اشکبار سے گریہ زاری شروع کر دیتے اور پھر فرماتے اے ربِّ محمد تیرا بندہ تیرے دربار میں ہزاروں التجاؤں کے ساتھ حاضر ہے تیرے دربار میں تیرا مصطفیٰ روتا ہوا اپنی اُمت کے گناہوں کی معذرت طلب کرتا ہے یا اللہ تیرے دربار میں تیرا فقیر حاضر ہے یا اللہ عنانِ خلق تیرے ہاتھوں میں ہے یا اللہ میری اُمّت کی مغفرت فرما دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو خود بھی زار و قطار رونے لگے اور پھر ڈوبے ہوئے دِلوں کے ساتھ بارگاہِ رحمۃ للعالمین میں عرض کرتے ہیں۔

اَے گنہگارانِ اُمت کے غمگسار
اَے رسولوں اور پیغمبروں کے تاجدار
اَے دوسروں کے غم میں رونے والے غمخوار
سجدے سے سر اُٹھایئے آپ کے عُشّاق آپ کا جمال جہاں آراء دیکھنے کے لئے بیقرار و بیتاب ہیں۔
اے شہنشاہ دو عالم آپ کے بغیر مدینہ کی فضائیں سوگوار ہو گئی ہیں
اے تاجدارِ دو عالم اپنے در کے فقیروں پر رحم فرمایئے۔

اَے تماشہ گاہِ عالم رُوئے تو
تُو کجا بہرِ تماشا می روی

یارسول اللہ! ہمارے روتے ہوئے دِلوں کو دیدارِ پر اَنوار سے سکون عطا فرمایئے۔

Marfat.com

یا حبیب اللہ ہماری زندگیاں آپ کے بغیر ویران ہوگئی ہیں ہم پر رحم فرمایئے۔

اے آقائے دوعالم ہم پر رحم فرمایئے آپ کی اَشکباری نے تو کون و مکاں کی ہر چیز کو مغموم کر دیا ہے۔

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم اِسی طرح فریاد و فغان کر رہے ہیں مگر عاصیوں کے غمخوار و غمگسار نے سجدہ سے سر نہ اُٹھایا اور آپ اِسی طرح اشکباری اور آہ وزاری میں مصروف رہے بالآخر مایوسی کے عالم میں کچھ لوگ شہر کی طرف آئے اور حجرۂ بتول سلام اللہ علیہا پر حاضر ہو کر تمام حالات سے جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا کو آگاہ کر کے عرض کیا۔

اَے بنتِ رسولِ معظم، اَے شہزادیٔ کونین بغیر آپ کے یہ مشکل آسان نہیں ہوگی آپ ہم سب پر کرم فرما کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لانے کی کوشش کریں ہمیں یقین ہے کہ حضور آپ کی بات ضرور مان لیں گے۔

شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا نے ملاقات کا مژدۂ جانفزا اور آپ کی آہ وزاری کی دردناک کہانی سُنی تو خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات میں ڈوب کر فوراً تیار ہوگئیں۔

مُعتبر کتب میں آتا ہے کہ آپ نے لباس کے اُوپر سے جو چادر زیبِ بدن فرمائی وہ اُونی کمبل تھا اور جگہ جگہ سے پھٹ جانے کی وجہ سے اُس میں کم وبیش مختلف کپڑوں سے بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کا یہ پھٹا ہوا اور پیوند لگا ہوا لباس اُمت

Marfat.com

کی عورتوں کے لئے درسِ عبرت بھی ہے اور سبق آموز بھی کاش ہماری مائیں بہنیں بھڑکیلے اور قیمتی لباس کے بجائے دلوں کی پاکیزگی اور اعمال کی خوبصورتی پر زیادہ زور دیتیں مگر۔

کون سنتا ہے اکبر کی اِس زمانے میں

بہر حال شہزادیٔ رسول، ملکہ فردوس بریں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اُس کمبل کو اپنے جسمِ انور پر اِس طرح لپیٹ لیا کہ آپ کے بدن کا کوئی دوسرا کپڑا بھی نظر نہ آتا تھا اور پھر شہزادیٔ مصطفیٰ سلام اللہ علیہا صحابیات کے ساتھ ایک جلوس کی صورت میں اُس غار میں تشریف لے گئیں جہاں تمام جہانوں کا تاجدار نوکیلے پتھروں پر سرِ نیاز رکھے ہوئے اُمت کے گناہگاروں کی بخشش کے لئے خداوندِ قدوس کے حضور میں فریاد پر فریاد کر رہا تھا۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے باپ کی یہ حالت دیکھی تو تڑپ کر رہ گئیں اور بیقراری کے عالم میں یوں عرض پرداز ہوئیں۔

اَے رخت را ماہِ تاباں بندہ
وَے بہ پیشت مہر سر افگندہ

اَے فروغِ نُورِ یزداں رُوئے تو
وَے بہارِ باغِ رضواں کُوئے تو

اَے پدر ہستی چرا اَندوہگیں
اَے پدر بردار سر رَا اَز زمیں

Marfat.com

اَے پدر جانم فدائے نامِ تو
اَے پدر رُوحِ رَوانم دامِ تو

ابا جان! فاطمہ کی جان آپ کے نام پر قربان سجدہ سے سرِ اقدس اُٹھایئے اور مجھ غم ماری اور ہجر زدہ کو لطفِ زیارت بخشئے۔

ابا جان آپ کے غم نے آپ کی بیٹی کو بیقرار کر دیا ہے ابا حضور! سجدے سے سر اُٹھا کر میری اَشک بار آنکھوں کو تو ایک بار دیکھ لیجئے۔

میرے بابا! مجھ سے آپ کا یہ رونا نہیں دیکھا جاتا میں تو آپ کا اِنتظار کرتے کرتے موت کے منہ میں چلی جا رہی تھی اَب آپ ملے ہیں تو میری طرف دیکھتے بھی نہیں۔

ابا جان گنہگارانِ اُمّت کا کوئی غم نہ فرمایئے میں قیامت کے دن گنہگاروں کے اَعمال کے پلڑے کو اپنے حسن کا جامۂ زہر آلود رکھ کر پورا کر دوں گی اور اگر پھر بھی پورا نہ ہوا تو اپنے حسین کا پیراہنِ خون آلود رکھ کر پورا کر دوں گی پھر بھی کمی رہی تو پھر اس پلڑے میں اپنے گیسو تراش کر رکھ دوں گی۔

بابا جان پھر تو کوئی وجہ نہیں کہ گنہگاروں کا پلڑا بھاری نہ ہو جائے۔

ابا حضور یہ میرے وہ گیسو ہیں جنہیں آپ سونگھا کرتے تھے [illegible] قیمت تو ساری کونین بھی کم ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کی یہ دردناک گفتگو سُنی تو بیقرار ہو کر فرمایا جانِ پدر فاطمہ تیری اس بات سے تیرے باپ کے دردِ دل کی دوا نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے باپ کا یہ جواب سُنا تو بارگاہ صمدیت میں عرض کیا یا اللہ تیری اِس کنیز کے سر کا کبھی ایک بال بھی ننگا نہیں ہوا مگر میں آج تیرے حضور میں اپنے سر سے چادر اُتار کر دُعا کرتی ہوں کہ میرے ابا حضور کی اُمت کی مغفرت فرمادے گُنہگارانِ اُمت کو بخش دے۔"

ابھی جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا دستِ اَقدس چادر کی طرف اُٹھا ہی تھا کہ جبریلِ امین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اپنی صاحبزادی کا ہاتھ پکڑ لیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دُعا منظور فرما کر آپ کی اُمت کو بخش دینے کا وعدہ فرمادیا ہے۔

پیر رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صدائے یزداں آئی کہ اَے میرے رسول میں نے فاطمہ کی دُعا کو قبول فرمالیا ہے اور اگر اس وقت زمین و آسمان بھی طلب کئے جاتے تو تمام بخش دیئے جاتے۔

پس ندا آمد زیزداں کائے رسول
من دُعائے فاطمہ کردم قبول

گر طلب کردی زمین و آسماں
جملہ بخشید مش دریک زماں

علامہ عبدالرحمان صفُوری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر آپ پر اللہ تعالیٰ کا سلام پڑھا اور پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فاطمہ سے فرمادیجئے کہ کوئی غم نہ کرے آپ کی اُمت کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو فاطمہ چاہے گی۔ متن!

Marfat.com

فَنَزَلَ الْجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَءُکَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَکَ قُلْ لِفَاطِمَةَ يَفْعَلُ بِاُمَّتِکَ تُحِبُّ فَاطِمَةَ۔

(نزہۃ المجالس ۲۲۶۔ج۲)

نزہۃ المجالس میں ابتدائی واقعہ اس طرح ہے کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو آپ اُمّت کے لئے غمزدہ ہو گئے لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے اِس کا کوئی جواب نہ دیا لوگوں نے یہ خبر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو دی پھر آپ نے ابا حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر پریشانی کا سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ آیت پڑھ کر سنادی۔

جب جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے یہ آیت سُنی تو آپ بھی بہت روئیں اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا! اے شیخ المہاجرین خدا تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

کیا آپ اُمّت کے بوڑھوں پر فدا ہونا گوارا فرمائیں گے؟

اُنہوں نے فرمایا! ہاں!

پھر آپ نے علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم پر یہ حقیقت منکشف کر کے فرمایا کہ کیا آپ اُمت کے جوانوں پر قربان ہونا منظور فرمائیں گے؟

اُنہوں نے فرمایا !ہاں!

پھر آپ نے اپنے شہزادگان حضرات حسنین کریمین علیہم السلام نے فرمایا کیا آپ اپنے نانا کی اُمت کے بچوں پر فدا ہونا قبول کرتے ہو؟

اُنہوں نے کہا ہاں!

Marfat.com

واقعات کی ترتیب کچھ بھی ہو یہ مسلّم حقیقت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گنہگارانِ اُمت کے لئے تنگ و تاریک غار میں طویل ترین سجدہ فرمایا اور شب و روز روتے رہے۔

وہ غار آج بھی نواحِ مدینہ میں غار سجدہ کے نام سے مشہور ہے اور اِس کے اندر نوکیلے پتھروں کو دیکھ کر اہلِ وجدان کی چیخیں نکل جاتی ہیں تصوّرات کی دُنیا میں یہ خیال آتے ہی ہلچل مچ جاتی ہے کہ محبوبِ کبریا نے شانِ والضحیٰ کی حامل پیشانیٔ اَنور کو طویل مُدّت تک اِن نوکدار پتھروں پر رکھ کر کس قدر اذیت اُٹھائی ہوگی۔

وہ اپنے لئے نہیں اپنے بال بچوں کے لئے نہیں اپنے ساتھیوں اور یاروں کے لئے نہیں بلکہ ہم سیاہ کاروں اور گنہگاروں کے لئے جن کے دامن نیک اَعمال سے خالی ہیں جن کے پاس گناہوں کے سوا کچھ بھی نہیں درود و سلام ہو اُس نبی مکرم پر جو نیکوکاروں کے لئے نہیں محض گنہگاروں کے لئے اذیتیں بھی برداشت کرتے رہے اور روتے بھی رہے اور سلام ہو اس ملکۂ مملکتِ عِفّت و عصمت شہزادیٔ نبیٔ رحمت، خاتونِ قیامت و جنّت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پر جس کے پردۂ شرم و حیا نے ہم گنہگاروں کی لاج رکھ لی۔

جس نے ہمیں آتشِ دوزخ سے بچانے کے لئے اپنے شہزادوں کی قربانیاں قبول کرلیں۔

جس کی عبادت و ریاضت اور اشکباری بالآخر رحمتِ الٰہی کو جوش میں لاکر رہی۔ جس کے ساتھ خداوندِ قدوس کو وعدہ کرنا پڑا کہ اُمت مصطفیٰ کے

Marfat.com

ساتھ قیامت کے دِن وہی سلوک کیا جائے گا جو فاطمہ بنتِ محمد کی خواہش ہوگی

پھر آپ نے فرمایا میں اپنے ابا کی امت کی عورتوں پر نثار ہوں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جبریل امین نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنی بیٹی فاطمہ سے فرما دیں کہ وہ کوئی غم نہ کریں آپ کی اُمت کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو فاطمہ کی خواہش ہوگی عربی متن ہے

فَاَخْبَرُوْا فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِذَالِکَ فَجَآءَتْ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا یُبْکِیْکَ ! فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی ! ''وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' فَبَکَتْ بُکَاءً کَثِیْرًا وَتَوَجَّهَتْ اِلٰی اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ یَا شَیْخَ الْمُهَاجِرِیْنَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الآیة فَهَلْ لَّکَ اَنْ تَکُوْنَ فِدَاءُ الشَّیْوُخِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ ! نَعَمْ ثُمَّ سَاَلَتْ عَلِیًّا اَنْ یَّکُوْنَ فِدَآءُ الشَّبَابِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَاَلَتْ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَنْ یَّکُوْنَا فِدَآءُ اَطْفَالِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ ! نَعَمْ ثُمَّ جَعَلَتْ نِفْسِهَا فِدَآءِ نِسَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

(نزہۃ المجالس ص ۲۲۶ ج ۲)

Marfat.com

صدائے دل

افسوس تو یہ ہے کہ جنہوں نے ہمارے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا جو شب و روز ہمارے لئے روتے رہے ہمیں اُن کا کہاں تک پاس ہے۔

وہ نبیٔ معظّم اور رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کے اُمتی بننے کی انبیاء و رسول بھی آرزو رکھتے تھے ہم نے اُن کے اُمتی ہونے کا کیا حق ادا کیا اُن کے اَحکام کو کہاں تک تسلیم کیا ہے اُن کی خواہش کو کہاں تک پورا کیا ہے اور اُن کا حقِ محبت کیا سمجھا ہے یہ سب سوچنے کی باتیں ہیں۔

علاوہ ازیں ہماری ماؤں اور بہنوں نے اپنی سردار اور اپنی محسنہ سیّدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے آنسوؤں کی کیا قدر کی ہے یہ تو درست ہے کہ جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا اِن کی ضرور شفاعت و سفارش فرمائیں گی مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ وہ پردہ کی دشمن اِس پردہ دار کے حضور میں کس منہ سے جائیں گی شرف و حیاء اور غیرت نسوانی کے پرخچے اُڑا دینے والی مغرب زدہ بیبیاں کس طرح اِس مالکِ شرم و حیا اور عفّت مآب شہزادی کی کنیزیں ہونے کا دعویٰ کر سکیں گی۔

ہم دُکھے ہوئے دل کے ساتھ مسلمان بہنوں کو بڑے ادب سے یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ حُسنِ نسوانیت کو فروغ دینا ہے تو بنتِ رسول کا دامن تھام لو شہزادیٔ رسول کے اُسوۂ حسنہ سے سبق سیکھو اُن کی سُنت پر عمل کرو رُوحِ فاطمہ اُسی وقت آپ پر خوش ہو گی جب آپ اُن کی طرح پردہ کی

Marfat.com

حفاظت کریں گی آپ کچھ بھی ہیں قیامت کے روز آپ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی کے دامنِ کرم کی لازماً ضرورت پڑے گی اور اگر اُن کے دامنِ کرم کے بغیر کام نہیں چل سکتا تو پھر کچھ نہ کچھ تو اُن کا رنگ خود میں پیدا کریں زیادہ نہیں تو کم از کم اپنا چہرہ تو زمانے کی للچائی ہوئی نگاہوں سے محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

آپ کیوں نہیں سمجھتیں کہ عورت کا معنیٰ ہی پردہ ہے عورت کہتے ہی پردے کو ہیں اگر آپ پردے سے ہی باہر ہیں تو عورت کیسے کہلا سکتی ہیں مستورات بھی تو آپ مستور ہو کر یعنی چھپ کر ہی کہلا سکتی ہیں اگر آپ مستور نہیں تو مستورات کیسے؟ آپ کو کیوں یقین نہیں آتا۔

موتیوں کی جو قدر ڈبوں میں ہے باہر نہیں

آپ کیوں نہیں سوچتیں کہ آپ کسی کی بیٹی ہیں کسی کی بہن ہیں کسی کی ماں کسی کی بیوی ہیں اِن چاروں صورتوں سے ہر صورت آپ کو پردہ نشینی کی دعوت دیتی ہے اور اِن کے علاوہ پانچویں صورت جو سب سے عظیم ہے کہ آپ بنتِ رسول شہزادیٔ کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کنیزیں ہیں کیونکہ بحیثیت مسلمان آپ کے لئے سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ آپ خود کو صاحبزادیٔ رسول کی کنیز سمجھیں اِس سے بڑا اعزاز آپ کے لئے کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔

پھر ان حالات میں آپ کو اِن پانچوں صورتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہوگا آپ کو غور کرنا پڑے گا کہ جب فل میک اپ کے ساتھ اپنے حسن کی نمائش کے لئے بازار میں نکلیں گی تو اوباش نگاہوں اور جنسی مریضوں کے

Marfat.com

علاوہ آپ کے باپ کی نگاہیں بھی آپ پر پڑسکتی ہیں آپ اپنے حقیقی بھائی کی نظر میں بھی آسکتی ہیں اِس عالم میں آپ کو اپنا حقیقی بیٹا بھی دیکھ سکتا ہے اور آپ کا شوہر بھی اِن لوگوں میں ہوسکتا ہے۔

ایسی صورت میں اِن مقدس رشتوں کے دلی جذبات کیا ہوں گے اور پھر یہ بھی تو سوچیں کہ کل قیامت کو آپ اپنی سردار سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حضور میں کس عالم میں پیش ہوں گی۔

ممکن ہے یہ بے پردگی آپ کے ہاں فیشن میں شامل ہو اور یہ فیشن آپ کے خاندان کی زینت میں اضافے کا سبب ہو مگر یاد رہے کہ ایسا کرنے سے آپ کے لئے نسوانیت کے تمام درجے ختم ہو جائیں گے اِس صورت میں نہ تو آپ بیٹی کہلانے کی حقدار ہیں اور نہ ہی بہن بننے کے قابل نہ ہی آپ کے لئے ماں کا مقدس رشتہ قائم رہے گا اور نہ ہی بیوی کا۔

یہی نہیں بلکہ آپ ملکۂ فردوسِ بریں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز بننے کے عظیم ترین شرف سے محروم ہو جائیں گی اب آپ خود ہی سوچ لیں کہ آپ کہاں ہوں گی میرا قلم یہ اجازت نہیں دیتا کہ آپ کے اس مقام کا نام بھی بتادوں۔

Marfat.com

داستانِ غم

جنگ اُحد

اِسلام کی منور اور درخشندہ تاریخ میں چند دیگر تکلیف دہ اور غم انگیز اَبواب کی طرح ایک دھندلا سا باب جنگِ اُحد بھی ہے۔

ہم اِس جنگ کی ہولناکیوں کی تفصیل میں نہیں جائیں گے بلکہ صرف اُسی قدر حصہ اَخذ کریں گے جس کا تعلق شہزادیٔ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی ذاتِ اَقدس سے ہے۔

یہ ہجرت کے تیسرے سال کا واقعہ ہے اور یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمان اپنے آزمائشی اور اِمتحانی دَور سے گزر رہے تھے اِسلام کے سچے فدا کاروں کے جذبۂ ایمانی کے ساتھ ایک طرف تو کھلم کھلا کُفر پوری قُوّت سے ٹکرا رہا تھا اور دوسری جانب منافقین کی ریشہ دوانیاں اِسلام کے نوزائیدہ اور نازک سے پودے کی جڑیں اُکھاڑ دینے کی کوشش میں پوری قُوّت صرف کر رہی تھیں۔

ہم حسبِ وعدہ اِس جنگ کی تفصیل میں نہیں جائیں گے مختصر یہ ہے کہ مسلمانوں نے یہ جنگ جیت کر ہار دی تھی اور اِس کی جو سزا پوری اِسلامی فوج کو بھگتنا پڑی اُس کا تصوّر کرتے ہوئے بھی رُوح کانپ جاتی ہے۔

بہر حال جیتی ہوئی جنگ ہاری جا چکی ہے اِسلام کا عسکری نظام درہم برہم ہو چکا ہے جانفروش مجاہدینِ اِسلام اِن انتہائی ہولناک اور بدلے

Marfat.com

ہوئے حالات میں بھی پورے طَور پر حقِّ جہاد ادا کر رہے ہیں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسمِ نازنین کے کئی ٹکڑے ہو چکے ہیں آپ کے اَعضائے مُقدس کا مثلہ کیا جا چکا ہے اور عرب کی خونخوار عورت ہندہ آپ کا کلیجہ چَبا رہی ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بھی دُشمنوں کے تیروں اور پتھروں کی یلغار کی زَد میں آئے ہوئے ہیں آپ کا چہرۂ انور زخمی ہو چکا ہے آپ کے خود مبارک کی کڑیاں والشّمس رُخساروں میں دھنسی ہوئی ہیں۔

کُفار کی طرف سے آواز بلند ہوتی ہے کہ محمد عربی کو قتل کر دیا گیا ہے اب باقی کیا ہے یہ ابلیسی صدا سن کر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے مگر پھر جذبۂ انتقام نے چند سرفروش مجاہدین کے سینوں میں بجلیاں بھر دیں اور پھر اِن بجلیوں نے کفر کے خرمن کو جلا کر رکھ دیا کُفر کے بادل چھٹ گئے مسلمانوں کی بچی کھچی فوج نے چند سِتاروں کے جھرمٹ میں آمنہ کے چاند کو بھی زخمی حالت میں دیکھ لیا۔

اِدھر تو یہ عالم ہے اور اُدھر منافقین مدینہ نے شیطان کی آواز کو مدینہ کے ہر گلی کوچے میں پہنچا دیا کہ محمد عربی کو قتل کر دیا گیا ہے اور مسلمانوں کو شکست ہو چکی ہے۔

یہ صدائے جاں سوز و دلخراش جب مدینہ منورہ میں پہنچی تو مسلمانوں کے گھروں میں چیخ و پکار اور آہ و بکا کا وہ شور بپا ہوا کہ اَلْاَمَان والحفیظ!

اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن نے جب یہ خبر سُنی تو ماہی ءِ بے آب کی طرح تڑپنے لگیں اور جو حال جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا

Marfat.com

اس خبر سے ہوا وہ بیان سے باہر ہے آپ کی قلب وجگر کو چیرتی ہوئی ایسی دِلخراش چیخ نکلی کہ عرشِ الٰہی کانپ کر رہ گیا آسمان تھرتھرانے لگے اور زمین کو لرزہ آ گیا۔

آپ نے سیماب کی طرح تڑپتے ہوئے ایک بار یا ابتاہ اور یااصفیاء کہا اور بے ہوش ہوگئیں اُمہات المؤمنین نے آپ کے رُخِ انور پر پانی چھڑکا تو آپ نے بیتاب ہو کر آنکھیں کھول دیں ہوش آتے ہی پھر کلیجہ منہ کو آنے لگا۔

اپنی یتیمی کا تصور ذہن میں اُبھرا ہی تھا کہ آپ کا دل کٹ کر رہ گیا آنکھوں کی جھیلوں میں روانی آ گئی آپ ہائے ابا کہہ کر اُٹھیں اور پھر گر گئیں قریب بیٹھی ہوئی بیبیوں نے بڑی مشکل سے سہارا دے کر آپ کو لٹا دیا اس دفعہ غم کی فراوانی نے خود ہی بے ہوشی کے جال کو توڑ دیا آپ لڑکھڑاتی ہوئی اُٹھیں اُمہات المومنین کی طرف حسرت زدہ نگاہوں سے دیکھا سیدہ صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے مشورہ دیا کہ ہمیں خود چل کر میدانِ اُحد کے حالات کو دیکھنا چاہیے۔

اور پھر جنابِ صفیہ رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا و چند دیگر مسلمان عورتیں سر تا پا چادروں میں لپٹی ہوئیں جانبِ اُحد روانہ ہوگئیں جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا چل رہی تھیں مگر چلا نہیں جاتا تھا ابھی آپ نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ شدتِ غم سے قدم لڑکھڑانے لگے آپ چادر میں لپٹی لپٹائی یاابتاہ کی صدائے المناک دے کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔

Marfat.com

جوخواتین آپ کے ساتھ تھیں وہ آپ کو جھرمٹ میں لئے زاروقطار روتی جارہی تھیں ابھی چند ساعتیں ہی گزری تھیں کہ سامنے والے گھر سے ایک بی بی باہر نکلی اور آپ کے قریب آ گئی۔

ناگاہ زنے بنی زبیان برسید وگفت اے دختر خیر البشر بکجا می روی گفت مے خواہم پیش پدر روم لیکن قوتِ رفتار نہ دارم۔ زن گفت اے سیدۃ نساء تو ہمچناں ساکن باش تا من بروم و برائے تو خبرے بیاورم کہ اگر پدر بزرگوارت ترا بدیں حال بینند تحمل نتواند کرد۔

(روضۃ الشہداء ص ۶۱)

حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد اُس نے عرض کیا کہ میں بھی میدانِ اُحد کی طرف ہی جارہی ہوں میرے سب گھر والے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے ہوئے ہیں آپ اِسی جگہ تشریف رکھیں میں تمام حالات کی خبر لے کر ابھی آپ کی خدمت میں واپس آتی ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ کے والدِ گرامی کو کوئی شہید نہیں کرسکتا وہ انشاء اللہ العزیز بالکل خیریت سے ہوں گے آپ تسلی رکھیں میں بہت جلد حاضرِ خدمت ہو کر آپ کو خوشخبری سناؤں گی۔

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اُس عورت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا کہ اے بی بی جب تمہاری نگاہوں کو میرے والد گرامی کے جمالِ جہاں آراء کی زیارت نصیب ہو تو میرے بابا کے حضور میں میرا سلام عرض کرنا اور جب میرے بابا جان کو جنگ سے کچھ فراغت حاصل ہو تو جس طرح تو نے میری حالت کا مشاہدہ کیا ہے اُن خدمت میں عرض کر دینا۔

Marfat.com

اُس نیک بخت بی بی نے جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو نہایت اِحترام واَدب سے سلام عرض کیا اور جلد واپس آ کر تمام حالات سے آگاہ کرنے کا وعدہ کر کے جانبِ اُحد روانہ ہو گئی۔

اُس بی بی کے جانے کے بعد جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے دل پر اور بھی غم کی آندھیاں چلنے لگیں آپ کو اِس غم کے موقعہ پر والدہ محترمہ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی یاد اس شدت کے ساتھ آئی کہ آپ اور بھی بیقرار ہو گئیں آپ کے آنسو موتیوں کی لڑیاں بن کر اِس تیزی سے برسنے لگے کہ چند ہی لمحوں میں آپ کا چہرۂ انور بھیگ گیا۔

آپ اس قدر سوز وغم اور درد والم میں ڈوب کر فریاد کرنے لگیں کہ جس کے بیان کرنے کی طاقت نہ قلم میں ہے نہ زبان مگر آپ خیالوں میں اپنے ابا جان سے اس قسم کی باتیں کرنے لگیں۔

کاش! آج میری ماں خدیجۃ الکبریٰ زندہ ہوتیں اور میری اِس بیکسی اور یتیمی کا سہارا بنتیں اور میری غربت اور تنہائی کے زخموں پر اپنے پیار کا مرہم رکھتیں،

ہائے میں اِس زمانۂ غربت میں اپنے دِل کا حال کس کو سناؤں ہائے میری یہ یتیمی اور بیکسی کہ نہ چچا نہ تایا نہ بہن نہ بھائی نہ ماں نہ خالہ اور [illegible] اور جو اس وقت سہارا دیتا۔

---

(۱) پس فاطمہ فرمود کہ اے زن چوں چشمت بر جمال جہاں آرائے پدرم افتد سلام و نیازِ من برساں وحال من بدیں شاں مشاہدہ مے کنی عرض دہ و بوقت فرصت بگو آں زن

Marfat.com

ایک باپ کی ذاتِ اَقدس تھی جن کے چہرۂ اَنور کو دیکھ کر سب غم دور ہو جاتے تھے اکیلے پن کا احساس ختم ہو جاتا تھا ہر دکھ کا مداوا ہو جاتا تھا مگر آج تو اُس ذاتِ اقدس سے متعلق بھی غلط افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔

پھر اِس حالت میں جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو قرار کس طرح آتا المختصر اِدھر تو آپ کو والدِ گرامی کے غم نے گھائل کر رکھا ہے اور آپ کی حالت لحہ بہ لحہ بگڑتی جاتی ہے اور اُدھر آپ کا پیغام لے کر جانے والی بی بی میدانِ اُحد میں پہنچ جاتی ہے۔

میدانِ اُحد کا دردناک نظارہ کرتے ہی اُس نیک بخت بی بی کی چیخ نکل گئی۔ سب سے پہلے شہداء کے جو لاشے اُس نے دیکھے اُن میں اُس کے باپ کا لاشہ بھی تھا باپ کی لاش کو خون میں لت پت دیکھ کر دل میں ہُوک اُٹھی دل میں خیال آیا کہ باپ کی لاش پر سر رکھ کر ایک بار جی بھر کر رولوں مگر فوراً ہی جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا خیال آ گیا کہ وہ بھی اپنے باپ کے غم میں بیقراری کے عالم میں میرا اِنتظار کر رہی ہیں۔

یہ خیال آتے ہی نہایت تیزی سے قدم آگے کو بڑھنے لگے چند ہی قدم پر اُسے اپنے بھائی کا کٹا پھٹا لاشہ بھی نظر آ گیا بھائی کی لاش کو دیکھا تو

برفت و فاطمہ رضی اللہ عنہا قطراتِ حسرت بر رخسارمی بارید و بدردِ تمام میگفت اَے پدر مرا بغربت آوردی و در غریبی داغِ یتیمی بر جگر نہادی۔

اے در یغا مادرم خدیجہ زندہ بودی تا در بے کسی و یتیمی مرا دوا کردی و زخمِ تنہائی و غریبی مرا مرہم نہادی۔

Marfat.com

بے ساختہ سینے سے ایک دلدوز چیخ نکل گئی بہن کا رشتہ بھی عجیب رشتہ ہوتا ہے بہن کوئی بھی ہو اپنے بھائی کیلئے مجسمۂ ایثار ہوتی ہے۔

بھائی بہن کو ملنے جائے تو اُسے یُوں معلوم ہوتا ہے جیسے اُسے پوری کائنات مل گئی ہے بہر حال جب اُس بی بی نے بھائی کی لاش کو دیکھا تو سینے میں غم و آلام کی آندھیاں چلنے لگیں۔

جی میں آیا کہ دم بھر بھائی کی لاش سے چمٹ کر رولوں مگر جنابِ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کا پیغام یاد آ گیا محبتِ رسول اور وعدۂ بنتِ رسول بھائی کی محبت پر غالب آ گیا داہنی طرف نظر اُٹھا کے دیکھا تو ایک اور ہی کربناک نظارہ نظر آیا۔

اُس کا لختِ دل اُس کی آرزوؤں اور اُمیدوں کا جہان اُس کا پیارا بیٹا

زن زیبانیہ روی بالشکر نہادہ می دوید و ہر کرا میدید خبر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می پرسید و آورا برادر و پسر ہر سہ در ملازمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالشکر رفتہ بودند ۔قضارا چوں بہ لشکر گاہ رسید کشتہ ہر ا دید افتادہ نگاہ کرد برادرش بود شہید شدہ بآں جا بخاک و خون آغشتہ دیدہ برہم نہاد و بگزشت و با خود می گفت و حرام است برمن دیدہ روئے آوتار وئے پیغمبر علیہ السلام رانہ بینم چوں قدر دیگر۔

برت بدرا دید جان دادہ و بر خاک اُفتادہ از و نیز درگذاشت۔

بعد ازاں پسرش در نظرش در آمد و ہنوز از حیات رمقے باقی داشت چوں مادر رادید گفت اے مادر خوش آمدی کہ آرزومند دیدارِ تو بودم زمانے پیش من بنشیں و ساعتے دربرم آرام گیر تا گفتار تو بشنوم و دیدار تو بنگرم۔

Marfat.com

خاک وخون میں تڑپ رہا ہے جسم پر تیروں اور تلواروں کے کئی گہرے زخم لگ چکے ہیں اور ہر زخم سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہیں بیٹے کو زندگی اور موت کی کشمکش میں دیکھا تو ماں کی ممتا جاگ اُٹھی۔

ایک لمحہ کے لئے اُٹھے ہوئے قدم رُک گئے بیٹے کی نگاہیں اُٹھیں اور اُن جان کنی کے عالم میں ماں کے چہرے پر مرکوز ہو کر رہ گئیں کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے دھیمی سی آواز نکلی خوش آمدید امی جان آپ اچھے وقت پر تشریف لائیں میں اپنے خالق حقیقی کے حضور میں بہت جلد حاضر ہونے والا ہوں۔

پیاری امی چند لمحے میرے سامنے بیٹھ جایئے اور میرے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کریں تا کہ میں اِس ظاہری حیات کے جو لمحے باقی ہیں آپ کا چہرہ تکتے تکتے اور آپ کی باتیں سُنتے سُنتے گزار لوں امی جان آپ میرے پاس ہوں گی تو مجھ پر نزع کی سختیاں آسان ہو جائیں گی۔

بیٹے کی حسرت ناک گفتگو سنی تو ماں کا کلیجہ پھٹنے لگا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوا محسوس ہوا مگر پھر ایک دم سیّدۃ النساء العالمین بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا باپ کے غم میں تڑپنا یاد آ گیا محبتِ رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ماں کی ممتا پر بھی غلبہ حاصل کر لیا اور اس پیکرِ عشق رسول اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز نے بیٹے کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اَے میری متاعِ عزیز اور اَے شہیدِ مادر ماں دل تیرے فراق میں گریاں اور تیری محبت کی آگ میں بریاں ہے اَے میرے لال تیرے

Marfat.com

اِس وقتِ آخر اور تیری محبّت نے میرے دل میں غم و آلام کی آندھیاں چلا رکھی ہیں مگر میرے بیٹے میں مجبور ہوں میں دخترِ رسول علیہ السلام کو جس عالم میں چھوڑ کر آئی ہوں اُس کا تقاضہ یہی ہے کہ میں تجھے اِس حال میں چھوڑ کر پہلے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلاش کروں۔

میرے بیٹے دُخترِ رسول میرا اِنتظار کر رہی ہیں کہ میں اُن کے باپ کی خبر اُن کو پہنچاؤں خدا حافظ میرے بیٹے خدا حافظ اِس امتحان گاہِ عظیم سے گزر کر وہ نیک کردار بی بی چند قدم آگے بڑھی تو اُسے ایک جگہ چند آدمیوں کا جھرمٹ نظر آیا وہ لرزتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر اُس ہجوم تک پہنچ گئی۔

جا کر دیکھا تو آفتابِ رسالت سِتاروں کے جُھرمٹ میں ضیاء پاشی فرما رہے ہیں آپ کا چہرۂ انور زخمی ہو کر یوں معلوم ہوتا ہے جیسے سورج پر گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی ہوں آپ اِنتہائی غمزدہ ہیں اور صحابہ کرام بھی خاموش کھڑے حسرت زدہ نگاہوں سے سامنے پڑی ہوئی شہدائے کرام کی لاشوں کی زیارت کر رہے ہیں اِسی عالم میں اُس بی بی نے آگے بڑھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں ہدیۂ سلام پیش کیا اور پھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا گزرنے والی تمام حالت من وعن

زن گفت! اے عزیزِ مادر وائے شہید مادر! مادر در فراقِ تو گریاں است و برآتش اشتیاقِ تو بریاں۔ اما دخترِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را جائے بنشائدہ ام و استخبار حالِ پدرش آمدہ مومن ہنوز از سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خبر نہ دارم و فاطمہ انتظاری بر دمعذورم دار کہ قوتِ بنشستن نہ دارم

Marfat.com

بیان کردی۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کے غم و آلام کی کہانی سُنی تو آپ اور بھی پریشان ہو گئے اور اُس نیک بخت بی بی سے فرمایا کہ بی بی! جلدی جا اور میری بیٹی کو میری حیات کی بشارت دے اور اُسے ساتھ لے کر واپس آ جا۔

جنابِ سیّدہ زہرا سلام اللہ علیہا کی اس کنیز نے جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سُنا تو فوراً واپس آ گئی آ کر دیکھا تو جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا باپ کے غم میں اُسی طرح نڈھال ہیں اور زار و قطار رو رہی ہیں۔

اُس نے آتے ہی کہا یا بنتِ رسول آپ کو مبارک ہو میں آپ کے والدِ گرامی کی زیارت کر کے آئی ہوں اور وہ آپ کا اِنتظار کر رہے ہیں۔

آیئے آپ میرے ساتھ تشریف لائیں اور اپنے باپ ﷺ کی زیارت کر کے اِن آتشیں آنسو برسانے والی آنکھوں کو ٹھنڈک دیجئے۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے یہ مژدۂ جانفزا سنا تو دل میں اُٹھنے والے غموں کے طُوفان فوراً تھم گئے پہلے تو چلنا آپ کو اس قدر

سید عالم از شعب بیرون آمدہ بود و در پائے علم ایستادہ و صحابہ گرد اگرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف کشیدہ زن پیش آمد و در قدم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُفتاد و گفت! یارسول اللہ پدر و پسر و برادرم و جد و قبیلہ و تمامی عشیرہ ام خدائے تو باد سلام فاطمہ آوردہ ام و حالت اِو بحضرت تو عرض میکنم۔

Marfat.com

دُشوار تھا کہ ایک قدم اُٹھانے پر بھی چکر آجاتا تھا مگر اَب شوقِ زیارت نے آپ کو ایسی قوت عطا کر دی کہ چند ہی لمحوں بعد آپ میدانِ اُحد میں پہنچ گئیں

ملاقاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا تیزی سے چلتی ہوئی زیبانیہ عورت کے ساتھ جب میدان کارزار میں پہنچیں تو والد محترم کو صحابہ کے جھرمٹ میں دیکھ کر آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بیٹی کو تشریف لاتے دیکھا تو آپ صحابہ کرام کو وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ آئے اور بیٹی کو آغوش میں لے لیا جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے باپ کے چہرۂ انور کو خون آلود دیکھا تو تڑپ کر رہ گئیں اور زار و قطار رونے لگیں۔

آپ اِس طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھیں کہ حضور بھی بیتاب

چوں حضرت فاطمہ را دید پیشِ اُو باز رفت و در کنار گرفت و فاطمہ بسیار گریست حضرت صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ اُورا تسلی داد۔

حضرت فرمود تو اُورا کجا گزاشتی زن تمام قصہ را شرح داد رسول اللہ گفت اَے زن زود باز کرد و بشارتِ حیاتِ من بہ اُو رساں و بے انتظارش نزد من آر۔ زن باز گشت و مژدۂ سلامت خواجہ بفاطمہ رسانید و گفت کہ بخدائے کہ پدرت را دیدم ایستادہ و علم بر سر اُو بدا شتہ۔ فاطمہ فرمود مرا پدر برساں و مژدگانی از من بستان اُو پیش گرفتہ بہ اُحد آورد۔

(روضۃ الشہداء ص ۶۰۔۶۱) (روضۃ الشہداء ص ۶۱)

Marfat.com

ہو گئے پھر آپ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ بیٹی صبر کرو ہمارے لئے صبر و شکر ہی مناسب ہے۔

حضور کے چہرۂ انور سے خُون ابھی تک بہہ رہا تھا جسے آپ کپڑے میں جذب فرما رہے تھے تا کہ یہ خُونِ مقدّس زمین پر گرنے نہ پائے۔

مدارج النّبوت وغیرہ میں ہے کہ اگر آپ کا خُون زمین پر گر جاتا تو قیامت تک زمین نباتات پیدا کرنے کے قابل نہ ہوتی۔

بہر حال جنابِ سیّدہ انتہائی اندوہ وغم کے عالم میں بہتے ہوئے خون کو روکنے کی تجاویز کرنے لگیں پہلے تو آپ نے باپ کے زخموں کو دھویا اس حالت میں آپ روتی بھی جارہی تھیں اور زخموں کو دھوتی بھی جارہی تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم لوٹے سے پانی بھی گرا رہے تھے اور اشک بھی برسا رہے تھے مگر پانی بہانے سے بھی خون بہنا بند نہ ہوا۔

یہ حالت دیکھ کر جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا کی پریشانی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا تھا پھر آپ نے جلدی سے ایک کپڑا جلایا اور اُس کی راکھ زخموں میں بھر دی راکھ کا بھرنا تھا کہ خون بہنا بند ہو گیا اور آپ کو تھوڑا سا اِطمینان نصیب ہو گیا۔

قارئین ذہن میں رکھیں کہ جلے ہوئے کپڑے کی راکھ بھرنے سے بہتا ہوا خون بند ہو جاتا ہے اور یہ جناب سیّدہ کا مجرّب نسخہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی طبی صلاحیتوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے،

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۸۲۶)

Marfat.com

قیامت کے دن کی ذمّہ داری

زخموں میں راکھ بھرنے کے بعد جناب سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے اس زبیانیہ عورت کی جو آپ کو ساتھ لائی تھی اپنے ابا جان کے حضور میں سفارش فرمائی آپ نے اس عورت سے پوچھا کہ اے نیک خاتون تو میری بیٹی سے کیا توقع رکھتی ہے جو مانگو گی دیا جائے گا تو اس عورت نے دست بستہ عرض کیا کہ اُے تاجدار دو عالم صلی اللہ علیکَ وسلم بس میری یہی خواہش ہے کہ قیامت کے دن میری دستگیری فرمائی جائے اور مجھے فراموش نہ کیا جائے۔

آپ نے وعدہ فرمایا تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا! ابا حضور یہ اجازت چاہتی ہے تا کہ اپنے خاندان کے شہدا کے لاشے دیکھ سکے چنانچہ اسے اجازت مرحمت فرمادی گئی متن ہے۔[1]

آنسو ہی آنسو

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی جناب صفیہ بنت عبد

---

[1] وبنواخت گفت اے پدرِ من ایں زن مژدگانے قبول کردہ ام؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازاں زن پرسید کہ از فاطمہ خیر توقع داری؟ گفت یارسول اللہ چشم آں دارم کہ فردائے قیامت مرا دستگیر و از من فراموش نکنند! فاطمہ فرمود کہ یارسول اللہ دستوری فرمائی کہ برکشتگان خود روم کہ بیکس اند۔

(روضۃ الشہداء ص ۶۱)

Marfat.com

المطلب بھی دیگر چند صحابیات کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکی تھیں آپ کو اپنے بھائی سیّد الشہداء حضرت حمزہ ابن عبد المطلب کی دردناک شہادت کا پتہ چل چکا تھا۔

آپ اپنے بھائی کا لاشہ دیکھنے کے لئے انتہائی بیتاب تھیں مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب حمزہ رضی اللہ عنہٗ کا جسم انور ٹکڑوں کی صورت میں ملاحظہ کر چکے تھے اور آپ کو معلوم تھا کہ عورتیں چمنستان ہاشمی کے اس گُلِ رَعنا کی بکھری ہوئی پتّیاں دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گی۔

اب جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بھی اپنے محبت کرنے والے دادا کی آخری زیارت کرنے کا شدت سے اظہار کیا تو ان سب کو بھی جاں نثار رسول اور اسلام کے عظیم ترین مجاہد کے جسم اقدس کے ٹکڑے دکھا دیئے۔

لاشہ سید الشہداء کی زیارت کے بعد عورتوں کا جو حال ہوا بیان سے باہر ہے۔

جنابِ سیدہ صفیہ بنتِ عبد المطلب کے دردناک مرثیوں اور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے غم انگیز نالوں سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میدان اُحد میں قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔

مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۰۱ پر ہے کہ حضرت صفیہ حضرت حمزہ کے پاس آئیں وہ اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رونے لگیں اُن کے رونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی زار و قطار رونے لگے اور فرمایا حمزہ ساتوں آسمان والوں کے بالآخر مایوسی کے عالم میں کچھ لوگ شہر کی طرف آئے اور

Marfat.com

حجرہ بتول پر حاضر ہو کر تمام حالات سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو آگاہ کر کے عرض کیا۔

کرم کا مخزن سخا کا مرکز عطا سراپا جنابِ زہرا
نبی کی صورت نبی کی سیرت نبی کا نقشہ جنابِ زہرا

رسولِ اعظم پیاری دُختر شہیدِ اعظم کی پاک مادر
جنابِ شیرِ خدا کی بانو جناں کی ملکہ جنابِ زہرا

سراپا رحمت، سراپا راحت، سراپا عفّت، سراپا عصمت
رسولِ اکرم کے دِل کی ٹھنڈک بتول و عذرا جناب زہرا

ہے غیر ممکن کہ اُس کے دَر سے کوئی سوالی بھی آئے خالی
قسیمِ جنّت، قسیم کوثر، قسیمِ دُنیا جنابِ زہرا

تمام حوریں کنیزیں اُن کی غلام اُن کے سبھی فرشتے
مگر چلاتی ہیں خود ہی چکّی بغیرِ شکوہ جنابِ زہرا

فدا ہے صآئم غلام اُن پر درود اُن پر سلام اُن پر
ہیں میرا دونوں جہاں میں واللہ فقط سہارا جنابِ زہرا

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃ الزّہرا کی شانِ قُرآن

آیتِ مَودَّۃ

سرکارِ دوعالم تاجدارِ مدینہ مختار کائنات مالکِ ارض وسماوات احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے دُنیا میں تشریف لانے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو خداوندِ قدوس سبحانہٗ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ اپنی اپنی اُمّت کو اِرشاد فرمائیں کہ ہم تم سے کوئی حقِ تبلیغ اور معاوضۂ دعوت وارشاد نہیں طلب کرتے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارشاد فرمایا۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ

(سورۃ الشعراء آیت ۱۰۶)

(۱) وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور اے قوم میں تجھ سے اس پر مال طلب نہیں
کرتا میرا اجر تو اللہ پر ہی ہے۔

(سورۃ ہود آیت ۲۹، پارہ ۱۲)

(۲) وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور میں تُم سے اس پر کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا

Marfat.com

صلہ تو پروردگار عالمین کے ذمہ ہے۔

(سورۃ الشعراء آیت ۱۰۹)

اور سیّدنا ہود علیہ السلام اپنی قوم کو اس طرح مخاطب فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ

(۳) يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

اے قوم میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا میرا اجر تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

(سورۃ ہود آیت ۵۱ پارہ ۱۲)

(۴) وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور میں اس تبلیغ پر کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا اَجر تو بس پروردگار عالمین ہی کے ذمہ ہے۔

(سورۃ الشعراء آیت ۱۲۷)

اِسی طرح سیدنا صالح علیہ السلام اپنی قوم کو اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ

(سورۃ الشعراء آیت ۱۴۲)

(۵) وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

(سورۃ الشعراء آیت ۱۴۵)

Marfat.com

اور میں اس پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو بس تمام جہانوں کے پالنے والے کے ذمہ ہے۔

ایسے ہی حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق ہے۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

(سورۃ الشعراء آیت ۱۶۱)

(۶) وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾

(سورۃ شعراء آیت ۱۶۴)

اور میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو عالمین کے پروردگار کے ذمہ ہے۔

اسی طرح شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قوم کو فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

(سورۃ الشعراء آیت ۱۷۷)

(۷) وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

(سورۃ الشعراء آیت ۱۸۰)

اور میں تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا میرا صلہ تو بس پروردگارِ عالم کے ذمہ ہے اور پھر جب امام الانبیاء اور خدا کے محبوب و مطلوب کی باری آئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ مخصوص احکامات صادر فرما کر اُن میں ترمیم و تبدیلی فرما دی ارشاد باری تعالیٰ ہے محبوب آپ فرما دیں کہ ہم قرآن پر تم سے کوئی اُجرت طلب نہیں کرتے۔

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ الانعام آیت ۹۰)

آپ فرمادیں کہ ہم تم سے قرآن پر کوئی اُجرت طلب نہیں کرتے اور نہ ہی بناوٹ کرنے والوں میں ہیں یہ قرآن تو جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝

(سورۃ ص آیت ۸۶)

آپ فرمادیجئے کہ ہم اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے اور نہ ہی بناوٹ کرنیوالوں میں ہیں یہ قرآن تو جہانوں کے لئے نصیحت ہے

پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ محبوب فرمادیجئے کہ ہم اپنی دعوت و تبلیغ کا تم سے ضرور معاوضہ طلب کریں گے اور وہ یہ ہے کہ تم ہمارے قریبیوں سے محبت کرو ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

محبوب فرمادیجئے کہ ہم تجھ سے اس پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے مگر ہماری اہل بیت سے محبت کرو اور جو کوئی نیکی کرے گا تو ہم اس کی نیکی میں اور خوبی زیادہ کردیں گے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور قدردان ہے۔

(سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳)

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہونے والی ان ہر سہ آیات میں بظاہر تفاوت کا اظہار ہوتا ہے یعنی پہلی دونوں آیات میں ہے کہ تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور تیسری آیت میں ہے کہ ہم تم سے بدلہ مانگتے ہیں۔

لیکن حقیقت میں ان میں ہرگز ہرگز تفاوت نہیں جس کی پوری بحث آپ ہماری تصنیف مشکل کشاء جلد سوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہاں ہم صرف یہ بتائیں گے کہ یہ آیت کس کس کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

تفاسیر واحادیث کی کتب میں آتا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے وہ کون قریبی ہیں جن سے مودّت ومحبّت کو ہمارے لئے واجب قرار دیا گیا تو اِمام الاوّلین والآخرین سَرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا فاطمہ وعلی حسن وحسین اور اِن چاروں کا ذکر کرکے فرمایا !

هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ ؟

قَالَ ! عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَ وَلَدُ هُمَا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ آپ

Marfat.com

کے وہ اقرباء کون لوگ ہیں جن سے مودّت رکھنا ہمارے لئے واجب قرار دیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا علی فاطمہ اور ان کے بیٹے۔

دُوسری روایت

دُوسری روایت میں اس طرح ہے کہ

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَابَتُکَ وَالَّذِیْنَ نَزَلَتْ فِیْھِمُ الْایۃ قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا۔

(اشرف الموبد ص ۱۴۹)(انوار محمدیہ ص ۴۳۳)(زرقانی المواہب اللدنیہ ۷۔۲)
(خازن معالم ص ۱۲۲ ج ۱۴)(ابن جریر ۱۴۔۲۵)(مدارج ص ۱۰۵ ج ۴)
(کبیر ۳۹۰ ج ۷)(صواعق محرقہ ۱۱۸)(صاوی ۱۴۲ ج ۱)(حقانی ۱۱۸ ج ۲)
(جلالین مصری ص ۳۲ ج ۲)(تفسیر ابن عربی ص ۲۱۲ ج ۲)

مواہب اللدنیا میں ہے کہ اہلِ بیت کی محبت مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے لئے مودۃ القربیٰ کی آیت نازل فرمائی ہے چنانچہ لکھا ہے۔ کہ

وَفَرَضَ مُحَبَّۃٌ جُمْلَۃُ اَھْلُ بَیْتِ الْمُعَظَّمِ وَ ذُرِّیَتُہٗ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ (قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی)

(انوار محمدیہ مواہب اللدنیہ ص ۴۳۳)

اِسی آیت کریمہ کی شرح کرتے ہوئے اِمام اہل سنت علامہ نبھانی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک دوسری تصنیف الشرف المؤبد میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اہلِ بیت کا لُٹا پُٹا قافلہ یزید کے شیطانی دربار میں پہنچا تو اِمام زین العابدین کو ایک یزیدی شیطان نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے تمہیں قتل کیا اور تمہارا اِستیصال کر کے اس زمانے کے فتنے کو ختم کیا۔

وَعَنِ السَّدِیِّ بْنِ اَبِیْ اَلدَّ یْلَمُ قَالَ لَمَّا جِئَ بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنَ اَسِیْرَ اَوْ اُقِیْمَ عَلٰی دَرَجِ دَمَشْقُ قَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِهَا فَقَالَ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَ اسْتَاخَلَکُمْ وَقَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَةَ۔

اِس کی خرافات سن کر امام زین العابدین رضی اللہ عنہٗ نے ارشاد فرمایا۔

کیا تُم قرآن پڑھتے ہو ؟

قَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اَقَرَأْتَ الْقُرْآنُ ؟

اُس نے کہا ہاں !

قَالَ نَعَمْ

آپ نے فرمایا آلِ حامیم کو بھی پڑھا ہے؟

قَالَ قَرَأْتُ آلِ حٰمٓ

اُس نے کہا قرآن تو پڑھتا ہوں۔

مگر آلِ حامیم نہیں پڑھی

قَالَ قَرَأْتُ وَلَمْ اَقْرَ آلِ حٰمٓ

آپ فرمایا تم نے نہیں پڑھا

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی

Marfat.com

اس نے کہا تو یہ تمہارے لئے ہے؟

قَالَ فَاِنَّکُمْ لِاَیَّاھُمْ؟

آپ نے فرمایا! ہاں!

قَالَ نَعَمْ

(خصائص الکبریٰ ۰ ۱۴ ج ۱۳ الشرف المؤبد ۱۵۰)

علاوہ ازیں بھی کئی کتبِ تفاسیر واحادیث میں اس بات کی تائید موجود ہے کہ آیتِ قرابت میں جن لوگوں کی محبت فرض اور واجب قرار دی گئی ہے وہ مولائے کائنات حیدرِ کرار جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جناب حسنین کریمین اور آپ کی اولاد پاکِ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

Marfat.com

پانچتن

ہیں کائنات حُسن کے انوار پانچ تن
خالق کا بیمثال ہیں شہکار پانچ تن

اُن ہی کے دم سے رونقِ کونین ہے تمام
کونین کے ہیں مالک و مختار پانچ تن

ہیں مُصطفیٰ و مرتضیٰ زہرا حسن حسین
ہر جلوہ گاہِ نور کا سِنگار پانچ تن

خود جھیلتے ہیں جاں پہ ہزاروں مصیبتیں
کرتے ہیں دُور خَلق کے آزار پانچ تن

کانپے نصاریٰ چھوڑ کر بھاگے مباہلہ
دیکھے جو آتے سامنے سرکار پانچ تن

صآئم میں ایک کس طرح بخشانہ جاؤں گا
ہوں گے جو میرے حشر میں غمخوار پانچ تن

Marfat.com

آیتِ کرامت

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیۡہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۳۷﴾

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے جگر گوشۂ رسول سیدنا اِمام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا سلام اللہ علیہا جنت میں تشریف فرما تھے کہ اُن کے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور ان دونوں کو زر و سیم کے بنے ہوئے ایک محل میں لے گئے۔

وہاں ایک یاقوت کا بنا ہوا تخت بچھا ہوا تھا اور اس پر ایک نور کا قُبّہ رکھا ہوا تھا اِس قُبّہ میں ایک نورانی صورت تھی جس کے سر پر تاج اور کانوں میں مروارید کے گوشوارے اور گردن میں نور کا گلوبند تھا۔

دونوں نے اس نورِ عظیم کو دیکھا تو اس قدر متعجّب و متحیّر ہوئے کہ ایک دوسرے کو بھول گئے اور پوچھنے لگے کہ یہ کس کی صورت ہے۔

اِرشاد ہوا کہ یہ سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں اور تاج اُن کے والدِ گرامی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور گلوبند اُن کے شوہر جنابِ علی المرتضیٰ ہیں اور گوشوارے اُن کے صاحبزادے جنابِ حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔

Marfat.com

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے قبہ کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو اس میں پانچ نام نور سے لکھے ہوئے تھے اور لکھا تھا کہ

اَنَا الْمَحْمُوْدُ وَ ہٰذَا مُحَمَّدٌ

میں محمود ہوں یہ محمد ہیں

اَنَا الْاَعْلٰی وَ ہٰذَا عَلِیٌّ

میں اعلیٰ ہوں یہ علی ہیں

اَنَا الْفَاطِرُ وَ ہٰذِہٖ الْفَاطِمَۃُ

میں فاطر ہوں یہ فاطم ہیں

اَنَا الْمُحْسِنُ وَ ہٰذَا الْحَسَنُ

میں محسن ہوں یہ حسن ہیں

اَلْاِحْسَانُ مِنِّیْ وَ ہٰذَا الْحُسَیْنُ

مجھ سے اِحسان ہے یہ حسین ہیں

پھر جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے آدم آپ ان ناموں کو یاد فرما لیجئے کیونکہ آپ کو اِن کی ضرورت ہوگی پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت الفردوس کی نور بیز فضاؤں کو چھوڑ کر زمین پر آنا پڑا تو تین سو برس تک روتے رہے بالآخر اِن مقدس اسماء عالیہ کے وسیلہ سے دعا کی اور کہا کہ

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنٍ وَ الْحُسَیْنِ یَا اَعْلٰی وَ یَا فَاطِرُ وَ یَا مُحْسِنُ۔

مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے

حضرت آدم علیہ السلام یہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ حضرت جبریل

Marfat.com

علیہ السلام نے حاضر ہو کر خدا تعالیٰ کا سلام کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اے آدم اگر آپ نے اس وسیلہ سے اپنی تمام اولاد کی بخشش طلب کی ہوتی تو ہم بخشش دیتے۔

(نزہۃ المجالس ص ۲۳۲۔۲)

اَزلی طہارت

سیدنا اِمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم خلقت آدم سے دو ہزار برس پہلے خدا تعالیٰ کی تحمید و تقدیس کرتے تھے پھر جب آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ہم دونوں کو ان کی پُشت میں جاگزیں فرمایا گیا۔

پھر ہم اَصلاب پاکیزہ اور اَرحامِ طیبہ میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ ہم حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہٗ کی پشت مبارک میں تشریف لے آئے اور پھر وہ نور دو حصے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کی پشت مبارک میں منتقل کیا گیا اور ایک حصہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہٗ کی پشت مبارک میں منتقل ہو گیا اور پھر وہ نور مبارک مجھ سے اور علی سے میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا میں مجتمع ہوا پس حسن و حسین خدا تعالیٰ کے دو نور ہیں۔

(نزہۃ المجالس ۲۳۱ ج ۲ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

آیتِ مباہلہ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اہلِ نجران کو ایک مکتوبِ عالیہ بھیجا کہ اسلام قبول کر کے خداوندِ قدوس کی اُلوہیت اور رسالتِ مصطفائی کا اِقرار کرلیں چنانچہ اہلِ بخران نے اپنے علماء وغیرہ پر مشتمل چودہ افراد کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بھیج دیا کہ جا کر ان سے مناظرہ کریں۔

چنانچہ عیسائیوں کا یہ وفد جب جناب رسالت مآب علیہ التحیات والتسلیمات کے پاس مسجدِ نبوی میں پہنچا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی طرف کوئی اِلتفات نہ فرمایا بلکہ اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا اس لئے کہ اُن کے ہاتھوں میں ایک تو سونے کی انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں دوسرے ان کے تہبند ایڑیوں کے نیچے زمین پر گھسٹ رہے تھے اور تیسری وجہ یہ کہ ان کے لباس ریشمی تھے

وَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ النَّجْرَانِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَفَدَاهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَةَ رَجُلًا مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَقَامُوْا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَدَ خَلُوا الْمَسْجِدَ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الْحِجْرَةِ اَرَوِيَةَ مَلْفُوْفَةٌ بِالْحَرِيْرِ ثُمَّ اُتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ وَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ۔

(دلائل النبوۃ ۲۹۸ ج ۱ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۸)

(طبقات ج ۱ ص ۳۵ معارج النبوت ۲۵۰)

Marfat.com

جب وہ لوگ مسجدِ نبوی سے باہر نکلے تو راستے میں انہیں سیدنا عثمان غنی و حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما ملے جوان کو جانتے تھے وہ آگے بڑھے اُنہوں نے کہا تم لوگوں نے ہمیں خود ہی خط بھیجا تھا اور پھر جب تمہاری دعوت پر حاضر ہوئے اور سلام کہا تو ہمیں جواب تک نہیں دیا گیا۔

ہم نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہمارے ساتھ گفتگو کی جائے مگر آپ کے نبی نے بالکل سکوت فرمائے رکھا لہٰذا ہمیں بتایا جائے کہ ہم لوگ واپس اپنے ملک کو چلے جائیں یا ٹھہرے رہیں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ سیدنا حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم بھی تشریف لے آئے۔

حضرت عثمانِ غنی اور حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما نے ان کو اس صورتِ حال سے آگاہ کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے انہیں مشورہ دیا کہ یہ لوگ اپنی طلائی انگوٹھیاں اور ریشمی لباس اُتار کر دوسرا لباس پہن کر جائیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن سے گفتگو ضرور فرمائیں گے۔

فارسی متن ملاحظہ ہو۔

آں گروہے از مسجد بیرون رفتند امیر المومنین عثمان و عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما پیدا شدند۔ بنابر سبقت و معرفتے کہ بایشاں داشتند از ایشاں پرسیدند کہ شما مکتوبے از برائے نوشتہ مارا دعوت کردہ اید و ما آمدیم و تحیت و سلام بجا آوردیم جواب نشنیدم ہر چند سخن کردیم بجز سکوت چیزے ندیدیم۔ اکنوں مصلحت شما چیست باز گردیم بدیار خود یا توقف کنیم؟

Marfat.com

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے وہ لوگ جب دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔

اُنہوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ عام لوگوں کی طرح پیدا نہیں ہوئے اور بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے خدا کے بیٹے ہیں۔

اِمام الانبیاء تاجدارِ مدینہ فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے حکم سے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دے کر فرمایا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے اور بغیر ماں کے پیدا فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں ان میں شک نہ کرو۔

اگرچہ عیسائیوں کو اس کے بعد جواب تو کوئی نہ آیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے تو خُدا تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ محبوب اِن سے فرما دیجئے کہ آؤ آپس میں مُباہلہ کر لیں تا کہ حق و باطل کی تمیز ہو جائے قرآن پاک میں یہ واقعہ اس طرح آتا ہے۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ

دریں مجلس امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہٗ حاضر بود۔ عثمان و عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہم خطاب کردند کہ یا ابو الحسن رائے تو دریں باب چیست؟ گفت رائے مَن ایں است کہ ایں جامہائے ریشمین و انگشتری ہائے زریں از خود دور کنند۔ جامہائے متعارف در پوشند آنگاہ بمجلس آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در آیند

(معارج النبوت ص ۳۰۶ ج ۴)

Marfat.com

ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

عیسیٰ کا قصہ اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سُننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو شک والوں میں سے نہ ہونا۔

(سورۃ آل عمران آیت ۵۹۔۶۰)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

ترجمہ! پھر اے محبوب جو آپ سے عیسیٰ کے بارے میں حجت کرتے ہیں بعد اس کے کہ تمہیں علم آ چکا تو ان سے فرما دو کہ آؤ ہم تُم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

(سورۃ آل عمران آیت ۶۱)

تفاسیر میں آتا ہے کہ عیسائیوں کو خدا تعالیٰ کا یہ فرمان سُنا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ بیٹی تیار ہو جایئے چادر تطہیر کو اچھی طرح اپنے جسم پر لپیٹ لو میرے نواسوں حسن و حسین کو بھی ساتھ لے لو جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ردائے اقدس اوڑھ کر تیار ہو گئیں تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو فرمایا

Marfat.com

علی تو بھی تیار ہو جاؤ۔

چنانچہ سب لوگ تیار ہو کر سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حجرۂ منورہ سے باہر آ گئے کس شان کا یہ قافلہ نور ہے اور کس شان سے چلا جا رہا ہے تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسین علیہ السلام کو گود میں اُٹھا رکھا ہے اور حضرت حسن علیہ السلام کو اُنگلی سے لگایا ہوا ہے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے باپ کی کملی کے پلو کو تھام رکھا ہے اور جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے جناب سیدہ کی ردائے پاک کا کونہ پکڑ رکھا ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر پاؤں رکھتی ہیں اور جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نشانِ قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور یوں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے نقشِ قدم کو بھی پردہ دیا جا رہا ہے کہ اگر زمین دیکھے تو اُسے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقشِ قدم نظر آئیں اور اگر آسمان دیکھے تو اسے جنابِ حیدر کرار کے نقشِ قدم نظر آئیں بہر حال یہ قافلۂ نور اسی تقدیس و عظمت کے ساتھ چند قدم اور آگے بڑھتا ہے پھر ایک مقام پر تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلِ عبا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب ہم دعا مانگیں تو تم سب مل کر آمین کہتے رہنا۔

قَدِ احْتَضَنَ اَلْحَسَنُ وَ اَخَذَ بِيَدِ الْحُسَيْنَ وَ فَاطِمَةُ تَمْشِیْ خَلْفِهٖ وَعَلِيًّا يَمْشِیْ خَلْفَهَا وَ يَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَوْتُ فَآمِّنُوْا۔

(تفسیر کبیر ۲۔۷۰۰ بیضاوی ج ۱ ص ۱۶۴ نور الابصار ۱۱۱)

(سیرت رسول عربی ۳۶۱)

Marfat.com

تحقیق آپ نے حسن کی اُنگلی پکڑی اور حسین کو گود میں اُٹھایا آپ کے پیچھے جنابِ فاطمۃ الزہراسلام اللہ علیہا تھیں اور حضرت فاطمۃ الزہراسلام اللہ علیہا کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہٗ تھے ان کو مخاطب کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب ہم دُعا مانگیں تو آمین کہنا بہر حال جب یہ قافلۂ نور وتقدیس چند قدم اور آگے بڑھا تو عیسائیوں کے بڑے پادری اسقف نے کہا کہ اے میری قوم ان لوگوں سے مباہلہ نہ کرنا میں اِن میں وہ صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر اُنہوں نے تمہارے لئے بددعا کر دی تو قیامت تک کوئی عیسائی روئے زمین پر نہیں رہے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ سے سوال کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو یقینا پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

قَالَ اَسْقَفُ یَا مَعْشَرَ النَّصَارٰی اِنِّیْ لَاَرٰی وَجُوْھًا لَوْ سَاَلُوااللّٰہَ اَنْ یَّزِیْلَ جَبَلاً مِنْ مَکَانِہٖ لَا زَالَہٗ فَلَا تَبْتَھِلُوْا فَتَھْلِکُوْا وَلَا یَبْقٰی عَلَی الْاَرْضِ نَصْرَانِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۲)(معارج ج ۴ ص ۲۵۰)(نورالابصار ص ۱۱۱)

کہا اسقف نے اے گروہِ نصاریٰ میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ سے سوال کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو یقیناً ٹل جائے گا۔ پس اِن کے ساتھ مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور کوئی عیسائی دُنیا میں باقی نہیں رہے گا۔

چنانچہ عیسائیوں نے جب اپنے سردار کا مشورہ سُنا تو مباہلے سے رُک گئے اور معذرت طلب کر لی۔

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اہلِ نجران کی تباہی یقینی تھی اور اگر ہم ان پر لعنت کر دیتے تو اُن کی صورتیں مسخ ہو جاتیں وہ بندر اور سُور بن جاتے ان کے شہروں پر آگ برستی اہلِ نجران جل کر راکھ ہو جاتے حتیٰ کہ پرندے اور درخت بھی جل جاتے اور تمام عیسائی ہلاک ہو جاتے۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الْعَذَابَ تَدَلّٰی اَھْلَ النَّجْرَانِ وَلَوْلَا عَنُّوْا لَمَسَخُوْا قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ وَلَاضْطَرَمَ عَلَیْھِمُ الْوَادِی نَارًا وَلَاَسْتَا صَلَّی اللّٰہُ نَجْرَانِ وَ اَھْلَہٗ حَتّٰی الطَّیْرَ عَلَی الشَّجَرِ وَلَمَّا حَالَ الْحَوْلِ عَلٰی اَنْصَارٰی کُلُّھُمْ حَتّٰی ھَلَکُوْا۔

(خازن ج ا ص ۱۶۳ نورالا ابصار ۱۱۱)

اگرچہ یہ بات مُباہلے سے پہلے ہی ختم ہو گئی تاہم اس آیتِ کریمہ کے نزول پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِنتخاب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے کس قدر محبت اور تعلق ہے بعض خارجی لوگ یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ عیسائیوں کے ساتھ اُن کے بال بچے نہیں تھے اِس لئے نہ تو یہ مباہلہ ہوا اور نہ ہی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ و علی اور حسن و حسین علیہم السلام کا اِنتخاب کیا۔

یہ ان کی دلیل قطعی طور پر ناقص ہے جس کی مکمل بحث ہماری زیرِ طبع کتاب شہید ابن شہید حصہ دوم میں ملاحظہ کریں اِس مقام پر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند ایسے حوالہ جات درج کر دیئے جائیں جس سے اِس مقدّس اِنتخابِ رسول کا سراغ مل سکے۔

Marfat.com

عَنْ سَعْدِ بِنْ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءُ کُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَّ حَسَنًا وَّ حُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ۔

(مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۸)(ترمذی ج ۱ ص ۲۳۶ ج ۲ ص ۱۴۶)
(ریاض النضرہ ج ۲ ص ۲۳۸)(المستدرک ج ۱ ص ۵۹۴ ج ۳ ص ۱۵۰)
(مظاہرِ حق ج ۴ ص ۱۴۱)(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۲)
(شرح شفاج ۳ ص ۲۶۷)(صواعقِ محرقہ ۱۰۷)

قَالَ شُعْبِیْ عَنْ جَابِرٍ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءُ کُمْ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا

وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ کُمْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا

(دلائل النبوۃ، ج ۱: ص ۲۹۸)(درِ منثور ج ۲: ص ۳۸)

اَبْنَآءَ نَا اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَنِسَآءَ نَا فَاطِمَةَ وَ اَنْفُسَنَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ عَلِیًّا۔

(معالم التنزیل ج ۱ ص ۱۲۳)(خازن ج ۲ ص ۱۶۴)
(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۷۱)(تفسیر کبیر ج ۲ ص ۳۷۱)(فتح الباری ج ۶ ص ۵۳)
(تفسیر ابو سعود ج ۲ ص ۲۶۹۸)(تفسیر عرائس البیان ج ۲ ص ۲۵۱)
(زاد المعاد ج ۱ ص ۱۴۶۱)(تفسیر مدارک ج ۱ ص ۱۶۱)(نور الابصار ص ۱۱۱)
(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۳۷)(روح المعانی)

Marfat.com

ان چاروں کے لئے فرمایا !

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

آیتِ مباہلہ نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم نے ان چاروں کا انتخاب کر کے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

آیت تطہیر اُتری تو آپ نے ان چاروں کو کملی میں چھپا کر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

Marfat.com

آیتِ طہارت

قرآن مجید سورۃ احزاب میں خالقِ کائنات اللہ جل شانہٗ واعظم برہانہ نے اپنے محبوب ومطلوب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر آلودگی کو دور کر کے خوب اچھی طرح پاکیزہ کر دے آیت کریمہ ہے۔

اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿۳۳﴾

(الاحزاب آیت ۳۳ پارہ ۲۲)

آیت کریمہ کے شانِ نزول سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت کریمہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے لئے نازل ہوئی ہے اِس آیتِ کریمہ سے پہلے یہ آیتِ پاک ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا

اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو جبکہ تم تقویٰ اِختیار کر رکھو تو تم گفتگو میں نرمی مت اِختیار کرو کہ (اس سے) ایسے شخص کو خیالِ فاسد پیدا ہونے لگتا ہے جس کے دل میں بیماری ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۲)

Marfat.com

اختیارِ مصطفیٰ

پہلی آیتِ کریمہ سے صاف اور واضح طور پر پتہ چل جاتا ہے کہ یہاں حضور کی اَزواجِ مطہرات کا ہی ذکر کیا جارہا ہے مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لامتناہی اختیارات ملاحظہ فرمائیں کہ جب آیتِ تطہیر کا نزول ہوا تو آپ نے حیدرِ کرار جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا جنابِ حسن و حسین علیہم السلام کو بلا کر اپنے دائیں بائیں اور آگے بٹھا کر اپنی مبارک کملی میں سب کو چھپا لیا اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں تو اِن سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب اچھی طرح پاکیزہ فرمادے۔

ہم آیندہ اوراق میں کُتبِ تفاسیر و احادیث سے حضور کی اِس تخصیص کے بارے میں روایات پیش کریں گے۔

ان سے پہلے آپ یہ دیکھیں کہ اِس آیتِ کریمہ کا جنابِ علی و فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم پر اطلاق درست ہو تو کیا وہ اس آیتِ کریمہ کے نزول سے پہلے بھی طیب و طاہر تھے یا نہیں؟

اور دوسرے یہ معلوم کرنا ہے کہ آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے پاک کرنے کے ارادے کا جو اظہار فرمایا ہے تو کیا اِس ارادہ کی تکمیل بھی ہوئی یا نہیں؟

چنانچہ پہلے سوال کے متعلق مُحدّثینِ کرام نے جو لکھا ہے اُن متعدد اقوال کا خلاصہ سیدنا و شیخنا حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس طرح بیان فرمایا ہے کہ

Marfat.com

لِاَنَّ اِکْرَامَہٗ لَیْسَ لِفِسْقِہٖ وَاِنَّمَا ھُوَ لِعَنْصَرَۃُ الطَّاھِرِ وَ نَسَبَہُ الزَّاھِرِ وَفَسَقَ اَحَدُ ھُمْ لَایُخْرِجُہٗ عَنْ بَیْتِ النَّبُوَّۃِ۔

ترجمہ! اس لئے کہ اہلِ بیت کا اِکرام ان کے فِسق کی وجہ سے نہیں بلکہ اُن کے پاکیزہ اصل اور روشن نسب کی وجہ سے ہے اور اُن میں کسی کا فسق کرنا اس کو نبوت کے گھرانہ سے خارج نہیں کرتا۔

(اشرف المؤبد ۱۱)

اِعزاز واکرام کے لئے

اِس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اہلِ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نزولِ آیت سے پہلے بھی طیب وطاہر اور پاک وصاف تھے اس آیتِ پاک میں محض اُن کا اِعزاز واکرام بڑھانا مقصود ہے اور اُن کی طہارت و پاکیزگی پر خدا تعالیٰ نے مہر لگائی ہے۔

اللہ کا اِرادہ

دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا یا نہیں تو اُس کے متعلق قرآنِ کریم ہی میں یہ وضاحت موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو وہ ہو جاتی ہے گویا ارادۂ خداوندی کا مقصد ہی یہ ہے کہ جو چاہا ہے وہ ہو جائے۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰہُ اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

(سورۃ النحل آیت ۴۰)

Marfat.com

جس چیز کا ہم ارادہ فرمائیں اُس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہو جاتو فوراً ہو جاتی ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

(سورۃ یٰسین آیت ۸۲)

وہ تو بس جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

اِن آیاتِ مُقدسہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت مصطفیٰ کی تطہیر کا اِرادہ فرمایا تو وہ ہو گئی اور چونکہ اِرادۂ الٰہی ازلی واَبدی ہے اِس لئے طہارتِ اہلِ بیت ازلی وابدی ہے یعنی نزولِ آیت سے پہلے بھی یہ لوگ طیب وطاہر اور پاک تھے اور یہ طہارت جرم گناہ اور فسق وفجور کی نفی کے عِلاوہ بھی ہر قسم کی نَجاست کی نفی کرتی ہے۔

چُنانچہ اِمام ابنِ جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

يَقُوْلُ اللّٰه تعالىٰ! اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ السُّوْءِ وَالْفَحْشَآءِ يَا اَهْلَ مُحَمَّدٍ (وَيُطَهِّرَ كُمْ) مِنَ الدَّنَسِ الَّذِىْ يَكُسُوْنَ فِىْ مَعَا صِى اللّٰهِ (تَطْهِيْرًا) فَهُمْ اَهْلُ بَيْتِ طَهِّرْ هُمُ اللّٰهُ مِنَ السُّوْءِ وَ خَصَّهُمْ بِرَحْمَتِهٖ مِنْهُ

یعنی خدا تعالیٰ کا تو یہی ارادہ ہے کہ تُم سے برائی اور فحاشی کو دور فرما دے اے محمد کے گھر والو اور تُمھیں ہر قسم کی مَیل کُچیل سے پاک کر دے اور گُناہوں سے تطہیر کر دے۔ پس اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اہلِ بیت کو برائیوں سے پاک کردی ااور اُن کے
لئے اپنی رحمت مختص فرمائی۔

(تفسیر ابن جریر جلد ۲۲ ص ۱)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَالَ اِبْنُ عَطْیَۃَ وَالرِّجْسُ اِسْمُ یَقَعُ عَلَی الْاِثْمِ وَ
الْعَذَابِ وَعَلَی النَّجَاسَاتِ وَالنَّقَائِصِ
وَقَالَ الْاِ مَامُ نووی قِیْلَ ھُوَ شَکٌّ وَ قِیْلَ الْعَذَابُ وَ
قِیْلَ اُلِاثْمُ۔
قَالَ الز ھری الرِّجْس اِسْمُ لِکُلِّ مُسْتَقْذِرٍ مِنْ عَمَلٍ
وَغَیْرُہٗ۔

ترجمہ! ابنِ عطیہ فرماتے ہیں کہ رَجس اسم ہے جو گناہ عذاب نجاستوں اور نقائص پر بولا جاتا ہے۔

اور اِمام نووی فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شک کو بھی رجس کہتے ہیں بعض نے عذاب اور بعض نے اِس کے معنی گناہ کے بھی کئے ہیں۔

اور زہری فرماتے ہیں کہ ہر عملی گندگی اور جس چیز کو برا سمجھا جائے اُسے رجس کا نام دیتے ہیں۔

(الشرف المو بد ص ۱۱)

اِن سب روایات کا خُلاصہ یہ ہے کہ اہلِ بیت مُصطفیٰ ہر قسم کے ار جاس وانجاس فسق وفجور گناہ عذاب سے قطعی طور پر پاک ہیں اور ہر قسم کی ناپاکی سے مبرّا اور نقائص سے پاک ہیں اب اِس آیت کی جو تفسیر قولاً وفعلاً

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

اِنتخابِ مُصطفیٰ

وَرُوِیَ اَحْمَدُ وَطِبْرَانِیْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ: قَالَ ! رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْآیَۃَ فِیْ خَمْسَۃٍ فِیَّ ، وَفِیْ عَلِیٍ ، وَ حَسَنٍ ، وَ حُسَیْنٍ ، وَفَاطِمَۃَ ،،

ترجمہ! روایات بیان کی احمد وطبرانی نے ابوسعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ آیت پنجتن کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی میرے علی حسن حسین اور فاطمہ کے بارے میں۔

(الشرف المؤبد ص ۱۱)

علاوہ ازیں اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت پاک میرے گھر میں نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت حسن وحسین اور حضرت علی کو بُلایا اور ان سب کو کملی میں لیکر خدا تعالیٰ کے حضور میں دُعا فرمائی یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں تو اِن سے ہر آلودگی کو دور کر کے خوب پاکیزہ فرمادے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ فِیْ بَیْتِیْ نَزَلَتْ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنَ وَ حُسَیْنَ فَجَعَلَھُمْ

Marfat.com

Marfat.com

دَخَلَ فَاَ دْنٰى عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَ اَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ اَجْلَسَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ كِسَآءَ ثُمَّ تَلَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اِن روایات کے ساتھ ہی اس آیت کے ضمن میں یہ روایات بھی موجود ہیں کہ آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مقدس بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا کے گھر پر فجر کی نماز کو جاتے وقت آواز دیا کرتے تھے اے اہلِ بیت نماز کے لئے اُٹھو اور ساتھ ہی تلاوت فرماتے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

بعض روایتوں میں یہ لفظ بھی آتے ہیں کہ پہلے آپ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ فرماتے اور نماز کے لئے ارشاد فرما کر آیتِ تطہیر تلاوت فرماتے کچھ روایتوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پر چالیس روز یہ آواز دیتے رہے۔

بعض میں سات ماہ اور بعض میں آٹھ مہینوں کا ذکر آتا ہے کہ صبح کی نماز کے وقت بیٹی فاطمہ کے گھر پر فرمایا کرتے تھے۔

پہلی روایت

الصَّلٰوةُ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ رُوِىَ مِنْ طُرُقٍ عَدِيْدَةٍ حَسَنَةٍ وَ صَحِيْحَةٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَقُوْلُ : اَلصَّلَاةُ يَآ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اور روایت بیان کی متعدد صحیح اور حسن طرائق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فجر کی نماز کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر آواز دیتے یا اہلِ بیت نماز پڑھئے اور اللہ تو یہی چاہتا اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر آلودگی دور کر کے تمہیں خوب پاکیزہ کردے۔

(الشرف المؤبد ۱۲)

دُوسری روایت

وَعَنْ اَبُوْسَعِيْدَ الْخُدْرِىْ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ جَآءَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا يعنى بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِلٰى بَابِ فَاطِمَةَ يَقُوْلُ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلصَّلَاةَ رَحِمَكُمُ اللّٰه اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس آیت کے نزول کے بعد چالیس صُبحیں حضرت فاطمۃ

Marfat.com

الزہرا کے دروازہ پر آ کر فرمایا کرتے اے اہلِ بیت سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں نماز پڑھیے اللہ تم پر رحم فرمائے اللہ تو یہی چاہتا ہے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر آلودگی دور کر کے تمہیں نکھار دے۔

(الشرف المؤبد ۱۲)

تیسری روایت

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَبْعَةُ اَشْهُرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثَمَانِیَةُ اَشْهُرٍ وَ هٰذَا نَصٌّ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ هُمُ الْخَمْسَةِ۔

حضرت ابنِ عباس فرماتے ہیں کہ آپ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر سات ماہ تک یہ آیت تلاوت فرماتے رہے اور سلام پڑھتے رہے۔

(الشرف المؤبد ۱۲)

اہلبیت سے مُراد پانچ ہیں

اور دوسری روایت میں ہے کہ آٹھ ماہ تک آپ نے فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے گھر پر یہ آیت تلاوت فرمائی اور یہ اس پر نصّ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس آیت میں اہلِ بیت میں سے مراد پانچ ہی ہیں

آیتِ تطہیر کے مُتعلق جو روایات اب تک پیش کی گئی ہیں وہ الشرف المؤبد لآلِ محمد کے علاوہ جن کتب میں موجود ہیں اُن میں سے چند یہ

Marfat.com

ہیں۔

(الاصابہ فی معرفۃ جلد چہارم ۳۶)(المستدرک للحاکم جلد سوم ۴۳۶)
(صواعق محرقہ ۱۰۲)(نورالابصار ۱۱۱)(خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۲۶۴)
(ترمذی شریف جلد دوم ۲۲۷)(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم ۶۸۱)
(اسد الغابہ جلد دوم ۱۲ جلد پنجم ص ۵۲)(تفسیر خازن جلد سوم ۲۵۹)
(تفسیر معالم التنزیل جلد دوم ۲۵۹)(تفسیر حسینی جلد دوم ۱۶۱)(تفسیر در منشور جلد پنجم ۱۹۹)
(تفسیر روح المعانی جلد ہشتم ۱۲۷)(تفسیر ابن کثیر جلد سوم ۴۳۸)
(مظاہر حق جلد چہارم ۱۴۵)(نزہۃ لامجالس جلد دوم ۲۲۲)
(تفسیر کبیر جلد ششم ۲۶۵)(معارج النبوت جلد دوم ۲۶۳)(اسعاف الراغبین ۱۰۶)

علاوہ ازیں بھی تفسیر و حدیث کی سینکڑوں کتابوں میں یہ روایات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیتِ تطہیر کو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم حضرت فاطمۃ الزہرا حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے لئے مخصوص فرمایا تھا اور یہ مختارِ کُل اور صاحبِ قرآن رسول کا خاصہ ہے جس سے انکار کوئی بھی وجہ نہیں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ شانِ نزول کے اِعتبار سے یہ آیت اُمّہات المومنین کے حق میں نازل ہوئی تھی جیسا کہ ہم ابتداء میں اس آیت سے پہلی آیت کا ذکر کر چکے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حق میں بھی اِس آیت کا ہونا ایک خاصہ ہے اور وہ ایسے ہے [illegible] پاک میں الفاظ عنکم اور یطہر کُم اور کُم کی ضمیر مردوں کے لئے اِستعمال ہوتی ہے عورتوں کے لئے اِستعمال نہیں ہوتی۔

اگر مخصوص عورتوں کے لئے ہوتا تو عنکن ویطھر کن ہونا تھا یہی وجہ

Marfat.com

ہے کہ جمہور نے اِس آیت میں آلِ عبا کے ساتھ اَزواجِ رسول کو بھی شامل کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو اہلِ بیت میں شامل فرمانا بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خاصہ ہے چُنانچہ محدّثین ومفسّرین نے یہ وضاحت اس طرح کی ہے۔

وَالْجَمْهُوْرُ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ فِي الْاٰيَةِ مَا يَشْتَمِلُ الْفَرِيْقَيْنِ مَعَ عَمَلًا بِجَمِيْعِ الْاَدِلَّةِ قَوْلُهٗ عَنْكُمُ وَيُطَهِّرَكُمْ۔ وَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ النِّسَآءِ خَاصَةٍ لَكَانَ عَنْكُنَّ يُطَهِّرُكُنَّ وَقَالَ ابْنُ عَطِيَةَ وَالَّذِیْ يُظْهِرُ لِیْ اَنْ زَوْجَاتَهٗ لَا يَخْرُجُ عَنْ فَالِكَ الْبَتَّةَ فَاَهْلُ الْبَيْتِ زَوْجَاتَهٗ وَبِنْتَهٗ وَبُنُوْهَا زَوْجَهَا۔۔الخ

وَاخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِیْ اَهْلَ الْبَيْتِ، وَالْاَوْلٰی اَنْ يُّقَالَ هُمْ اَوْلَادُهٗ وَاَزْوَاجُهٗ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مِنْهُمْ وَعَلٰی مِنْهُمْ لِاَنَّهٗ كَانَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ بِسَبَبِ مَعَاشَرَتِهٖ بِنْتُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَلَازَمَتَهٗ لَهٗ۔۔انتهٰی۔

(الشرف المؤبد ص ۱۷)

یہ آیت آلِ عبا کے لئے

اِسی کتاب میں مزید بحث اِس طرح ہے کہ حضرت اِمام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں مختلف سندوں کے ساتھ پندرہ روایات نقل فرمائی ہیں جن میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ آیتِ کریمہ اِن پانچ نفوس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

اورعلی وفاطمہ حَسن وحسین رضی اللہ عنہم کے لئے مخصوص ہے۔

اور اِن پندرہ روایات کے تعاقب میں صرف ایک روایت پیش کی ہے کہ اِس سے مراد اَزواجِ رسول علیہ السلام ہیں۔

تفسیر دُرِّ منثور میں اِمام اَجل علامہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین روایات ایسی پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آیتِ تطہیر میں ازواجِ مطہرات بھی شامل ہیں اور پھر اِن تین روایتوں کا مختلف طریقوں سے آنے والی بیس روایت سے تعاقب کیا ہے کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ عبا علی وفاطمہ اور حسن وحسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہی آئی ہے۔

عربی متن یہ ہے۔

وَذَکَرَ اِبْنِ جَرِ یْر فِیْ تَفْسِیْرِہٖ خَمْسُ عَشَرَۃِ رِوَا یَۃٍ بِاَسَانِیْدِ مُخْتَلِفَۃٍ فِیْ اَنْ اَھْلَ الْبَیْتِ فِی الْاٰیَۃِ ھُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَلِیًّاوَّ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنَ وَ حُسَیْنَ ثُمَّ اَعْقَبَھَا بِرَ وَایَۃٍ وَ احِدَۃٍ فِی اَنَّ الْمُرَادَ زَوْجَاتِہٖ الطَّاھِرَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

وَرَوَایَتِ الْاِمَامِ الْجَلِیْلِ خَاتِمَۃِ الْحُفَّاظِ جَلَالُ الدِّیْنِ السَّیُّوْطِیْ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ الدُّرِّالْمَنْثُوْرِ قَدْ صَدَرَ الْکَلَامِ عِنْدَ تَفْسِیْرِ ھٰذِہٖ الْاٰیَۃِ بِثَلَاثِ رَوَایَاتِ فِیْ اَنْ اَھْلَ الْبَیْتِ فِیْھَا ھُمْ اَزْوَاجُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

وَاَعْقَبَهَا بِعِشْرِيْنَ رَوَايَةٍ مِنْ طُرُقٍ مُخْتَلِفَةٍ فِيْ اَنَّ الْمُرَادَ مِنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ،،

(الشرف المؤبد ص ۱۸)

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی کُتب اَحادیث وتفاسیر میں یہی روایت مروی ہے کہ جب آیت تطہیر نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آلِ عبا کو کملی میں لے کر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

حضرت عائشہ کی روایت

چنانچہ مصنّف ابنِ ابی شیبہ، مسند احمد، مسلم شریف، تفسیر ابن جریر تفسیر دُرِّ منثور میں آتا ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُمَا مَعَهُ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا مَعَهُ ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ !

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلوعِ صبح کے وقت سیاہ بالوں کا اُونی

Marfat.com

کمبل اوڑھے ہوئے نکلے پس حسن و حسین آئے تو آپ نے دونوں کو اُس میں داخل فرمایا، پھر فاطمہ آئیں اور آپ نے انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی آئے تو اُنہیں بھی اِن کے ساتھ داخل فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ﴿۳۳﴾

(ابن جریر ۲۲۔ ۱۴۲۔ درمنثور ج ۱۹۹۵)

(مسند احمد ج ۶ ص ۲۹۲، ۶۔ ۳۲۲، ۴۔ ۱۰۷)

طہارت کی بے مثال شہادت

بہر حال یہ آیت کریمہ آلِ عبا کی کُلی طہارت و پاکیزگی پر خدائے بے مثال کی بے مثال شہادت ہے اس میں شک نہیں کہ رسولِ گرامی علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی تمام تر اَزواج مطہرات فسق و فجور اور گناہ کی آلودگیوں اور آلائشوں سے پاک ہیں مگر اِس آیت کریمہ کو اگر حسب و نسب اور نسل و ذُرّیت کی طہارت پر بھی محمول کیا جائے تو سوائے اولادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی کو بھی شامل نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اَصلاب واَرحامِ طیبہ و طاہرہ میں تشریف لانا قرآن و حدیث سے منصوص ہے اور یہ چیز اہلِ بیت میں سے کسی دوسرے کے لئے قطعیت کے ساتھ ثابت نہیں سوائے حضرت علی کے۔ جس کی روایت ہم زیرِ آیت فتلقّٰی آدم نقل کر چکے ہیں۔

Marfat.com

اور اِس طہارتِ نسبی میں سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی تمام تر اولاد پاک بھی شامل ہے اور یہ شرف و بزرگی ساداتِ کرام کے لئے مخصوص ہے بقول اعلیٰ حضرت بریلوی شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

تُو ہے عَینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا

امام اہلِ سنّت حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اِس مقام پر فرماتے ہیں۔

فَدَخَلَ الشُّرَفَآءَ اَوْلَادَ فَاطِمَةُ كُلُّهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔۔۔۔ الخ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيْ حُكْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مِنَ الْغُفْرَانِ فَهُمُ الْمُطَهَّرُوْنَ اِخْتَصَاصًا مِنَ اللّٰهِ وَعِنَايَةً هُمْ لِشَرَفِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اِس آیت کریمہ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک کے تمام اشراف رضی اللہ تعالیٰ عنہم داخل ہیں، حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ساتھ اختصاص وعنایت ہے۔

(الشرف المؤبد ص ۲۳)

آیتِ تطہیر میں اور بھی بے شمار لطائف ومعارف ہیں جو کسی دوسری کتاب (۱) میں پیش کئے جائیں گے اِنشاءاللہ العزیز

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے جو شرف و بزرگی جو عزّت و

Marfat.com

عظمت تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس بیٹی جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور اُن کی اولادِ مقدسہ کو عطا فرمائی ہے اِس میں دُنیا کی کوئی ہستی شریک و سہیم نہیں یہ خانوادۂ تقدس و نُور ازل ہی سے تمام تر انعاماتِ الٰہیہ کے لئے مخصوص ہو چکا ہے کروڑ کروڑ سلام ہوں بنتِ رسول پر۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْھَا وَ عَلَیْھَا وَ بَنُوْ ھَا وَ بَنَا تِھَا وَاَخَوَاتِھَا وَزَوْجِھَا وَ اَوْلَادِ کُلِّھَا۔

(۱) یہ تمام نظائر ہماری نئی تصنیف مشکل کشا میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

اولادِ فاطمہ پر جہنّم حرام ہے

بعثِ رسول خاتونِ قیامت سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا کا اسمِ مقدس ہی ایسا ہے جس کے معنے ہیں ''آزاد کرانے والی'' چنانچہ لفظ فاطمہ کی تشریح کرتے ہوئے محدثین نے لکھا ہے۔

وَ فَاطِمَۃُ کَمَا قَالَ اِبْنُ اِبْنِ دَرِیْد مُشْتَقَّتُہٗ مِنَ الْفَطَمَ وَھُوَ الْقَطْعُ سُمِّیَتْ بِذَالِکَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَھَا عَنِ النَّار،،

اور فاطمہ جیسا کہ کہا ابنِ درید کے بیٹے نے کہ یہ فطم سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے علیٰحدہ کرنا اور فاطمہ کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے علیٰحدہ کر دیا ہے

(اسعاف الراغبین حاشیہ نورالابصار ص ۸۰ شرح فقہ اکبر ص ۱۳۰)

وَ اَخْرَجَ الدَّ یْلَمِیُّ مَرْفُوْعًا اِنَّمَا سُمِّیَتْ فَاطِمَۃُ لِاَنَّ فَطَمَھَا وَ مُحِبِّیْھَا عَنِ النَّارِ،،

اور دَیلمی نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے کہ آپ کا نام فاطمہ ہے آپ دوزخ سے علیٰحدہ کرنے والی اور بچانے والی ہیں۔

(صواعق محرقہ ۱۸۸، نورالابصار ۴۵)

اِنَّ فَاطِمَۃَ قَدْ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَحَرَّمَھَا اللّٰہُ وَ ذُرِّیَّتَھَا عَلَی النَّارِ۔

بیشک فاطمہ پاک دامن ہے آپ کو اور آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

جہنم پر حرام فرمادیا ہے۔

(المستدرک حاکم ص ج ۳ ص ۵۲)(الامن والعلی ۸ ۲۳)

(اشرف الموبد ۴۴)(مراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۵۲)

علاوہ ازیں بھی بیشتر فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں ظاہر ہوتا ہے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کی تمام اولادِ پاک جہنم سے محفوظ رہے گی۔

Marfat.com

آیتِ رضا

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝

اور بیشک اللہ آپ کو اِتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(سورۃ الضحیٰ آیت ۵)

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا یہ ہے کہ آپ کی اہلِ بیت میں سے کوئی ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَضَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَدْ خُلُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ النَّار،،

(تفسیر قرطبی جز ۳۰ ص ۲۳۲۔ اشرف المؤبد ص ۴۴)

حضور کی دُعا

کتبِ احادیث میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سوال کیا کہ

یا اللہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص بھی جہنّم میں نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے میرا یہ سوال قبول فرمالیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بِنْ حصَيْن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَبِّىْ اَنْ لَّايَدْخُلَ النَّارَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ فَاَعْطَا نِيْهَا۔

Marfat.com

(حدیث صحیح ولم یخرجاہ)

(المستدرک ج ۳ ص ۱۵۰۔ اشرف المؤبد ۴۴)

اولادِ فاطمہ پر دوزخ حرام ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کے حسب نسب منقطع ہو جائیں گے مگر ہمارا سبب ونسب منقطع نہیں ہوگا چنانچہ روایات صحیحہ میں آتا ہے کہ

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ یَّنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا سَبَبِیْ وَ نَسَبِیْ۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۶۴)(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۲۵)

(اشرف المؤبد ۴۵)(الروضۃ الفیحا فی تواریخ النساء ۱۶۴)

(جامع الصغیر ج ۲ ص ۹۳)(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۴۸۲)

Marfat.com

آیتِ صلوٰۃ

قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں او پر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اے ایمان والو تم بھی درود اور خوب سلام بھیجا کرو آپ پر۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

اس آیت مبارکہ کے نازل ہونے پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عرض کیا یارسول اللہ آپ پر کس طرح درود وسلام بھیجا جائے تو حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہو یا اللہ رحمت بھیج محمد اور آلِ محمد پر جس طرح رحمت بھیجی تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر بے شک تو حمید و مجید ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بِنْ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعَبُ ابْنُ عَجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد۔

Marfat.com

دوسری روایت میں صحابہ کے استفسار پر امام الانبیاء نے درود بھیجنے کے لئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ یا اللہ رحمت اور برکت عطا فرما محمد اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس طرح کہ تو نے برکت عطا فرمائی ابراہیم اور آلِ ابراہیم کو بے شک تو حمید و مجید ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَلْبَدَ رِیِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعَدْ اِبْنِ عُبَا دَۃِ فَقَالَ لَہٗ بُشَیْرِ بْنِ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰہُ اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ ؟ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَحَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قُوْ لُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَا ھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَا ھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(تفسیر خازن ج ۵ ص ۳۲۶)(تفسیر معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۲۵)

(صواعق محرقہ ۱۴۶)(اشرف المؤبد ۱۶۵)

اِن کتب کے علاوہ یہ موجود ہیں بعض روایت میں عترتہٖ وازواجہٖ کے الفاظ مزید ہیں بہر صورت یہ مسلّمہ اَمر ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس درود میں آلِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی شامل فرمایا جائے۔

آلِ رسول کو شامل کئے بغیر دُرود مکمل نہ ہوگا اور آلِ محمد مصطفیٰ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اولیٰ واعلیٰ ترین جو افراد شامل ہیں وہ ہیں شہزادی کونین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا آپ کے شوہر ذِیشان اور آپ کے صاحبزادگان والاشان علیہم الصلوٰۃ والسلام اِس لئے کہ یہ نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے۔

چنانچہ اِن چاروں اَفرادِ قُدسیہ کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِن چاروں کو رِدائے مزمل میں چھپا کر اور آغوش میں لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا فرمائی یا اللہ یہ آلِ محمد ہے تو آلِ محمد پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔

اَلْقٰی عَلَیْهِمْ کِسَآءٌ وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلَیْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ آلُ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۴)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی دعا شرفِ قبولیت اور بابِ اجابت تک نہیں پہنچ سکتی جب تک ہم پر اور ہماری اہل بیت پر درود نہ پڑھا جائے بلکہ وہ دعا محجوب رہتی ہے۔

اَلدُّعَآءُ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۸)

اِسی مقام پر پروانۂ شمعِ رسالت اور عندلیبِ چمنستانِ آلِ محمد سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

Marfat.com

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفا کم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اہلِ بیت رسولِ معظّم آپ سے محبت کرنا
تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرض قرار دے دیا ہے اور
آپ کی شان کے لئے یہ ہی کیا کم ہے کہ جو شخص آپ
پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(نورالابصار ۱۱۵۔صواعق محرقہ ۱۴۸)(اشرف المؤبد۔تفسیر کبیر ۲۷۸۔۶)

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول محصن اُن کی اپنی عقیدت پر ہی منحصر نہیں بلکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ بغیر محمد وآلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنے کے نماز مکمل ہو ہی نہیں سکتی چنانچہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے۔

لاَ صَلوٰۃَ مَنْ لاَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

(ترمذی کتاب ۴۵۔باب ۶۳)(ابن ماجہ کتاب اباب ۴۱)

اس روایت میں ہے کہ جب تک حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود نہ پڑھا جائے نماز نہیں ہوتی اور دُرود بھیجنے کا طریقہ جو تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا وہ یہ ہے کہ ہم پر دُرود پڑھنا ہو تو یوں کہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

Marfat.com

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

یہ دوسروں کو دُرود خوانی کا طریقہ تلقین فرمایا گیا ہے خود حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بارگاہِ خداوندی میں اپنی صاحبزادی اُن کے شوہر اور اُن کے بیٹوں کو آغوشِ رحمت میں لے کر فرماتے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ آلِ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

امام الاولیاء سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ جلد سوم میں اور سیدنا یوسف بن اسماعیل النبھانی اشرف المؤبد میں فرماتے ہیں کہ دُعا اور نماز میں دُرود کا مقرر ہونا آلِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی منصب عظیم ہے اور یہ بات سوائے آلِ محمد کے کسی کے حق میں بھی نہیں پائی جاتی اور یہ دلیل ہے کہ محبتِ آلِ محمد واجب ہے۔ عربی متن یہ ہے۔

ان الدعا للآل محمد منصب عظیم و لذا لک جعل ھذا الدعاء خاتمۃ التشھد فی الصلوٰۃ و قولہ اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد و ھذا التعظیم لھم فی حق غیر الآل فکل ذالک یدل علی ان حب آل محمد واجب۔

(فتوحات مکیہ ج ۳ ص ۱۷۳۔ اشرف المؤبد ۱۵۵)

Marfat.com

محبّت مصطفیٰ کی لاڈلی سے

محبّت کی بات چلی ہے تو اَب چند روایات محبّتِ اہلِ بیت کے متعلق بھی ملاحظہ فرمالیں، قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کا ارشاد ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب کی تابعداری کرو۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ

(سورۃ آل عمران آیت ۳۱)

گویا اتباع واطاعتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کرنے سے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبّت کرنے کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمت کو ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے محبّت کرنا ہے تو میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرو۔

اُس کے شوہر علی سے محبت کرو۔

اُس کے بیٹوں حسنین کریمین سے محبّت کرو۔

اُس کی تمام ذُرّیت طاہرہ سے محبت کرو۔

اور پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بیٹی اور اس کی اولاد سے محبت کرنے کو شرطِ ایمان قرار دے دیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود بھی تو اِسی قُدسی گروہ سے محبّت ومودّت کرنے کو لازمی قرار دے رکھا ہے جیسا کہ فرمایا!

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

آپ آیتِ مودّت فی القربیٰ سے اہلِ بیت رسول کی عظمت ملاحظہ

Marfat.com

فرما چکے ہیں اب آپ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعدّد ارشادات ملاحظہ فرمائیں جن میں جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد پاک سے محبت کرنے کو مختلف طریقوں سے لازمی جزوِ دین قرار دیا گیا ہے۔

شرطِ ایمان

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! خدا کی قسم کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک ہم سے محبت نہ کرے اور اُس وقت تک ہم سے محبت کرنے کا دعویٰ خام ہے جب تک ہماری اہلِ بیت وعترت اور قریبیوں سے محبت نہ کرے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْ مِنُ عَبْدٌ بِیْ حَتّٰی یُحِبُّنِیْ وَ لَا یُحِبُّنِیْ حَتّٰی یُحِبُّ ذَوِی الْقُرْبٰی

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۵)

ایک اور مقام پر اِمام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک ہمیں اپنی جان سے محبوب نہ رکھے اور ہماری عترت کو اپنی عترت سے اور ہمارے اہلِ بیت کو اپنے اہلِ بیت سے محبوب نہ رکھے اور اپنی ذات کو ہماری ذات سے محبوب نہ سمجھے۔

اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَ اَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَ ذَاتِیْ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ

(صواعق المحرقہ ۱۷۲۔ اشرف الموبد ص ۱۷۵)

ایک اور مقام پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

خدا کی قسم انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان ہی داخل نہیں ہوتا جب تک میرے قریبیوں سے محبت نہ کرے۔

وَاللّٰہُ لَا یَدْ خُلُ قَلْبُ رَجُلِ الْاِ یْمَانِ حَتّٰی یُحِبُّھُمُ للّٰہَ وَلِقَرَا بَتِھِمْ مِنّیْ۔

(صواعق المحرقہ ص ۱۴۰)

اعمال بیکار ہیں

تاجدارِ مدینہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی صاحبزدی والا شان اور آپ کی اولاد امجاد سے اِس قدر والہانہ محبت ہے جس کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میری آلِ پاک کی محبت تم پر لازم اور واجب قرار دی گئی ہے اور فرمایا کہ ہماری شفاعت اور جنّت الفردوس میں داخلہ کا انحصار محض اس بات پر ہے کہ ہمارے گھر والوں سے مودّت و محبت کرو۔

آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے اگر اہلِ بیت کے بارے میں ہمارا حق نہیں پہچانو گے تو تمہارا کوئی عمل تمہیں نفع نہیں دے گا۔

قَالَ اِلْزَمُوْا مَوَ دَّ تَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِ نَّہٗ مَنْ لَّقِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَھُوَ اَیِّدُ نَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَنْفَعُ عَبْدٌ عَمَلَہٗ اِلَّا بِمَعْرِ فَۃِ حَقِّنَا۔

(جامع صغیر جلد اول ۱۰۱۔ صواعق المحرقہ ۱۷۳۔ اشرف المؤبد ۱۵۲)

Marfat.com

اِمتحانِ اُمّت

سیّد العالمین تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیرِ خم کے موقع پر اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جس قدر بھی وصیتیں فرمائیں اُن میں اکثر حصہ اہلِ بیت سے وفا کرنے پر مشتمل ہے آپ نے فرمایا ہم تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ رہے ہین کہ اگر تُم اِن کا دامن مضبوطی سے تھام کر رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور پھر اِن دو چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ایک تو قرآن ہے دوسری ہماری عترت واہلِ بیت اور پھر تین مرتبہ فرمایا کہ ہم تمہیں اپنی عترت واہل بیت کے معاملہ میں خدا سے ڈراتے ہیں۔

ثُمَّ قَالَ وَ اَهْلُ بَيْتِیْ اُذْ كُرُكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ اُذْكُرُكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ اُذْ كُرُكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۶۳۷)(مراۃ ج ۸ ص ۴۵۸)

(اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۶۸۴)(مظاہر حق ۱۴۶۴)(جامع صغیر ج ۱ ص ۱۶۴)

(اسعاف الراغبین ۱۱۰)(صواعق المحرقہ ۱۷۲)(اشرف الموبد ۱۴۷)

(انوار محمدیہ من المواہب الدنیہ ۱۳۵)

کیوں محبت کرو

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آلِ پاک سے محبت کرنے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے اپنی اُمت سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک

Marfat.com

وتعالیٰ سے محبّت کرو اِس لئے کہ وہ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے اور ہم سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اور ہماری اہل بیت سے محبت کرو ہماری محبت کی وجہ سے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَآ يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعْمِهٖ وَ اَحِبُّوْ نِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ۔

(المستدرک ج ۳ ص ۱۵۸۔ ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۳)

(الصواعقِ محرقہ ص ۱۷۲)(اُسد الغابہ ج ۲ ص ۱۱۳)(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۴۰)

(مظاہر حق ج ۴ ص ۱۶۳)(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۷۰۰)

(مراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۶۵)(اسعاف الراغبین ص ۱۱۰)

(الشرف المؤبد ص ۱۷۵)(انوارِ محمدیہ من مواہب الدنیہ ص ۴۳۳)

محبّت خود محبّت مانگتی ہے

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صِرف اُمّت کو ہی ترغیب نہیں دیتے کہ میری بیٹی اور اِس کی اولاد سے محبت کرو بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اِستدعا کرتے ہیں کہ یا اللہ میں اِن سے محبّت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما اور اُن سے بھی محبّت فرما جو اِن سے محبّت کرتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسوں کو سینے سے لگا کر بارگاہِ خداوندی میں یوں عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ

(ترمذی مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۵۹)

Marfat.com

وَعَنْ اُسَامَةَ بِنْ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَآ اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَا اِنَّ ابْنَایَ وَ ابْنَاابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّھُمَا۔

حضرت اُسامہ بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک رات کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ آپ کسی چیز کو گود میں لیے تھے مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے تو جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے جو آپ گود میں لئے ہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے کھولا تو حسن و حسین آپ کی رانوں پر تھے فرمایا ! یہ میرے دونوں بیٹے میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی ! میں ان دونوں سے محبّت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبّت کر اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر۔

(مشکوٰۃ ج ۳ ص ۳۶۲)(مراۃ ۶۴ ۱۲ انوار محمدیہ ۴۳۷)

مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ ھٰذَیْنِ وَاَبَاھُمَا وَاُمَّھُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

(انوار محمدیہ من المواہب الدنیہ ص ۴۳۷ صواعق محرقہ ص ۱۳۸)

Marfat.com

محبّت کا صلہ

جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ مقدسہ سے محبّت رکھنا کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ محبّتِ اہلِ بیت ضُروریاتِ دین میں شامل ہے خدا تعالیٰ نے اِس محبت ومودّت کو لازم اور واجب قرار دیا ہے حضور سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِسے فرض قرار دیا ہے اور کُھلے الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ جس کا دل اہلِ بیت کی محبت سے خالی ہوگا اُس کے تمام اعمال بیکار محض ہیں۔

اور پھر اِس محبّت ومودّت کا جو صلہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور اُس کے محبوب علیہ تحیۃ والتسلیم کے دربارِ عالیہ سے مِلتا ہے وہ صِلہ کوئی معمولی نہیں بلکہ اِنعام خدا و مصطفیٰ دونوں جہان کی رحمتوں اور راحتوں پر مشتمل ہے جنابِ سیّدہ کی اولاد پر تو جہنم کو حرام قرار دیا ہی تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے مُحبانِ خوش نصیب کو بھی آتشِ دوزخ سے محفوظ رکھا ہے۔

آپ گزشتہ اوراق میں روایت ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ سیدۃ نساء العالمین شہزادیٔ کونین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے جنابِ سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ سے نِکاح مبارک کی تقریب جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں پر منعقد فرمائی تو اظہارِ مسرّت کے طور پر رضوان کو حکم فرمایا کہ شجرِ طُوبیٰ کو ہلائے اور جب اس مقدس درخت کو ہِلایا گیا تو اُس نے دستاویزوں کی صورت میں اِس قدر پتے گِرائے جو تعداد سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے غلاموں کنیزوں اور حُب داروں کی تھی اور پھر اِن دستاویزات کو جنت کی

Marfat.com

حُوروں اور غِلمان و رضوان نے اُٹھالیا اور اس شادی مبارک کی خوشی میں ایک دوسرے کو ہدیۃً اور تحفۃً پیش کرنے لگے۔

حتیٰ کہ وہ قیامت تک اِس تقریبِ سعید کی یادتازہ رکھنے کے لئے ایک دوسرے سے اِن تحفوں کا تبادلہ کرتے رہیں گے اور جب مَیدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ دستاویزیں جنت کے ٹکٹوں کی صُورت میں تقسیم کردی جائیں گی۔

محبّانِ اہل بیت کے لئے یہ معمولی اعزاز نہیں جہنّم سے رہائی اور جنت میں داخلے کے ٹکٹ مل جانا کوئی عام بات تو نہیں اہلِ اسلام اور کلمہ گو ہونے کے باوجود اعمال کی کم وبیشی کی وجہ سے جہنم میں کسی خاص مدت کے لئے سزا بھی ہوسکتی ہے مگر محبت اہلِ بیت ایسی عظیم نعمت ہے جس کے مل جانے پر جہنم سے قطعی طور پر رہائی ہوجاتی ہے۔

اور اِس واضح حقیقت سے تو انکار کیا ہی نہیں جاسکتا کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک کا سلسلہ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس سے ہی چلا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد شاہدِ عدل ہے کہ میری اولاد پُشتِ علی سے چلی ہے لہٰذا علی و فاطمہ اور اُن کی اولاد ہی کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی آل اور اولادِ پاک کے نام سے موسوم کیا ہے اور اِسی آل پاک کی محبت و مودّت کو ذریعۂ نجات اور شرطِ ایمان قرار دیا ہے۔

بشارتیں ہی بشارتیں

ایک طویل حدیث کی صورت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

کا فرمان کتبِ تفسیر وحدیث میں موجود ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آگاہ رہو جو شخص حبِّ آلِ محمد میں فوت ہوا وہ مغفور مرا۔

اور جو شخص حُبِّ آلِ محمد میں مرا وہ تائب کی موت مرا۔

اور جو شخص حُبِّ آلِ محمد میں مرا وہ مومن ہونے کی حالت میں مرا۔

جو شخص حُبِّ آلِ محمد میں مرا وہ شہید اور کامل ایمان مرا۔

اور جو شخص حبِّ آلِ محمد میں مرا اُسے ملک الموت اور پھر منکر نکیر جنت کی خوشخبری دیں گے۔

اور جو شخص حُبِّ آلِ محمد میں مرا وہ جنت میں اِس طرح جائے گا جیسے دلہن اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے۔

اور جو شخص حُبِّ آلِ محمد میں مرا قبر میں اُس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دے گا۔

اور جو شخص حبِّ آلِ محمد میں مرا وہ سنت اور جماعت پر مرا۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام ! اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مَغْفُوْرًا۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ تَآئِباً۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مُؤْمِنًا۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ شَهِيْدًا مُسْتَكْمِلَ الْاِيْمَانِ۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ بَشَّرَهُ مَلَكُ

Marfat.com

الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ۔
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ يُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا۔
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَى الْجَنَّةِ جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ مِزَارَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَحْمَةٌ
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۳۹۰)(تفسیر ابن عربی ج ۲ ص ۲۱۲)
(روح البیان ج ۴ ص ۱۱)(اشرف المؤبد ۱۵۰۔نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲)

Marfat.com

نبی کا ٹکڑا

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرامین عالیہ کے مطابق یہ طے شُدہ امر ہے کہ آپ کو اپنی صاحبزادی مکرّمہ سیدہ فاطمۃ الزہرا جنابِ حیدرِ کرار اور حضرات حسنین کریمین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تمام کائنات سے زیادہ محبّت تھی یہی وجہ ہے کہ اِن نفوسِ قُدسیہ کے ساتھ شدید محبّت کرنے کے لئے ہر مسلمان کو راغب فرمایا گیا ہے۔

مُحبّ کی خواہش ہوتی ہے کہ اِس کے محبوب کا کوئی دشمن نہ ہو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوندِ قدوس کے محبوب ہونے کے باوجود اپنی طیبہ وطاہرہ بیٹی سے بے حد محبت فرماتے تھے اور یہ ایک اَیسی بیمثال محبت تھی جس کی نظیر تلاش کرنا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ترین ہے۔

آپ فرماتے ہیں!

فاطمہ میرا گوشت پارہ ہے میرا ٹکڑا ہے فاطمہ کا ناراض ہونا میرا ناراض ہونا ہے جو فاطمہ کو غضبناک کرتا ہے وہ مجھے غضبناک کرتا ہے

پھر فرمایا! فاطمہ میرا ٹکڑا ہے فاطمہ کی تکلیف میری تکلیف اور فاطمہ کی راحت میری راحت ہے۔

سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید فرماتے ہیں کہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرا ٹکڑا ہے۔

جو چیز مجھے قلق میں ڈالتی ہے وہ میری بیٹی کو بھی قلق میں ڈالتی ہے۔

ایک اور مقام پر تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا!

Marfat.com

فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جو چیز اُسے بے چین کرتی ہے اُس سے مَیں بھی بے چین ہو جاتا ہوں اور جو چیز اُسے خوش کرتی ہے اُس سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔ اور جو بات فاطمہ کو ناراض کرتی ہے وہ مجھے بھی غُصہ دلاتی ہے۔

اور جس نے فاطمہ کو ناراض کیا اس نے مجھے بھی ناراض کیا۔

اور جو بات فاطمہ کے لئے باعثِ مُسرت ہوتی ہے وہ مجھے بھی سرور بخشتی ہے۔

اور جو بات اسے قلق میں ڈالتی ہے وہ مجھے قلق میں ڈالتی ہے۔

اور جو بات فاطمہ کو ایذاء دیتی ہے وہ مجھے بھی ایذاء دیتی ہے۔

اور جو مجھے ایذاء دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دیتا ہے۔

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُهَا وَیَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُهَا۔

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ یَغْضِبُنِیْ مَا یَغْضِبُهَا فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ۔

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ یَسِرُّنِیْ مَا یَسَّرَ هَا۔

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ اَرَیْبَنِی مَا اَرَابَهَا۔

فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا یُؤْذِیْهَا وَمَنْ یُؤْ ذِیْنِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهُ۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۱۔ مسلم شریف ج ۲ ص ۲۵۹)

(ترمذی ج ۲ ص ۲۷۔ مدارج ج ۲ ص ۴۶۰)

(صواعق ۱۷۴۔ اور دیگر کتب حادیث متفق علیہ)

Marfat.com

سیّدہ کی شان میں گُستاخی کُفر ہے

مواہب اللدنیہ میں ہے کہ سیدۃ النساء العالمین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بضعۃ منی فرمایا مراد گوشت کا ٹکڑا ہے اور اِسی سے امام سہیلی نے اِستدلال کیا ہے کہ چونکہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گوشت کا ٹکڑا ہیں اِس لئے آپ کی شان میں گستاخی کرنا کُفرِ صریح ہے متن ہے۔

فَاطِمَۃُ بُضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَھَا اَغْضَبَنِیْ وَالْبُضْعَۃُ قَطْعَۃِ الَّلحْمِ وَاسْتَدَلَّ بِہٖ السُّھَیْلِیُ عَلٰی اَنْ سَبَّھَا کُفْرُ۔

(مواہب الدنیہ ص ۴۳۶)

اور یہی دَلیل اِمام المحدثین سرتاج المحققین الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں بیان کی ہے کہ

میگوید کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال فاطمہ بضعۃ منی فاطمہ گوشت پارہ من است وبکی استدلال کردہ است باینکہ ہر کہ دشنام کرد فاطمہ را کافر شود۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم ص ۶۸۵)

ہم کہتے ہیں کہ جنابِ سیدہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو سبّ وشتم کرنے والا کافر ہوسکتا ہے تو یہ قطعی طور پر یقینی بات ہے کہ آپ کی اولادِ اَطہار کی شان میں گستاخی اور سبّ وشتم کرنے والا بھی کافر اور ملعون ہے کیونکہ آپ کی اولاد کو دی ہوئی گالی بلا واسطہ نہیں تو بالواسطہ جناب سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو ہی پہنچے گی یہی وجہ ہے کہ تمام اولیاء عظام اور آئمہ کِرام سادات کرام کا خصوصی اِحترام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

افضلّیتِ سیّدہ کی ایک اور خاص وجہ

جنابِ سیّدہ معصومہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام کائنات سے افضل ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ محبّت فرماتے تھے۔طویل روایت میں لوگوں کے ساتھ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت کے مدارج میں آتا ہے کہ کہ آپ عام لوگوں سے زیادہ عربوں کے ساتھ محبت فرماتے تھے۔

اور پھر عربوں سے قریش اور قریش سے بنی ہاشم اور پھر اولادِ عبدالمطلب اور انتہائی قریبیوں سے زیادہ آپ اپنی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے محبّت فرماتے تھے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ محبت فرمانا اِس بات کی دلیل ہے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام کائنات سے افضل ہیں۔

اِس لئے اُمّ المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مَیں نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے سوائے اُن کے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی کو بھی افضل نہیں دیکھا۔

مَارَاَیْتُ قَطُّ اَحَدٌ اَفْضَلُ مِنْ فَاطِمَۃَ غَیْرَ اَبِیْھَا

(الاصابہ ج ۴ ص ۲۶۶)

Marfat.com

سب سے زیادہ محبّت

افضلیتِ سیّدہ کی بات تو برسبیلِ تذکرہ آ گئی ورنہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کا حضور کے بعد سب سے افضل ہونا ایک مُسلّمہ حقیقت ہے جیسا کہ ہم بعنوان (افضل کون) سابقہ اوراق میں بیان کر چکے ہیں۔

یہاں تو جنابِ سیّدہ اور آپ کی اولادِ امجاد اور آپ کے شوہرِ نامدار حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے محبّت و موذّت رکھنے کے متعلق فرامینِ رسول کی روشنی میں بتایا جا رہا تھا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی آلِ عبا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے تمام کائنات سے بڑھ کر محبّت تھی۔

چنانچہ جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کو اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبّت کس کے ساتھ ہے تو آپ نے فرمایا فاطمۃ الزہرا سے اور جب پوچھا گیا مردوں سے تو آپ نے فرمایا اُن کے شوہر علی سے ایک مقام پر فرمایا شہزادگانِ بتول حسن و حسین علیہم السلام سے

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ محبت اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے تھی اور سب سے زیادہ پیارے آپ کو علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم تھے چند روایات کا متن ملاحظہ فرمائیں۔

عَنِ ابْنِ بُرِیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷۔ صواعق محرقہ ۱۱۹۔ مواہب الدنیہ ۲ ۳۵۶) (المستدرک جلد سوم ۵۵)

Marfat.com

کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے تھے تو فرمایا !

فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا

(ترمذی ج ۲ ص ۲۲۷۔ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۱۲)

علاوہ ازیں متعدد ایسی روایات کُتبِ احادیث میں موجود ہیں جن میں قطعی طور پر واضح ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ اپنی صاحبزادی مکرّمہ سیّدہ خاتونِ جنّت سلام اللہ علیہا سے محبت تھی۔

اب جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تمام کائناتِ عالم سے اپنی طیّبہ طاہرہ اور مقدس بیٹی جناب سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ سب سے زیادہ محبت فرمانا منصوص بالنص ہے تو پھر دوسروں کے لئے آپ سے محبّت ومودّت رکھنا جزو دین اور شرطِ ایمان نہیں تو پھر اور کیا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی مقدس بیٹی سے اِس قدر شدید محبّت تھی کہ آپ نے اپنی بیٹی کی اولاد اور قریبیوں سے محبّت کرنے والوں کو بھی پروانۂ نجات دینے اور جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

سبحان اللہ! یہ ہے شان بنتِ مصطفیٰ اور بانوئے مرتضیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کہ آپ کی اولاد پاک سے محبت کرنے کے صلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ گنہگارانِ اُمت مصطفیٰ کو بھی یہ اعزاز واکرام عطا فرمادے کہ وہ دُنیا ہی

Marfat.com

میں اہلِ جنت قرار پائیں گے۔

جناب سیدہ کی اولاد پاک اور ذُرّیت مبارکہ کی عظمتوں تک کون پہنچ سکتا ہے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اپنے اہلِ بیت کی شفاعت فرمائیں گے پھر اپنے دوسرے اَقرباء کی اور پھر قریش میں سے اپنے قریبیوں کی

اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ ثُمَّ اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(اسعاف الراغبین، حاشیہ نورالابصار ص ۱۱۔۱۲)

(اشرف المو بد ۳۹۔۵۵۔۱۵۸۰)

شیخ اکبر فتوحاتِ مکیہ میں فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ محبّت درست ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہلِ بیت سے محبت کرو۔

فَلَوْ صَحَّتْ مُحَبَّتَکَ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ اُحِبُّ اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

(الشرف المؤبد ص ۱۵۸)

پُل صِراط پر ثابت قدمی

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پُل صراط پر تم میں سے وہی ثابت قدم رہ سکے گا جس کو ہماری آل و اہلِ بیت سے شدید محبت ہوگی۔

وَاخْرُجُ الدَّيْلَمِیُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ اَشَدُّ کُمْ حُبًّا لِّاَھْلِ بَیْتِیْ

(شرف المؤبد ص ۱۵۸)

چار سوال

تاجدارِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر شخص سے چار سوال کئے جائیں گے کہ اس نے اپنی زندگی اور جسم سے کیا کام لئے اور اپنے مال کو کہاں خرچ کیا اور کیسے کمایا اور ہمارے اہلِ بیت سے محبت کا حق کہاں تک ادا کیا۔

طَبْرَانِیْ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدْ مَا عَبْدٌ حَتّٰی یَسْئَلُ عَنْ اَرْ بَعٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَ اَفْنَاہُ وَ عَنْ جَسَدِہٖ فِیْمَ اَبْلَا ہُ وَ عَنْ مَالِہٖ فِیْمَ اَنْفَقَہٗ وَ مِنْ اَیْنَ اِکْتَسَبَہٗ وَ عَنْ حُبِّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ۔

(صواعق محرقہ ص ۱۷۸)

دو چیزیں

تاجدارِ مدینہ سرکار دو عالم فخرِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الودع کے موقعہ پر اپنی ناقہ مبارک پر سوار ہو کر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے لوگو ہم تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہے ہیں ایک تو اللہ کی کتاب اور دوسری ہماری عترت واہل بیت۔ اگر تم ان دونوں کا دامن

Marfat.com

مضبوطی سے تھام رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

اَیُّھَا النَّاسُ قَدْتَرَکْتُمْ فِیْکُمْ اَنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابُ اللّٰہِ وَ عِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ عِتْرَتِیْ۔

اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ۔

(مشکوٰۃ ترمذی اشرف الموبد ۱۵۲)

خدا سے بھی محبّت مانگتے ہیں

تاجدار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محض اپنی اُمّت ہی سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی اپنی بیٹی جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد پاک اور آپ کے شوہر کی محبّت طلب کرتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس امام حسین علیہ السلام کھیلتے کھیلتے تشریف لائے تو آپ نے اُن کا منہ کھول کر اپنی زبان مبارک اُن کے منہ میں داخل فرما کر دُعا فرمائی کہ یا اللہ میں اِس سے محبت رکھتا ہوں تُو بھی اِس سے محبت فرما اور اُس سے بھی محبت فرما جو اِس سے محبت رکھتا ہے۔

فَفَتَحَ فَمُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْہِ اِلَی الْحُسَیْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحَبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔

ایک مقام پر سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں جناب حسن و حسین علیہم السلام کو گود میں لے کر فرمایا یہ میرے بیٹے

Marfat.com

ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ مجھے اِن دونوں سے محبت ہے تو بھی اِن سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرتے ہیں ان سے بھی محبت فرما۔

هٰذَانِ اَبْنَا یَ وَ ابْنَا بِنْتِی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا اَحِبَّ مَنْ یَّحُبُّهُمَا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۰۵۔ ترمذی ج ۲ ص ۲۶۱)

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۴۔ اشرف المؤبد ۱۶۲)

جیسا کہ آپ سابقہ اوراق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنے تمام خاندان سے زیادہ محبت اپنی بیٹی فاطمہ سے ہے اِسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ ہمیں سب سے زیادہ محبت اپنی بیٹی کے بیٹوں سے ہے روایت ملاحظہ فرمائیں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ اَهْلِ بَیْتِ اَحَبُّ اِلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْن۔

(الشرف المؤبد ۱۴۵)

ایک اور مقام پر فرمایا !

اَللّٰهُمَّ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا

(ترمذی ج ۲ ص ۲۸۲ البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۰۶)

ایک دُن کی محبّت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آلِ محمد علیہم

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام سے ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

وَ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْ مًا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٌ۔

(الشرف المؤبد ص ۱۷۵)

احترامِ اہلِ بیت

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد سے محبّت کا مطلب ہے کہ اُن کا دل وجان سے اِحترام کیا جائے کیونکہ

اَدب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

اولادِ فاطمۃ سلام اللہ علیہا میں سے ایک شہزادے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہٗ کے دربار میں تشریف لے گئے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر استقبال کیا اور فرمایا اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت تھی تو آپ کسی اور کو بھیج دیتے یا رقعہ بھیج دیتے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حیاء آتی ہے کہ اہلِ بیت کا کوئی فرد میرے دروازہ پر سائل بن کر آئے۔

اِذَا كَا نَتْ لَكَ حَا جَةٌ فَاَرْسِلْ اِلَيَّ اَوْ اُكْتُبْ فَاِ نِّيْ اُسْتُحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَاكَ عَلٰى بَا بِيْ۔

(اشرف المؤبد ص ۱۹۵)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں۔

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

(بخاری وصواعق محرقہ وغیرہ)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اُن کی اہلِ بیت کے معاملہ میں

Marfat.com

ڈرتے رہو۔

ارقبوا کی شرح کرتے ہوئے شیخِ اکبر حضرت ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اُرْقِبُوْا اَیْ رَاعُوْہُ اِحْتَرِمُوْہُ وَاَکْرِمُوْہُ

یعنی ارقبوا کا مطلب ہے ان کا ساتھ دو ان کا احترام کر واور ان کا اکرام کرو۔

(الشرف المؤبد صفحہ ۱۹۵)

بہر حال سچے دل اور خلوص نیت سے کسی کا احترام و اکرام اور ادب کئے بغیر دعوائے محبت قطعی طور پر بے دلیل اور بے بنیاد ہے۔

امام ابنِ حجر ہیثمی فرماتے ہیں کہ ارقبوا کا مطلب ہے اِن کی حفاظت کرو اور اِن کو ایذاء نہ دو۔

(صواعق المحرقہ صفحہ ۱۳۶)

ہم نے متّعدد کتب میں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ امام مالک رضی اللہ عنہٗ درسِ حدیث دینے کے دوران بار بار اُٹھتے اور بیٹھ جاتے حالانکہ ایک دفعہ اُنہیں درسِ حدیث دیتے ہوئے ستر بار بچھو نے ڈنگ مارا مگر آپ درسِ حدیث سے فارغ ہو کر ہی اُٹھے اور بچّھو کی نیش زَنی کی اذیّت مسلسل برداشت کرتے رہے مگر اس روز بار بار اُٹھنے بیٹھنے کی وجہ جو آپ سے پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اہلِ بیت کے ایک شہزادے گلی میں کھیل رہے تھے جب وہ کھیلتے کھیلتے دروازے کے سامنے سے گزرتے تو مَیں احتراماً اور تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

اِس کو کہتے ہیں محبت اہلِ بیت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کرے کہ مسلمان اپنے شفیع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک کا حق پہچاننے کی کوشش کریں اور اُن کی اولاد کے ساتھ سچے دل سے محبت کریں آلِ مصطفیٰ کی تعظیم کریں اور اولاد فاطمہ کی تکریم کریں اس لئے کہ قیامت کے دن شفاعت کا انحصار محبت اہل بیت علیہما لسلام پر ہی رکھا گیا ہے۔

خُدا کی رضا ہے رضا فاطمہ کی

جمہور اہلِ سنّت وجمیع اَولیائے کرام اور صوفیائے عظام کا یہی مذہب ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طیّب اور طاہر آلِ پاک سے محبّت کرنا فرض بھی ہے اور واجب بھی۔

وَ ثَبَتَ بِا لنَّقْلِ مَتْوَا تِرِ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ عَلِيًّا وَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَاِذَا ثَبَتَ ذَالِکَ وَا جِبٌ عَلٰى كُلِّ اُمَّةٍ۔

(الشرف الموبد)

وَالزم مودة قربا كافة برية و محبه جمله اهل محبة اعظم وذرية

(مواہب للدنیہ من ص ۴۳۳)

سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے محبت و مودت رکھنے کے متعلق کتب واحادیث میں جو ذخیرہ موجود ہے اسے تمام و کمال نقل کرنے کے لئے ہزاروں صفحات درکار ہیں تاہم جو کچھ عرض کیا

Marfat.com

جاچکا ہے اہلِ وجدان حضرات کے لئے یہ بھی بہر طور کافی ہے آخر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ میری بیٹی کی رضا خدا کی رضا ہے اور میری بیٹی کی ناراضگی خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَیَرْضٰی لِرِضَاكِ

(الشرف المؤبد ص ۷۳)

Marfat.com

دُشمنانِ اہلِ بیت کی سزا

لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اھل بیت

(حسن رضا)

سرکارِ دو عالم، حضور رحمۃٌ للعالمین، سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگرچہ اپنی اُمت پر انتہائی شفقت و رحمت فرماتے تھے اور اپنی اُمت کے گنہگاروں کی شفاعت کا آپ نے ذمہ لے رکھا ہے۔

اِس کے باوجود بھی آپ نے اپنے اہلِ بیت کے دُشمنوں کو اپنی شفاعت عامہ سے یکسر محروم فرمانے کا اعلان عام فرماتے ہیں جس کا صاف صاف اور واضح ترین مطلب یہ ہے کہ دشمنِ اہلِ بیت دائرۂ اِسلام سے قطعی طور پر خارج ہے اور اس کی ہرگز ہرگز بخشش و مغفرت نہیں اِس ضمن میں ہم تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چند فرامینِ عالیہ پیش کرتے ہیں۔

جنت حرام ہے

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری اہل بیت پر ظلم کرتا ہے اور میری عِترت کو ایذاء دیتا ہے اِس پر جنت کو حرام کر دیا گیا ہے۔

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْجَنَّۃُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَھْلَ بَیْتِیْ وَ آذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ

(کشاف ج ۴ ص ۳۹۹)

Marfat.com

رحمتِ خداوندی سے مایوس

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جو ہماری آلِ پاک سے بغض کی حالت میں مرے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی آنکھوں کے درمیان تحریر کر دیا جائے گا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر دیا گیا ہے۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰه

(کشاف ج ۴ ص ۳۹۹۔ روح البیان ۴۶۔۴۰۷۔ ابن عربی ج ۲ ص ۲۱۴)
(نزہۃ المجالس ج ۴ ص ۱۲۳۸۔ الشرف المؤبد ص ۱۵۲)

کُفر کی موت

حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا !
جو شخص میرے اہلِ بیت سے بغض رکھ کر مرے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا

جنّت کی خوشبو

پھر فرمایا ! آلِ محمد سے بغض رکھنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

اَلَا وَ مَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشُمَّ رَآئِحَةَ

Marfat.com

اَلْجَنَّةِ۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۳۹۰۔ تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۴۰۷ وغیرہ باقی رائے اوپر درج ہیں)

مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے خاص لطف وکرم سے اہلِ بیت مصطفیٰ علیہم السلام کی محبت عطا فرمائے اور ان سے بغض رکھنے والوں کے سایہ سے بھی محفوظ رکھے۔

اہلِ بیت مصطفیٰ سے بغض اور دشمنی کی سزا قطعی طور پر جہنّم ہے اور یہ کسی دُنیاوی عدالت کا فیصلہ نہیں بلکہ اُن کی زبانِ فیض ترجمان سے نکلے ہوئے جملے ہیں جن کا ہر اِرشاد حکمِ خداوندی اور نا قابلِ ترمیم ہے اَب آپ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مَبغُوضَانِ اہلِ بیت کے لئے چند ارشادات مزید ملاحظہ فرمائیں۔

بغضِ اہلِ بیت بغضِ مصطفیٰ ہے

ایک دفعہ تاجدارِ دوعالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے شہزادوں کو گود میں لے کر فرمایا جو اِن سے محبت کرتا ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے جو اِن سے بغض رکھتا ہے وہ ہم سے بغض رکھتا ہے۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۶۔ المستدرک ج ۳ ص ۱۶۶ دیگر کتب احادیث متفقہ)

شیطان کے ساتھی

حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اہلِ بیت کرام سے

Marfat.com

اختلاف رکھنے والوں کوفر ماتے ہیں کہ وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔چنانچہ کتبِ احادیث میں آتا ہے کہ!

وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِيْ

میری آلِ پاک میری اُمت کے لئے اَمان ہے اور تمہیں اختلاف سے بچاتی ہے جو قبیلہ بھی اِن سے مخالفت کرے گا وہ شیطان کی جماعت ہے

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۶۔اشرف المو بد ۴۵۔صواعق محرقہ ۱۵۳)

ہلاکت غرقابی جہنّم

ایک مقام پر تاجدارِ دو عالم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

میری آلِ پاک کی مثال کشتیٔ نوح کی ہے جو اِس پر سوار ہو گیا اُس نے نجات حاصل کر لی اور جس نے اِس کی مخالفت کی وہ خود ہی ہلاک ہو گیا۔

دوسری جگہ فرمایا !

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ۔

میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اُس نے نجات حاصل کر لی اور جس نے اِن کی مخالفت کی وہ غرق ہو گیا۔

اِسی طرح تاجدارِ مدینہ کا ایک اور ارشاد ہے کہ !

Marfat.com

مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا نُجَّ فِی النَّارِ۔

میری آلِ پاک کی مثال کشتیٔ نوح کی طرح ہے جس نے سفینہ کی سواری پر اتفاق کرلیا اسے امان مل گئی اور جس نے مخالفت کی وہ جہنم کا ایندھن ہوگیا۔

(صواعق محرقہ ۱۵۳۔اشرف الموبد ۱۵۲)

اِس حقیقت سے کون اِنکار کرسکتا ہے کہ سفینۂ نوح پر سوار نہ ہونے والے قطعی طور پر کافر تھے اور وہ حضرت نوح علیہ السلام سے مخالفت کر کے صرف ہلاک ہی نہیں ہوئے بلکہ کفر کی موت سے مرے ہیں۔

اِسی لئے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سفینۂ نوح کی مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ جنہوں نے ہماری اہلِ بیت سے اتفاق کیا ان سے تعلق محبّت ومودّت قائم رکھا وہ ہر طوفان سے نجات پا کر جنّتی ہوگئے اور جنہوں نے ہمارے اہلِ بیت کی مخالفت کی وہ ہلاک ہوکر جہنم رسید ہوگئے۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اسلام لا کر مرتد اور بے ایمان ہونے سے بچائے کیونکہ بغض اہل بیت قطعی طور پر ارتداد اور کفرِ صریح ہے۔

اب سرکارِ دو عالم علیہ تحیّۃ والثناء کی طاہرہ بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور ان کی اَولاد پاک سے بُغض رکھنے والوں کے متعلق چند وعیدیں مزید ملاحظہ فرمائیں بلکہ آپ پہلے ایک شُبہ کا ازالہ کرلیں۔

یہ گالی نہیں حقیقت ہے

تاجدارِ دو عالم فخرِ موجودات سرورِ کائنات حضور رحمۃ للعالمین

Marfat.com

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاقِ حسنہ سے بڑھ کر کس کا اخلاق ہوسکتا ہے بلکہ آپ کے خُلق کو ہی قُرآن کا نام دیا گیا ہے۔

بِلاشُبہ یہ ایک مسلّمہ اَمر ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی مگر وہ بات جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں کہ کسی کو گالی دے مگر وہ بات جو حقیقت پر مبنی ہو اللہ جل شانہٗ نے قرآنِ مجید میں کُفار کے متعلق اُن کی بدکرداری اور بداعمالی کے پیشِ نظر فرمایا ہے کہ یہ حرام زادے ہیں آیت کا جملہ ذالک زنیم ہے قرآنِ حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کُفار و مشرکین کو یہ خطاب دیا ہے اور محبوبِ خدا صاحبِ قرآن حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی خطاب دُشمنانِ اہلِ بیت کے لئے بھی مخصوص فرمایا ہے چُنانچہ درج ذیل روایت میں بتایا گیا ہے کہ جو آلِ محمد کے حقوق کو نہیں پہچانتا وہ اِن تینوں میں سے ایک ضرور ہے یا تو وہ منافق ہے یا حرام زادہ ہے یا ولدالحیض ہے۔

شقی، منافق، حرامزادہ، ولدغیرِ طُہر

واخرج ابنِ عدی والبیھقی فی شعب الا یمان عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ فَھُوَ لِاَحَدِ ثَلَاثٍ اَمَّا مُنَافِقٌ وَ اَمَّا لِزَانِیَۃٍ وَ اَمَّا لِغَیْرِ طُھْرٍ

(یعنی حملته امه علی غیر طهر)

Marfat.com

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہمارے اہلِ بیت سے وہی محبت رکھے گا جو مومن اور متقی ہے اور ہماری آلِ پاک سے وہ بغض رکھے گا جو منافق ہے۔

لَا حُبَّنَا اَهْلَ بَيْتٍ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا بِبَغْضَنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ۔

ایک اور مقام پر سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا

مَنْ اَبْغَضَ اَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ

جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

(اشرف المؤبد ص ۱۵۵)

یہودیوں کا ساتھی

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو لوگ ہمارے اہلِ بیت سے بُغض اور دُشمنی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اُن کا حشر یہودیوں کے ساتھ فرمائے گا۔

عن جابر بن عبداللّٰه قال : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا۔

(اشرف المؤبد ص ۱۹۱)

قہرِ خداوندی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

Marfat.com

اِسْتَوْصُوْا بِاَهْلِ بَیْتِیْ خَیْرًا فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا. وَمَنْ اَکُنْ خَصْمَہٗ اَخْصَمَہُ اللّٰہُ . وَمَنْ اَخْصَمَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ۔

یعنی میرے اہل بیت کے بارے میں خیر اور بھلائی کی تلقین کرو کیونکہ کل قیامت کے دن میں اپنی اولاد کے بارے یں تم سے جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اُس سے اللہ تبارک وتعالیٰ جھگڑا کرے گا اور جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ جھگڑا فرمائے گا اُسے جہنم میں داخل کردے گا۔

(شرف سادات ص ۲۵۱)

اور فرمایا ! جو شخص میری عِترت واہل بیت کو ستائے گا اِس پر قہرِ خداوندی ٹوٹ پڑے گا۔

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ

(اسعاف الراغبین ۱۴۲، نورالابصار ۱۱۲ صواعق محرقہ ۱۷۱)

تم کو مُژدہ نار کا اَے دُشمنانِ اہلِ بیت

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ میری بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے ہیں جو اِن سے محبت کرتا ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ خدا سے محبت کرتا ہے اور جو خدا سے محبت کرتا ہے وہ بہشت میں ضرور داخل ہوگا اور جو ان سے دشمنی رکھتا ہے ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے اور جو خدا کا دشمن ہے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَبْنَآیَ مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبُّوْا اللّٰهُ وَمَنْ اَحَبَّهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّة۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰه۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰه وَمَنْ اَبْغَضُهٗ دَخَلَهُ النَّار۔

(الاستعیاب ج ا ص ۸۳۰۔ البدایہ النہایہ ج ۶ ص ۲۰۵)

(فیض القدیر ج ۴ ص ۹۱۔ صواعق محرقہ ص ۱۵۵)

سرتاج الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک سے دُشمنی رکھنے والوں کے لئے شدید ترین سزائیں خالقِ کائنات نے مقرر فرما رکھی ہیں ان کا اِجمالی خاکہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اگر تفصیل کے ساتھ ان سزاؤں کی نشاندہی کی جائے تو ایک مکمل کتاب بن سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ مقدس سے بغض اور دشمنی رکھنے والے خواہ وہ خارجی ہوں یا ناصبی بحکمِ خدا و رسول دائرہ اسلام سے خارج اور کفار کا بدترین ٹولہ ہیں بلکہ قطعی طور پر جہنمی اور ناقابلِ مغفرت ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خارجیت اور ناصبیت سے محفوظ رکھے۔

لڑائی مصطفیٰ سے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ہماری بیٹی فاطمہ اور اس کے شوہر اور اس کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے اس کے ساتھ ہماری جنگ ہے اور جو اِن سے صُلح رکھتا ہے اس سے ہماری صُلح ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

Marfat.com

لِعَلِیٍّ وَّ فَاطِمَۃَ وَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۳۶۰ متفقہ علیہ)

کعبے کا نمازی دوزخ میں

کُتبِ احادیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص بَیت الحرام میں رُکن اور مقامِ ابراہیم کے مابین نماز پڑھتا اور روزہ بھی رکھتا ہو اُس کے دل میں اہلِ بیت محمد سے بغض ہو تو وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

فَلَوْ اَنَّ رَجُلاً صَعَدَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰی وَصَامَ ثُمَّ مَاتَ وَھُوَ مُبْغِضٌ لِاَھْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّارَ۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۴۹۔ ینابیع المودۃ ۳۷۰۔ صواعق محرقہ ۱۷۴)

(شرفِ سادات ص ۲۵۲)

Marfat.com

حاسدینِ اہلِ بیت کا منہ کالا

روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے تاجدارِ انبیاء سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں شکائتاً عرض کیا یارسول اللہ! لوگ میرے ساتھ حسد کرتے ہیں۔

عَلِیٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَکَوْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَسَدَ النَّاسُ لِیْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی شکایت کے جواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی اس پر خوش نہیں کہ تم چاروں کے چوتھے ہو۔

مَاتَرْضیٰ اَنْ یَّکُوْنَ رَابِعٌ رَابِعَۃٌ

پھر فرمایا کہ سب سے پہلے ہم اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری عورتیں جنت میں داخل ہوں گی اور پھر ہماری ذُرّیت اور اُن کی بیویاں۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَنَا وَاَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ اَزْوَا جُنَا عَنْ اَیْمَا نِنَا وَ شَمَآ ئِلِنَا وَ ذُرِّ یَّتِنَا خَلَفَ اَزْوٰجِنَا۔

(کشاف جلد چہارم ۹۹)

مندرجہ بالا واقعہ میں تو حیدرِ کرار اور اہلِ بیت کے حاسدین کا اصطلاحاً منہ کالا ہوتا ہے اب آپ ایک ایسی روایت ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ لوگ

Marfat.com

قیامت کو اُٹھائے جائیں گے تو اُن کے منہ کالے ہوں گے۔

وَوَرَدَ عَلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِ مَسْوِدًا وَجُھُہٗ۔

(صواعق محرقہ ۱۸۶)

معتبر کتبِ احادیث وسیر میں آتا ہے کہ دُشمنانِ اہلِ بیت لعنتی بھی ہیں اور جہنمی بھی اور مردودِ بارگاہِ خداوندی بھی نیز ہمہ وقت غضبِ الٰہی کے گھیرے میں ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بجائے توبہ کی طرف مائل ہونے کے گستاخی پر گستاخی کرتے چلے جاتے ہیں اور اپنے لئے آگ ہی آگ تیار کرتے جاتے ہیں۔

نسب بدلنا

سادات کرام کی جو تعظیم وتکریم کتبِ احادیث سے ظاہر ہے وہ بیان سے باہر اور گمان سے بالا ہے قلم کی ہرگز طاقت نہیں کہ اولادِ فاطمہ کے فضائل واکرام کا احاطہ وحصر کر سکے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ امجاد سے محبت کی جزاء اور دشمنی کی سزا کے متعلق چند روایات بیان کرنے کے بعد ہم قارئین کی خدمت میں عرض کریں گے کہ جو شخص بھی اہلِ بیت رسول کا فرد ہونے کا دعویدار ہے آپ بہر طور اس کی تعظیم وتکریم اولادِ مصطفیٰ سمجھ کر کریں اور ہرگز اس ٹوہ میں نہ جائیں کہ ممکن ہے یہ سیّد نہ ہو ہم نے الشرف المؤبد دیگر متعدد کتب میں پڑھا ہے کہ

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک سے ایک شہزادی فقر کی حالت میں ایک غنی مسلمان کے پاس کسی ضرورت سے تشریف لے گئیں اور

Marfat.com

اسے بتایا کہ میں سید زادی ہوں اِس لئے میری مدد کرو تو اس شخص نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مجھے کیا معلوم تم سیّد زادی ہو کہ یا نہیں۔

وہ شہزادیٔ بتول پریشانی کے عالم میں واپس آ گئیں اور ایک یہودی سے اپنی حاجت بیان فرمائی یہودی نے ایک برقعہ پوش اور خاندانِ سادات کی خاتون سمجھ کر ان کی نہایت تعظیم و تکریم سے ضرورت پوری کر دی۔

رات کو اس مسلمان اور یہودی دونوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مسلمان کو جنّت میں داخل ہونے سے یہ فرما کر منع کر دیا کہ جب تمہیں ہماری بیٹی کے سیدہ ہونے پر شک تھا تو ہم تمہارے مسلمان ہونے پر کیسے یقین کر لیں اور اس یہودی کو عزت سے جنت میں داخل ہونے دیا۔

یہودی نے جب یہ خواب دیکھا تو صبح بیدار ہوتے ہی مسلمان ہو گیا"

اگر کوئی اپنا نسب تبدیل کرتا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے نسب بدلنے والوں کے متعلق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ معلون و مردود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں۔

Marfat.com

افضل کون ؟

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہے۔

ایک مقام پر فرمایا کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِن ارشادات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی بھی عورت ہو جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان سب سے افضل اور ارفع واعلیٰ ہے۔

بعض عُلماء نے اس سے اِختلاف بھی کیا ہے مگر اہلِ سُنت کے محقّق عُلماء کا مذہب یہی ہے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہر عورت سے افضل ہیں حتیٰ کہ اپنی والدہ مکرمہ جناب خدیجۃ الکبریٰ، محبوبۂ محبوبِ ربّ العالمین سیّدہ عائشہ صدیقہ اور دیگر اُمہات رضی اللہ عنہن سے بھی آپ افضل ہیں۔

عُلماء نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے بارے میں اِختلاف کیا ہے اور بِالآخر یہ ترتیب بتائی گئی کہ تمام جہان کی عورتوں سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا افضل ہیں۔

گویا کہ دُنیا کی کوئی بھی عورت ایسی نہیں جس پر سیّدۃ النساء

Marfat.com

العالمین شہزادیٔ رحمۃ للعالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت قائم نہ ہو چنانچہ علمائے حقہ اہلِ سُنّت و جماعت اِس مسئلہ کے اَثبات میں اپنے خیالات کا اظہار اِس طرح فرماتے ہیں۔

خدیجہ و عائشہ

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں مگر اس میں افضلیت کا اِختلاف ہے اور دُرست یہی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

اَفْضَلُهُنَّ خَدِيْجَةُ وَعَآئِشَةُ وَفِيْ اَفْضَلِهَا خِلَافٍ صَحِيْحُ ابْنُ الْعِمَادِ تَفْضِيْلُ خَدِيْجَةُ۔

(مواہب اللدنیہ جلد اول اردو ۴۸۷۔ انوار محمدیہ ۱۵۱)

اور اس کا ثبوت یہ دعا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرنے پر اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اُس کا ذِکر کیوں کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس کا بہتر بدلہ دے دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں خدا کی قسم مجھے اِس سے بہتر بدلہ نہیں ملا۔

لِمَا ثَبَتَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَآئِشَةَ حِيْنَ قَالَتْ قَدْ رَزَقَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا لَا وَ اللّٰهِ مَا رَزَقَنِيْ خَيْرًا مِنْهَا

(مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۵۰ زرقانی شریف جلد ۱ ص ۲۷۱)

Marfat.com

اورفرمایا! خدیجہ مجھ پراُس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے کفر کیا خدیجہ نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا خدیجہ نے مجھے اُس وقت اپنا مال دیا جب لوگوں نے مجھے مال خرچ کرنے سے روکا۔

آ مَنْتُ بِیْ حِیْنَ کَفَرَ بِیْ النَّاسِ وَصَدَ قْتَنِیْ حِیْنَ کَذِ بُنِی النَّاسِ وَ اعْطَتْنِیْ مَا لَهَا حِیْنَ حَرَ مَنِی النَّاسِ

فاطمہ خدیجہ سے افضل ہیں

اور پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت کے متعلق فرمایا کہ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو افضلیت حاصل ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

فَاَجَابَ بِاَفْضَلِیَةِ خَدِیْجَةُ عَلٰی عَائِشَةَ وَبِاَنَّ بِنْتَهَا فَاطِمَةُ اَفْضَلُ مِنْهَا وَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةُ مِنِّی

اِس کے بعد علماء فرماتے ہیں چونکہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہیں اِس لئے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹکڑے سے افضل نہیں ہوسکتا اور اس پر اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شاہد ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

فَلَا اَعْدِلُ بِبَضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

Marfat.com

دُشمنانِ اہلِ بیت کی سزا

لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اھل بیت

(حسن رضا)

سرکارِ دو عالم، حضور رحمۃٌ للعالمین، سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگرچہ اپنی اُمت پر انتہائی شفقت و رحمت فرماتے تھے اور اپنی اُمت کے گنہگاروں کی شفاعت کا آپ نے ذمہ لے رکھا ہے۔

اِس کے باوجود بھی آپ نے اپنے اہلِ بیت کے دُشمنوں کو اپنی شفاعت عامہ سے یکسر محروم فرمانے کا اعلان عام فرماتے ہیں جس کا صاف صاف اور واضح ترین مطلب یہ ہے کہ دشمنِ اہلِ بیت دائرۂ اِسلام سے قطعی طور پر خارج ہے اور اس کی ہرگز ہرگز بخشش و مغفرت نہیں اِس ضمن میں ہم تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چند فرامینِ عالیہ پیش کرتے ہیں۔

جنّت حرام ہے

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میری اہل بیت پر ظلم کرتا ہے اور میری عِترت کو ایذاء دیتا ہے اِس پر جنت کو حرام کر دیا گیا ہے۔

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلٰى مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ آذَانِيْ فِيْ عِتْرَتِيْ

(کشاف ج ۴ ص ۳۹۹)

Marfat.com

رحمتِ خداوندی سے مایوس

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! جو ہماری آلِ پاک سے بغض کی حالت میں مرے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کی آنکھوں کے درمیان تحریر کر دیا جائے گا یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر دیا گیا ہے۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْهِ آئِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰه

(کشاف ج ۴ ص ۳۹۹۔ روح البیان ۴۶۔۴۰۷۔ ابن عربی ج ۲ ص ۲۱۴)
(نزہۃ المجالس ج ۴ ص ۱۲۳۸۔ الشرف المؤبد ص ۱۵۲)

کُفر کی موت

حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جو شخص میرے اہلِ بیت سے بغض رکھ کر مرے گا وہ کافر ہو کر مرے گا۔

اَلَا وَمَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا

جنّت کی خوشبو

پھر فرمایا ! آلِ محمد سے بغض رکھنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔

اَلَا وَ مَن مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشُمَّ رَآئِحَةَ

Marfat.com

الْجَنَّةِ۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۳۹۰۔ تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۴۰۷ وغیرہ باقی رائے اوپر درج ہیں)

مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے رہیں کہ وہ اپنے خاص لطف وکرم سے اہلِ بیت مصطفیٰ علیہم السلام کی محبت عطا فرمائے اور ان سے بغض رکھنے والوں کے سایہ سے بھی محفوظ رکھے۔

اہلِ بیت مصطفیٰ سے بغض اور دشمنی کی سزا قطعی طور پر جہنّم ہے اور یہ کسی دُنیاوی عدالت کا فیصلہ نہیں بلکہ اُن کی زبانِ فیض ترجمان سے نکلے ہوئے جملے ہیں جن کا ہر اِرشاد حکمِ خداوندی اور نا قابلِ ترمیم ہے اَب آپ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مَبغُوضَانِ اہلِ بیت کے لئے چند ارشادات مزید ملاحظہ فرمائیں۔

بغضِ اہلِ بیت بغضِ مصطفیٰ ہے

ایک دفعہ تاجدارِ دوعالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے شہزادوں کو گود میں لے کر فرمایا جو اِن سے محبت کرتا ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے جو اِن سے بغض رکھتا ہے وہ ہم سے بغض رکھتا ہے۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۲۶۔ المستدرک ج ۳ ص ۱۶۶ دیگر کتب احادیث متفقہ)

شیطان کے ساتھی

حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے اہلِ بیت کرام سے

Marfat.com

اختلاف رکھنے والوں کوفرماتے ہیں کہ وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔چنانچہ کتبِ احادیث میں آتا ہے کہ!

وَاَهْلُ بَيْتِیْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِیْ

میری آلِ پاک میری اُمت کے لئے اَمان ہے اور تمہیں اختلاف سے بچاتی ہے جو قبیلہ بھی اِن سے مخالفت کرے گا وہ شیطان کی جماعت ہے

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۶۔اشرف الموبد ۴۵۔صواعق محرقہ ۱۵۳)

ہلاکت غرقابیِ جہنّم

ایک مقام پر تاجدارِ دوعالم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا!

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِیْ فِيْكُمْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

میری آلِ پاک کی مثال کشتیٔ نوح کی ہے جو اِس پر سوار ہو گیا اُس نے نجات حاصل کر لی اور جس نے اِس کی مخالفت کی وہ خود ہی ہلاک ہو گیا۔

دوسری جگہ فرمایا !

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِیْ فِيْكُمْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ۔

میرے اہل بیت کی مثال سفینۂ نوح کی ہے جو اس پر سوار ہو گیا اُس نے نجات حاصل کر لی اور جس نے اِن کی مخالفت کی وہ غرق ہو گیا۔

اِسی طرح تاجدارِ مدینہ کا ایک اور ارشاد ہے کہ !

Marfat.com

مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ کَسَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا نُجَّ فِی النَّارِ۔

میری آلِ پاک کی مثال کشتیٔ نوح کی طرح ہے جس نے سفینہ کی سواری پر اتفاق کرلیا اسے امان مل گئی اور جس نے مخالفت کی وہ جہنم کا ایندھن ہوگیا۔

(صواعق محرقہ ۱۵۳۔اشرف الموبد ۱۵۲)

اِس حقیقت سے کون اِنکار کرسکتا ہے کہ سفینۂ نوح پر سوار نہ ہونے والے قطعی طور پر کافر تھے اور وہ حضرت نوح علیہ السلام سے مخالفت کر کے صرف ہلاک ہی نہیں ہوئے بلکہ کفر کی موت سے مرے ہیں۔

اِسی لئے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفینۂ نوح کی مثال دے کر ارشاد فرمایا کہ جنہوں نے ہماری اہلِ بیت سے اتفاق کیا ان سے تعلق محبّت ومودّت قائم رکھا وہ ہر طوفان سے نجات پا کر جنّتی ہوگئے اور جنہوں نے ہمارے اہلِ بیت کی مخالفت کی وہ ہلاک ہوکر جہنم رسید ہوگئے۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اسلام لا کر مرتد اور بے ایمان ہونے سے بچائے کیونکہ بغض اہل بیت قطعی طور پر ارتداد اور کفرِ صریح ہے۔

اب سرکارِ دو عالم علیہ تحیّۃ والثناء کی طاہرہ بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور ان کی اَولاد پاک سے بُغض رکھنے والوں کے متعلق چند وعیدیں مزید ملاحظہ فرمائیں بلکہ آپ پہلے ایک شُبہ کا ازالہ کرلیں۔

یہ گالی نہیں حقیقت ہے

تاجدارِ دو عالم فخرِ موجودات سرورِ کائنات حضور رحمۃ للعالمین

Marfat.com

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاقِ حسنہ سے بڑھ کر کس کا اخلاق ہوسکتا ہے بلکہ آپ کے خُلق کو ہی قُرآن کا نام دیا گیا ہے۔

بِلاشُبہ یہ ایک مسلّمہ اَمر ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی مگر وہ بات جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ کی شان کے ہرگز لائق نہیں کہ کسی کو گالی دے مگر وہ بات جو حقیقت پر مبنی ہو اللہ جل شانہٗ نے قرآنِ مجید میں کُفار کے متعلق اُن کی بدکرداری اور بداعمالی کے پیشِ نظر فرمایا ہے کہ یہ حرام زادے ہیں آیت کا جملہ ذالک زنیم ہے قرآنِ حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کُفار و مشرکین کو یہ خطاب دیا ہے اور محبوبِ خدا صاحبِ قرآن حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی خطاب دُشمنانِ اہلِ بیت کے لئے بھی مخصوص فرمایا ہے چُنانچہ درج ذیل روایت میں بتایا گیا ہے کہ جو آلِ محمد کے حقوق کو نہیں پہچانتا وہ اِن تینوں میں سے ایک ضرور ہے یا تو وہ منافق ہے یا حرام زادہ ہے یا ولدالحیض ہے۔

شقی، منافق، حرامزادہ، ولدغیرِ طُہر

واخرج ابن عدی والبیھقی فی شعب الا یمان عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ فَھُوَ لِاَحَدِ ثَلَاثٍ اَمَّا مُنَافِقٌ وَ اَمَّا لِزَانِیَۃٍ وَ اَمَّا لِغَیْرِ طُھْرِ (یعنی حملتہ امہ علی غیر طھر)

Marfat.com

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہمارے اہلِ بیت سے وہی محبت رکھے گا جو مومن اور متقی ہے اور ہماری آلِ پاک سے وہ بغض رکھے گا جو منافق ہے۔

لَا حُبَّنَا اَهْلَ بَيْتٍ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا بِبَغْضَنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ۔

ایک اور مقام پر سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا

مَنْ اَبْغَضَ اَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ

جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے وہ منافق ہے۔

(اشرف المؤبد ص ۱۵۵)

یہودیوں کا ساتھی

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو لوگ ہمارے اہلِ بیت سے بُغض اور دُشمنی رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اُن کا حشر یہودیوں کے ساتھ فرمائے گا۔

عن جابر بن عبداللّٰه قال : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا۔

(اشرف المؤبد ص ۱۹۱)

قہرِ خداوندی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا !

Marfat.com

اِسْتَوْصُوْا بِاَهْلِ بَیْتِیْ خَیْرًا فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا، وَمَنْ اَکُنْ خَصْمَہٗ اَخْصَمَہُ اللّٰہُ ، وَمَنْ اَخْصَمَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ۔

یعنی میرے اہل بیت کے بارے میں خیر اور بھلائی کی تلقین کرو کیونکہ کل قیامت کے دن میں اپنی اولاد کے بارے یں تم سے جھگڑا کروں گا اور جس سے میں جھگڑا کروں گا اُس سے اللہ تبارک وتعالیٰ جھگڑا کرے گا اور جس سے اللہ تبارک وتعالیٰ جھگڑا فرمائے گا اُسے جہنم میں داخل کردے گا۔

(شرف سادات ص ۲۵۱)

اور فرمایا ! جو شخص میری عترت واہل بیت کو ستائے گا اِس پر قہرِ خداوندی ٹوٹ پڑے گا۔

اِشْتَدَّ غَضَبَ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ

(اسعاف الراغبین ۱۴۲، نورالابصار ۱۱۲ صواعق محرقہ ۱۷۱)

تم کو مُژدہ نار کا اَے دُشمنانِ اہلِ بیت

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ میری بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے ہیں جو اِن سے محبت کرتا ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ خدا سے محبت کرتا ہے اور جو خدا سے محبت کرتا ہے وہ بہشت میں ضرور داخل ہوگا اور جو ان سے دشمنی رکھتا ہے ہمارا دشمن ہے اور جو ہمارا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے اور جو خدا کا دشمن ہے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

Marfat.com

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اَبْنَآیَ مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ اَحَبُّوْا اللّٰهُ وَمَنْ اَحَبَّهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّة۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ اَبْغَضَهُ اللّٰه۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰه وَمَنْ اَبْغَضُهٗ دَخَلَهُ النَّار۔

(الاستعیاب ج ا ص ۸۳۰۔ البدایہ النہایہ ج ۶ ص ۲۰۵)

(فیض القدیر ج ۴ ص ۹۱۔ صواعق محرقہ ص ۱۵۵)

سرتاج الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولادِ پاک سے دُشمنی رکھنے والوں کے لئے شدید ترین سزائیں خالقِ کائنات نے مقرر فرما رکھی ہیں ان کا اِجمالی خاکہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور اگر تفصیل کے ساتھ ان سزاؤں کی نشاندہی کی جائے تو ایک مکمل کتاب بن سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ مقدس سے بغض اور دشمنی رکھنے والے خواہ وہ خارجی ہوں یا ناصبی بحکمِ خدا و رسول دائرہ اسلام سے خارج اور کفار کا بدترین ٹولہ ہیں بلکہ قطعی طور پر جہنمی اور ناقابلِ مغفرت ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو خارجیت اور ناصبیت سے محفوظ رکھے۔

لڑائی مصطفیٰ سے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ہماری بیٹی فاطمہ اور اس کے شوہر اور اس کے بیٹوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے اس کے ساتھ ہماری جنگ ہے اور جو اِن سے صُلح رکھتا ہے اس سے ہماری صُلح ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

Marfat.com

لِعَلِیٍّ وَّ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَ سَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۳۶۰ متفقہ علیہ)

کعبے کا نمازی دوزخ میں

کُتبِ احادیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص بیت الحرام میں رُکن اور مقامِ ابراہیم کے مابین نماز پڑھتا اور روزہ بھی رکھتا ہو اُس کے دل میں اہلِ بیت محمد سے بغض ہو تو وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

فَلَوْ اَنَّ رَجُلاً صَعَدَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰی وَصَامَ ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّارَ۔

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۱۴۹۔ ینابیع المودۃ ۳۷۰۔ صواعق محرقہ ۱۷۴)

(شرفِ سادات ص ۲۵۲)

Marfat.com

حاسدینِ اہلِ بیت کا منہ کالا

روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے تاجدارِ انبیاء سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں شکائتاً عرض کیا یارسول اللہ! لوگ میرے ساتھ حسد کرتے ہیں۔

عَلِیٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَکَوْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَسَدَ النَّاسُ لِیْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی شکایت کے جواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی اس پر خوش نہیں کہ تم چاروں کے چوتھے ہو۔

مَاتَرْضیٰ اَنْ یَّکُوْنَ رَابِعٌ رَابِعَۃٌ

پھر فرمایا کہ سب سے پہلے ہم اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری عورتیں جنت میں داخل ہوں گی اور پھر ہماری ذُرّیت اور اُن کی بیویاں۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَنَا وَاَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ اَزْوَا جُنَا عَنْ اَیْمَا نِنَا وَ شَمَآ ئِلِنَا وَ ذُرِّ یَّتِنَا خَلَفَ اَزْوٰجِنَا۔

(کشاف جلد چہارم ۹۹)

مندرجہ بالا واقعہ میں تو حیدرِ کرار اور اہلِ بیت کے حاسدین کا اصطلاحاً منہ کالا ہوتا ہے اب آپ ایک ایسی روایت ملاحظہ فرمائیں جس میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ لوگ

Marfat.com

قیامت کواُٹھائے جائیں گے تو اُن کے منہ کالے ہوں گے۔

وَوَرَدَ عَلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِ مَسْوِدًا وَجُھُہٗ۔

(صواعق محرقہ ۱۸۶)

معتبر کتبِ احادیث وسیر میں آتا ہے کہ دُشمنانِ اہلِ بیت لعنتی بھی ہیں اور جہنمی بھی اور مردودِ بارگاہ خداوندی بھی نیز ہمہ وقت غضبِ الٰہی کے گھیرے میں ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بجائے توبہ کی طرف مائل ہونے کے گستاخی پر گستاخی کرتے چلے جاتے ہیں اور اپنے لئے آگ ہی آگ تیار کرتے جاتے ہیں۔

نسب بدلنا

سادات کرام کی جو تعظیم وتکریم کُتبِ احادیث سے ظاہر ہے وہ بیان سے باہر اور گمان سے بالا ہے قلم کی ہرگز طاقت نہیں کہ اولادِ فاطمہ کے فضائل واکرام کا احاطہ وحصر کر سکے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ امجاد سے محبت کی جزاء اور دشمنی کی سزا کے متعلق چند روایات بیان کرنے کے بعد ہم قارئین کی خدمت میں عرض کریں گے کہ جو شخص بھی اہلِ بیت رسول کا فرد ہونے کا دعویدار ہے آپ بہر طور اس کی تعظیم وتکریم اولادِ مصطفیٰ سمجھ کر کریں اور ہرگز اس ٹوہ میں نہ جائیں کہ ممکن ہے یہ سیّد نہ ہو ہم نے الشرف المؤبد دیگر متعدد کتب میں پڑھا ہے کہ

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولادِ پاک سے ایک شہزادی فقر کی حالت میں ایک غنی مسلمان کے پاس کسی ضرورت سے تشریف لے گئیں اور

Marfat.com

اسے بتایا کہ میں سید زادی ہوں اِس لئے میری مدد کرو تو اس شخص نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مجھے کیا معلوم تم سیّد زادی ہو کہ یا نہیں۔

وہ شہزادیٔ بتول پریشانی کے عالم میں واپس آ گئیں اور ایک یہودی سے اپنی حاجت بیان فرمائی یہودی نے ایک برقعہ پوش اور خاندانِ سادات کی خاتون سمجھ کر ان کی نہایت تعظیم و تکریم سے ضرورت پوری کر دی۔

رات کو اس مسلمان اور یہودی دونوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مسلمان کو جنّت میں داخل ہونے سے یہ فرما کر منع کر دیا کہ جب تمہیں ہماری بیٹی کے سیدہ ہونے پر شک تھا تو ہم تمہارے مسلمان ہونے پر کیسے یقین کر لیں اور اس یہودی کو عزت سے جنت میں داخل ہونے دیا۔

یہودی نے جب یہ خواب دیکھا تو صبح بیدار ہوتے ہی مسلمان ہو گیا"

اگر کوئی اپنا نسب تبدیل کرتا ہے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے نسب بدلنے والوں کے متعلق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ معلون و مردود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے اور تمام لوگ لعنت کرتے ہیں۔

Marfat.com

افضل کون ؟

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ دونوں جہان کی عورتوں کی سردار ہے۔

ایک مقام پر فرمایا کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِن ارشادات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی بھی عورت ہو جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان سب سے افضل اور ارفع واعلیٰ ہے۔

بعض عُلماء نے اس سے اِختلاف بھی کیا ہے مگر اہلِ سُنت کے محقّق عُلماء کا مذہب یہی ہے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہر عورت سے افضل ہیں حتیٰ کہ اپنی والدہ مکرمہ جناب خدیجۃ الکبریٰ، محبوبۂ محبوبِ ربّ العالمین سیّدہ عائشہ صدیقہ اور دیگر اُمہات رضی اللہ عنہن سے بھی آپ افضل ہیں۔

عُلماء نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے بارے میں اِختلاف کیا ہے اور بِالآخر یہ ترتیب بتائی گئی کہ تمام جہان کی عورتوں سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اور جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا افضل ہیں۔

گویا کہ دُنیا کی کوئی بھی عورت ایسی نہیں جس پر سیّدۃ النساء

Marfat.com

العالمین شہزادیٔ رحمۃ للعالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت قائم نہ ہو چنانچہ علمائے حقہ اہلِ سُنّت و جماعت اِس مسئلہ کے اَثبات میں اپنے خیالات کا اظہار اِس طرح فرماتے ہیں۔

خدیجہ و عائشہ

اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب سے افضل ہیں مگر اس میں افضلیت کا اِختلاف ہے اور دُرست یہی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں۔

اَفْضَلُهُنَّ خَدِيْجَةُ وَعَآئِشَةُ وَفِيْ اَفْضَلِهَا خَلَافٌ صَحِيْحُ ابْنُ الْعِمَادِ تَفْضِيْلُ خَدِيْجَةُ۔

(مواہب اللدنیہ جلد اول اردو ۴۸۷۔ انوار محمدیہ ۱۵۱)

اور اس کا ثبوت یہ دعا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرنے پر اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ اُس کا ذِکر کیوں کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس کا بہتر بدلہ دے دیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! نہیں خدا کی قسم مجھے اِس سے بہتر بدلہ نہیں ملا۔

لِمَا ثَبَتَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَآئِشَةَ حِيْنَ قَالَتْ قَدْ رَزَقَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا لَا وَ اللّٰهِ مَا رَزَقَنِيْ خَيْرًا مِنْهَا

(مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۵۰ زرقانی شریف جلد ۱ ص ۲۷۱)

Marfat.com

اورفرمایا! خدیجہ مجھ پراُس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے کفر کیا خدیجہ نے اُس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا خدیجہ نے مجھے اُس وقت اپنا مال دیا جب لوگوں نے مجھے مال خرچ کرنے سے روکا۔

آمَنْتُ بِیْ حِیْنَ کَفَرَ بِیْ النَّاسِ وَصَدَّقْتَنِیْ حِیْنَ کَذَّبَنِی النَّاسِ وَاعْطَتْنِیْ مَالَهَا حِیْنَ حَرَمَنِی النَّاسِ

فاطمہ خدیجہ سے افضل ہیں

اور پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت کے متعلق فرمایا کہ جناب عائشہ رضی اللہ عنہا پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو افضلیت حاصل ہے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا افضل ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

فَاَجَابَ بِاَفْضَلِیَةِ خَدِیْجَةُ عَلٰی عَائِشَةَ وَبِاَنَّ بِنْتَهَا فَاطِمَةُ اَفْضَلُ مِنْهَا وَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةُ مِنِّی

اِس کے بعد علماء فرماتے ہیں چونکہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہیں اِس لئے کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹکڑے سے افضل نہیں ہوسکتا اور اس پر اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان شاہد ہے کہ فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

فَلَا اَعْدِلُ بِبَضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

Marfat.com

جاتی ہیں جو شہزادیٔ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنی دوسری ہمشیرگان عالی مرتبت سے ممتاز کرتی ہیں چنانچہ اس کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے جو ہم سیدہ خدیجۃ الکبریٰ اور دیگر اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے بارے عرض کر چکے ہیں یعنی اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو اِس وجہ سے بھی دیگر ازواج مطہرات پر ترجیح دیتے تھے کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ کی اولاد کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔

اور جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دیگر بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی یہی معاملہ ہے کہ آپ کی تمام اولاد سے صرف جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے نسلِ مصطفیٰ ظہور میں آئی اور آپ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اِس اعزاز کا فخریہ طور پر اظہار فرمایا جس کے متعلق متعدد روایات آپ کو اس کتاب میں ملیں گی۔

دوسری وجہ اس کی یہ ہے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ازل ہی سے خاص طور پر فضیلت و بزرگی سے نواز رکھا تھا اور اِن خصائص میں کسی دوسرے کا حصّہ نہیں مثلاً جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام پر فائز کرنا۔

آپ کو تمام دُنیاوی آلائشوں سے پاک پیدا فرمانا اور عورتوں کی امراض سے پاک رکھنا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے ساتھ آپ کا نکاح آسمانوں پر فرمانا اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آپ کو تمام جہانوں کی

Marfat.com

عورتوں کی سرداری کا خلعت عطا فرمانا۔ یہ سب ایسے خصائص ہیں جو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنی باقی ہمشیرگان سے ممتاز کرتے ہیں۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اِس مقام پر رقم طراز ہیں۔

قَالَ الْعَلَامَةُ اِبْنِ حَجَرِ ، وَالْحِكْمَةُ فِيْ اِخْتَصَاصِ اَوْلَادِ فَاطِمَةِ بِهٰذَا الشَّرَفِ دُوْنَ اَوْلَادِ سَائِرِ بَنَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اخْتَصَتْ بِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْمَزَايَا لَا كَثِيْرَةٍ عَلٰى اِخْوَاتِهَا

مِنْهَا مَا وَرَدَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوَّجَهَا لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِى السَّمَآءِ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فِي الْاَرْضِ۔

وَمِنْهَا تَمْيِزُهَا عَلَيْهِنَّ بِاَنَّهَا سَيِّدَةُ النِّسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

وَمِنْهَا تَمِيْزُ هَا عَلَيْهِنَّ بِتَسْمِيَّتَيْهَا بِالزَّهْرَاءِ اَمَّا لَكَوْنَهَا لَا تَحِيْضَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَكَانَتْ كَنِسَآءِ الْجَنَّةِ

(اشرف المؤبد ۹۵)

اِن خصائص و امتیازات کے علاوہ بھی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بے شمار ایسے خصائص ہیں جو کہ آپ کو بناتِ رسولِ معظم کے علاوہ تمام جہانوں کی عورتوں سے ممتاز کرتے ہیں جن کی تفصیل آپ کو اِسی کتاب میں ہی کئی جگہ مل جائے گا۔

اِس مسئلے کو آپ اِس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت جعفر طیار اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہما بھی حضرت ابوطالب ہی کے فرزندِ ارجمند تھے اور اسلام کے عظیم الشان بطلِ جلیل تھے۔

پھر ان کو وہ مدارج و مناصب کیوں نہ ملے جو جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ

Marfat.com

الکریم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا اپنی ہمشیرگان سے امتیازی حیثیت کا مالک ہونا اِس بات کی دلیل نہیں ہوسکتا کہ آپ کی اور کوئی سگی بہن تھی ہی نہیں۔

اَکابرینِ اہل سنت و جماعت کے علاوہ شیعہ اکابرین سلف بھی اِس بات پر قطعی متفق ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئے اور ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، جناب مار یہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔

چنانچہ شیعہ حضرات کی مشہور کتاب اصول کافی فروع کافی حیات القلوب اعیان الشیعہ وغیرہ میں یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے۔

محسن امین عائلی اعیان الشیعہ میں رقم طراز ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ اولادیں خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے تھیں دو صاحبزادے قاسم و عبداللہ رضی اللہ عنہما جن کے القاب طیب و طاہر تھے اور چار صاحبزادیاں زینب اُمِّ کلثوم رقیہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نِکاح قبل از اسلام ابو العاص سے ہوا تھا اور جنابِ رقیہ اور اُم کلثوم کے نکاح ابولہب کے دونوں بیٹوں عُتبہ اور عتیبہ سے ہوئے تھے۔

جب امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلانِ نبوت و رسالت فرمایا تو ابولہب آپ کا سخت دشمن ہوگیا اور اس نے اپنے بیٹوں سے سیدہ رقیہ

Marfat.com

اور اُمِّ کلثوم کو طلاقیں دلوادیں۔ چنانچہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئیں سیّدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کی ابھی رخصتی ہی نہیں ہوئی تھی چنانچہ وہ آپ کے پاس ہی رہیں اور پھر فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ ہی ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لے آئیں جنابِ رقیہ رضی اللہ عنہا زوجۂ عثمان رضی اللہ عنہ بھی حبشہ سے مدینہ منورہ میں تشریف لے آئیں اور تھوڑے عرصہ کے بعد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔

چنانچہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر جناب ابوالعاص بھی جنگِ بدر کے بعد اسلام لے آئے۔

اِن کو ابولہب نے کہا تھا کہ تم بنتِ محمد کو طلاق دے دو تم قریش کی جس لڑکی کی خواہش کرو گے میں اس سے تمہاری شادی کروا دیتا ہوں مگر اُنہوں نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ اعیان الشیعۃ کا مختصر متن یہ ہے۔

(۱) او لادہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم القاسم و بہ کان یکنی عاش حتی مشی و مات بمکتہ

(۲) عبد اللّٰہ ویلقب بالطیب والطاھر لو لادتہ بعد الوحی

(۳) فاطمۃ وھی صغرا بناتہ تز و جھاع لی علیہ السلام بعد الھجرۃ

Marfat.com

(۴) زینب و ھی کبری ھن تزو جھا قبل الا سلام ابو
العاص
(۵) رقیة
(٦) ام کلثمو زو جھما النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ
وسلم من عتبہ و عتیبہ ابنی عمہ ابی لھب فلما جاء
الا سلام بلغ من عدا وۃ قریش للنبی صلی اللّٰہ
علیہ وآلہٖ وسلم ان قا لوا فر غتم محمد امن ھمہ
بتر ویج بنا تہ فقا لو الا بی العاص طلق ابنۃ محمد
و اتزوْ جک بنت من اردت من قریش فا بی الحلبوا
مثل ذالک عتبہ و عتیبہ فطلقا زو جیتھما فترو
جھما عثمان وا حدۃ بعد واحدۃ و ام لکل خدیجۃ
ابرا ہیم ابن ما ریہ القبطیۃ ولد با لمدینۃ و ما ن
وھوا بن ثما نیۃ عشر شھر

(اعیان الشیعہ ج ۲ ص ٦۰)

(علاوہ ازیں اِن چاروں بناتِ رسول کا ذکر دیکھیں اُصول کافی مطبوعہ تہران جلد اول
ص ۴۹۳)

(حیات القلوب مطبوعہ تہران جلد دوم ص ۵۸۸)

اِن کُتبِ مشہورہ کے علاوہ بھی شیعہ حضرات کے الصحاح کی سب کتابوں میں بالاتفاق ثابت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صُلبِ مبارک سے چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

اہلِ سنت و جماعت میں تو یہ بات قطعی طور پر مسلّم شدہ ہے کہ امام

Marfat.com

الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار[1] صاحبزادیاں سلام اللہ علیہن تھیں اور اس میں کبھی اختلاف نہیں ہوا اور نہ ہی کسی نے کبھی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی دیگر بناتِ رسول پر فضیلت کا انکار کیا ہے اور اس فضیلت کی اہم ترین وجہ یہی قرار دی ہے کہ آپ کے بطنِ مبارک سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل پاک کا آغاز ہوا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اولادِ پاک کے ظہور کی اِس قدر خواہش اور محبت تھی کہ جب آپ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روتے ہوئے فرمایا کہ اگر میرا یہ بیٹا زندہ رہتا تو ہم اِن کی والدہ ماریہ قبطیہ کے تمام اہل خاندان کا جزیہ معاف فرما دیتے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ میرا بیٹا زندہ رہتا تو ان کا کوئی ماموں غلام نہ رہتا یعنی قبطی قوم کا ہر فرد آزاد کر دیا جاتا۔

(طبقات ابن سعد ج ا ص ۲۲۲)

اب جبکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے تمام ہم وطنوں کو صرف اس لئے آزاد کر دینے کا خیال رکھتے تھے کہ

---

[1] (طبری جلد اول ۴۹۱) (طبقات ابن سعد جلد اول ص ۱۳۳)
(سیرت ابن ہشام جلد اول ص ۱۰۶) (، ابن خلدون جلد اول ص ۲۱۷)
(الاستیعاب ص ۱۰۳۶) (المستدرک جلد سوم ص ۱۰۶) (نور الابصار ص ۴۳)
(نور الابصار ص ۴۳) (اسعاف الراغبین ص ۸۱) (اشرف المؤبد ص ۹۳)
(نزہت المجالس مترجم ج ۲ ص ۲۲۸) (انوار محمدیہ من المواہب اللدنیہ ص ۱۴۵)

Marfat.com

جنابِ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے اُنہیں اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی تھی۔

تو جنابِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا اِس لحاظ سے آپ کی نظر میں کیا مقام ہونا چاہیے تھا جن کی وجہ سے آپ کی اِس عظیم آرزو اور شدید خواہش کی تکمیل ہوئی۔

انوارِ زہرا

روایات میں آتا ہے کہ ابو البشر سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب نورِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تفویض ہوا تو آپ کے حسن و جمال کی درخشندگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کا دایاں رُخسار مبارک آفتاب کی شعاعوں پر اور بایاں رُخسار مبارک ماہتاب کی تابانیوں پر غالب تھا۔

اور اسی طرح جنابِ حوا سلام اللہ علیہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے پناہ حسن و جمال سے نواز رکھا تھا جنت کی فرحت خیز فضاؤں میں بیٹھے ہوئے ایک دفعہ سیدنا آدم علیہ السلام نے جناب حوا رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ خداوند کریم نے ہم دونوں سے زیادہ حسین کسی دوسری مخلوق کو پیدا نہیں کیا ہوگا۔

جنابِ آدم علیہ السلام یہ گفتگو فرما ہی رہے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو یہ ارشاد فرمایا کہ اِن دونوں کا ہاتھ پکڑ کر فردوس اعلیٰ میں لے جاؤ۔

جب جبریل علیہ السلام نے اِن دونوں کو ساتھ لیا اور ایک یاقوتِ

Marfat.com

سرخ کے محل کا دروازہ کھول دیا محل کے اندر زمُرد کے پایوں والا ایک سنہری تخت بچھا ہوا تھا اور اس پر ایک لڑکی تشریف فرما تھی۔

اُس کے سرِ اقدس پر جواہر نگار سونے کا تاج رکھا ہوا تھا اور جسمِ انور سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں جنابِ آدم علیہ السلام نے جب اُس پیکرِ نور کو دیکھا تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی یہ لڑکی کون ہے؟ ارشاد ہوا فاطمہ بنتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں۔

عرض کیا یا اللہ اِس کا شوہر کون ہوگا؟

ارشاد ہوا جبریل قصرِ یاقُوتی کا دروازہ کھول دو۔

چنانچہ جب دروازہ کھولا گیا تو اُس کے اندر کافور کا ایک قبّہ تھا جس میں سونے کا تخت بچھا ہوا تھا اُس پر ایک جوانِ رعنا پیکرِ حسن و جمال بصد شان و رعنائی تشریف فرما تھا اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کو بتایا گیا کہ یہ نوجوان حضرت علی ابن ابی طالب ہیں انہیں سے سیدہ فاطمۃ الزہرا کا نکاح ہوگا آدم علیہ السلام اِس قُدسی جوڑے کی زیارت کر کے واپس آئے تو اپنے حسن و جمال کی یکتائی کا خیال دل سے نکل چکا تھا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۷ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان وعظمت کا احاطہ
وحصر ناممکن ہی نہیں امرِ محال ہے اس لئے کہ

ولایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
اِمامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
شہادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
صداقت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
سعادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
شجاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
ہدایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
سیادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
کرامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

یہی نہیں بلکہ !

اَصالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
نیابت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
سخاوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
تلاوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
رحمت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
راحت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

Marfat.com

یہی نہیں بلکہ!

شفاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
جنت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
نبوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
رسالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا کے گھر کی کیا بات ہے جہاں پر اُصولِ دین مرتب ہوتے ہیں۔

☆ جہاں سے دستورِ اسلام کا نفاذ ہوتا ہے۔
☆ جہاں سے قانونِ خداوندی کو نافذ کیا جاتا ہے۔
☆ جہاں سے کائناتِ عالم کو درسِ حیات ملتا ہے۔
☆ جہاں سے زندگی کی پُر پیچ راہوں کی راہبری ہوتی ہے۔
☆ جہاں سے منزلِ طریقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بلکہ جہاں پر منزلِ شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کی اِنتہا ہوتی ہے یہی تو وہ دولت کدۂ بتول ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں جمع فرمادی ہیں۔

جنت پہ کس کا قبضہ زہرا بتول کا
رحمت ہے کس کا صدقہ زہرا بتول کا
عِفّت کی کون مالک بیٹی رسول کی
عصمت کی کون مالک بیٹی رسول کی

Marfat.com

رحمت ہے عام کس کی بنتِ رسول کی
حوریں غلام کس کی بنتِ رسول کی

صآئم ہے جس کو جو بھی لینا حضور سے
کرنا طلب ہے پڑتا زہرا بتول سے

طیّبہ ، طاہرہ عابدہ زاہدہ
بنتِ خیر الوریٰ سیّدہ فاطمہ
سیّدہ صالحہ ، راکعہ ، ساجدہ
نورِ شمس الضحیٰ سیّدہ فاطمہ

راضیہ مرضیہ صائمہ عاصمہ
نیّرہ انورہ ناظمہ ناصرہ
زاکیہ ازکیہ اکرمہ اعظمہ
عکسِ ظلِ خدا سیّدہ فاطمہ

کاملہ اکملہ ، صادِقہ اَصدِقہ
عالمہ فاضلہ راحمہ . راشدہ
شاہدہ شافعہ ، قاسمہ ، آمنہ
عذرا خیر النساء سیّدہ واحمہ

Marfat.com

ہادیہ مہدیہ جیّدہ ناصحہ
مکیّہ مدنیہ ، قرشیہ سر ورہ
مُشفقہ محسنہ ذاکرہ زاہرا
حافظہ حامدہ سیّدہ فاطمہ

قائمہ ، دائمہ ماحیہ ماجداہ
خازنہ حاکمہ صابرہ شاکرہ
حاذِقہ قائدہ احسنہ ، افضلہ
وارثہ پارسا سیّدہ فاطمہ

واعظہ واصفہ شافیہ کافیہ
رہبرہ فائقہ واقفہ عارفہ
عالیہ اشرفہ قاطعہ ساطعہ
عاقلہ اطہرہ سیّدہ فاطمہ

امجدہ ، اجملہ ، مُخلصہ ، تارکہ
ثابتہ ثاقبہ خاشعہ خالدہ
اُن کے القاب صآئم ہوں کیسے بیاں
ہیں خِرد سے وریٰ سیّدہ فاطمہ

Marfat.com

☆ عظمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ رفعت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ عصمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ عفّت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ رحمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ جنت کی مالک ہیں تو زہرا بتول

☆ عظمت فاطمہ کی لونڈی،

☆ رفعت فاطمہ کی کنیز

☆ عصمت فاطمہ کا گہنا

☆ عفت فاطمہ کا زیور

☆ رحمت فاطمہ پہ صدقے

☆ جنت فاطمہ کی جاگیر

☆ شہزادیٔ کون ومکاں ہیں تو فاطمہ

☆ ملکہ مُلکِ جناں ہیں تو فاطمہ

☆ عصمت کا دُرِّ نہاں ہیں تو فاطمہ

☆ عِفّت کا گنج گراں ہیں تو فاطمہ

☆ کرم کا بحرِ بیکراں ہیں تو فاطمہ

☆ نبی کی رُوحِ رواں ہیں تو فاطمہ

☆ عظمتوں کا آسماں ہیں تو فاطمہ

☆ رِفعتوں کا اَرفع نشاں ہیں تو فاطمہ

Marfat.com

☆ شہیدوں کی مادرِ مہرباں ہیں تو فاطمہ

☆ پیکرِ شرم وحیاء ہیں تو فاطمہ

☆ علی کے گھر کی ضیاء ہیں تو فاطمہ

☆ مخزنِ لُطف وعطا ہیں تو فاطمہ

☆ مرکزِ مہر ووفا ہیں تو فاطمہ

☆ محورِ صدق صفا ہیں تو فاطمہ

☆ مَصدر جُود وسخا ہیں تو فاطمہ

☆ فَقر کی اِبتداء وانتہا ہیں تو فاطمہ

☆ سراپائے صبر ورَضا ہیں تو فاطمہ

☆ صورتِ شمس الضحیٰ ہیں تو فاطمہ

☆ سیرتِ بدرالدُّجیٰ ہیں تو فاطمہ

☆ نَقشۂ خیرالوریٰ ہیں تو فاطمہ

☆ عِزتِ مرتضیٰ ہیں تو فاطمہ

☆ راحتِ مصطفیٰ ہیں تو فاطمہ

☆ ناموسِ رسولِ خدا ہیں تو فاطمہ

یہی نہیں بلکہ !

☆ عتیقہ ہیں تو فاطمہ

☆ صدیقہ ہیں تو فاطمہ

☆ مکرّمہ ہیں تو فاطمہ

☆ معلّمہ ہیں تو فاطمہ

Marfat.com

☆ معظّمہ ہیں تو فاطمہ

☆ مخدومہ ہیں تو فاطمہ

☆ معصومہ ہیں تو فاطمہ

☆ منوّرہ ہیں تو فاطمہ

☆ مطہّرہ ہیں تو فاطمہ

☆ عفیفہ ہیں تو فاطمہ

☆ منیفہ ہیں تو فاطمہ

☆ رحیمہ ہیں تو فاطمہ

☆ کریمہ ہیں تو فاطمہ

☆ رفیقہ ہیں تو فاطمہ

☆ شفیقہ ہیں تو فاطمہ

☆ مُحدّثہ ہیں تو فاطمہ

☆ مجتہدہ ہیں تو فاطمہ

☆ اَمینہ ہیں تو فاطمہ

☆ ثمینہ ہیں تو فاطمہ

☆ ہاشمیہ ہیں تو فاطمہ

☆ قریشیہ ہیں تو فاطمہ

☆ مُنزّہ ہیں تو فاطمہ

☆ مقدّسہ ہیں تو فاطمہ

☆ حمیدہ ہیں تو فاطمہ

Marfat.com

☆ محمودہ ہیں تو فاطمہ

تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیٔ مکرّمہ خطیبہ بھی

ہیں اور اَدیبہ بھی

☆ مرشدہ بھی ہیں اور مُجدہ بھی

☆ ولیہ بھی ہیں اور عُلیہ بھی

☆ شہیدہ بھی ہیں اور مجیدہ بھی

☆ آیت اللہ بھی ہیں اور امت اللہ بھی

☆ صفیہ بھی ہیں اور تقیہ بھی

☆ ناصِرہ بھی ہیں اور مَنصورہ بھی

☆ ظاہرہ بھی ہیں اور مَستورہ بھی

☆ سعیدہ بھی ہیں اور مَسعودہ بھی

☆ حمیدہ بھی ہیں اور محمودہ بھی

☆ جمیلہ بھی ہیں اور جلیلہ بھی

☆ سلیمہ بھی ہیں اور حَلیمہ بھی

☆ سیّدۃ نِساء العالمین بھی ہیں۔

☆ اور سیدۃ النساء اہل الجنۃ بھی

☆ عذرا بھی ہیں اور بتول بھی

☆ مبارکہ بھی ہیں اور مخیّرہ بھی

☆ بضعۃ الرسول بھی ہیں اور جانِ رسول بھی

☆ رِیحانۃ النبی بھی ہیں اور زینتِ کاشانۂ علی بھی

Marfat.com

☆ مصطفیٰ کی رُوح بھی ہیں سَفینۃ النُّوح بھی
☆ امام الانبیاء کی تصور بھی ہیں اور مالک رِدائے تطہیر بھی
☆ حلیمہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی
☆ حِہَامیہ بھی ہیں اور بطحیہ بھی
☆ مرکز رُشد وہدایت بھی ہیں اور مخزنِ امامت بھی
☆ چمن زارِ مصطفیٰ کی بہار ہیں تو بتول
☆ سراپائے اِیثار ہیں تو بتول
☆ عصمت وعفت کا دُرِ شہسوار ہیں تو بتول
☆ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں تو بتول
☆ تمام عورتوں کی تاجدار ہیں تو فاطمہ

انبیاء علیہم السلام کی مائیں ہوں یا بہنیں، بیویاں ہوں یا بیٹیاں، شہزادیٔ رسول جنابِ سیدہ کی شانِ مُقدس سب سے ارفع واعلیٰ اور بلند وبالا ہے الغرض!

☆ شہزادیٔ سرورِ کونین ہیں تو فاطمہ
☆ مَخدُومہء ثقلین ہیں تو فاطمہ
☆ عظمتِ دارین ہیں تو فاطمہ
☆ مادرِ حسنین کریمین ہیں تو فاطمہ
☆ فقر وسُلطانی کا مرکز ہیں تو فاطمہ

بلکہ غور کرو تو معلوم ہوگا کہ !

☆ اَصفیاء فاطمہ کے اَصفیائی فاطمہ کی۔

Marfat.com

☆ اولیاءِ فاطمہ کے اولیائی فاطمہ کی۔
☆ مُرتضیٰ فاطمہ کا مُرتضائی فاطمہ کی۔
☆ مصطفیٰ فاطمہ کا مُصطفائی فاطمہ کی۔
☆ خدا فاطمہ کا خدائی فاطمہ کی۔

عظمتِ فاطمۃ الزہرا دیکھو تو !

☆ چمنستانِ نبوت کی کلی ہیں تو فاطمہ
☆ راحتِ خانۂ علی ہیں تو فاطمہ
☆ گُلستانِ رسالت کا پھول ہیں تو فاطمہ
☆ شمعِ شبستانِ رسول ہیں تو فاطمہ
☆ طاہرہ و بتول ہیں تو فاطمہ
☆ دین کی اصلِ اصول ہیں تو فاطمہ

جنابِ سیدہ وطیبہ طاہرہ مخدومۂ کائنات شہزادیٔ رسول سیّدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی شانِ اَقدس کی اِبتداء اِس مقامِ ذُوالکرام سے ہوتی ہے جہاں اَلفاظ دم توڑ دیتے ہیں۔

قلم ٹوٹ جاتے ہیں۔
سیاہی خشک ہو جاتی ہے۔
تصوّرات بکھر جاتے ہیں۔
تخیّلات منتشر ہو جاتے ہیں۔
علم کلام ششدر رہ جاتا ہے۔
فلسفہ مُتحیّر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

مَعطق کے نُطق پر مُہر لگ جاتی ہے۔
شہبازِ لسانیات کے پَر کُتر ے جاتے ہیں۔
بیان ختم ہو جاتے ہیں۔
زُبانیں گنگ ہو جاتی ہیں۔
قلمکاریاں فنا ہو جاتی ہیں۔
نکتہ آفرینیوں کا دَم نِکل جاتا ہے۔
اُس ملکۂ مملکتِ تقدّس وطہارت کے حضور میں خراجِ عقیدت و مودّت پیش کرنے کے لئے اَلفاظ کہاں سے لائے جائیں۔

ہاں آپ کا اِسم گرامی لیتے وقت احترام وعقیدت سے سرشار ہو کر جو چند آنسو پلکوں کا حلقہ توڑتے ہوئے والہانہ طور پر بہہ نکلتے ہیں شائد اُس در بارِ گہر بار اور بارگاہِ منزہ ہیں قبول ہو جائیں۔

زہرا کا بخار علی کا ایثار

ایک بار تاجدارِ ولایت سیّدنا حیدرِ کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم باہر سے تشریف لائے تو جنابِ سیّدہ نساء العالمین کو سخت بُخار میں مُبتلا پایا جناب سیدہ کی یہ حالت دیکھ کر مولائے کائنات علیہ السلام بیقرار ہو گئے
پھر جنابِ سیدہ سے پوچھا کہ اے بنتِ رسول آپ کا اگر میٹھی چیز کھانے کو دل چاہتا ہو تو بتایئے جنابِ سیدہ کی زندگی میں شاید یہی ایک واقعہ ایسا ہے کہ آپ نے انار کھانے کی خواہش کا اِظہار فرما دیا۔ حالانکہ یہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی پیشکش کے جواب میں تھا۔

Marfat.com

بہر حال جناب علی علیہ السلام نے جب اَنار کی فرمائش سُنی تو آپ ایک لمحہ کے لئے متفکر ہو گئے کیونکہ آپ کے پاس کوئی پیسہ تو تھا ہی نہیں جس سے اَنار خریدتے پھر آپ دل میں کچھ سوچ کر اُٹھے کسی شخص سے ایک درہم قرض لیا اور بازار سے انار خرید لائے۔

آپ کو بے حد خوشی تھی کہ جناب سیدہ نے زندگی میں ایک ہی فرمائش کی ہے اور وہ پوری ہو رہی ہے آپ ابھی راستے ہی میں تھے کہ سرِ راہ ایک بیمار کو کراہتے ہوئے دیکھا یہ تو ممکن ہی نہ تھا کہ علی کسی بیمار کو دیکھے اور بغیر اس کا حال پوچھے آگے گزر جاتے آپ حسبِ عادت اس بیمار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ! بابا کسی چیز کو تُمہارا دل چاہتا ہو تو بیان کرو؟

بیمار نے عرض کیا! یا علی پانچ روز ہو گئے ہیں اِسی طرح بیماری کے عالم میں پڑا ہوا ہوں لوگ مجھے دیکھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور کسی نے میرا حال تک نہیں پوچھا میرا دل انار کھانے کو چاہتا ہے۔

جناب علی علیہ السلام نے سُنا تو ایک لمحہ کے لئے مُتفکر ہو گئے اور اپنے آپ سے یوں باتیں کرنے لگے کہ بنتِ رسول کے لئے اَنار خریدا ہے اگر یہ انار سائل کو عطا کرتا ہوں تو فاطمہ محروم رہتی ہیں اور اگر اِس سائل کا سوال پورا نہ کیا تو خدا تعالیٰ کا فرمان و اما السائل فلا تنھر پورا نہیں ہوگا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہ فرمان ہے کہ سائل کو عطا کرو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا ہو پھر آپ پر جذبہ سخاوت غالب آ گیا اور آپ نے وہ انار توڑ کر پورے کا پورا اس بیمار کو کھلا دیا۔

عَنْ کَعْبَ الْاَحْبَارِ اَنَّہٗ قَالَ مَرِضَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ

Marfat.com

عَنْهَا فَجَآءَ عَلِیٌّ اِلٰی مَنْزِلِهَا فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ مَا یُرِیْدُ قَلْبُکِ مِنْ حَلَوَانِ الدُّنْیَا؟ فَقَالَتْ ! یَاعَلِیُّ اَشْتَهِیْ رُمَّانًا فَتَفَکَّرَ سَاعَةً لِاَنَّهٗ مَا کَانَ مَعَهٗ شَیْءٌ ثُمَّ قَامَ وَ ذَهَبَ اِلَی السُّوْقِ وَ اسْتَقْرَضَ دِرْهَمًا وَاشْتَرٰی بِهٖ - فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَرَاٰی شَخْصًا مَرِیْضًا مَطْرُوْحًا عَلٰی قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ فَوَقَّفَ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا یُرِیْدُ قَلْبُکَ یَا شَیْخُ ؟ فَقَالَ یَا عَلِیُّ مِنْ خَمْسَةِ اَیَّامٍ هٰنَا یَا اَنَا مَطْرُوْحٌ وَ مَرَّ النَّاسُ عَلَیَّ وَ لَمْ یَلْتَفِتْ اَحَدٌ اِلٰی یُرِیْدُ قَلْبِیْ رُمَّانًا فَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ سَاعَةً فَقَالَ لِنَفْسِهٖ اِشْتَرَیْتُ

سیّدہ کا علمِ غیب

وہ بیمار وضعیف جب پورا انار کھا چکا تو اُس کا بخار اُتر گیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا اور اِس سخاوت کا یہ اَثر ہوا کہ گھر میں جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بھی بِالکل تندرست ہو گئیں اور اِدھر جنابِ علی علیہ السلام خالی ہاتھ شرماتے ہوئے اور دل میں سوچتے ہوئے گھر میں تشریف لے آتے ہیں کہ بنتِ رسول کو کیا جواب دوں گا مگر جب گھر میں پہنچے تو جنابِ سیدہ نے اُٹھ کر آپ کا اِستقبال کیا اور فرمایا کہ یا علی آپ کیوں مغموم ہیں مجھے اللہ تعالیٰ کے عزت وجلال کی قسم جب آپ اُس مریض کو اَنار کھلا رہے تھے میرا دل انار سے پھر گیا تھا جنابِ حیدر کرار علیہ السلام آپ کو تندرست دیکھ کر اور اس واقعہ سے بہت خوش ہوئے۔

Marfat.com

سُبحان اللہ یہ ہے شان جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی جنابِ علی المرتضیٰ علیہ السلام بیمار کو اَنار بازار کھلا رہے ہیں اور آپ کو اس کا علم گھر بیٹھے ہو رہا ہے بلکہ ۔

رُمَّانَةً وَاحِدَةً لِاَجَلَ فَاطِمَةَ فَاِنْ اَعْطَيْتُهَا هٰذَا السَّائِلَ بَقِيَتْ فَاطِمَةُ مَحْرُوْ مَةٌ وَاِن لَّمْ اُعْطِهٖ خَالَفْتُ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ ''وَ اَمَّا السَّا ئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ''وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَرُدُّوْ السَّآئِلَ وَلَوْ كَانَ عَلٰی فَرَسٍ فَكَسَرَ الرُ مَا نَةَ فَاَطْعَمَ الشَّيْخَ فَعَوْ فِیَ سَاعَتَهٗ وَعُرْضِيَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَاءَ عَلِیٌّ وَهُوَ مُسْتَحْیِ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَا مَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّکَ مَغْمُوْمٌ فَوَ عِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَجَلَا لِهٖ اِنَّکَ لَمَّا اَطْعَتَ ذَالِکَ الشَّيْخَ الرُّ مَّا نَةَ زَالَ عَنْ قَلْبِیْ اِشْتِهَآءَ الرُّ مَّانِ فَفَرِحَ عَلِیٌّ

آپ کے دل سے اَنار کھانے کی خواہش بھی مِٹ گئی کیوں نہ ہو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے تو دُنیا کی ہر چیز سے اِنقطاع کر رکھا تھا پھر آپ کے دِل میں انار کی خواہش پیدا ہو کر قائم کس طرح رہ سکتی تھی۔

بہر حال اَب آپ کو اِس سخاوت کا دربارِ خداوندی سے حوصلہ ملا وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بِکَلَا مِهَا فَاَتیٰ رَجُلٌ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَالَ عَلِیٌّ مَنْ اَنْتَ عَلَی الْبَابِ؟ وَرَاَی سَلْمَانَ الفَارَسِیَّ وَ بِيَدِهٖ طَبَقٌ مُغْطِیٌّ رَاْ سُهٗ

Marfat.com

بِمِنْدِیْلٍ فَرَفَعَهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ عَلِیٌّ مِمَّنْ هٰذَا یَا سَلْمَانُ؟
فَقَالَ مِنَ اللّٰهِ اِلَی الرَّسُوْلِ اِلَیْکَ فَکَشَفَ الْغَطَآءَ
فَاِذَا فِیْهِ رُمَّانَاتٍ فَقَالَ یَا سَلْمَانُ لَوْ کَانَ هٰذَا اِلَیَّ لَکَانَ
عَشَرَاً لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا فَضَحِکَ سَلْمَانُ فَاَخْرَجَ رُمَّانَةً مِنْ کُمِّهٖ
فَوَضَعَهَا فِی الطَّبَقِ فَقَالَ وَاللّٰهِ کَانَتْ عَشَراً وَّلٰکِنْ
اَرَدْتُّ بِذَالِکَ اَنْ اُخْبِرَبِکَ

(روضۃ المتقین بحوالہ دُرّۃُ الناصحین جلد اول ص ۱۸۳)

ایک کے بدلے دس انار

اَبھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ آپ کے دروازے پر دستک ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے پوچھا کون ہے؟ پھر دیکھا تو وہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے اُن کے ہاتھ میں ایک طباق تھا جو رومال سے ڈھکا ہوا تھا اُنہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے پوچھا کہاں سے لائے ہو ؟

عرض کیا کہ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے جناب حیدر کرار علیہ السلام نے اسے کھولا تو اس میں نو انار تھے۔

آپ نے فرمایا! اگر میرے لئے آتے تو دس انار ہوتے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے دس عطا ہوتی ہیں۔

جنابِ سلمان نے ایک اَنار آستین سے نکال کر سینی میں رکھ کر عرض

Marfat.com

کیا کہ بے شک انار دس ہی تھے میں تو آزمائش کر رہا تھا۔

وہ فرشتہ تھا

بعض کُتب میں آیا ہے کہ وہ بیمار جس کو جنابِ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے سارا انار کھلا دیا تھا وہ فرشتہ تھا جسے خالقِ کائنات نے جنابِ حیدر کرار علیہ السلام کی آزمائش کے لئے بھیجا تھا اور وہ انار جو سلمان فارسی لائے تھے جنت کے انار تھے جسے ایک فرشتہ ہی نے بارگاہِ مُصطفائی میں پیش کیا تھا۔

یہاں خیال پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے تو کھانے پینے سے پاک ہیں پھر اس فرشتہ نے انار کیسے کھالیا تھا اس سے بحث نہیں کہ وہ واقعی فرشتہ ہی تھا ممکن ہے کوئی بیمار انسان ہی ہو مگر خدا تعالیٰ سے یہ بعید نہیں کہ کسی خصوصیت کے تحت فرشتہ میں اَنار کھانے کی صلاحیتیں پیدا کر دے جیسا کہ جناب ملک الموت علیہ السلام جب انسانی ہیَت میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کی ضَرب سے ان کی ایک آنکھ بھی ضائع ہو گئی اور چوٹ کا درد بھی محسوس ہوا۔

بہر حال فرشتہ ہو یا اِنسان اہلِ بیتِ رسول نے اسے مایوس نہیں فرمایا اور خداوندِ قدوس کریم نے بھی اپنی رحمت بے پایاں سے بنتِ رسول کو اس طرح نوازا کہ فاطمہ نے تو دُنیا کی اَشیاء سے قطعی طور پر انقطاع کر رکھا ہے پھر اُن کے دل میں دُنیا کا انار کھانے کی خواہش کیوں باقی رہے اور اگر آپ انار کھانا ہی چاہتی ہیں تو پھر جنت کے انار کیوں نہ بھیجے جائیں جن کے لئے آپ نے دُنیا کی چیزوں کو ترک فرمایا ہے۔

Marfat.com

خاتونِ قیامت کا جذبۂ جہاد

یوں تو جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی کا ہر لمحہ بلکہ آپ کا ہر سانس جہادِ اکبر میں گزرا تھا نہ تو کوئی عورت اِتنی عظیم مجاہدہ ہوئی اور نہ ہی کسی عورت نے اتنا عظیم مجاہدہ کیا جذبۂ جہاد تو آپ کے رگ وریشے میں رچ بس چکا تھا۔

آپ کا باپ سُلطان المجاہدین آپ کا سر تاج تاج المجاہدین آپ کے بیٹے امام المجاہدین آپ کی بیٹی اُم المجاہدین اور آپ خود پیکرِ جہاد اور سراپا مجاہدہ تھیں آپ اپنے والدِ گرامی کو جہاد کے لئے تشریف لے جاتے دیکھتیں تو آپ کا چہرہ تمتما اُٹھتا آپ اُن کی فتح ونصرت کے لئے دُعائیں مانگتیں اور پردے میں رہ کر بھی اِسلامی جیوش کی روانگی کا منظر ملاحظہ فرماتیں۔

آپ کے شوہرِ نامدار جب میدانِ کارزار میں جانے کی تیاری فرماتے تو آپ کو ایک روحانی کیف حاصل ہوتا اور جب مولائے کائنات شیرِ خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم میدانِ جہاد میں اپنی بہادری کے جوہر دکھا کر واپس تشریف لاتے تو آپ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آجاتے۔

آپ اپنے شوہرِ نامدار کا تقدس میں ڈوبی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ اِستقبال فرماتیں پھر آپ کی تلوار اور دیگر اسلحہ جات کو خود بدن سے اُتار کر گھر میں سلیقے کے ساتھ سجا کر آپ کو مبارک باد پیش کرتیں۔ جب مدینہ کی خواتین میدانِ کارزار میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی بہادری کے قصے

Marfat.com

سُناتیں تو آپ کے رخساروں پر حیاء کی سرخی چھا جاتی آپ دل ہی دل میں خداوندِ قدوس کا شکریہ ادا فرماتیں اور جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے لئے ہمیشہ کامیابی اور کامرانی کی دُعائیں مانگتیں۔

معتبر روایات میں آتا ہے کہ جب پیکرِ جرأت وشجاعت مرکزِ رُشد و ہدایت تاجدارِ مملکتِ ولایت سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ کفار کے مقابلہ میں جنگ کو تشریف لے جاتے تو ملکۂ مملکتِ تقدس سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے فرماتے۔

اے فاطمہ! ذوالفقار کو میرے قریب کر دیجئے اِس لئے کہ جنگ کے دِن تلوار ہی میری دوست ہے کاٹنے والی تیز تلوار لا یئے تا کہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر میدانِ جنگ کو جاؤں آج لوگوں کو ڈرانے والے اور نصیحت فرمانے والے کے ساتھ ایسی فوجوں کا مقابلہ ہے جو طوفانی سمندر کی طرح جھپٹتی ہوئی آئی ہیں تا کہ مجھے اور آپ کے معراج کو جانے والے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کر دیں۔

اور پھر جب شہزادیٔ کونین بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پورے جذبۂ جہاد سے سرشار ہو کر آپ کو تیغِ ذوالفقار پیش فرماتیں تو آپ فرماتے۔

اے فاطمہ! دُشمن کی فوجیں اگرچہ ہمارے وطن کو تاراج کر کے عوام الناس کو قتل کر دینا چاہتی ہیں مگر جب صبح ہو گی تو آپ دیکھیں گی کہ کس طرح وہ پناہ تلاش کرتی پھرتی ہیں جنابِ حیدرِ کرار جب ذُوالفقارِ حیدری کو زیبِ بدن فرما کر دولت کدۂ بتول سے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روانہ ہوتے تو آپ بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہو کر شوہر نامدار کی فتح ونصرت کے

Marfat.com

لئے رورو کر دعائیں مانگنا شروع کر دیتیں۔

جنابِ سیّدہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے تلوار طلب فرما کر اپنے جوشِ جہاد کا نقشہ مولائے کائنات سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ خود اپنے اَشعار میں اِس طرح کھینچتے ہیں۔

قَرِّبِیْ ذَاالْفِقَارِ فَاطِمُ مِنِّیْ
فَاَخِی السَّیْفُ کُلَّ یَوْمٍ هَیَاجِ
قَرِّبِی الصَّارِمَ الْحِسَامَ فَاِنِّیْ
رَاکِبٌ فِی الرِّجَالِ نَحْوَا الْهَیَاجِ
وَرَدَ الْیَوْمَ نَاصِحًا یُّنْذِرُ النَّاسَ
جُیُوْشٌ کَالْبَحْرِ فِی الْاَمْوَاجِ
وَرَدُوْا مُسْرِعِیْنَ یَبْغُوْنَ قَتْلِیْ
وَاَبِیْكِ مَحْبُوِّ بِالْمِعْرَاجِ
وَخَرَابَ الْاَوْطَانِ وَقَتْلَ النَّاسِ
وَ کُلٌّ اِذَا اَصْبَحَ لَاجِ

(دیوانِ علی ص ۴۵)

پردہ اور جہاد

اگرچہ مستورات کو زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ کے لئے جہاد میں شرکت کی اِجازت شرعی طور پر موجود ہے اور مُتعدد غزوات میں صحابیات کا شامل ہونا تاریخ میں ثابت ہے۔

تاہم بنتِ رسول جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا پردہ تمام

Marfat.com

ترمستورات سے الگ نوعیت کا حامل ہے اس لئے آپ کو گھر کی چار دیواری میں رہ کر بھی وہ تمام تر اِنعامات وکرامات حاصل ہو جاتے جو دوسری عورتیں میدان جہاد میں جا کر حاصل کرتیں تھیں اور یہ خاصہ ہے تمام جھانوں کی عورتوں کی سردار بنتِ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا۔

Marfat.com

سیفِ نبی اور ذوالفقارِ حیدری

زہرا کے ہاتھ میں

تاریخ وسیَر کی کتب میں جنگ اُحد کے دیگر واقعات کی طرح ایک یہ واقعہ بھی مرقوم ہے کہ جب تاجدارِ عالم فخرِ کائنات امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لئے جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میدانِ اُحد میں تشریف لے گئیں تو پہلے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو اپنی تلوار مبارک دے کر فرمایا کہ اے میری (ا) بیٹی! اِس تلوار کو دھو دیجئے تو جنابِ سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے والد گرامی کے ہاتھوں سے خون آلود تلوار لے کر پانی سے صاف فرما کر واپس فرمادی اور یہ اتنی بڑی سعادت ہے جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں اس طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی تلوار جنابِ سیّدہ کو دے کر چند شعر پڑھے جن میں سے ایک یہ ہے۔

(ا) فَلَمَّا اِنْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِهٖ نَاوَلَ سَيْفَهٗ ابْنَةَ فَاطِمَةَ وَقَالَ فَاغْسِلِنِىْ عَنْ هٰذَا دَمُهٗ يَا بُنَيَّةُ وَنَاوَلَهَا عَلِىٌّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَيْفَهٗ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَاغْسِلِنِىْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقَنَا الْيَوْمَ قَالَ وَزَعَمُوْا اَنَّ عَلِىَّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حِيْنَ اُعْطِىَ فَاطِمَةُ سَيْفَهٗ۔

Marfat.com

اَفَاطِمُ هَاكِ السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيْمٍ
فَلَسْتُ بِرَعْدِيْدٍ وَّلَا بِلَئِيْمٍ

(دیوانِ علی ص ۱۶۷)(طبری ج ۱ ص ۱۰۹)

بعض دوسری کتابوں میں ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی تلوار کی تعریف فرمائی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید تائید فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا !

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خُذْ بِهٖ يَا فَاطِمَةُ فَقَدْ اَدَّعٰى بَعْلِكَ مَا عَلَيْهِ وَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ بِسَيْفِهٖ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ۔

(تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۰۹)

کہ اے فاطمہ اس تلوار کو پکڑ لو تیرے شوہر کی تلوار سے اللہ تعالیٰ نے کفارِ قریش کے سرداروں کو قتل کروایا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی تلوار کا اِن تحسین آمیز کلمات سے ذکر کرنا حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک ایسا اعزاز ہے جو صرف اور صرف اِسی مقدس جوڑے کا حق ہے۔

ذوالفقارِ حیدری

اور یہ اعزاز عظیم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، الکریم کو ایسے ہی نہیں دے دیا تھا بلکہ آپ اس کے قطعی طور پر مستحق تھے چنانچہ دیگر کتبِ تاریخ وسیر کی طرح مدارج النبوت شریف میں لکھا ہے کہ جب مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور حضور اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم جوش میں آگئے اور آپ کی پیشانیٔ ہمایوں پر پسینہ کے قطرات ظاہر ہوئے۔ اِس حالت میں آپ نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ کے پہلوئے مبارک میں کھڑے ہیں۔ تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو فرمایا کہ تم اپنے بھائیوں کے ساتھ کیوں نہ مل گئے یہ سُن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا !

لَا کُفَرَ بَعْدَ الْاِیْمَانِ اِنَّ لِیْ بِکَ اُسْوَۃٌ۔

یعنی ایمان کے بعد کفر نہیں۔ بے شک آپ ہی کی اِقتدا میرے لئے کافی ہے۔ اِسی لمحہ کافروں کی ایک جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا اے علی ! میری اِس ٹولی سے حفاظت کرنا اور نصرت وخدمت کا حق بجالانا کیونکہ یہی وقت نصرت ہے۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس جماعت کی طرف توجہ فرمائی اور ان کے گھیرے کو جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد سے توڑ بھی دیا اور کئی اَیسے کو واصلِ جہنم بھی کر دیا۔

جب جنابِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ہر مقام پر کمال بہادری دکھائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نصرت کی تو جبریل علیہ السلام نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے آپ کے ساتھ کمال بہادری اور جوانمردی دکھائی ہے تو حضور نے فرمایا !

اِنَّہٗ مِنِّی وَاَنَا مِنْہ

بلاشبہ یہ مجھ سے ہیں اور میں اِن سے ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب یہ

Marfat.com

کلمہ ارشاد فرمایا تو جبریل نے عرض کیا ! وَاَنَا مِنْکُمَا اور میں آپ دونوں سے ہوں۔ بیان کرتے ہیں کہ غیب سے لوگوں نے ایک آواز سنی صدائے سروش تھی۔

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۱۱)

جنابِ حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے اِیثار اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ لگاؤ کا یہ واقعہ ضمناً سامنے آ گیا بات جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کے جذبہء جہاد کی تھی۔ چنانچہ جنگِ احزاب میں بھی جب حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہٗ الکریم جوہرِ شجاعت دکھا کر فتح یاب ہو کر گھر تشریف لائے تو جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا نے مسکرا کر آپ کو مبارک باد پیش کی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے مبارکباد قبول فرماتے ہوئے اپنی خون آلود تلوار دے کر دھوڈالنے کا ارشاد فرمایا۔

چنانچہ جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے ذوالفقارِ حیدری کو نہایت اچھی طرح دھو کر صاف و شفاف کر دیا اور یوں گھر کی چار دیواری میں رہ کر بھی آپ نے شرکت جہاد کا اِنعام و اِکرام حاصل کر لیا اور یہ مسئلہ بھی ہے کہ مجاہدین اسلام کی کسی بھی طریقہ سے استعانت و معاونت کرنا جہاد میں شمولیت کے مترادف ہے۔

جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا کے لئے یہ سعادت ایک دو واقعات پر منحصر نہیں بلکہ یہ ایک مسلّمہ اَمر ہے کہ تاجدارِ ولایت سیّدنا حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں جس جس غزوہ یا سریہ میں شریکِ جہاد ہوئے

Marfat.com

اس میں جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا پورا پورا حصہ ہے کیونکہ آپ کو جاتے ہوئے تلوار وغیرہ پیش فرمانا اور واپسی پر ذوالفقارِ حیدری کو صاف کرنا اور دیگر اسلحہ جات کو سلیقہ سے سنبھالنا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔

یہی نہیں کہ یہ سعادت آپ کو محض حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوئی ہے بلکہ معتبر اور مصدقہ روایات سے ثابت ہے کہ آپ کو یہ سعادت اپنے والدِ گرامی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے بھی حاصل تھی۔

کیونکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ جب بھی کسی غزوہ یا سفر کے لئے تشریف لے جاتے تو سب کے بعد جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مل کر جاتے اور جب کسی غزوہ سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی ہی کے گھر میں آتے۔

چنانچہ مدارج النبوت میں ہے کہ جب آپ غزوۂ احزاب سے واپس تشریف لا کر جسمِ اطہر سے ہتھیار وغیرہ اُتار رہے تھے تو جبریل علیہ السلام کی آمد ہوگئی اور اُنہوں نے بنوقریظہ کے ساتھ بھی فوری طور پر جہاد کرنے کے لئے حکمِ خداوندی پہنچایا۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی یہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے اور پھر دوسری روایت اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ آپ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے کیونکہ آپ کی عادتِ شریفہ تھی کہ جب بھی کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لاتے اور ان کو بوسہ دیتے۔

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۳۰۴)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ مستقل معمول تھا کہ جاتے وقت سب سے آخر پر اپنی بیٹی کو مل کر جاتے اور واپسی پر سب سے پہلے اپنی بیٹی ہی کو ملتے تا کہ بیٹی سے علیحدگی کا وقت سب سے کم ہو اور اس کے متعلق آپ اس کتاب میں متعدد روایات پڑھ چکے ہیں۔

بہر حال بتانا یہ تھا کہ جنابِ سیّدہ کو جہاد کے موقعہ پر اپنے شوہر کے ساتھ ساتھ اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کرنے کا موقعہ بھی خاص طور پر میسر رہتا تھا۔

جس پر علی کو ناز تھا

سیّدنا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بے شمار ملفوظاتِ گرامیہ ایسے موجود ہیں جن میں آپ نے بنتِ رسول سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی رفاقت کو اپنے لئے وجہِ فخر و مباہات قرار دیا ہے اور اِن کی تفصیل آپ کو اِس کتاب میں بھی متعدد مقامات پر ملے گی۔ یہاں آپ مولائے کائنات کے چند مصرعے ملاحظہ فرمائیں جو آپ نے سیّدۃ نساء العالمین سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی زوجیت کو اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھتے ہوئے لوگوں کے سامنے بیان فرمائے ہیں۔

مُحَمَّدُنِ النَّبِیُّ اَخِیْ وَصَهْرِیْ
وَحَمْزَةُ سَیِّدُ الشُّهَدَآءِ عَمِّیْ

Marfat.com

وَبِنتُ مُحَمَّدٍ سَكَنِیْ وَ عِرْسِیْ
مَشُوْبٌ لَحْمُهَا بِدَمِیْ وَ لَحْمِیْ

(دیوانِ علی صفحہ ۱۷۱)

ترجمہ ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بھائی اور سُسر ہیں، سیّد الشہداء حضرت حمزہ میرے چچا ہیں اور بنتِ محمد مصطفی (فاطمہ) میری راحت اور میری اہلیہ ہیں اِن کا گوشت میرے خون اور گوشت سے مخلوط ہے اور پھر ایک دوسرے مقام پر حضرت شیر خدا مشکل کشا اِس عظیم اعزاز کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں !

وَلِیَ الْفَخْرُ عَلَی النَّاسِ بِعَرِسِیْ وَبَنِیْهَا
ثُمَّ فَخْرِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِذْ زَوَّجَنِیْهَا

(دیوانِ علی صفحہ ۱۹۸)

ترجمہ! مجھ کو دُوسرے لوگوں پر دو طرح سے
فخر ہے ایک تو اپنی اہلیہ (سیّدہ فاطمہ) اور اُن کے
بیٹوں کی وجہ سے اور دوسرے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وجہ سے فخر ہے جب انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ
سے فرما دیا۔

اگرچہ بظاہر ان اشعار میں یہی پایا جاتا ہے کہ جناب شیر خدا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پر بنت رسول ہونے کی وجہ سے فخر فرماتے ہیں بلاشبہ دامادِ مصطفیٰ ہونا عظیم تر سعادت ہے مگر اِس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جنابِ سیّدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی ذاتی عظمت اور دیگر کئی اعلیٰ

Marfat.com

ترین خصوصیتوں کی وجہ سے بھی آپ کی ذاتِ اقدس اپنے شوہر کیلئے باعثِ عزت وافتخار تھی۔

اور اسی طرح حیدرِ کرار شیر خدا سیّدنا ومرشدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ذاتِ والا صفات بھی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کیلئے باعث صد افتخار تھی۔

Marfat.com

زُبان پر کبھی شکوہ وشکایت

شکوہ وشکایت کا کوئی لفظ تو آپ کی زبانِ اقدس پر کبھی آتا ہی نہیں تھا ایک دفعہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی کھانے کی چیز طلب فرمائی تو آپ نے فرمایا کاش ! اِس وقت کچھ کھانے کو موجود ہوتا کیونکہ مجھے خود بھی کھائے ہوئے آج تیسرا دن ہے جنابِ حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ نے سُنا تو تڑپ کر رہ گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔

فرمایا کہ والدگرامی نے نصیحت فرمائی تھی کہ علی سے کوئی چیز مانگ کر اُسے پریشان نہ کرنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ فاطمہ دونوں جہان کی بہترین اور عظیم عورت ہے۔

اِس قسم کے سینکڑوں واقعات کتبِ تفاسیر واحادیث اور تواریخ و سیر میں بکھرے پڑے ہیں، بہرحال جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بحیثیت بیٹی بھی عظیم ہیں اور بحیثیت بیوی بھی عظیم ہیں اور بحیثیت ماں بھی اُن کا مقام تمام دنیا کی عورتوں سے منفرد اور اعلیٰ ترین ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ انتہائی خوش اسلوبی سے تمام حقوق العباد پورے فرمانے والی شہزادیٔ رسول حقوق اللہ کو بھی اِس اَحسن طریقہ سے ادا فرماتی تھیں کہ دنیا کی کوئی عورت اس کی مثال نہیں پیش کرسکتی۔

قرآن کریم کی تلاوت تو آپ ہمہ وقت جاری رکھتیں اور اُمورِ خانہ

Marfat.com

داری انجام دیتے وقت ایک لمحہ بھی اَیسا نہ ہوتا جس میں آپ کے لبوں پر تلاوتِ قرآن نہ ہو۔

فرض نمازوں کی اَدائیگی کے علاوہ کثرتِ نوافل کا یہ عالم تھا کہ پوری پوری رات رکوع وسجود اور قیام میں گزر جاتی۔

آپ جب بارگاہِ صمدیت میں حاضر ہوتیں تو آپ کے جسمِ انور پر لرزہ طاری ہو جاتا اور آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب آجاتا اور پھر جب اِس سخت ریاضت ومشقت کے بعد بارگاہِ خداوندی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھتے تو اپنی ذات کیلئے اپنے بچوں کیلئے اپنے خاندان کے لئے کوئی سوال نہ ہوتا۔

آپ اگر خداوندِ قدوس کے دربارِ اقدس سے کچھ طلب فرماتیں تو صرف یہ ہوتا کہ الٰہی میرے ابا جان کی اُمت پر رحم فرما۔ ہماری گنہگار اُمت کو بخش دے یا اللہ فاطمہ کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لینا اور قیامت کے دن میرے ابا جان کی اُمت کو رُسوا نہ کرنا۔

Marfat.com

غُلاموں سے بڑھ کر کنیزوں سے اعلیٰ

مشقّت فاطمہ

ہم گذشتہ اوراق میں بتا چکے ہیں کہ تاجدارِ دوعالم سرورِ کائنات شہنشاہِ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری بیٹی اور تمام عالمین کی عورتوں کی سردار سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تمام تر اُمورِ خانہ داری کو خود ہی اپنے مقدس ہاتھوں سے سرانجام دیتی تھیں۔

آپ خود ہی چکی پیستی تھیں

اور خود ہی چولہا جلا کر کھانا تیار کرتیں۔

خود ہی گھر بھر میں جھاڑو دیتیں۔

خود ہی کپڑے دھوتی تھیں۔

خود ہی پھٹے ہوئے کپڑوں کو پیوند لگاتیں۔

خود ہی برتن صاف کرتیں تھیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم گھر پر نہ ہوتے تو پانی کے مشکیزے بھی بالعموم آپ کو اپنے مبارک کندھوں پر اُٹھا کر لانا پڑتے۔

اِن متعدد کاموں کے علاوہ بچوں کو نہلانا دُھلانا اور ہمیشہ صاف ستھرے رکھنا بھی آپ کے اُمورِ خانہ داری میں شامل تھا۔ آپ کے دولت کدہ میں سامان اگرچہ مختصر تھا مگر آپ ہر چیز کو اِنتہائی سلیقہ سے سجا کر رکھتیں، اِن سب اُمور کو بطریقِ اَحسن سرانجام دینے کا ساتھ ساتھ آپ اطاعت

Marfat.com

شوہر میں بھی ذرّہ برابر کمی نہ آنے دیتیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں !

نوری وہم آتشیں فرمانبرش
گم رضائش در رضائے شوہرش

مولائے کائنات حیدرِ کرار شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خود فرمایا کرتے تھے کہ جنابِ سیّدہ دنیا کی بہترین عورت ہیں۔

الغرض حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا انہیں کماحقہٗ پورے طور پر سرانجام فرماتیں۔

کنیز کیلئے سوال

اِسی شب و روز کی محنت کے دوران ایک روز تاجدارِ اَولیاء امام الاصفیاء سیّدنا حیدرِ کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مشورہ دیا کہ گھر کا کام کاج کرتے کاتے اور چکی پیستے پیستے آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ چکے ہیں۔

پانی کے مشکیزے اُٹھاتے اُٹھاتے آپ کے کندھے اور آپ کا سینہ زخمی ہو چکا ہے اِس لئے میری خواہش ہے کہ آپ اپنے والدِ گرامی کے حضور میں حاضر ہو کر ایک غلام یا کنیز طلب فرمائیں، آج کل فتوحاتِ غزوات کی وجہ سے کافی کنیزیں اور غلام آئے ہوئے ہیں اور آپ کے والدِ گرامی ضرورت مندوں کو عطا بھی فرما رہے ہیں۔

جنابِ سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا

Marfat.com

مشورہ سنا تو آپ پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا شوہر کا حکم تھا مجالِ انکار کیسے ہوتی مگر فطری حیاء وشرم ابا حضور سے کچھ مانگنے میں شدت سے حائل تھے۔

تاہم آپ اَطاعتِ شوہر کا فریضہ اَدا کرتے ہوئے چادر اوڑھ کر حجرۂ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تشریف لے گئیں، سرکارِ دوعالم علیہ التحیۃ والتسلیم گھر میں تشریف نہ رکھتے تھے، آپ تھوڑی دیر بیٹھ کر واپس جانے لگیں تو جناب اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ عتیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی کام ہو تو فرمایئے اور پھر آپ نے جھجکتے جھجکتے شرماتے شرماتے آرزوئے علی آپ کی خدمت میں پیش فرمادی اور سلام کہہ کر واپس تشریف لے آئیں۔

کچھ دیر کے بعد سرکارِ دوعالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حجرہ عائشہ میں تشریف لائے تو جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بنت رسول جناب سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا تشریف لائی تھیں اور آپ نے خواہش فرمائی کہ ایک غلام یا کنیز ہمیں بھی عطا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کا پیغام سنا تو پریشان ہو گئے پھر آپ اُسی وقت جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے دولت کدہ پر تشریف لے گئے جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا نے حسبِ معمول کھڑے ہو کر والدِ گرامی کا استقبال کیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کے سر کو بوسہ دیا اور بیٹھ جانے کا ارشاد فرما کر خود بھی بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ہمیں تمہارا اِس قسم کا پیغام ملا ہے کیا یہ دُرست ہے؟

آپ نے فرطِ حیاء سے نگاہیں نیچے کر لیں اور نہایت آہستگی سے

Marfat.com

عرض کیا جی ہاں! جنابِ علی کی یہ خواہش ہے جو میں نے عرض کر دی۔

آپ نے فرمایا بیٹی ہم نے خود ہی تو دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے پھر ہمیں ان مشقتوں اور محنتِ شاقہ کو خاطر میں نہیں لانا چاہئے

کیا ہم تمہیں ایک ایسی چیز عطا نہ کریں جو غلاموں اور کنیزوں سے بدرجہا بہتر ہے اور پھر آپ نے فرمایا بیٹی ہر روز ایک بار یہ تسبیح پڑھ لیا کریں۔

اللہ اکبر	34بار
سبحان اللہ	33بار
الحمدللہ	33بار

حَدَّثَنَا عَلِیٌّ اِنَّ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ اِشْتَکَتْ مَا تَلْقَی مِنَ الرَّحَی مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِسَبْیٍ فَاَتَتْهُ تَسْئَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَکَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ عَائِشَةُ لَهٗ فَاَتَانَ وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْهِ عَلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا اَلَا خَیْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَکَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنَّ ذَالِکَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاهُ۔

(بخاری شریف کتاب الجہاد والسیر ج ۲ ص ۱۹۰) (رقم الحدیث ۳۵۲)

(دیگر کتب حدیث وسوانح متفقہ علیہ)

Marfat.com

اللہ اکبر یہ ہے خانوادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام صبر وشکر اور قناعت ورضا۔

مُسکراہٹ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ جنت فردوس کے باغات میں ہوں گے کہ اتنے میں ایک نور بلند ہوگا اور وہ گمان کریں گے کہ سورج طلوع ہوگیا۔

پھر ایک دوسرے کو کہیں گے کہ خدا تعالیٰ کا تو ارشاد تھا جنت میں سورج نہیں ہوگا تو اُس وقت رضوان اُن کو بتائے گا کہ یہ سورج نہیں بلکہ سیدہ فاطمہ اور حضرت علی مسکرائے ہیں اور اُن کی مسکراہٹ کے نور سے جنت کے باغات چمک اُٹھے ہیں۔

قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بَیْنَمَا اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَظَنُّوْا شَمْسًا قَالَ اِنَّ رَبَّنَا یَقُوْلُ لَا یَرَوْنَ فِیْھِمَا شَمْسًا فَیَقُوْلُ رِضْوَانُ ھٰذِہٖ فَاطِمَۃُ وَعَلِیٌّ ضَحِکًا فَاَشْرَقَتَ الْجَنَانُ نُوْرِ ضَحِکَھُمَا۔۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۸)

Marfat.com

گردنیں جُھکا دو اور نگاہیں نیچی کرلو

کتبِ احادیث میں آتا ہے کہ جب قیامت برپا کی جائے گی تو فرشتہ منادی کرے گا اے میدانِ محشر میں جمع ہونے والو اپنے سروں کو خم کردو اور نگاہیں نیچی کرلو فاطمہ بنتِ محمد کی سواری گزرنے والی ہے اور پھر تمام اہلِ محشر کی گردنیں خم ہو جائیں گی حتی کہ آپ کی سواری گزر جائے گی۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ یَا اَھْلَ الْمَحْشَرِ نَکِّسُوْا رُؤُسَکُمْ وَ غَضُّوْ اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الصِّرَاطِ اِلَی الْجَنَّةِ ،،

حُوروں کا استقبال

یہ ہے شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا کے پردہ کا اہتمام کہ قیامت کے دن بھی کسی کو آپ کی صورت دیکھنے کی اجازت نہیں ہوگی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آپ کی پردہ داری کا انعام ہے کہ میدانِ محشر میں جمع ہونے والی تمام مخلوق کو نگاہیں نیچی کرنے کا حکم بارگاہِ ایزدی سے دیا جا رہا ہے اور پھر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لاڈلی بیٹی کا یہ اعزاز بھی ہوگا کہ حوریں جنت کے باغات چھوڑ کر میدانِ حشر میں آپ کے استقبال کے لئے آئیں ہوں گی۔

(اشرف الموبد النبھانی ۱۰۶) (المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱) (اسعاف الراغبین ۱۷۱)
(اُسد الغابہ ج ۵ ص ۵۳۳) (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۶۵) (نور الابصار ۴۶)

چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کہ جب آپ پُلصراط سے گزرنے لگیں

Marfat.com

گی تو آپ کے گرداگرد ستر ہزار حوروں کا جھرمٹ ہوگا اور آپ اس طرح گزر جائیں گی جس طرح بجلی کوند جاتی ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ جَارِیَةٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعَیْنِ کَمَرِّ الْبَرَقِ۔

(اشرف الموبد ۱۰۶ اسعاف الراغبین ۱۷۱)

شہزادیٔ فردوس بریں سلام اللہ علیہا کے پردہ کی انتہا تو ملاحظہ فرمائیں کہ گرداگرد ستر ہزار حوروں کا جھرمٹ ہونے کے باوجود تمام مخلوق کو نگاہیں نیچی کر لینے کا حکم دیا جائے گا۔

خصائصِ کبریٰ کی ایک اور روایت اِس طرح ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہم اور ہماری بیٹی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا جنت میں داخل ہوں گے اور میری بیٹی کے سر کے تمام بالوں سے نور کی شعائیں نکلتی ہوں گی اور تمام اہلِ محشر کی نگاہیں جھکا دی جائیں گی حتیٰ کہ میری بیٹی پُلصراط سے گزر جائے گی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابُ الْجَنَّةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّدْ خُلُھَا وَبَعْدَہٗ ابْنَةُ فَاطِمَةُ وَاِنَّ لَہٗ کُلُّ شَعْرٍ رَاْسُہٗ وَوَجْھُہٗ نُوْرًا وَّیَوْمُ اَھْلُ الْجَمْعِ یَغُضُّ اَبْصَارُ ھُمْ حَتّٰی تَمُرَّ ابْنَةُ عَلَی الصِّرَاطِ۔

(خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۲۵)

جنت میں داخلہ

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے

Marfat.com

جنت میں ہماری بیٹی فاطمہ جائے گی۔

اَوَّلُ مَنْ یَّدْ خُلُ عَلَی الْجَنَّۃِ فَاطِمَۃُ

تفسیر روح المعانی جلد ۸ ص ۴۰۱ پر ہے کہ

وَفَاطِمَۃُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْ خُلُ مِنَ النِّسَآء

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے !

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَنَا وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ، فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَمُحِبُّوْنَا ؟ قَالَ وَرَآئِکُمْ ۔

یعنی سب سے پہلے ہم اور فاطمہ اور حسن و حسین جنت میں داخل ہوں گے میں نے عرض کی ! یارسول اللہ ہمارے محبوں کا کیا بنے گا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ! ہمارے پیچھے ہمارے محبین ہوں گے۔

(شرف سادات ص ۲۳۳)

نورِ محمد کی خریدار آستانۂ زہرا پر

کتبِ تواریخ وسیر میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم کے والدِ محترم و محتشم سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نِکاح مبارک جب اِمام الانبیاء کی والدہ مکرمہ مخدومہ دو عالم سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے ہوا تو نورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صُلبِ انور سے آپ کی جبینِ اقدس میں جلوہ گر ہو گیا۔

Marfat.com

آپ کی پیشانیٔ انور واقدس میں نور کی جلوہ باریوں اور ضیاء پاشیوں کا یہ عالم تھا کہ جس عورت کی نگاہ بھی آپ پر اُٹھ جاتی وہ آپ کے جمالِ جہاں آراء پر فریفتہ ہو جاتی۔

مدارج النبوت میں ہے کہ ایک خثعمی عورت جو علم کہانت (نجوم وغیرہ) میں ماہر اور امیر کبیر تھی اس نے بھی اپنے مال و دولت کے ذریعہ سے سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو قابو میں کرنا چاہا مگر کامیاب نہ ہو سکی اس طرح بہت سی عورتوں نے پیش کش کی مگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہٗ کسی کے دامِ فریب میں نہ آئے اور پھر جب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی پُشتِ مبارک سے صدف رحم آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جلوہ فگن ہو گیا تو ایک روز پھر جناب عبداللہ رضی اللہ عنہٗ اس خثعمی عورت کے سامنے سے گزرے تو اس عورت نے آپ کی پیشانی میں وہ نور نہ پایا تو پوچھا کہ کیا آپ کسی عورت کے پاس گئے ہیں۔

تو آپ نے فرمایا! ہاں! اپنی منکوحہ بی بی آمنہ بنتِ وہب سے زفاف کیا تو اس عورت نے کہا کہ اب مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں میں تو اس نورِ مبارک کی خواستگار تھی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ افروز تھا۔

(مدارج النبوت ج ۳ ص ۴۰)

مدارج النبوت کے علاوہ یہ واقعہ سیرت کی دوسری کتابوں میں مواہب اللدنیہ وغیرہ میں بھی موجود ہے بعض کتب سیر میں ہے کہ اس خثعمی عورت کا نام بھی فاطمہ تھا اور اس نے اپنے علم نجوم و دیگر کتبِ سماویہ کے ذریعہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کا پتہ معلوم کر لیا تھا۔

Marfat.com

اوراس نے وہ نورِ مقدس جنابِ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی انور میں بھی پہچان لیا تھا مگر،

ایں سعادت بزورِ دولت نیست

جس کا حصہ روزِ ازل سے مخصوص تھا اسے مل گیا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی امانت ان کو تفویض ہو چکی تھی بعض سیرت نگار لکھتے ہیں کہ وہ عورت شام کی رہنے والی تھی اور مایوس ہو کر اپنے ملک میں واپس چلی گئی۔

بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے اور خطّہِ حجاز کے قبیلہ خشعم کی ایک کاہنہ اور مالدار عورت قرار دیا ہے بہر حال یہ عورت بڑی عاملہ فاضلہ اور دولت مند تھی جب اُس کی عمر بڑھاپے کی آخری حدود کو پہنچ گئی تو اچانک اس کے دل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔

پھر اپنی معلومات کے پیشِ نظر وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اور آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے بے شمار قیمتی تحائف لے کر مدینہ منورہ میں پہنچ گئی۔

حضور کے جمالِ جہاں آراء کا نظارہ کرنے بعد وہ تمام تحائف سمیت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھر میں حاضر ہو گئی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے ضعیفہ کا بڑے ادب واحترام سے استقبال کیا مگر جب اُس نے سیدہ سلام اللہ علیہا کے لباس میں کئی کئی پیوند لگے دیکھے تو اُسے بے حد صدمہ ہوا اُس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش میں نے بنتِ رسول کے لئے یہ سامان اور ملبوسات پہلے بھیجے ہوتے اور اُن کو اس غربت کی زندگی بسر کرنے سے نجات مل جاتی۔

Marfat.com

جنابِ سیدہ نے پر خلوص خاطر مدارت کے بعد جب اس عورت کے لائے ہوئے قیمتی تحائف قبول فرمالیئے تو اس نے خواہش کا اظہار کیا کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا ان کپڑوں میں سے کوئی قیمتی سی چادر زیبِ تن فرمالیں اور پھر اس نے ایک اعلیٰ ترین چادر منتخب کر کے آپ کو پیش کر دی۔

اب کیا ہوا؟

ابھی چند لمحے ہی گزرے تھے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ پر ایک سائلہ نے صدا دے دی کہ یا اہلِ بیت محمد مجھے کچھ عطا فرمایئے تو جنابِ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا نے سب سے پہلے وہی قیمتی چادر اُس عورت کو عطا فرما دی پھر کیا تھا شام ہوتے ہوتے وہ تمام قیمتی تحائف اور ملبوسات جنابِ سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا فقراء اور محتاجوں میں تقسیم فرما چکی تھیں۔

آپ جوں جوں اس بی بی کے لائے ہوئے تحفے سائلوں کو بھجواتی رہیں اس کا تحیّر بڑھتا گیا جب مغرب کی نماز کا وقت آیا تو جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے اوپر چادر کے طور پر اونٹ کی اون کا وہی کمبل تھا جو اس بی بی کے آنے سے پہلے تھا اور اس کمبل میں بارہ سے زیادہ مختلف کپڑوں کے پیوند لگے ہوئے تھے۔

اُس بی بی ے جب آپ کی سخاوت اور فقر و غنا کا یہ عالم دیکھا تو آپ کے قدم چوم کر عرض کیا کہ اے بنتِ رسول دنیا کی کوئی عورت آپ کے ہمسر نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ کتاب الفضائل فارسی ص ۱۹۰۔۱۸۹)

Marfat.com

سخاوتِ زہرا حیدرِ کرار کے قلم سے

سرورِ کائنات اِمام الانبیاء تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی ذی وقار کی سخاوت کا تو وہ عالم ہے کہ نہ جس کی ابتدا کا پتہ چلتا ہے اور نہ انتہا معلوم ہوتی ہے۔

تاجدارِ ولایت امیر المومنین سیدنا حیدرِ کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ جنابِ سیدہ طاہرہ حضرتِ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا نقشہ اپنے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاندانِ عالیہ کا منتہائے مقصود ہی یہی تھا کہ ان کے دروازہ پر آیا ہوا سائل کسی بھی حالت میں مایوس نہ لوٹے۔

خود بھوک برداشت کرلو مگر بھوکے سائل کو کھانا ضرور کھلاؤ۔

اپنے بچے بھوکے رہیں تو رہ لیں ان کے دروازہ پر آیا ہوا فقیر بھوکا نہ رہے۔

اپنے بچوں کا ننگی زمین پر سونا گوارا کرلو مگر سائل کو کپڑا ضرور عطا کرو

اور یہ سخاوت مخصوص وقت تک کے لئے نہیں بلکہ ان نفوسِ قدسیہ کی سخاوت کا تو اب بھی یہی عالم ہے جب بھی ان کے دروازہ کو کھٹکھٹاؤ جھولیاں بھر جاتی ہیں جب مانگو عطا فرماتے ہیں۔

ممکن ہے کسی کو یہ بات ماننے میں تامل ہو مگر میں اپنی بات کرتا ہوں اُس ذات اقدس کی قسم ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے میں نے اس دربارِ گوہر بار سے جو بھی مانگا ہے مجھے مل گیا ہے بہر حال آپ جنابِ سیدنا

Marfat.com

حیدرِ کرار علیہ السلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں جن میں آپ نے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کو سائلوں کو کچھ عطا فرمانے کے لئے فرمایا پھر جناب سیدہ کے جواب کو بھی اشعار میں بیان فرمایا ہے۔

آپ کو مولائے کائنات علیہ السلام کے ان اشعار سے یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ جناب حیدر کرار جناب سیدہ کو مخاطب کس طرح فرماتے تھے اور جنابِ سیدہ آپ کے اَحکام کی تعمیل کس احترام و اہتمام سے فرماتی تھیں دروزہ زہرا پر صدا آئی ہے اے اہلِ بیت محمد یتیم ہوں اور بھوکا ہوں کھانا عطا فرمایا جائے۔

حیدر کرار فرماتے ہیں !

فَاطِمَةُ بِنْتُ السَّيِّدِ الْكَرِيْمِ
قَدْ جَآءَنَا اللهُ بِذَا الْيَتِيْمِ
مَنْ يَّرْحَمِ الْيَوْمَ فَهُوَ رَحِيْمِ
مَوْعِدُهٗ فِي جَنَّةِ النَّعِيْمِ
هٰذَا صِرَاطُ اللهِ الْمُسْتَقِيْمُ

(دیوان علی ص ۱۶۳)

ترجمہ! اے دو عالم کے سردار کی بیٹی فاطمہ خدا اِس یتیم کو آج (ہمارے پاس) لایا ہے جو شخص آج اِس پر رحم کرے گا وہ رحیم ہے اور اُس کے لئے باغِ نعیم کا وعدہ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے۔

جناب زہرا فرماتی ہیں۔

Marfat.com

اِنِّیْ اُعْطِیْهِ وَلَآ اُبَالِیْ
وَ اُوْثِرُ اللهَ عَلٰی عِیَالِیْ
اَمْسُوْا جِیَاعًا وَهُمْ اَشْبَالِیْ
اَصْغَرُهُمْ یُقْتَلُ بِاغْتِیَالِیْ
لِلْقَاتِلِ الْوَیْلُ مَعَ الْوَبَالِ

(دیوان علی ص ۱۶۴)

میں اسے ضرور عطا فرماؤں گی اور میں اپنے
بچوں پر خدا تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دوں گی اور ہرگز خیال
نہیں کروں گی کہ میرے بچوں نے سارا دن بھوکے
رہ کر شام کی ہے اور ان میں سے چھوٹا بچہ اچانک شہید
کر دیا جائے گا اس کے قاتل کی تباہی و بربادی ہو۔

ایک دوسرے موقعہ پر سیدنا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سائل کا سوال پورا فرمانے کے لئے اس طرح مخاطب ہوئے۔ حیدر کرار نے فرمایا

فَاطِمَةُ ذَاتَ الْمَجْدِ وَالْیَقِیْنِ
یَا بِنْتَ خَیْرِ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
اَمَا تَرَیْنَ الْبَآئِسَ الْمِسْکِیْنَ
قَدْ قَامَ بِالْبَابِ لَهٗ حَنِیْنٌ
یَدْعُوْا اِلَی اللهِ وَیَسْتَکِیْنُ
یَشْکُوْا اِلَیْنَا جَآئِعٌ حَزِیْنٌ

(دیوان علی ص ۱۸۵)

Marfat.com

ترجمہ! اے صاحب بزرگی اور یقین رکھنے والی فاطمہ اے تمام لوگوں سے بہتر کی صاحبزادی کیا آپ اس مسکین وبیکس کو کھانا نہیں کھلائیں گی؟ جو دروازے پر کھڑا فریاد کر رہا ہے اور نہایت عجز کے ساتھ خدا کے حضور میں دعا کرتا ہے اور ہم سے بھوک کی شکایت کرتا ہے اور نہایت غمزدہ ہے۔

جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا!

اَمْرُكَ سَمْعٌ يَا ابْنُ عَمٍّ وَّ طَاعَةٌ
اُطْعِمُهٗ وَلَا اُبَالِي السَّاعَةَ
اَرْجُوْ اِذَا اَشْبَعْتُ ذَا الْمَجَاعَةِ
اَنْ اَدْخُلَ الْخُلْدَ وَلِيْ شَفَاعَةٌ

(دیوان علی ص ۱۸۵)

ترجمہ! اے ابن عم آپ کا حکم سر آنکھوں پر میں ابھی اس کو کھانا کھلاتی ہوں اور پانی بھوک کی ہرگز پرواہ نہیں بھوکے کو کھانا کھلاؤں گی تو مجھے اُمید ہے کہ جنّت میں بھی جاؤں گی اور مجھ کو شفاعت بھی حاصل ہوگی۔

اسی طرح ایک اور مقام پر جناب حیدر کرار سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو ایک سائل کا سوال پورا فرمانے کا ارشاد فرمایا تو اس وقت جناب حسنین کریمین بھی ابھی تک بھوکے تھے اور

Marfat.com

آپ نے چکی پیس کر جو روٹیاں پکائی تھیں بغیر بچوں کو کھلائے سائل کے حوالے کردیں۔

ملاحظہ ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کا ارشاد فرمانا اور سیدہ کا آپ کے حکم کی تعمیل فرمانا۔

حیدر کرار نے فرمایا !

فَاطِمُ يَا بِنْتَ النَّبِيِّ اَحْمَدَا
بِنْتَ نَبِيٍّ سَيِّدٍ مَّسَوَّدَا
قَدْ زَانَهُ اللهُ بِجِيْدٍ اَغْيَدَا
هٰذَا اَسِيْرُ لِّلنَّبِيِّ الْمُهْتَدَا
مُكَبَّلٌ فِيْ غُلَّةٍ مُقَيَّدٌ
يَشْكُوْا اِلَيْنَا الْجُوْعَ قَدْ تَمَدَّ دَا
مَنْ يُّطْعِمُ الْيَوْمَ يَجِدْهُ فِي غَدٍ
عِنْدَ الْعَلِيِّ الْوَاحِدِ الْمُوَحَّدَا

(دیوان علی ص ۵۷)

ترجمہ! اے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اے اس نبی کی بیٹی جو سردار ہے یہ قیدی ہدایت یافتہ پیغمبر کا قیدی ہے اس کو خدا نے نازک گردن سے زینت دی ہے اور یہ زنجیر میں بندھا ہوا ہے اس کے گلے میں طوق ہے اور ہم سے بھوک کی شکایت کرتا ہے جو آخری حد تک پہنچ چکی ہے جو آج اس کو کھلائے

Marfat.com

گا قیامت کے دن خدائے واحد کے پاس پائے گا۔

جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا !

لَمْ يَبْقَ مِمَّا جِئْتَ غَيْرُ صَاعٍ
قَدْ ذَهَبَتْ كَفِّيْ مَعَ النِّزَاعِ
اَبْنَایَ وَاللهِ مِنَ الْجِيَاعِ
اَبُوْهُمَا لِلْخَيْرِ ذُوْاصْطِنَاعِ

ترجمہ! جو کچھ آپ لائے تھے اس سے بخدا ایک صاع جو کے باقی نہیں یا جن کو پیستے پیستے میرا ہاتھ بھی تھک گیا خدا کی قسم میرے بچے بھوکے ہیں اور ان کا باپ نیکی کرنے والا ہے۔

یہ ہے خاندانِ نبوت کا ایثار و جذبہء سخاوت اور جنابِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ازدواجی زندگی کا عکسِ جمیل۔

ایک نکتہ

جناب سیدہ کی سیرت کے مختلف واقعات کے مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے تمام تر خزانوں کی قاسمہ بنایا ہوا تھا اور جب بھی کوئی سائل دربارِ رسالت میں پہنچتا تو آپ اسے اپنی بیٹی کے گھر بھیج دیتے ہیں یہی حال جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کا ہے حالانکہ آپ خود بھی سائلوں کا سوال پورا فرما سکتے تھے

Marfat.com

مگر آپ بھی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی وساطت سے ہی سائلوں کی جھولیاں بھرتے۔

فتویٰ یا تقویٰ

شہزادیٔ رسول سیدہ طاہرہ بتول سلام اللہ علیہا کا اِیثار قربانی اور سخاوت عطا کا جذبہ تو بحرِ بیکنار ہے جس کا حصر و احاطہ کیا ہی نہیں جا سکتا آپ کی سخاوت کا ہر انداز اس قدر حسین ہے جس کی مثال سوائے اس خاندان عالیہ کے کہیں اور ملنا ممکن ہی نہیں۔

ایک دفعہ ایک عورت نے آپ سے پوچھا کہ اگر آپ کے پاس چالیس اونٹ ہوں تو آپ اُن میں سے کتنے اونٹ زکوٰۃ ادا فرمائیں گی؟

سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے مسکرا کر فرمایا ! اگر تم کسی اور کی بات کرتیں تمہیں زکوٰۃ کا مسئلہ بتایا بھی جاتا اگر میری بات پوچھتی ہو تو میں چالیس کے چالیس اونٹ ہی راہِ خدا میں دے دیتی اور ایک بھی اپنے پاس نہ رکھتی۔

اِسے تقویٰ کہتے ہیں جو فتویٰ سے بہر حال افضل ہے اور جنابِ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کا تقویٰ تو وہ تقویٰ ہے جس کی مثال و نظیر مل ہی نہیں سکتی۔

گلوبند کا واقعہ

اگر آپ گذشتہ اوراق میں سید الشہدا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے دیئے ہوئے گلوبند کے ہدیئے کا واقعہ پڑھ کر آئے

Marfat.com

ہیں جو سیدہ سلام اللہ علیہا نے راہِ خدا میں ایک سائل کو عطا فرما دیا تھا کہ اِسے بیچ کر اپنی ضروریات کو پورا کرلو۔

بعض کتب میں لکھا ہوا ہے کہ وہ گلو بند اس سائل سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے خرید کر پھر جناب سیدہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں ہدیۃً پیش کر دیا تھا تا کہ صاحبزادیِ رسول کا یہ زیوران کے پاس ہی رہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا بھیجا ہوا ہدیہ بڑی خوشی سے قبول فرمالیا مگر اُسی دن جب ایک سائل نے دروازہ پر صدا دی کہ اے اہلِ بیتِ محمد بھوکا ہوں روٹی کا سوال ہے تو آپ نے پھر اسے عطا فرما دیا یہ معمولی واقعہ نہیں کیونکہ عورتیں زیور پر مرمٹتی ہیں مگر آپ کے لئے زیورات میں بھی کوئی کشش نہ تھی۔

Marfat.com

چند نزاعی واقعات

کردارِ فاطمہ کی روشنی میں

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے صفیہ بنتِ عبدالمطلب اور اے فاطمہ بنتِ محمد اپنی جانوں کو جہنم کی آگ سے بچالو میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا البتہ میرا مال تم لے سکتی ہو۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چوری کے جرم میں ایک عورت کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا اور اس سلسلہ میں کسی کی سفارش کے جواب میں فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہؑ بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا۔

(۳) جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وصال مبارک کے بعد انہیں دفن کرنے لگے تو قبر نے آواز دی فاطمہ! ہوش سے آنا میں قبر ہوں اس لئے یہ نہیں دیکھوں گی کہ تم کس کی بیٹی ہو۔

(۴) جناب علی شیر خدا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آپس میں لڑائی ہوئی جس سے حضرت علی ناراض ہو گئے اور فاطمۃ الزہرا ان پر غضبناک ہوگئیں اور پھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کی آپس میں صلح کروالی۔

(۵) حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی زندگی میں اَبوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو حضور علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

نے سختی سے منع کر دیا۔

(۶) باغِ فدک نہ ملنے کی وجہ سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضور سرورِ کائنات کے بعد اپنے وصال تک چھ ماہ یا ڈھائی مہینے اِنتہائی کرب اور سخت مصیبت واضطراب کی حالت میں بسر کئے۔

(۷) جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا شادی کے بعد جب جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے گھر تشریف لے گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی غربت وافلاس کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کو تسلیاں دے دے کر خاموش کرایا۔

اعتذار

معزز قارئین سے پوشیدہ نہیں ہوگا کہ یہ متبرک صحیفۂ نور وجدان و ذوق اور کیفیات سوز وگداز کا ایک ایسا شفاف آئینہ اور مصفا تصویر ہے جس کو بحث وتمحیص اور جدل ومناظرہ کا ہلکا سا غبار بھی مکدر کر سکتا ہے اس لئے انتہائی دردِ دل سے معذرت خواہ ہوں کہ مَیں اِس مقدس کتاب کو بحث و مناظرہ کی آماجگاہ نہیں بنا سکتا حالانکہ بحث ومناظرہ اور نقد ونظر وغیرہ میرے تحقیقی ذوق کے اجزاء لاینفک ہیں۔

مذکورہ بالا خود ساختہ مسائل سبعہ میں جو دھند لکے اور تخیّلاتی نکتہ آفرینیاں کی گئی ہیں مناظرانہ انداز میں طویل ترین مباحث کے بعد اِنہیں صاف کر لینا نہ تو میرے اِمکان سے باہر ہے اور نہ ہی اِن کو کوئی مشکل امر خیال کرتا ہوں کیونکہ بفضل اللہ تعالیٰ میں ان سب مسائل پر مکمل طور پر

Marfat.com

ریسرچ کر چکا ہوں مگر محض اور صرف کتاب ہذا کے تقدس کے پیشِ نظر ان تحقیقاتی مقالات کو اس میں شامل کرنے سے قاصر ہوں لہٰذا محض چند اشاروں کنایوں پر اکتفاء کرتے ہوئے نہایت ہی لطیف پیرایہ میں مختصر ترین تبصرہ پیش خدمت ہے۔

آپ باور کریں کہ اِس تبصرہ کے بغیر اگر کام چل سکتا تو اس سے بھی قطعی طور پر اجتناب کر لیا جاتا چونکہ متذکرہ روایات نقل در نقل ہونے اور شہرت کی وجہ سے مخدومۂ کائنات سیدہ معصومہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ سے شدید طور پر وابستہ ہو چکی ہیں اس لئے انہیں کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پہلی روایت آئینہ حقیقت میں

اگرچہ یہ روایت بعض ثقہ کتب میں موجود ہے لیکن تاریخی طور پر اِس میں اِس قدر شدید جھول ہے کہ جسے کسی بھی صورت میں درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

بہر کیف یہ روایت کُتبِ حدیث میں آیت کریمہ

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱۴)

اقربین کے ذیل میں بیان کی گئی ہے یعنی اِخفائے اسلام کو تین سال کا عرصہ گزر گیا تو خُدائے وَحدہٗ لاشریک نے اپنے محبوب و مطلوب پیغمبر آخر الزماں حضور رِسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا اے

Marfat.com

محبوب اب وقت آ گیا ہے کہ آپ لوگوں پر کھلم کھلا اِعلانِ اسلام فرمائیں خاص طور پر اپنے قُربا کو نذار فرمائیں۔

چُنانچہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشادِ خداوندی کی تکمیل فرماتے ہوئے جبلِ صفا پر تشریف لے گئے اور اپنے قریبیوں کو عذابِ جہنم سے ڈرانے کے لئے بلند آواز سے صدائیں دی یا بنو عبدِ مناف یا بنو ہاشم یا بنو عبدالمطلب جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں خداوندِ قدوس اور اپنی ذات پر ایمان لانے کی دعوت دی۔

دورانِ گفتگو ابولہب نے کہا تباً لك یعنی تیرے لئے بربادی ہو تُو نے اِس لئے ہمیں بلایا تھا حضور رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خاموش رہے مگر غیرتِ خداوندی نے محبوب کے حضور میں اِس گستاخی کے جواب میں یوں ارشاد فرمایا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

بہر حال اِس دعوتِ انذار کے ضمن میں یہ روایت بھی مختلف اَسناد سے مذکور ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا۔

يَا صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ وَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ اَلتَّقَيْتُنَّ اَنْفُسَكُنَّ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اَغْنِيْ عَنْكُنَّ۔

یعنی اے صفیہ بنتِ بعد المطلب اور اے فاطمہ بنتِ محمد اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔

بربنائے صحت اگر منقولہ بالا روایت کا صرف یہ مطلب لیا جاتا کہ

Marfat.com

حضور اِمام الانبیاء مختارِ کُل شَفیع الامذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پھوپھی جنابِ سیدہ صفیہ بنتِ عبد المطلب رضی اللہ عنہا اور اپنی بیٹی سیدۃ النساء اہل الجنۃ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے انتہائی قریبی رشتوں کی بنا پر یہ انذار فرمایا تھا تا کہ مکمل طور پر فرمانِ خداوندی کی تعمیل ہو جائے اور لوگ جان لیں کہ صفیہ اور فاطمۃ الزہرا میرے انتہائی قریبیوں میں سے ہیں۔

تو یقینا درج ذیل وضاحت کی ضرورت نہ تھی مگر موجودہ دور میں اِس گمراہ کنندہ اور گمراہ طائفہ نے یہ قابلِ مذمت پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اپنی بیٹی کو بھی جہنم سے نہیں بچا سکتے۔

قارئین! اندازہ فرمائیں کہ اِس ایک جملہ میں عرصۂ محشر کے مالک ومختار رسول معظم اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بغاوت وسرکشی کے کس قدر زہریلے تیر پوشیدہ ہیں۔

اور اُس مقدس ذات اور محترم ہستی کی بارگاہِ اقدس میں کس قدر شدید گستاخی ہے جسے خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدۃ النساء اہل جنت ہونے کی عظیم سند عطا کر رکھی ہے۔

آپ یقین مانیں کہ جن کتبِ اَحادیث مین زیب عنوان روایت نقل کی گئی ہے اُنہی کتب میں ایسی احادیث کثرت کے ساتھ موجود ہیں جن میں تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ کا ذکر ہے اور بروزِ قیامت آپ کے لامحدود اختیارات کی بیکراں وسعتوں کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے اور آپ کی شفاعت وسفارش سے ایسے ایسے لوگوں کی جہنم سے رہائی کا

Marfat.com

ذکر کیا گیا ہے جن کے دلوں میں جَو کے دانے یا رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔

بلکہ واضح طور پر احادیث میں آتا ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود بَنفسِ نفیس اَپنے دستِ اَنور سے ایسے لوگوں کو بھی جہنم سے نکال لیں گے جن کے دِلوں میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور اِنہی کتب اَحادیث میں اس قسم کی بھی متعدد اَحادیث موجود ہیں کہ سیدہ معصومہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اور جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں نیز یہ کہ آپ جنّت الفردوس میں اپنے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محلات میں آپ کے ساتھ ہی اَقامت گزین ہوں گی بلکہ اِس قسم کی بھی روایت موجود ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد پر بھی جہنم کو حرام کر رکھا ہے۔

اور جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی کرنے والا ندا دے گا کہ اے اہلِ محشر اپنی گردنیں جھکا لو اور نگاہیں نیچی کر لو کیونکہ فاطمہ بنتِ محمد کی سواری پُل صِراط سے گزرنے والی ہے اور آپ پلک جھپکنے سے بھی پہلے ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں بجلی کی طرح پل صراط کراس کر جائیں گی۔

نیز یہ روایت بھی موجود ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سَب سے پہلے آپ جنت الفردوس میں داخل ہوں گی بلکہ یہاں تک روایات موجود ہیں کہ آپ کے محبین کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ دوزخ میں داخل نہیں فرمائیں گے۔

قارئینِ کرام! اندازہ فرمائیں کہ خداوندِ قدوس جَل وعلا اور اُس

Marfat.com

کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کو عطا کئے گئے اُن بے شمار اعزازات کی موجودگی میں اِسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرنا کہ تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو اپنی بیٹی کو بھی جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکتے کہ کہاں تک درست ہے اِس پر مستزاد یہ کہ اس قِسم کی خرافات بکتے وقت اِن لوگوں کا لہجہ بھی انتہائی کریہہ اور غلیظ ہوتا ہے۔

یہ تو اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اس گمراہ طائفہ کو اس کی حماقت مآبیوں کی سزا کیا ملے گی تاہم اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ حقائق سے دانستہ طور پر اعراض کرنا بددیانتی بھی ہے اور بے ایمانی بھی اور یہ دونوں جرم ایسے ہیں جن کی سزا کسی بھی صورت میں جہنم سے کم نہیں ہو سکتی جب کہ اس قسم کی بددیانتیوں اور بے ایمانیوں کا مقصد بھی توہینِ مصطفیٰ اور تنقیصِ اہلِ بیت کو مستلزم ہو۔

اِدھر بھی دیکھیں

صحیح تر ثقہ روایت کے مطابق جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی عمر مبارک اُس وقت تقریباً تین سال تھی جب آیتِ انذار کا نزول ہوا اور اس حکم خداوندی کی تعمیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے قریبیوں کو بلا کر جہنم کا خوف دلایا۔

اندریں حالات یہ کتنی عجیب بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس وقت اپنی تین سال کی بچی کو ارشاد فرمائیں کہ بیٹی اپنی جان کو جہنم کی

Marfat.com

آگ سے بچالو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

محدثین کرام حدیث کی جانچ پڑتال کے معاملہ میں صحتِ حدیث کے لئے اِس اَمر کا ہونا بھی ضروری قرار دیتے ہیں کہ روایت خلافِ واقعہ نہ ہو مثال کے طور پر اگر کوئی ایسی روایت بیان کی جائے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے تابڑتوڑ حملوں سے کُفار کی فوج کے کشتوں کے پشتے لگا دیئے تھے تو ایسی روایت کا سلسلۂ اسناد خواہ کتنا ہی درست کیوں نہ ہو تو قطعی طور پر مسترد کر دیا جائے گا کیونکہ اُس وقت تو حضرت خالد بن ولید خود ہی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے لہٰذا اُن کا کفار سے جنگ کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔

ایسے ہی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو ان کی تین سال کی عمر میں جہنم سے ڈرانے والی روایت بغیر اس کی اسناد پر غور کرنے کے قطعی طور پر مسترد کر دینے کے قابل ہے۔

آنکھوں دیکھا حال

درج ذیل واقعہ مجھے اس وقت پیش آیا جب میں پہلی بار حرمین شریفین زاد اللہ شرفہا کی زیارت سے ۱۹۷۴ء میں مشرف ہوا حکومتِ سعودیہ پاکستانی حجاج پر خاص طور پر مہربان ہے لہٰذا انہیں دیگر مراعات دینے کی بجائے اپنے عقائد کی دولت سے مالا مال کرنے کا خاص طور پر اہتمام کیا جاتا ہے۔

پاکستان کے مُبلّغین وہابیہ کے لئے صحن حرم میں کرسیاں بچھائی جاتی

Marfat.com

ہیں اور حجاج کرام کو طوافِ حرم کی زحمت سے بچانے کے لئے سلسلۂ وعظ و تبلیغ شروع کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مبلغین حضرات دل کی جو باتیں ارضِ پاکستان میں اپنی زبان پر لانے کی جرأت و جسارت سے محروم ہیں وہاں بلاخوف وخطر بیان کرتے چلے جاتے ہیں اور سامعین حضرات یا تو اُن کے دامِ تبلیغ میں مکمل طور پر گرفتار ہو جاتے ہیں یا پھر دل مسوس کر رہ جاتے ہیں مبلغین حضرات وہاں کیا کیا گل فشانیاں کرتے ہیں اُن کی تفصیل کی یہ کتاب متحمل نہیں ہو سکتی جیسا کہ اس مضمون کے شروع میں بیان کیا جا چکا ہے لہٰذا صرف وہی ایک واقعہ نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے جو جنابِ سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ذاتِ وَالا صفات سے وابستہ ہے۔

•

دوسری روایت

ایک مبلغ صَاحب نے دورانِ تبلیغ قبر کی سختیوں سے ڈراتے دھمکاتے ہوئے حجاج کرام کو بتایا کہ جب پیغمبر صلاسلم (ان لوگوں نے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مخفف صلاسلم بنا رکھا ہے خدا جانے اِس کے کیا معنی بنتے ہیں) کی بیٹی فاطمہ کو قبر میں اُتارا گیا تو قبر سے آواز آئی، فاطمہ! میں قبر ہوں۔ یہاں یہ مان گمان لے کر مت آنا کہ میں نبی کی بیٹی ہوں اگر تیرے عمل اچھے ہوئے تو فبہا ورنہ میں یہ نہیں دیکھا کرتی کہ مجھ میں داخل ہونے والا کون ہے وغیرہ وغیرہ

میرے ایک ساتھی بھی جو میرے ساتھ کھڑے یہ سب کچھ سُن

Marfat.com

رہے تھے متحیر ہو کر مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا یہ واقعہ دُرست ہے جو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا آؤ مولوی صَاحب کے فارغ ہونے تک طواف کرلیں پھر اُسی سے پوچھ لیں گے۔

چنانچہ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد اُس مولوی صاحب کی جگہ دوسرا مولوی آ گیا اور اُس وقت تک ہم لوگ دوبارہ وہاں پہنچ چکے تھے پہلا مولوی تیر کی طرح مجمع کو چیرتا ہوا سامعین میں گرتا پڑتا باہر نکلا تو ہم بھی اس کے پیچھے ہو لئے وہ حرم کے برآمدوں سے ہوتا ہوا باب عمرہ سے برآمد ہوا تو ہم نے اُسے روک کر اس کی بیان کردہ روایت کی وضاحت طلب کی۔

قارئین باور کریں کہ اُس کا رنگ یوں فق ہو گیا تھا جیسے چہرے پر پھٹکار برس رہی ہو حالانکہ میں نے اُس پر صرف یہ سوال کیا تھا کہ تُمہارے عقیدے کے مطابق تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ تو کسی کو جانتے پہچانتے ہیں اور نہ ہی کسی کی فریاد سنتے ہیں اور معاذ اللہ مر کر مٹی میں مل چکے ہیں اور تم یہ بتا رہے ہو کہ جناب سیدۃ النساء العالمین کی قبر کی مٹی یہ آواز دے رہی تھی کہ فاطمہ ہوش سے آنا میں قبر ہوں اَب ہمیں صرف یہ بتا دو کہ جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے بھی قبر کی آواز سُنی تھی یا نہیں ؟

اور دوسری بات یہ بتا دو کہ جس صحابی نے قبر کی آواز اپنے کانوں سے سُن کر روایت بیان کی ہے وہ اُس وقت جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے جنازہ میں شریک تھے یا نہیں اور اگر وہ شریک تھے تو کوئی ایسی روایت دکھا دو جس میں جناب سیدہ کے جنازہ کے شرکاء میں اُن کا نام بھی آیا ہو اور یہ بھی ضرور بتا دینا کہ قبر کی یہ آواز دیگر شرکاء جنازہ نے بھی سُنی تھی یا صرف ایک ہی

Marfat.com

صحابی سُن سکے تھے۔

جواب یہ تھا

ہمارے اِن چند سوالات کے جواب میں اُس نے اِنتہائی گھبراہٹ کے عالم میں پہلے تو کانپتے ہوئے یہ کہا کہ اِس وقت میرے پاس کتابیں موجود نہیں ہیں کل مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان حوالے پیش کروں گا میں نے کہا حضرت کتابیں ہم خود ہی تلاش کرلیں گے آپ صرف یہ بتادیں کہ ہمارے سوالوں کا جواب کس کس کتاب میں موجود ہے۔

مگر اُس نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں یہ سب کچھ کل ہی بتاسکوں گا اُس کے اِس جوابِ لاجواب نے ہمیں فی الواقع لاجواب کردیا کیونکہ ایک روز کی مہلت نہ دینا بھی کوئی اچھی بات نہ تھی بہرحال ہم نے اس سے آئندہ روز کے لئے دوبارہ ملاقات کا وقت وغیرہ مقرر کرلیا اور الگ الگ ہوگئے۔

کل کیسے آتی

مجھے اُس شخص کی اِضطرابی کیفیت سے یہ اندازہ ہو ہی چکا تھا کہ اَب اِس سے دوبارہ ملاقات اِنتہائی مشکل ہے تاہم اِس خیال سے کہ ممکن ہے یہ اپنے طائفے سے مل کر کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی لے مگر درحقیقت صداقت کے عِلاوہ کوئی صحیح راستہ ہوتا ہی نہیں اور صداقت کا ہی اِن لوگوں میں فُقدان ہے چنانچہ یہ نتیجہ نکلا کہ ہم اِس واقعہ کے بعد تقریباً دو مہینے مکہ معظمہ زادا اللہ شرفہا

Marfat.com

میں مقیم رہے مگر اِس عرصہ میں وہ شخص کرسیٔ وعظ پر تو کیا نظر آتا پورے حرم میں کہیں نظر نہ آیا اِس قسم کی بے بنیاد اور لَغو روایات بیان کرنے والوں کو سوائے ذِلت ورسوائی کے حاصل کیا ہوسکتا ہے اِس کا اندازہ قارئین متذکرہ بالا واقعہ سے لگا سکتے ہیں۔

بے سرو پا اور خودساختہ غلط روایتوں سے جنابِ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی شانِ اقدس میں کی جانے والی گستاخیاں سوائے نامرادی اور محرومیٔ اِیمان کے اور کچھ بھی نہیں دے سکتیں۔ اہلِ اسلام کو چاہیے کہ اس مقدّس ہستی کا احترام واکرام کرنا سیکھیں جس طیب وطاہرہ اور پاک ہستی کے اکرام کے لئے تمام انبیاء مرسلین کے سر تاج کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔

غور فرمائیں کہ آپ کی قبر اگر یہ جانتی تھی کہ آپ فاطمہ بنت محمد ہیں تو یقیناً یہ بھی جانتی ہوگی کہ فاطمہ بنت محمد تمام جنت کی عورتوں کی سردار بھی ہیں اور آپ سے زیادہ تقویٰ و پرہیز گاری اور دیگر اعمالِ صالحہ سے مزین ہوکر آنے والا دوسرا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

صحیح احادیث کے مطابق صالحین اور متقی حضرات کے لئے تو قبر والہانہ انداز میں اپنی باہیں کھول کر مرحبا لکم اور اھلاً و سھلاً کی صدائیں دیتی ہے نہ کہ اُنہیں دھمکیاں دینا شروع کردیتی ہے کہ ذرا ہوش سے آنا میں قبر ہوں اور یہ نہیں دیکھا کرتی کہ تم کون ہو اور کس پیغمبر کی بیٹی ہو وغیرہ وغیرہ

تیسری روایت

اِسی طائفہ کے لوگ محض اہانت اہلِ بیت کے پیشِ نظر انتہائی

Marfat.com

خوفناک انداز اور وحشت انگیز طریقہ سے عام طور پر اپنے وعظ ونصیحت کا سلسلہ یوں شروع کرتے ہیں! میاں عمل کی بات کرو حسب نسب کی باتیں نہ کرو حسب نسب کچھ کام نہیں آئے گا پیغمبر خدا صلاسلم نے اپنی بیٹی کے متعلق فرمایا ہے اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا جب نبی کی بیٹی بُرے اَعمال کی سزا سے نہیں بچ سکتی تو پھر یہ فقیر ولی غوث قطب کِس شمار وقطار میں ہیں۔

خدا ان نام نہاد مسلمانوں کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے اُن کا یہ اندازِ گفتگو کس قدر سوقیانہ اور سفیہانہ ہے اِن عقل کے اندھوں کو یہ تک بھی یاد نہیں رہتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں صاف طور پر ارشاد فرمایا رکھا ہے کہ!

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

یعنی خبردار اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی انہیں کوئی حزن ہے۔

(سورۃ یونس آیت ۶۲)

اب جب کہ قرآنِ مجید کی نصِ قطعی کے ساتھ اولیاء کرام کو ہر قسم کے ڈر خوف اور حُزن وملال سے قطعی طور پر بری قرار دیا جا چکا ہے پھر انہیں نشانۂ طعن بنانے کا کیا جواز ہے۔

قارئین! غور فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جن لوگوں کو اعمالِ صالحہ اور تقویٰ و پرہیز گاری کی بدولت غوثیت وقطبیت جیسی لازوال دولت اور نعمت سے نواز چکا ہے اور اِنہیں اپنے دوستوں میں شمار کر چکا ہے تو پھر خاص طور پر انہی کو ہدفِ تنقید بنانے کا کیا مقصد ہے کیا غوثیت وقطبیت کے

Marfat.com

مدارج بغیر اعمالِ صالحہ اور تقویٰ و پرہیز گاری کے ہی طے ہو جاتے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ یہ لوگ انہیں مقدس ہستیوں کو ہی نشانۂ طعن بناتے ہیں جنہیں خداوندِ قدوس اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے زمرہ میں شمار فرماتا ہے۔

بہر کیف! سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے نہایت ہی عزیز کی سفارش کو مسترد کرتے ہوئے اس کی تالیفِ قلبی کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کیونکہ قانونِ خداوندی میں کسی بھی قسم کی لچک موجود نہیں اس لئے سارقہ کا ہاتھ ضرور کاٹا جائے گا۔

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِس موقعہ پر اپنی مقدّس بیٹی کا اسم گرامی لینا محض تالیف قلبی اور تعلیم اُمت کے لئے تھا لہٰذا اس واقعہ کو جس کا ظہور پذیر ہونا ہی ممکن نہیں یوں چٹخارے لے لے کر بیان کرنا قطعی طور پر نا قابلِ معافی جرم ہے۔

قرآنِ مجید میں خداوندِ قدوس کفار و مشرکین کے زُعمِ باطل کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر میرے محبوب نے اس قسم کی باتیں کی ہوتیں تو میں اُن کی شہ رگ کاٹ دیتا۔

اگرچہ حریری وغیرہ عام کفار کی طرح اِس آیت کریمہ کی تشریح میں اپنے مجنونانہ اور واہیات ذَوق کی تسکین کا سامان فراہم کر رہے ہیں مگر کسی مسلمان کو زیب دیتا ہے کہ وہ اس قسم کا تصور اپنے ذہن میں رکھے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معاذ اللہ الوہیت اصنام کا اقرار کر لیں یا ان کی تعریف بیان کریں۔

Marfat.com

یہ قطعی طور پر ایک انہونی بات ہے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت مُبارکہ کا مقصد ہی اَصنام اور اَصنام پرستی کی تکذیب وتردید کرنا تھا اور اپنے اِس مقصد کے حصول کے لئے پورے تیرہ سال طرح طرح کی اذیتیں اور تکالیف برداشت کیں پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ آپ کوئی ایسی بات کہہ دیتے جو منشائے خداوندی کے مطابق نہ ہوتی اللہ تبارک وتعالیٰ تو ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا محبوب اپنی زبان پر وہ بات لاتا ہی نہیں جو میں نہ کہوں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

(سورۃ النجم آیت ۳۔۴)

جیسی آیات مبارکہ کی موجودگی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات پر نکتہ چینی بالواسطہ طور پر خداوندِ قدوس جل وعلا کے کلام پر عیب چینی کرنا قرار پائے گا۔

بہرکیف! مسلمانوں کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ انہونی باتیں جو کسی بھی صورت ظہور پذیر نہ ہوسکتی ہوں کو دلیل بنا کر پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے مقدس اہلِ بیت علیہم السلام پر طعن وتشنیع کے تیر برسائیں۔

زیبِ عنوان حدیث قطع یَد کے ضمن میں رئیس المحققین سرتاج المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید نے جب سارقہ عورت کو بچانے کے لئے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سفارش کی تو حضور سرورِ

Marfat.com

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُنہیں مثال کے طور پر اپنی صاحبزادی کا نام لے کر اس سفارش سے روک دیا اور اس سے حدودِ شریعت اور حقانیت کے تحفظ کے اہتمام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انتہائی اِستقامت واستقلال کا ظہور ہوتا ہے۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ شیخ تاج دین سُبکی رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی رحمت فرمائے کہ آپ بہت بڑے علمائے شافعیہ میں سے ہیں اور خاندانِ نبوت سلام اللہ علیہم اجمعین کی تعریف وتوصیف بیان کرنے اور اُن سے مودّت و محبّت رکھنے کی صفاتِ عالیہ سے متّصف ہیں۔

اُنہوں نے جب اِس حدیث کو بیان فرمایا تو اِس مقام پر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے اسمِ گرامی کو نقل کرنے کی بجائے حاشیہ

متن ہے۔پس سُخن کرد اُسامہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فیہا درشانِ ایں زن واستخلاص اُو پس ذکر کرد حدیث را بماند آنچہ گزشت و دریں جا بنہایت اہتمام و اعتنا است باقامت حدود واستقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درحقانیت

ورحمت کناوحق تعالیٰ شیخ تاجدین سبکی را کہ از اعاظم علمائے شافعیہ است ونحمایدا خلاق ومحبت ِخاندانِ نبوت سلام اللہ علیہم اجمعین موصوف است چوں ایں حدیث را روایت کرد اسم سامی فاطمہ را دریں مقام ذکر نہ کردہ تحاشی کرد از اجرائے اسم شریف وے دریں جا وگفت بعد از قول آں حضرت گویم اللہ لو ان پس ذکر کرد آنحضرت امراۃ از اہل بیت خود رحمت اللہ علیہ،،

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ثالث ص ۲۸۲)

Marfat.com

پر یوں تحریر فرما دیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اہلِ بیت میں سے کسی عورت کا نام لیا۔

یہ حُسنِ اسلام

سرتاج المحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اِمام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاداتِ عالیہ کو بطورِ اسناد و استشہاد پیش کر کے یہ واقعہ بیان فرمانا اِس امر کی واضح ترین دلیل ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عالی مرتبت صاحبزادی کے ارفع و اعلیٰ مقام کے پیشِ نظر جناب شیخِ محقق رحمۃ اللہ علیہ بھی مذکورہ بالا واقعہ میں مکمل طور پر امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمنوا ہیں۔

یہ ہے حسنِ اسلام اور حُسنِ عقیدت کہ جو ہستی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک لائقِ اکرام و احترام ہو اس کے اکرام و احترام میں مبالغہ کی حد تک عقیدت و محبت کا ثبوت دیا جائے نہ کہ کفار و مشرکین اور مستشرقین کے انداز میں انہیں ہدفِ تنقید بنا کر اپنے ایمان کا جنازہ نکال لیا جائے۔

امام العاشقین سرتاج المحدثین فنافی الرسول سیدنا امام تاج الدین سبکی کے مندرجہ بالا تصوّرات محبّت و عقیدت محض آپ ہی کی ذاتِ والا صفات تک محدود نہیں بلکہ اِس امر کا اظہار آپ سے قبل صاحبِ نسائی شریف الامام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرما چکے ہیں۔

آپ نے اِس حدیث کو نقل کرتے ہوئے جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا

Marfat.com

کا نام نقل کرنے کی بجائے یہ تحریر فرمایا ہے کہ چونکہ جنابِ سیدۃ نسا العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ چوری کا تصوّر کرنا دُنیا کے تمام محالات میں سب سے بڑا محال امر ہے اِس لئے میں نے آپ کا نام درج نہیں کیا۔

اندریں حالات کسی گمراہ طائفہ کا اِس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے دوسروں کو غلط تاثر دینا سوائے جہنم میں چھلانگ لگانے کے اور کچھ بھی نہیں۔

چوتھی روایت کا مفہوم

اِس روایت کو بھی عجیب متشدّانہ اور معاندانہ انداز سے پیش کیا جاتا ہے کہ علی علیہ السلام اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مابین لڑائی جھگڑا ہوا اور جناب مولا مرتضیٰ شیرِ خدا سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ اِنتہائی غیض و غضب کے عالم میں گھر سے باہر تشریف لے گئے۔

بلکہ آج کل تو خارجی طائفہ کے بعض لوگ اپنی تحریروں میں یوں خرافات بک رہے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کے مابین تلخ کلامی کے بعد سخت لڑائی ہوئی اور جناب فاطمۃ الزہرا نے ڈنڈے مار مار کر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو گھر سے باہر نکال دیا۔

یہاں صرف یہ دو باتیں سمجھ لینا ضروری ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس واقعہ میں جس قدر سنگینی پیدا کی جا رہی ہے صحیح روایات میں اس کا کہیں نام و نشان تک موجود نہیں بلکہ امرِ واقعہ صرف یہ ہے کہ شہزادیٔ رسول سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے مزاح کے طور پر

Marfat.com

جناب شیرِ خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو کوئی بات کہی جسے آپ نے سنجیدگی پر محمول فرمالیا اور مسجدِ نبوی کی عمارت میں لکھنے والے دروازہ سے مسجدِ نبوی میں تشریف لے آئے اور آکر مسجد کے صحن میں لیٹ گئے جو ابھی کچے فرش کی صورت میں تھا۔

اِسی اثناء میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسبِ معمول اپنی پیاری صاحبزادی مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ملاقات کے لئے تشریف لے آئے اور اپنی عادتِ کریمانہ کے مطابق جنابِ سیدہ سے حضرت علی کے متعلق استفسار فرمایا۔

آپ نے بلا کم و کاست تمام واقعہ عرض کر دیا جسے سماعت فرمانے کے بعد حضورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجدِ نبوی میں تشریف لے آئے اور آکر ملاحظہ فرمایا کہ جناب علی کرّم اللہ وجہہٗ الکریم مسجد کے کچے فرش پر محوِ خواب ہیں اور آپ کی پشت مبارک سے کپڑا ہٹ جانے کی وجہ سے آپ کی کمر مبارک خاک آلود ہوگئی ہے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تاجدارِ اولیاء علیہ السلام کو اس شان بے نیازی سے ننگی زمین پر محوِ استراحت دیکھا تو پشتِ انور پر مٹی لگ جانے کی وجہ سے ارشاد فرمایا ! قُم یَا اَبَا تُراب یعنی اے مٹی کے باپ اُٹھئے حضور علیہ الصلوٰۃ ولاسلام کی کانوں میں رس گھولنے والی میٹھی میٹھی آواز کو سُنا تو جنابِ حیدرِ کرار علیہ السلام فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور آداب و تسلیماتِ شرعیہ بجالائے۔

تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو ساتھ لیا اور سیدہ

Marfat.com

فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے آئے اور ہر دو ذاتِ مبارکہ میں پیدا شدہ غلط فہمی کو دور فرما دیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس روز ملنے والا پیارا پیارا لقب جنابِ حیدر کرار شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو اس قدر پسند آیا کہ آپ نے اپنی کنیت ہی ابوتراب رکھ لی اور یہ کنیت آپ کو اپنے تمام اسماء والقابات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زیادہ عزیز ہوگئی اور آپ اس کنیت سے پکارے جانے پر بے حد خوشی اور مسرّت کا اظہار فرماتے۔

قارئین! یہاں خُود بھی غور فرما سکتے ہیں کہ بیوی سے ڈنڈے کھا کر نکلنے والا شوہر اسی مسجد میں جا کر چین کی نیند نہیں سو سکتا بلکہ ان کیفیات سے دوچار ہونے والے لوگ تو کئی کئی مہینے گھر کا راستہ تک نہیں دیکھتے۔

لہٰذا الزام تراشی اور بہتان بازی کرنے والے ان جہلا دسفہا کو حیاء سے کام لینا چاہیے جو علماء کا بہروپ بھر کر مسلمانوں کو گمراہ کر دینے کی کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں۔

متذکرہ بالا روایت ایک اور طریقہ سے بھی کتابوں میں مرقوم ہے اس روایت کے بیان کرنے سے پہلے قارئین کے سمجھنے کے لئے دوسری خاص بات یہ ہے کہ چونکہ شہزادیٔ کونین سلطانۂ عالم سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں اس لئے آپ کی طیب وطاہر اور مقدّس حیاتِ طیبہ بھی تمام جہانوں کی عورتوں کے لئے زندگی کے ہر نشیب و فراز کی طرف مکمل طور پر راہنمائی کرتی ہے آپ کا اُسوۂ حسنہ تمام عورتوں کے لئے بالعموم اور مسلمان خواتین کے لئے بالخصوص مشعلِ راہ بھی ہے اور نشانِ منزل بھی۔

Marfat.com

جس طرح تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہر شعبۂ حیات میں بالعموم اور ازدواجی طرزِ حیات میں بالخصوص مردوں کی راہنمائی کرتا ہے اِسی طرح امام الانبیاء کی بیٹی سیدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا اُسوہ کاملہ زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمان عورتوں کی خاص طور پر رہنمائی کرتا ہے۔

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی ازواجِ مطہرات سے اختلاف ہو جاتا تھا لیکن اُسے تشدد کا رنگ ہرگز ہرگز نہیں دیا جا سکتا عصمت مصطفیٰ انتہائی نازک ترین مقام ہے اور یہاں پر دل و نگاہ اور زبان و قلم کو پورے طور پر قابو میں رکھنے کی ضرورت ہے بعینہٖ عفّتِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بھی انتہائی نازک ترین مسئلہ ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں!

گناہ ہے جنبشِ نظر بھی

ہاں تو ہم بتا رہے تھے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا تقدّس اگرچہ حوروں سے بلند اور ملائکہ سے ارفع و اعلیٰ ہے تاہم آپ کی حیاتِ مقدسہ کا ہر پہلو اور ہر گوشہ دنیا بھر کی عورتوں کے لئے درسِ حیات اور مشعلِ راہ ہے آپ نے زندگی کے اس عجیب موڑ پر دُنیا کی عورتوں کو بتانا تھا کہ اگر شوہر سے اختلاف ہو جائے تو عورت کو کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

اَزواجِ مطہرات کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے مختلف پہلوؤں کو باپ نے مردوں کے سامنے پیش کیا اور شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے مختلف پہلوؤں کو عورتوں کے سامنے بیٹی نے پیش کیا۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ علی و فاطمہ کے جھگڑے کی نوعیت کیا تھی کیا آج کل کی طرح بیوی نے شوہر کو اور شوہر نے بیوی کو گالی گلوچ کیا یا ایک

Marfat.com

دوسرے کو مارا پیٹا یا ایک دوسرے کو طعنہ زنی کی۔

اِن سب مکروہات میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی نہ تو نئے کپڑے نہ ملنے پر جھگڑا ہوا تھا اور نہ ہی سامانِ تعیش میسّر نہ ہونے پر اختلاف تھا نہ تو جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کسی حکم کی نافرمانی کی تھی اور نہ ہی کسی گھریلو کام کاج میں کوتاہی کی تھی۔

اِن سب باتوں میں سے کوئی بھی بات بنائے اختلاف نہیں تھی جو کچھ ہوا سہوا تھا اور اِس میں بھی جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے عظمت و کردار اور احترامِ شوہر کے اُس عظیم مقام کی نشاندہی ہوتی ہے جسے حاصل کئے بغیر کوئی عورت بھی فلاح حاصل نہیں کر سکتی۔ اِس واقعہ کو فقیہہ و محدث اِمام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اِس طرح نقل فرماتے ہیں کہ

ایک روز سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں رونے کی وجہ سے آپ کی آنکھیں بوجھل تھیں اور چہرۂ انور کا رنگ بھی متغیر تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا اَے میری بیٹی! کیا بات ہے؟

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کیا کہ شب کو میں اور علی آپس میں خوش طبعی کی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک مجھ سے کوئی ایسی بات ہوگئی جو اُنہیں ناگوار گزری اور وہ ناراض ہو گئے اُنہیں ناخوش دیکھ کر مجھے بے حد ندامت ہوئی اور مجھ پر غم اور خدا کا خوف طاری ہو گیا پھر مَیں نے اُن سے کہا اے میرے حبیب مجھ سے راضی ہو جایئے اور اُن کے گرد میں

Marfat.com

نے سات بار طواف کیا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بیٹی مجھے اُس ذات کی قسم جس نے مجھے رسولِ برحق بنا کر مبعوث فرمایا اگر علی کو راضی کئے بغیر تو فوت ہو جاتی تو میں تجھ پر نماز نہ پڑھتا اے میری بیٹی شوہر کی خوشنودگی خدا کی خوشنودگی ہے اور شوہر کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے۔

وَرُوِیَ عَنْ سُلَیْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَیْہِ وَ مَعَتْ ضَیَاھَا التَغَیُّرُ لَوْنَھَا فَقَالَ مَالَکَ یَا بُنَیَّتِیْ

قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَلِیٍّ فِی الْبَارِحَۃِ مَزَاحٌ وَ نَشَاَ مِنَ الْکَلَامِ غَضَبٍ عَلٰی بِکَلِمَۃٍ فَخَرَجْتُ مَنْ فِیَ فَلَمَّا رَائَتُ اِنَّ عَلِیًّا غَضَبَ نَدَمْتُ وَ غَمَمْتُ فَقُلْتُ لَہٗ یَاحَبِیْبِیْ اِرْضِ عَنِّیْ وَطَفْتُ حَوْلَہٗ سَبْعِ مَرَّاتٍ حَتّٰی رَضِیَ عَنِّیْ وَضَحِکَ فِیْ وَجْھِیْ مَعَ الرِّضٰی وَ اَنَا خَالِفَۃٌ مِنْ رَّبِّیْ

فَقَالَ لَھَا النَّبِیُّ یَا بُنَیَّتِیْ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا اِنَّکِ لَوْ مَا تَتْ قَبْلَ اَنْ تَرْضَیْ عَلِیًّا لَمْ اُصَلِّ عَلَیْکَ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّتِیْ اَمَّا عَلِمْتِ اَنْ رِضَا الزَّوْجِ ھُوَ رَضَا اللّٰہِ وَغَضَبَ زَوْجِ ھُوَ غَضَبُ اللّٰہِ۔

(تنبیہ الغافلین ص ۹۷)

دیگر متعدد کُتب میں یہ واقعہ اس طرح بھی ہے کہ!

Marfat.com

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے دولت کدہ پر تشریف لائے اور آپ کو غم زدہ دیکھ کر پوچھا کہ بیٹی پریشانی کی کیا بات ہے ؟

جناب سیدہ نے عرض کیا کہ علی کسی بات پر ناراض ہو کر باہر تشریف لے گئے ہیں اور حسبِ معمول گھر میں قیلولہ نہیں فرمایا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ننگی زمین پر سوئے ہوئے ہیں اور پُشتِ انور سے چادر سرک جانے کی وجہ سے آپ کا جسمِ اطہر خاک آلود ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو مسکرا کر فرمایا قُم یا اَبا تُراب یعنی مٹی کے باپ اُٹھ یا یہ کہ مٹی والے اُٹھ۔

جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شیریں آواز سُنی تو فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے آپ انہیں ساتھ لے کر گھر تشریف لائے اور جنابِ سیدہ سے صُلح کروادی۔

یہ ہیں وہ روایات جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پر اور جناب سیدہ کا جناب علی پر غضب ناک ہونا اور آپس میں لڑنا جھگڑنا ثابت کیا جاتا ہے۔

حالانکہ اِن ہر دو روایات سے صرف اور صرف اِس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ خوش طبعی اور مزاح کی صورت میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے کوئی ایسی بات کہہ دی جسے جناب حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ الکریم نے سنجیدگی

Marfat.com

سے محسوس فرمالیا حالانکہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی لطیف ترین اور فی البدیہہ مزاح فرمایا کرتے تھے۔

بہر حال! اِس واقعہ سے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی غم میں ڈوبی ہوئی زندگی کا ایک رُخ یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ مسلسل عبادات وریاضاتِ شاقہ کے باوجود ازدواجی زندگی میں بھی آپ بھرپور کردار ادا فرماتی تھیں اور شوہرِ نامدار کی دِل بستگی اور خُوشی کا مکمل طور پر خیال رکھتی تھیں۔

اِس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نظر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مقام کیا تھا اور آپ کو اُن کی معمولی سی ناراضگی بھی کس قدر شاق گزری اور اپنی طرف سے ذرا سی ہو جانے والی بات پر بھی اس قدر ندامت اور غم ہوا کہ رو رو کر آپ کی آنکھیں تر ہو گئیں۔

اسے شوہر کے ساتھ والہانہ محبت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا آپ کا شوہر کو راضی کرنے کے لئے شوہر کے گرد طواف کرنا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کو بھی عبادت متصور کرتی تھیں اور یہ سب کچھ محض مسلمان عورتوں کی رہنمائی کے لئے تھا ورنہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے وہ الفاظ جن پر شیرِ خدا نے گرفت فرمائی ہرگز ایسے نہیں ہوں گے جن سے نزاع کی صُورت پیدا ہو جاتی اور اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو روایات میں ضرور اس کی نشاندہی کی ہوتی۔

اس واقعہ میں ایک طرف تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا عورتوں کی رہنمائی فرماتی ہیں کہ اگر کسی وجہ سے شوہر ناراض ہو جائے تو جب تک اسے راضی نہ کر لو چین سے نہ بیٹھو اور اسے راضی کرنے کے لئے اپنے جذبات پر

Marfat.com

پوری طرح قابو رکھتے ہوئے شوہر کے جذبات کا احترام کرو دوسری طرف جناب شیرِ خدا مردوں کی اس طرح رہنمائی فرماتے ہیں کہ

اگر تمہیں بیوی کی کوئی بات ناگوار گزرے تو دنگا فساد اور لڑائی جھگڑا نہ کرو بلکہ خاموشی سے اس وقت تک علیٰحدگی اختیار کرلو کہ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوجائے۔

اور پھر سب سے بڑی بات جو اس واقعہ کے ظہور میں آنے سے اُمّتِ مرحومہ کے سامنے آئی وہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ جب تک عورت پر اس کا شوہر ناراض رہتا ہے اُس وقت تک خدا بھی ناراض رہتا ہے اور جس عورت پر اُس کا شوہر خوش ہو اُس پر خدا بھی خوش رہتا ہے۔

بہرصورت اس تمام تر واقعہ میں ہرگز ہرگز ایسا کوئی پہلو نہیں جس سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ جنابِ سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا اور جنابِ شیرِ خدا علیہ السلام میں لڑائی جھگڑا ہوا تھا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس تو اس قدر بلند و بالا ہے کہ وہاں لڑائی جھگڑے کا تو تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا شاعرِ مشرق آپ کے ہی متعلق تو فرماتے ہیں۔

گم رضائش در رضائے شوہر ش

یعنی اُنہوں نے اپنی رضا کو اپنے شوہر کی رضا میں گم کر دیا تھا۔

شہزادوں کا جھگڑا

متعدد کتب میں یہ مشہور ترین واقعہ مرقوم ہے کہ شہزادیٔ مصطفیٰ

Marfat.com

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادے حسن و حسین رضی اللہ عنہما پانچ اور چار سال کی عمر کے تھے کہ ایک روز کسی بات پر ایک دوسرے سے جھگڑا کرنے لگے۔

جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے بچوں کی یہ حالت دیکھی تو آپ کانپ کر رہ گئیں بتول کی گود میں پلنے والے آپس میں جھگڑا کریں یہ ایک عجیب بات تھی۔

آپ نے دونوں شہزادوں کو پیار سے اپنے قریب بٹھا کر نصیحت آمیز انداز میں اس قدر خدا کا خوف دلایا اور جھگڑا کرنے والوں سے خدا کے ناراض ہو جانے کا اِس طرح اظہار فرمایا کہ دونوں شہزادے خدا کے خوف سے معافی مانگنے لگے چار پانچ سال کے بچوں کا یہ احساس کوئی عام واقعہ نہیں بلکہ یہ قطعی طور پر ایک غیر معمولی اور خاص بات ہے۔

اور یہ صرف زہرا سلام اللہ علیہا کی گود میں پلنے والوں کا ہی حق تھا اور اتنی چھوٹی عمر کے بچوں کو یہ احساس دلانا جناب بتول سلام اللہ علیہا ہی کا کام تھا اندازہ کریں کہ جو مقدّس ہستی اپنے بچوں کو آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے برداشت نہیں کر سکتی اور وہ خدا تعالیٰ کے خوف سے ان کو ڈراتی ہے وہ کیسے اپنے شوہر سے لڑائی جھگڑا کر سکتی ہے۔

پانچویں روایت کی وضاحت

یہ روایت متعدد کُتبِ احادیث میں اَلفاظ کے معمولی تغیر و تبدل سے موجود ہے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں

Marfat.com

جنابِ حیدرِ کرار علیہ السلام نے نکاح ثانی کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رسولِ خدا کی بیٹی پر دشمن خدا کی بیٹی سوت بن کر نہیں آسکتی۔

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ الَّذِی عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِی هَشَّامُ بْنُ صَغِيْرَةِ اِسْتَاْذِنُوْا اَخِیْ اَنْ يَّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِیُّ اِبْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اَذَّنَ ثُمَّ لَا اَذَّنَ اَلَا اَنْ يُّرِيْدَ اِبْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَيَنْكِحُ ابْنَتَهُمْ۔

(ابن ماجہ مسند احمد خصائص کبریٰ بخاری ترمذی مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات وغیرہ)

دوسری جگہ یہ روایت اس طرح ہے۔

عَنْ عَلِی بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ اَرَادَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ يَّخْطِبَ بِنْتُ اَبُوْجَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَاَحَدٌ بِتَزَوَّجَ ابْنَةُ عَدُوَّ اللّٰهِ عَلٰى ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ''

(المستدرک ج ۳ ص ۱۶۸) (خصائص کبریٰ ج ۳ ص ۲۵۵)

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۶۸۵ دیگر کتب احادیث مسند احمد بخاری ترمذی)

تیسری جگہ الفاظ ہیں کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ علی کا ارادہ یہ ہے اس لئے آپ میری مدد فرما کر علی کو اس سے باز رکھیں۔

جس روایت میں یہ جملے زائد ہیں اُس روایت کو بہت سے محدثین نے قبول کیا اور محض وہی روایات نقل کی ہیں جو اوپر بیان وہ چکی ہیں اس

Marfat.com

لئے ضروری نہیں کہ اِسی روایت پر مدارِ حقیقت رکھا جائے اور اس کو زیرِ بحث لایا جائے ایک طبقہ ان روایات کو محض اس لئے من گھڑت اور واہی قرار دیتا ہے کہ ان میں ذم علی کا پہلو نکلتا ہے جہاں تک روایات کے رجال پر تنقید و جَرح کا تعلق ہے اُس میں ہمارا موَقف وہی ہے جو ایک انصاف پسند محقق کا ہوتا ہے مگر انہیں خود ساختہ اور موضوع قرار دینا انصاف و دیانت کے خلاف ہے۔

ہاں اگر اِن میں تنقیصِ علی کا پہلو موجود ہوتا تو انہیں اس وجہ سے مسترد کیا جا سکتا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے فضائل و مناقب قرآن و حدیث سے منصوص ہیں اور تنقیصِ صحابہ کا قرآن و حدیث میں ہرگز جواز موجود نہیں۔

جہاں تک ہم نے روایات پُر غور و فکر کیا ہے اس میں تنقیصِ علی کا کوئی پہلو نظر نہیں آیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اِن میں جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی فضیلت و منقبت کا صاف صاف اظہار ہوتا ہے اس لئے روایات کے رجال مجروح بھی ہوئی تو فضائل میں آنے والی ضعیف روایات کو قبول کر لینے کے اصول کے مطابق اِن کو درست تسلیم کر لینے میں ہرگز تامل نہیں ہونا چاہیے۔

جو لوگ ان روایات کو ذم و تنقیصِ حیدر پر مبنی قرار دیتے ہیں اُن کا موَقف یہ ہے کہ جب اِسلام میں بیک وقت چار عورتوں سے نکاح جائز ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو نکاح ثانی سے کیسے روک سکتے تھے؟

Marfat.com

اور کیا رسولِ خدا کے لئے جائز تھا کہ جو چیز خدا نے علی کے لئے حلال کر دی وہ حرام کر دیتے اور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے شارعِ اسلام سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جو اَمر اُمت کے لئے جائز کر دیں وہ محض حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خاطر حرام کر دیں وغیرہ وغیرہ اور یہ بات وہ انتہائی غصہ کے عالم میں کہتے ہیں بلکہ اِن کے کہنے کا انداز بالکل ایسا ہوتا ہے جیسے وہ شانِ علی کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ جانتے ہیں اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دوسرے نکاح سے روکنا اِنتہائی شاق گزرا ہو ہمیں چونکہ مباحث میں اُلجھنا منظور نہیں اِس لئے اس واقعہ کا تجزیہ پیش خدمت ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ بنو ہشام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خِدمت میں آ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا نکاح کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا! اجازت نہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بنتِ ابوجہل سے شادی کرنے کا اِرادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ رسولِ خدا کی بیٹی پر دشمنِ خدا کی بیٹی سوت بن کر آئے۔

اِن ہر دو روایات میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ثابت کیا جا سکے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے خود ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہو اور نہ ہی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے براہ راست حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو ایسا کرنے سے منع

Marfat.com

فرمایا ہے بلکہ حقیقت صرف یہ ہے کہ ابوجہل کے قبیلہ والوں کا اپنا ذاتی خیال تھا کہ ایسا ہو جائے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے خیالات کی سختی سے تردید فرمادی۔ اِس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تنقیص کا کونسا پہلو ہے نہ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کے سامنے ایسی کسی خواہش کا اظہار کیا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمایا پھر خواہ مخواہ اسے اہانتِ حیدر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

اِس واقعہ میں قطعی طور پر واضح ترین جو چیز ثابت ہے وہ صرف یہ ہے کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پر سوت نہیں آسکتی اور یہ شان بنتِ رسول سیدہ معصومہ مخدومۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اور اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس بات کا مکمل اختیار ہے کہ جس کے لئے جو چاہیں خصوصیت مقرر فرمادیں اِس کے برعکس گمان کرنا مالک و مختارِ کائنات اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِختیارات کی نفی کرنے کے مترادف ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی اور دوسروں کو عطا فرمائی ہوئی خصوصیات کو اگر شمار کرنا شروع کردیں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے آپ کا یہ خاصہ تھا کہ ایک وقت میں چار سے زیادہ ازواج کو نکاح مبارک میں رکھ سکیں لیکن یہی بات دوسروں کے لئے قطعی ممنوع ہے۔

جنابِ حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم کو عطا فرمودہ بیسیوں خصوصیات ایسی ہیں جن میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا ہے مثلاً آپ کے دولت کدہ کا

Marfat.com

دروازہ مسجد میں کھلنا اور بغیر غسلِ جنابت آپ کا مسجد میں تشریف لے آنا وغیرہ وغیرہ۔

اِن خصوصیات کو توڑنے کے لئے اگر کوئی شخص یہ جواز پیدا کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا حق ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو غسلِ جنابت کئے بغیر مسجد میں آنے کی اجازت دے دیں جب کہ ایسی حالت میں مسجد میں آنا شرعاً ممنوع ہے تو ایسا سوچنے والے کو پاگل اور فاتر العقل کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۱۴۰ پر مولائے کائنات علیہ السلام کے نکاح ثانی نہ کرنے کی وجہ سیدہ کی شدید غیرت بیان کی گئی۔

فَمِنْهُ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَوْفًا عَلَيْهَا الشِدَّةُ غَيْرَتِهَا۔

بہر حال سیدہ طاہرہ مُطہرہ معصومہ مخدومہ جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا یہ خاصہ ہے کہ ان پر سوت نہ آئے اور اِس میں دُنیا کی کوئی عورت جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی شریک و سہیم نہیں۔

رسولِ غَیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذاتی تجربہ بھی تھا کہ اَزواجِ مطہرات کس کس طریقہ سے ایک دوسری کے ساتھ رشک و اِختلاف رکھتی تھیں ایسی صورت میں جب کہ آپ کو اپنے تمام اہلِ بیت سے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ خصوصی اور اَخص الخاص محبّت تھی اُن کی تکلیف کا سامان پیدا کرنے کی کیسے اجازت مرحمت فرماتے۔

اِن واقعات میں جنابِ شیرِ خدا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کی [illegible]

Marfat.com

مذمت کا ہرگز کوئی پہلو نہیں بلکہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے جو جنابِ حیدر کرار علیہ السلام کے لئے باعثِ فخر ہے اس لئے اِن روایات کو باجود رجال کی معمولی جھول کے تسلیم کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں۔

اور ان کا نکار براہِ راست سرورِ کائنات نبی المختار حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اختیاراتِ عالیہ کا انکار کرنے کے مترادف ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا نکاحِ مبارک خدا تعالیٰ نے عرش مُعلیٰ پر بھی پڑھوایا تھا پھر اِس مقدس جوڑے کی زندگی میں دوسرا کون حائل ہوسکتا تھا۔

اِن روایات میں بھی ایسی کوئی بات نہیں کہ مولائے کائنات سیدنا حیدرِ کرار علیہ السلام نے بنفسہٖ نکاحِ ثانی کی خواہش کا اظہار فرمایا ہو۔اس لئے یہ ذم علی نہیں شانِ فاطمہ ہے اور شانِ فاطمہ درحقیقت شانِ علی ہے اس لئے کہ سیدہ فاطمۃ سلام اللہ علیہا کا اعزاز اِعزازِ علی علیہ السلام ہے۔

اور علی علیہ السلام کا ہر اعزاز اعزازِ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ہر عظمت! عظمتِ علی علیہ السلام ہے۔

علی علیہ السلام کی ہر عظمت عظمتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے۔

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سخاوت سخاوتِ علی علیہ السلام اور علی علیہ السلام کی سخاوت سخاوتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہے دونوں ہی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہیں۔

Marfat.com

دونوں ہی مقدّس اور معظّم ہیں۔
دونوں ہی ارفع واعلیٰ ہیں۔
دونوں ہی بے مثال و بے نظیر ہیں۔

اگر علی نہ ہوتے

روایات میں آتا ہے کہ اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نہ ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا کوئی کفو ہی نہ تھا اسی طرح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بھی کوئی جوڑ نہ تھا۔

Marfat.com

چھٹی روایت مسئلہ فِدک

اِس مسئلہ کو گورکھ دھندوں کا پہاڑ اور اُلجھنوں کا سمندر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا ہم نے چاہا تھا کہ اِس زبردست نزاع کا کوئی قابلِ قبول حل تلاش کیا جائے اور پھر اَحقاقِ حق کے لئے مدتوں تحقیق کے دشتِ غیر ذی زرع میں ٹھوکریں کھانے کے بعد جب مسئلہ پایۂ تکمیل تک پہنچا تو طبعی ذوق نے گوارہ نہ کیا کہ اِس خشک بحث کو اِس کتاب میں شامل کیا جائے حالانکہ طباعتِ کتاب بھی محض اس مسئلہ کے حل کے لئے کئی ماہ تک التواء میں پڑی رہی۔

اُمید ہے کہ اگر سلیم الفطرت اور انصاف پسند حضرات تعصّب و شدائد کے اُلجھن کدہ سے ذرا دُور ہٹ کر اِسے سمجھنے کوشش کریں گے تو اصل حقیقت کو معلوم کر لینا دُشوار نہیں ہوگا۔

روایات کے پلندوں کے پیشِ نظر اِس بات سے انکار کی کوئی وجہ نہیں کہ جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ باغ طلب فرمایا جس کی آمدنی کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اہل وعیال کے لئے مخصوص فرما رکھا تھا۔

اور ان روایات کے مطابق یہ بھی حقیقت ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم [illegible] کے پیشِ نظر وہ باغ یا اُس کی آمدنی دینے سے انکار کر دیا اور

Marfat.com

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اظہارِ ناراضگی فرما کر واپس تشریف لے آئیں۔

اَب اِس مُعاملہ کو یہاں تک ہی رکھا جاتا اور اِن روایات کی حقیقت اِنصاف و دیانت سے تلاش کی جاتی تو یہ قطعی طور پر ایسا مسئلہ نہیں جو اِس عظیم نزاع کا باعث بنتا لیکن ہوا یہ کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی وکالت کرتے کرتے اس قدر تجاوز کر لیا گیا کہ ایسی کوئی صورت باقی نہ رہی جو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مُنفرد کردار و سیرت کو نمایاں رہنے دیتی۔

بچپن سے لے کر اِس واقعہ کے ظہور سے پہلے تک جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ میں ہمیں قربانیاں ہی قربانیاں نظر آتی ہیں ایثار ہی ایثار نظر آتا ہے اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دُنیا کی ہر راحت اور ہر نعمت سے دانستہ طور پر انقطاع کر رکھا تھا۔

چنانچہ آپ کو اِس باغ کی آمدنی کا جو بھی حصّہ دستیاب ہوتا تھا اُس کا زیادہ تر حصہ غرباء و مساکین و فقراء و سائلین و حاجت مندوں اور بے نواؤں کے کام ہی آتا اور آپ کے دولت کدہ پر ہمیشہ فقر و فاقہ کا راج رہتا آپ کے گھر میں جو چیز بھی آتی تھی وہ سائلوں کی جھولی میں چلی جاتی تھی۔ اپنے لئے تو ایک چکی تھی جسے شہزادیٔ کونین کے زخمی ہاتھ چلاتے چلاتے اور زخمی ہو جاتے اور جب کبھی آپ عبادت میں مصروف ہوتیں تو یہ خدمت فرشتے سرانجام دے دیا کرتے۔

بہر صورت عرض یہ کرنا تھا کہ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی حیات مقدسہ کے تقریباً بیس سال کا خاکہ کچھ اور ہے اور اِن چھ ماہ کی تصویر کچھ اور ہے اِن چھ مہینوں کے جو حالات بتائے جاتے ہیں اُن سے تو جنابِ سیدہ

Marfat.com

سلام اللہ علیہا کا نصب العین فناء ہو کر رہ جاتا ہے۔

محبّت ومودّت اور حمایت ونُصرت کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ آپ کے کردار کی عظمتوں کو ہی پامال کر کے رکھ دیا جائے ہمیں تو حیرت ہے کہ محبانِ اہلِ بیت پر یہ حقیقت کیوں نہ منکشف ہوسکی کہ محبّت کا یہ پہلو جناب سیدہ مخدومہ سلام اللہ علیہا کے کردار کو ہی مجروح کر رہا ہے۔

آپ اندازہ فرمائیں کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی طرف منسوب شدہ سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے خطبات اُس زہرا سلام اللہ علیہا کے مقدس کردار کی عکاسی کرتے ہیں جس زہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے بچوں کو ننگی زمین پر لٹا دیا اور اُن کا بستر مبارک سائل کو عطا فرما دیا؟ جناب سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کے فقر واستغنا کا تو یہ عالم ہے کہ لوگوں کی طرف سے پیش کئے گئے قیمتی تحائف فقیروں کو دے دیئے اور اپنے اوپر اونٹ کے بالوں کا پھٹا ہوا کمبل اوڑھے رکھا۔

ہمیں یہاں اُن کے کردار کی عکاسی کی ضرورت نہیں جنہیں زبردستی غاصب قرار دیا جاتا ہے ہمیں تو صرف یہ عرض کرنا ہے کہ مسئلہ فدک میں مخدومۂ کائنات سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو اِس طرح ملوّث کرنا آپ کے کردارِ مقدّس کو داغدار کرنے کے مترادف ہے یا نہیں؟ یہ کیا بات ہوئی کہ ایک طرف تو یہ عقیدہ رکھا جائے کہ آپ کے قبضۂ قدرت میں اَرض وسماء کے خزانے تھے اور دوسری طرف یہ ثابت کیا جائے کہ آپ چھ ماہ تک غاصبانِ فِدک کے خلاف تقریریں کرتی رہیں۔

دیکھنا یہ ہے اِن چھ ماہ جنہیں آپ صرف اَڑھائی مہینے بتاتے ہیں

Marfat.com

سے پہلے جو آپ کے خطبات تھے وہ کہاں ہیں کیا آپ اِس سے پہلے عورتوں کو پند ونصائح نہیں فرمایا کرتی تھیں ؟

اگر جواب اَثبات میں ہے تو پھر خود ہی سوچئے کہ وہ کیوں نہ جمع کئے گئے جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں بحث کرنا ہمارا مقصود نہیں۔ روایات کی صحت الگ ہو چکی ہے یہاں تو صرف ناموسِ زہرا سلام اللہ علیہا کے تحفّظ کے لئے چند ایسی گزارشات پیش کی جا رہی ہیں جنہیں عقلِ انسانی آسانی سے تسلیم کر لے ہم یہاں کسی دوسرے کی حمایت میں نہیں بلکہ جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے کردارِ عالیہ کو خلط مَلط ہونے سے بچانے کے لئے یہ مختصر عقلی استدلال پیش کر رہے ہیں۔

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مِری بات

اَب آپ تھوڑی سی توجہ اِس جانب بھی مبذول فرمائیں مسلّمہ روایات کے مطابق جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ کی جدائی میں زندگی کے آخری سانس تک اِس قدر روتی تڑپتی اور فریاد وفغاں کرتی رہی ہیں کہ اہلِ مدینہ جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی خدمت میں معروض ہونے لگے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے فرما دیں کہ وہ یا تو دن کے وقت آہ وزاری کر لیا کریں یا رات کے وقت نالہ وفریاد کر لیا کریں۔

اِن کی آٹھوں پہر کی فریاد وفغاں نے تو ہمارا چین وقرار چھین لیا ہے آپ کے آلام وغم اور تکالیف ومصائب کے یہ واقعات اِس کتاب کے آخر پر ہم نے بھی دَرج کئے ہیں اِن حالات کی روشنی میں یہ کس طرح باور کیا

Marfat.com

جاسکتا ہے کہ آپ ہمہ وقت غاصبوں کا ذکر کر کے باغِ فدک کے نہ ملنے کی پریشانی کا اِظہار فرمایا کرتی تھیں۔

دونوں میں سے ایک ہی بات تسلیم کی جاسکتی ہے یا تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا شب و روز اپنے والدِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں تڑپا کرتی تھیں اور یا پھر آپ کو باغِ فدک کی آمدنی کا نہ ملنے والا حصّہ خون کے آنسو رُلایا کرتا تھا کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے حقیقت یہی ہے کہ جناب طاہرہ سیدہ سلام اللہ علیہا باغ کے غم میں نہیں اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں تڑپا کرتی تھیں۔

باپ کی جدائی میں فِدک وغیرہ آپ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ آپ کو اپنے اُس باپ کے بچھڑنے کا غم تھا جس کی جدائی کے غم میں دوسروں نے جانیں دے دی تھیں اور جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا تو اُن کی اپنی بیٹی تھیں اور بیٹی بھی وہ جس کو ملے بغیر نہ باپ کو چین آتا تھا اور نہ باپ سے ملے بغیر بیٹی کو اطمینان ملتا تھا۔

یہ وہ مقدّس باپ بیٹی تھے جن کے جسم دو تھے مگر روح ایک تھی۔
دل ایک تھا خیال ایک تھا۔
تصوّر ایک تھا کردار ایک تھا۔
رفتار ایک تھی قالب دو تھے مگر جان ایک تھی۔

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چھ ماہ تک اس لئے فریاد کرتیں رہیں کہ اُن کی روح بچھڑ چکی تھی اُن کی راحتوں کا جہان پردہ میں چلا گیا تھا اُن کی زندگی علیٰحدہ

Marfat.com

ہو چکی تھی۔

باغِ فدک جیسی چیزیں وہ پہلے ہی سے نچھاور کر دیا کرتی تھیں فدک تو اُن کی خیرات کے سامنے ایک کھجور کی حیثیت بھی نہیں رکھتا پھر وہ فدک کے لئے کیوں اشکباری کرتیں۔ اُن کے پاس دُنیاوی چیزوں کا غم کرنے کے لئے وقت ہی کب تھا۔ اُن کے تو باپ کے فراق میں بہنے والے آنسو ہی نہیں تھمتے تھے پھر دوسری چیزوں کے غم میں کیا رونا تھا دل تو باپ کے غم میں پاش پاش تھا دوسرے غموں کے لئے جگہ کہاں تھی کہاں کے وعظ کہاں کی خطابت وہاں تو یا اشکوں کی برسات ہے یا غش پہ غش آ رہے ہیں۔

یا مزارِ رسول ہے یا حجرۂ بتول کبھی باپ کے مزارِ اَقدس پر روتے روتے اور چیختے چیختے غش آ جاتا ہے اور کبھی گھر میں تڑپتے تڑپتے بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ وضو کرتے کرتے بھی چہرہ اَشکوں سے تر ہو جاتا اور قیام و رکوع و سجود میں بھی اَشک باری ہو رہی ہے۔ سیدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے اِن حالات کے پیشِ نظر آپ کے ساتھ دُنیوی اَشیاء کے غم کو منسوب کرنا تعجب خیز اور تحیر انگیز ہی نہیں سخت ناانصافی ہے۔

آپ کی حیاتِ مقدسہ کو دُنیاوی چیزوں کی خواہش کی آلائشوں سے پاک ہی رہنے دیا جائے تو بہتر ہے آپ کی حقیقت میں شان بھی یہی ہے اور آپ کا اِسم گرامی بھی اِس کا غماز ہے کہ آپ نے دُنیا کی ہر چیز سے انقطاع کر رکھا تھا۔

اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے دِل میں جو باپ کے بچھڑنے کا صدمہ تھا اُسے باغ کا صدمہ قرار دینا

Marfat.com

سلام اللہ علیہا کی باپ سے والہانہ محبت کا اِنکار کرنے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے باغ کا غم باپ کے غم میں حائل ہو جانا خلاف واقعہ بھی ہے اور خلافِ عقل بھی اس لئے آخری التماس یہ ہے کہ روایات کے دُھندلکوں میں حقیقت کی کرن تلاش کرنے کی کوشش کریں اور اِس انداز سے سوچیں جس سے جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے سیرت و کردار و سخاوت و ایثار اور عظمت و رفعت کا کوئی پہلو بھی متاثر نہ ہو۔

Marfat.com

ساتویں روایت

سیّدہ کے آنسو

یہ روایت مشہور ترین کتب میں اِس طرح ہے کہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی رُخصتی کے بعد جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو مدینہ کی عورتوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے گھر کی غربت اور افلاس کا طعنہ دیا جس کی وجہ سے آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کیا تم خوش نہیں ہو کہ تمہارا شوہر دُنیا و آخرت کا سردار ہے۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو یہ فرمانا ہے کہ تمہارا شوہر دنیا و آخرت کا سردار ہے تو یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس سے انکار کی کوئی وجہ نہیں اور یہ دیگر متعدد روایات سے بھی ثابت ہے بلکہ آپ نے اپنی بیٹی کو یہ بھی فرمایا تھا کہ بیٹی میں نے تُمہارا نِکاح اپنے خاندان کے سب سے بہتر شخص کے ساتھ کیا ہے۔

یَا فَاطِمَۃُ اِنِّیْ مَا اَلَیْتُ اَنْ اَنْکَحْتُکِ خَیْرَ اَھْلِیْ

(دیگر کتب سیر متفقہ علیہ)

اور یہ بھی فرمایا کہ بیٹی واللہ میں سچ کہتا ہوں کہ تیرا شوہر صحابہ کرام میں اِسلام کی رو سے سب سے مقدم ہے اور از روئے علم سب سے اکرم ہے

Marfat.com

اوراَزروئے حِلم سب سے اعظم ہے۔

سوگند بخدا کہ ترا راست میگویم کہ شوہر تو مقدم اصحاب ازروئے سلم و اکرم ایشاں است ازروئے علم واعظم ایشاں است ازروئے حلم

(معارج النبوت ۱۴۔۴)

اور نصیحت فرمائی کہ بیٹی خدا تعالیٰ نے دو شخصوں کو اہلِ بیت سے پسند فرمایا ہے ایک تیرے باپ کو اور ایک تیرے شوہر کو تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اپنے شوہر کو راضی رکھے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔

اے دخترک مَن خدائے تعالیٰ از اہلِ بیت دو کس را اِختیار کرد یکے پدرِ تو و دیگر شوہر تو زیں ہا کہ اُو نوازی و فرمان برداری اُو نمائی۔

(معارج النبوت ج ۴ ص ۱۴)

اور یہ بھی فرمایا کہ بیٹی علی سے کسی چیز کا

سوال کر کے اس کو پریشان نہ کرنا۔

یہ سب فرامین رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر معتبر کتب میں بھی موجود ہیں اور اِن میں شک وتردد کا کوئی جواز نہیں۔

رہا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رونا تو یہ بھی قطعی طور پر درست ہے مگر وہ رونا کس لئے تھا اس میں اختلاف ہے اگر کہا جائے کہ رُخصتی کے بعد پہلی بار باپ کی اپنے شوہر کے گھر تشریف آوری پر بیٹی کے جَذبات آنسو بن کر بہہ نکلے تو یہ ایک واقعاتی چیز ہے اور ایسا اب بھی ہوتا ہے۔

بیٹی کے ایسے وقت کے آنسوؤں کی کیفیت کا اندازہ تو نہیں کیا جا سکتا

Marfat.com

بہر حال ایسا ہوتا ضرور ہے اور جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے آنسو بھی اِسی نوعیت کے حامل تھے اُسی روز تو باپ کا آنگن چھوڑ کر شوہر کے گھر تشریف لائیں تھیں پھر آنسو کیسے نہ آتے جب کہ ماں کی طرف سے سینے پر داغِ یتیمی بھی اَیسے وقت میں مزید نمایاں ہو چکا تھا۔

بہر حال بتانا یہ تھا کہ روایت کو یوں ڈھال لینا کہ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو حیدرِ کرار علیہ السلام کے گھر کے افلاس اور غربت پر رونا آیا تھا جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا پر بہتانِ عظیم ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنی بیٹی کی تربیت ہی ایسی کر رکھی تھی کہ دنیاوی سامان کی خواہش پیدا ہونے کا اِمکان ہی ختم ہو چکا تھا۔

اور پھر ذاتی طور پر جنابِ سیدہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کو فقر و درویشی کا وہ مقام تفویض ہو چکا تھا جس میں دُنیا کی کوئی ہستی بھی آپ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ ہی تو فقر کے سب سے اونچے مقام پر فائز ہیں گویا فقر و درویشی کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوتی ہے ایسی صورت میں یہ گمان رکھنا کہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا مولا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے خالی گھر کو دیکھ کر رونے لگی تھیں نا درست اور دیوانگی ہے اور ہمارے دعویٰ کے لئے یہ برہانِ عظیم بھی موجود ہے کہ

جناب سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے گھر کی حالت پہلے ہی سے معلوم تھی آپ جانتی تھیں کہ علی علیہ السلام لوگوں کے اونٹ چرانے اور باغات کو پانی دینے کی مزدوری سے اپنا گزارہ کرتے

Marfat.com

ہیں آپ کو معلوم تھا کہ علی علیہ السلام نے اپنی زرہ فروخت کر کے اُن کا مہر ادا کیا ہے۔

علی علیہ السلام سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے پرائے نہیں تھے اُنہوں نے ان کے باپ کے گھر میں ہی پرورش پائی تھی اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تاجدارِ عرب وعجم حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں بھی تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا فقر و درویشی کی ہی زندگی بسر کر رہی تھیں وہاں بھی تو کئی کئی وقت کا فاقہ رہتا تھا وہاں سے بھی تو جنابِ سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کو معمولی برتن اور چند کپڑے جہیز کی صورت میں ملے تھے اگر باپ کے گھر میں مزید سامان ہوتا تو آپ بیٹی کو ضرور عطا فرماتے بیٹی سے زیادہ آپ کو کون پیارا تھا۔

یہ بات الگ ہے کہ اگر آپؐ مزید سامان فراہم کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے آپ تو پوری اَرض وسماوات کے مالک ومختار تھے آپ کو کس بات کی کمی تھی مگر آپ نے تو اپنے گھر میں نہ دنیاوی سامان جمع ہونے دیا اور نہ ہی آپ نے اپنی بیٹی کے لئے ایسا پسند فرمایا۔

بہر صورت صاف صاف اور واضح ترین بات یہی ہے کہ جناب سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے آنسو جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کے افلاس کی وجہ سے نہیں تھے بلکہ باپ کو شوہر کے گھر میں پہلی بار دیکھ کر شدت جذبات سے آپ کے آنسو بہہ نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تسلی آمیز انداز میں فرمایا کہ بیٹی باپ کا گھر بچھڑنے کا غم نہ کرو میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے خاندان میں سب سے بہتر شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

Marfat.com

کچھ انہی واقعات کے بارے میں

ان چند نزاعی واقعات کا ہم نے پوری دیانت داری اور نہایت ایمانداری سے منصفانہ تجزیہ ہدیہ قارئین کر دیا ہے اور باقی معاملہ خدا تعالیٰ عزوجل کے سپرد کر دیا ہے وہ جسے چاہے ہدایت عطا فرمائے اور جسے چاہے گمراہوں کے زمرہ میں شامل فرمائے۔

بلکہ میں تو اپنے لئے بھی دعا کرتا ہوں کہ ان نازک ترین مسائل کے اظہار کی حقیقت میں اگر مجھ سے نادانستہ اور سہواً کوئی لغزش ہو گئی ہو تو خداوندِ قدوس اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی ذرّیتِ طاہرہ کے صدقے سے مجھے معاف فرمائے تاہم میں نے ہرگز ہرگز کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ اپنا مسلک زبردستی کسی دوسرے پر ٹھونسنے کا اقدام کیا جائے۔

جو کچھ بھی عرض کیا گیا ہے محض توفیقِ الٰہی اور التفاتِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے صدقے سے ہے ان چند وضاحتی سطور کے بعد ہم پھر اپنے موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی مقدس زندگی کے دیگر کئی ایک پہلو آپ کے سامنے لاتے ہیں۔

Marfat.com

ہمسایوں سے حسنِ سلوک

شہزادی رسول مخدومہ کائنات سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی بے مثال سخاوت کے واقعات آپ متعدد مقامات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں آپ کی حیاتِ طیبہ اور مقدس زندگی کے کسی بھی گوشہ کو سامنے لایا جائے آپ کو عظمتِ انسانیت کی مکمل ترین درخشاں اور جامع تصویر نظر آئے گی۔

حقوق العباد کے فرائض میں حقِ ہمسائیگی قرآن وحدیث کی روشنی میں بھی اہم ترین فریضہ قرار پاتا ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں بھی جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو جو مقام حاصل ہے وہ شائد ہی دُنیا کی کسی دوسری ہستی کو نصیب ہو۔

جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے معمول مبارک میں شامل تھا کہ دروازے پر آئے ہوئے فقیروں اور سائلوں کی جھولیاں بھرنے کے بعد جو کھانا وغیرہ بھی آپ کے پاس بچتا اُس کا اکثر حصہ آپ ہمسایوں کے گھروں میں بھیج دیتیں یہ ایک روز کی بات نہیں بلکہ آپ کا معمولِ زندگی تھا جو آخر وقت تک قائم رہا۔

ایک بار آپ کی ہمسایہ عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اُس کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ تھا اور اس بچے کے جسم پر جو قمیص تھی اُسے سوائے چیتھڑوں کے اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

بنتِ رسول سلام اللہ علیہا نے ہمسایہ عورت کے بچے کا پھٹا ہوا لباس

Marfat.com

دیکھا تو آپ پریشان ہوگئیں اِسی اثنا میں اس عورت نے سوال کر دیا کہ اگر آپ کے بچوں کی کوئی اتری ہوئی قمیص ہو تو میرے بچے کے لئے عطا فرما دیں۔

شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا کا دل تو پہلے ہی سے بھر آیا تھا آپ نے سوئے ہوئے شہزادوں کو بیدار کیا اور جنابِ حسن علیہ السلام کی قمیض اُتار کر اس عورت کو عطا فرما دی اور اپنے بچے کو اُتری ہوئی پھٹی پرانی قمیص دھو کر پہنا دی قارئین خود ہی اندازہ فرمائیں کہ اس سخاوت وجذبہ ایثار اور ذوقِ عطا کا کونسا مقام متعین کیا جا سکتا ہے۔

(ماخوذ کتاب الفضائل فارسی ص ۱۱۴)

تذکرۃ الواعظین میں ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے اس عورت کے ننگے بچے کو جو قمیص عطا فرمائی تھی وہ موٹے کپڑے کی قمیص عطا فرمائی تھی وہ موٹے کپڑے کی قمیص حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاص طور پر اپنے لختِ جگر جناب امامِ حسن علیہ السلام کے لئے لائے تھے اور اُسی روز عصر کے وقت جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے اُسے خیرات کر دیا۔

اور اسی کتاب میں روایت کا مزید حصہ یہ ہے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اِس خیرات کا صلہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کی طرف سے اُسی وقت مل گیا اور جناب امام حسن علیہ السلام کے لئے جنت کی قمیص لے کر جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے۔

وَرُوِیَ غَسَّانُ بِنْ عِمْرَان اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا وُلِدَتِ الْفَاطِمَۃُ

Marfat.com

بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَسَنَ تَرْبِيَّهِ بِالْمُحَبَّةِ وَ تَرْضِعُهٗ بِالشَّفَقَةِ فَجَاءَ اِلَيْهَا مُحَمَّدٌ عصَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ قَمِيْصٌ بِالثَّوْبِ الْغَلِيْظَةِ فَكَسِیَ حَسَنًا فَاِ ذَا جَآءَ وَقْتُ الْعَصْرِ اَتَتْ اِلٰی فَاطِمَةَ اِمْرَاَةٌ سَآئِلَةٌ جَارَهَاوَوَلَدُهَاعُرْيَانُ وَقَالَتْ يَافَاطِمَةُ اَعْطِيْنِی لَوَلَدِیْ شَيْأً مِنَ الثِّيَابِ الْخَرَقَةِ كَسِیَ سُوْهُ فَاَعْتَهَا الْفَاطِمَةُ قَمِيْصًا لِوَلَدِهَا فَاَخَذَتِ الْمَرْاَةُ وَذَهَبَتْ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ قَمِيْصًا مِنَ الْجَنَّةِ اِلٰی فَاطِمَةَ فَدَخَلَتْ فِیْ عُنُقِ وَلَدِهَا فَكَانَ كُلَّمَا طَالَ الْحَسَنُ وَكَبَّرَ يَطُوْلُ الْقَمِيْصُ وَيُكَبِّرُ وَلَا يَنْقَطِعُ وَلَا يَحْتَاجُ اِلٰی اَنْ يَّغْسِلَ وَكَسَادُ ذَالِكَ الْقَمِيْصُ بِمُدَّةٍ فَاِ ذَا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ اِلَيْهِ ..

(تذکرہ الواعظین لاعلامہ محمد جعفر رحمۃ اللہ علیہ باب ۶۴ ص ۱۷۵)

اور جنت کے اُس کرتے مبارک کی خوبی یہ تھی کہ جیسے جیسے سیدنا امام حسن علیہ السلام کا عمر کے مطابق قد بڑھتا جاتا اُسی قدر کرتا بھی لمبا ہوتا حتیٰ کہ یہ کرتا مبارک بھی بنت رسول سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا نے عَبد اللہ بِن جعفر بن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت پر اُنہیں عطا کر دیا تھا اور یہ آپ کے ایثار اور قربانی کی دوسری عظیم مثال ہے کہ حق ہمسائیگی ادا کرنے کے بعد یُوں صِلہ رحمی ادا فرما دیا کہ اپنے بچے کے لئے جنت الفردوس سے آنے والی قمیض اپنے ایک قریبی کو عطا فرما دی عبادت اِس کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

اَطاعت اس کو کہتے ہیں

معتبر کُتب میں آتا ہے کہ ایک دفعہ تاجدارِ مدینہ کی مقدس صاحبزادی جنت الفردوس کی تمام عورتوں کی سردار بانوئے تاجدارِ ہل اتیٰ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بیمار ہوگئیں لیکن دورانِ علالت بھی آپ تمام رات مصروفِ عبادت رہیں مولائے کائنات شیرِ خدا حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جب صبح کی نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں تشریف لے گئے تو آپ بھی فجر کی نماز کی ادائیگی کے لئے والدِ محترم کی طرف سے عطا فرمودہ مقدس جانماز پر کھڑی ہوگئیں۔

مولائے کائنات شیرِ خدا حیدرِ کرار امیر المومنین خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت بتول سلام اللہ علیہا کے پاس گھر میں تشریف لائے تو آپ اس وقت چکی پیس رہی تھیں۔

جنابِ حیدر کرار علیہ السلام نے آپ کی بیماری میں عبادت و ریاضت اور محنت و مشقت کا یہ عالم دیکھا تو فرمایا یا بنتِ رسول آپ اِتنی محنت نہ فرمایا کریں بلکہ تھوڑی دیر آرام فرمالیں تا کہ زیادہ مشقت سے تکلیف زیادہ نہ ہوجائے،

تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی نے فرمایا اے تاجدارِ ھل اتیٰ خداوندِ قدوس کی عبادت اور آپ کی اَطاعت ہی تو مرض کا بہترین علاج ہے اگر ان دونوں میں سے کوئی چیز میری موت کا باعث بن جائے تو اس سے بڑھ کر میری خوش نصیبی اور کیا ہوسکتی ہے سبحان اللہ اس کو کہتے ہیں عبادت رب ستار اور اطاعتِ شوہرِ نامدار۔

(ماخوذ کتاب الفضائل فارسی ص ۱۴۷ صحابیات وصالحات ص ۱۲۱)

Marfat.com

فقر ہے بے نیازی

آپ کی علالت کا ایک اور واقعہ کتب سیر میں مرقوم ہے کہ آپ بیمار ہوئیں تو تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسبِ معمول آپ سے ملاقات اور تیمارداری کو آپ تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ایک ضعیف العمر صحابی حضرت عمران بن حصین بھی تھے چنانچہ آپ نے اپنی صاحبزادی مکرمہ کے دروازہ پر دستک دے کر فرمایا ہمارے ساتھ ایک بوڑھا صحابی بھی ہے اس لئے آنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا بستر علالت پر تشریف فرما تھیں آپ نے فرمایا ابا جان میرے پاس تو ایک ہی عبا ہے اِس لئے میں دروازے تک نہیں پہنچ سکتی تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کے فقر و استغنا کا یہ عالم دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے پھر آپ نے اپنی ردائے مبارک اندر پھینکی جسے مکمل طور پر زیبِ تن فرمانے کے بعد شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے دروازہ کھول کر والدِ مکرم کا استقبال کیا۔

(صحابیات ص ۱۱۱۵)(معمولی تغیرے حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۳)

دعائے فاطمہ علیہا السلام

جنابِ سیدہ طاہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی شان و عظمت تو وہ بحرِ ناپیدا کنار ہے کہ نہ جس کا کنارا ہے نہ ہی اس کا حصر و احاطہ کیا جا سکتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ اُس نے اپنے محبوب کی بیٹی کو کن اجزائے قُدسیہ سے تخلیق فرمایا ہوگا

Marfat.com

کُتبِ اَحادیث میں آپ کی بے شمار ایسی دعائیں مرقوم ہیں جو آپ کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقتاً فوقتاً تعلیم فرمائیں بِلا شک وریب آپ کی ہر دعا مستجاب اور بابِ اجابت تک پہنچ کر مَقصد برآری کے لئے حجت ہے جیسا کہ آپ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شان وعظمت ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

دَرج ذیل دُعائے فاطمہ جو اکثر آپ بارگاہِ صمدیت میں کیا کرتی تھیں تمام مصائب وآلام سے محفوظ رہنے کے لئے تیر بہدف ہونے کی حیثیت رکھتی ہیں ہمیں یقین ہے کہ مردوں کے عِلاوہ ہماری مائیں اور بہنیں بھی اِدھر اُدھر کے ٹوٹے ٹوٹکے چھوڑ کر سچے دل سے اور پورے یقین واعتماد سے اور حضورِ قلب سے سربسجود ہو کر اس دعائے فاطمہ کو بارگاہِ خداوندی میں نہایت عجز وانکساری سے پیش کریں تو یقیناً یقیناً انہیں ہر غم اور مصیبت سے نجات مل سکتی ہے۔

خواہ بیماری کی مصیبت ہو یا قرض کی اولاد کی محرومی ہو یا کوئی اور تکلیف اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب کی تقدس مآب شہزادی طیبہ طاہرہ مطہرہ معظمہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے صدقہ سے تمام مصائب کو دور فرما کر دونوں جہان کی راحتیں عطا فرمائے گا۔

اَللّٰھُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ رَبُّنَا وَرَبُّ کُلُّ شَیْءٍ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃَ وَ اِنْجِیْلَ وَالزَّبُوْرَ وَالْفُرْ قَانَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخَذَ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ ظَاہِرٌ فَلَیْسَ قَبْلَکَ

Marfat.com

شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدِّیْنِ وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ..

(مسلم شریف وغیرہ نزہۃ المجالس ص ۱۳۴)

اگر چہ جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی اور بھی بے شمار دعائیں ہیں تاہم یہ دعا مختصر اور جامع ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کے ہاں بھی مجرب ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مقامِ ولایت پر فائز المرام فرمایا ہے۔

اولیائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ دُعا لازماً شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہے بشرطیکہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے گہری موڈت اور اِنتہائی عقیدت ہو۔

Marfat.com

سیّدہ اور آپ کے بیٹے

ہم گزشتہ اوراق میں متعدد ایسے واقعات واحادیث مصطفیٰ بیان کر آئے ہیں جن میں جنابِ سیدۃ النساء العالمین جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کے بیٹوں کے ساتھ تاجدارِ دو عالم حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اَخص الخالص محبت کا نمایاں طور پر اظہار ہوتا ہے اِس مقام پر ہم چند ایسے واقعات درج کرتے ہیں جن سے تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی بیٹی اور بیٹی کے بیٹوں سے والہانہ محبت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

پیغامِ شہادتِ حسین

مُعتبر کتبِ احادیث میں موجود ہے کہ جب جناب اُم الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں اپنا یہ خواب پیش کیا کہ یارسول اللہ میں نے بڑا شدید خواب دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کے گوشت کا ٹکڑا کٹ کر میری جھولی میں آ گیا ہے۔

تو اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چچی جان یہ تو نہایت ہی اچھا خواب ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہرا کو فرزندِ ارجمند عطا فرمائے گا اور پھر جب امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور جنابِ اُم الفضل رضی اللہ عنہا

Marfat.com

آپ کو گود میں اُٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا! کہ میری بیٹی کا یہ بیٹا کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں بے گناہ شہید کر دیا جائے گا یہ فرحت و ملال اور رنج و راحت میں ملی ہوئی خبر جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کو پہنچی تو آپ کو اِنتہائی صدمہ ہوا آپ نے دربارِ رسالت میں عرض کی ابا جان اُس وقت ہم لوگ کہاں ہوں گے؟ تو حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹی اس لق و دق صحرا اور آگ برساتے ہوئے چٹیل میدان میں جب میرا حُسین اِمتحان دے رہا ہوگا تو ہم میں سے کوئی بھی اِس ظاہری حیات میں وہاں موجود نہیں ہوگا۔

پھر جب امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام اِس دُنیا میں تشریف لائے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی طیبہ طاہرہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ساتھ مل کر دیر تک آنسو بہاتے رہے متعدد ثِقہ کُتبِ اَحادیث وسیر میں یہ روایت معمولی تغیرِ لفظی سے موجود ہے چند ایک کے نام یہ ہے۔

(المستدرک جلد سوم ص ۱۷۷) (ماثبت بالسنۃ ص ۲۳) (البدایہ والنہایہ جلد ہشتم ص ۲۰۵)

علاوہ ازیں یہ روایت مشکوٰۃ ترمذی وغیرہ میں بھی موجود ہے۔

منبر چھوڑ دیا

تمام تر معتبرِ کتب احادیث میں یہ واقعہ موجود ہے کہ ایک روز شہزادگانِ بتول سیدنا امام حسین اور اِمام حَسن علیہ السلام کو جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے سُرخ قمیص پہنا کر ان کو نانا جان کے حضور میں

Marfat.com

بھیجا جناب بتول کے ننھے شہزادے جب حجرۂ بتول سے منبر رسول کی طرف آئے تو مسجد نبوی کا فرش ناہموار ہونے کی وجہ سے آپ بار بار گر جاتے حضور رحمۃ للعالمین امام الانبیاء سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے صاحبزادوں کو یوں گرتے دیکھا تو آپ خطبہ کو منقطع فرماتے ہوئے منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

اور فوراً آ کر دونوں نواسوں کو آغوشِ رحمت میں اُٹھالیا اور پھر اُن کو اپنے ہر دو زانو مبارک پر بٹھا کر جہاں سے خطبہ چھوڑ دیا تھا وہاں سے شروع فرمایا دیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا! کہ سچ فرمایا ہے رب العزت عزوجل نے کہ تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش ہے ہماری طرف ہی دیکھ لو جب ہم نے اپنے بچوں کو گرتے ہوئے دیکھا تو ہم سے ضبط نہ ہو سکا اور خطبہ چھوڑ کر پہلے ان کو جا کر اُٹھالیا۔

(البدایہ والنہاج ۸ ص ۲۰۵ ترمذی ج ۲ ص ۲۵۱)

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۴۴ و دیگر متفقہ علیہ)

اپنا بیٹا یا بیٹی کا بیٹا

یوں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنابِ حسن و حسین کو بھی اپنے بیٹے ہی فرمایا کرتے تھے۔

تاہم ایک روز حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے حقیقی بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو جن کی عُمر اُس وقت تقریباً سولہ ماہ تھی دائیں

Marfat.com

زانو پر اور جناب حسین علیہ السلام کو بائیں زانو پر بٹھا کر دونوں سے پیار کر رہے تھے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے حاضرِ دربار ہو کر خداوند قدوس کا سلام و پیام پہنچا کر عرض کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ ان دونوں میں سے ایک کو آپ کے پاس رہنے دیں گے مگر اس بات کا آپ کو اختیار ہے کہ آپ جسے چاہیں رکھ لیں اور جِسے چاہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیں۔

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خیال فرمایا کہ اگر میں اپنے حقیقی بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موت کے حوالے کرتا ہوں تو اس کا صدمہ صرف میری جان کو ہوگا اور اگر اپنے بیٹے حسین کو موت کے حوالے کرتا ہوں تو اس صدمہ مجھے بھی ہوگا اور میری بیٹی فاطمہ بھی صدمہ اُٹھائے گی اور پھر مجھ کو دوہری مصیبت اُٹھانا پڑے گی۔

چنانچہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا کہ میں اِبراہیم کو حُسین پر نثار کرتا ہوں چند روز بعد صاحبزادۂ مصطفیٰ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنی دایہ کے گھر حضور کے ہاتھوں میں وصال فرما گئے اور آپ اپنے بیٹے کے لئے دیر تک آنسو بہاتے رہے کتابوں میں آتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت حسین کو آغوش میں لے کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرا وہ نواسہ ہے جس پر میں نے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔

(الشواہد النبوۃ ص ۲۰۵)

Marfat.com

آ گئیں رستہ دکھانے بجلیاں

سیرت کی ثقہ اور مشہور ترین کتابوں میں صحیح اسناد کے ساتھ آتا ہے کہ ایک مرتبہ سبطینِ سرورِ کونین حضرات حسنین کریمین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وأمہما علیہما چھوٹی چھوٹی عمروں میں نماز عشاء کے وقت اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں کھیل رہے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اسی اثناء میں عشا کی نماز کا وقت ہو گیا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھانا شروع کی جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سجدہ میں گئے تھے تو دونوں شہزادے آپ کی پشت پر سوار ہو گئے محبوب کبریا نے سجدہ کو بھی طویل فرمایا اور پھر نہایت آہستگی سے ایک شہزادے کو پکڑ کر اُتارا اور پھر اسی طرح سے دوسرے کو اُتارا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ وہ رات اندھیری تھی اور وقت بھی زیادہ ہو گیا تھا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ارشاد فرمائیں تو شہزادوں کو ان کی والدہ مکرمہ مخدومہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی خدمتِ اقدس میں پہنچا دیا جائے۔

مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔ اور اُسی وقت نور کی ایک بجلی سی کوند گئی جس کی روشنی میں شہزادگانِ بتول علیہا السلام علیہا اپنے نانا سے رخصت ہو کر اپنی والدہ مکرمہ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہو گئے۔

اسی طرح کی دوسری روایت میں ہے کہ حضور اپنی بیٹی کے بیٹوں سے شدید محبت فرما رہے تھے رات اندھیری تھی اور پھر ایک دم برقِ نور کا ظہور ہوا اور عذرا بتول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے صاحبزادے اس نور کی روشنی میں اپنی امی جان کے پاس پہنچ گئے۔

عربی متن ملاحظہ ہو۔

اخرج الحاکم وصححه والبیهقی و ابو نعیم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعِشَآءُ فَکَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ وَقَبَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَاِذَا رَفَعَ رَاْ سَهٗ اَخَذَ هُمَا فَوَضَعَهُمَا وَ ضَعًا رَفِیْقًا فَاِذَا عَا دَا عَا دَا فَلَمَّا صَلّٰی جَعَلَ ..

وَاحِدًا هٰهُنَا وَوَاحِدًا هٰهُنَا مُحَبَّتٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَذْهَبُ لَهُمَا اِلٰی اُمِّهِمَا۔ فَقَالَ لَا فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَقَالَ الْهضة بِاُمِّکُمَا فَمَاذَا لَا یَمْشِیَانِ فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰی دَخَلَا ۔

و اخرج ابو نعیم من وجه الا خر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ ظُلْمَآءِ وَ کَانَ یُحِبُّهٗ حُبًّا شَدِیْدًا فَقَالَ اِذْ هَبْ اِلٰی اُمِّیْ فَقُلْتُ اَذْ هَبُ مَعَهٗ یَا رَسُوْ لَ اللّٰهِ قَالَ لَا فَجَآءَتْ بَرَقَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَمَشٰی فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی اُمِّهٖ

(المستدرک حلیۃ الاولیاء خصائص کبریٰ جلد دوم ص ۸۱)

Marfat.com

میدانِ قیامت کا ترازو

کتب سیر میں آتا ہے کہ تاجدارِ مملکتِ ولایت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حیدر کرار شیرِ خدا مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز میں گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں آپ کی آغوشِ مبارک میں دائیں طرف حسن اور بائیں طرف حسین بیٹھے ہوئے ہیں اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِسی عالم میں ارشاد فرمایا اے حسن و حسین تم دونوں میزان کے دو پلڑے ہو اور فاطمہ اس کا ترازو اور ترازو دونوں پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے۔

تم دونوں امام ہو اور تم دونوں کی ماں کے لئے شفاعت ہے اور پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا اے ابا الحسن تم لوگوں میں اَجر تقسیم کرو گے اور بروزِ حشر لوگوں میں جنت تقسیم کرو گے۔

(نزہۃ المجالس مطبوعہ مصر ۲۲۷)

Marfat.com

حَسن و حُسین کی تختیاں

ایک دفعہ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ننھے صاحبزادوں نے تختیوں پر کچھ لکھا اور اپنی والدہ کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا امی جان فیصلہ فرما دیجئے کہ ہم دونوں میں سے کسی کا خط اچھا ہے۔

جناب سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے صاحبزادوں کی تختیاں دیکھ کر فرمایا بیٹا تمہاری خوشخطی کا فیصلہ میں نہیں کر سکتی تم یہ تختیاں لے کر اپنے ابا جان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

شہزادوں نے دربارِ مرتضیٰ میں جا کر عرض کیا ابا جان ہمیں فرما دیجئے کہ ہم دونوں میں کس کا خط اچھا ہے باب العلم سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے فرمایا بیٹا یہ بڑا مشکل کام ہے نانا کے حضور میں جاؤ۔

شہزادے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں آ گئے اور عرض کیا نانا جان ہمیں بتا دیجئے کہ کس کا خط اچھا ہے کیونکہ نہ امی جان نے کوئی فیصلہ کیا ہے اور نہ ہی ابا جان کچھ فرماتے ہیں۔

دنیا بھر کے فیصلے فرمانے والے امام الانبیاء سوچ میں پڑ گئے خیال آیا اگر حسین کا خط اچھا کہا گیا تو میرے حسن کو ملال ہوگا اور اگر حسن کو زیادہ نمبر دیئے حسین پریشان ہوگا اور ہمیں تو ان میں سے کسی ایک کی پریشانی بھی گوارہ نہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی سوچ رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے سلام عرض کیا حضور ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے میں حکم ایزدی لایا ہوں جس کی تختی پر چار موتی کریں گے اس کا خط اچھا سمجھا جائے

Marfat.com

گا اور پھر جبریل علیہ السلام نے ساتوں موتی دونوں تختیوں پر ہاتھ اُونچا کر کے چھوڑ دیئے چنانچہ ان سات عدد موتیوں میں سے تین تین موتی دونوں تختیوں پر آ گئے ساتواں موتی راستے ہی میں ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور دور ہو کر نصف ایک تختی پر اور آدھا دوسری تختی پر گر گیا۔

یہ ہے شہزادگانِ بتول علیہا السلام کا مقام در بارِ خداوندی اور نگاہ مصطفیٰ میں۔

(نزہتہ المجالس جلد دوم ص ۲۲۳)

Marfat.com

حج بیت اللہ شریف

۵ ذیقعد ۱۰ھ بروز جمعرات کو تاجدارِ مدینہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع چالیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مدینہ منوّہ سے مکہ معظّمہ جانے کے لئے روانہ ہوئے تو ازواجِ مطہرات اور سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد پاک جناب حسنین کریمین اور سیدہ زینب کو بھی ساتھ لے لیا۔

اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور جناب سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے لئے اونٹوں پر ہودج رکھے گئے جن میں تمام پردہ دار خواتین سوار ہو کر تشریف لے گئیں۔

روایت میں آتا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نو ازواج مطہرات کو اِس مقدس سفر میں اپنے ساتھ لے گئے ان سب خواتین کے لئے اور اپنی بیٹی فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے لئے آپ نے خاص عماریوں کا اہتمام فرمایا تھا چنانچہ کتب سیر میں لکھا ہے۔

وَاَخْرَجَ مَعَهٗ نِسَآءَهُ التِسْعِ كُلُّهُنَّ فِي الْهَوَادِجِ وَابِنْتُهٗ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ۔

(التنبیہ والاشرف تاریخ مسعودی ص ۶۷) (یوم الخمیس نحمس بقین من ذری القعدہ)

بہرحال جب یہ خاندانِ نبوت مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقام ذوالحلیہ پر پہنچا تو اس وقت ظہر یا عصر کا وقت تھا اس مقام پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مع اپنے ہمراہیوں کے نماز اَدا فرمائی اور پھر نوافلِ ادا

Marfat.com

فرما کر احرام باندھے اور پھر یہ قافلہ نور منزل مکہ معظمہ زَادا اللہ شرفہا میں داخل ہو گیا۔

راستہ میں حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مقدس صاحبزادی مخدومۂ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے مسلسل ملاقات فرماتے رہے۔

جناب حسنین کریمین بھی کبھی نانا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانماز بچھاتے اور کبھی آپ کے وضو فرمانے کے لئے پانی کا آفتابہ لے کر حاضر خدمت ہو جاتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم اِس دوران سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کے مطابق یمن میں منصبِ قضا اور دیگر نظم و نسق سنبھالنے پر متعین تھے۔

چنانچہ اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قاصد بھیج کر آپ کو بھی مکہ معظمہ میں بلوالیا اگرچہ حضرت علی علیہ السلام قربانی کے کئی جانور اپنے ساتھ لائے تھے۔

تاہم جانور کم ہونے کی وجہ سے امہات المومنین اور جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے علاوہ دوسرے کئی لوگوں کو احرام کھول دینا پڑے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اپنے محبوب کریم التحیۃ والتسلیم کے صدقے سے ہم سب کو اس مقدس مقام سے احرام باندھ کر حج بیت اللہ زادا اللہ شرفہا کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔ مصنف

Marfat.com

سیدہ ماں کے مزار پر

طواف کعبہ اور سعی وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ مولائے کائنات سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ، کی معیت میں اپنی والدہ مکرمہ مخدومۂ کائنات اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے مزار اَقدس پر حاضر ہو گئیں جناب حیدر کرار آپ کو جنت المعلّٰی میں پہنچا کر واپس تشریف لے آئے اور جناب سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا والہانہ طَور پر اپنی ماں کی قبر سے لپٹ گئیں۔

مدینہ منورہ کو ہجرت کر کے جانے کے بعد جناب سیدہ سلام اللہ علیہا پہلی بار مکہ معظّمہ میں تشریف لائیں تھیں کئی سال بعد ماں کی قبرِ انور کو دیکھا تو آنکھوں سے اَشکوں کا سیلاب اُمڈ آیا۔

آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسوؤں کی برسات ہو رہی تھی دل میں غم و آلام کے طوفان اُٹھ رہے تھے اور ذہن میں آج سے دس سال پہلے کی مختلف تصاویر اُبھر رہی تھیں۔

کبھی آپ کو شفیق ماں کا کھانا کھلانا یاد آجاتا اور کبھی کپڑے پہنانے کی یاد آجاتی کبھی پیار سے گود میں لے کر بالوں میں اُنگلیوں سے کنگھی کرنا یاد آجاتا اور کبھی والہانہ انداز سے سینے سے چمٹانا یاد آجاتا کبھی شعب ابی طالب میں اُٹھائے جانے والے صدمات یاد آجاتے اور کبھی کفار مکہ کی شدید زیادتیاں یاد آجاتیں۔

آپ انہی تصورات میں کھوئی ہوتی تھیں اور مسلسل اشکباری فرماتی

Marfat.com

جارہی تھیں کہ معاً آپ کو وہ دردناک اور سوز والم میں ڈوبے ہوئے لمحات یاد آ گئے جب جناب خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا جنت الفردوس کو جانے کی تیاری فرما رہی تھیں اور والدۂ محترمہ کی حسرت ناک نگاہوں کا یاد آنا ہی تھا کہ کلیجہ کٹنے لگا دل پر چھریاں سی چلتی محسوس ہونے لگیں۔

خیالوں ہی خیالوں میں قبرِ اَنور پر آپ کی گرفت مضبوط ہوتی گئی اور آپ کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے قبر اَنور پھٹ گئی اور ہوا اور مقدس ماں نے باہیں نکال کر آپ کو آغوش میں لے کر بھینچ لیا ہو۔

درد والم اور سوز وگداز کی یہ کیفیت تا دیر قائم رہی اور آپ اس اندوہناک عالم میں مسلسل گرم گرم آنسوؤں کی برسات کرتی رہیں پھر آپ کو یکا یک ایسے محسوس ہوا جیسے قبرِ انور پر لرزہ طاری ہو گیا اور ماں کی شفقت بھری آوازیوں کانوں میں رس گھول رہی ہو نہ رو میری بیٹی نہ رو پیاری بیٹی تیرے یہ آتشیں آنسو میرا دل جلا کر رکھ دیں گے۔

مقدس بیٹی اَب جُدائی کی گھڑیاں ختم ہونے والی ہیں اور ملاقات کے لمحات قریب آنے والے ہیں چپ ہو جاؤ میری بیٹی چپ ہو جاؤ بہت جلد ہماری ملاقات ہو جائے گی پھر آپ نے تصورات ہی کی دُنیا میں یوں محسوس فرمایا جیسے جناب حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے اپنے نورانی دوپٹہ کے آنچل سے آپ کے آنسو خشک کر دیئے ہوں۔

اور پھر جب جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا ماں کے مزارِ اقدس سے واپس تشریف لائیں تو آپ کے آنسو واقعی خشک ہو چکے تھے اور دِل کا غبار کافی حد تک ختم ہو چکا تھا آپ منیٰ جانے سے پہلے چار روز مکہ مکرمہ

Marfat.com

زاداللہ شرفہاواکرامہا میں تشریف فرمارہیں اور روزانہ ماں کے مزار اقدس پر حاضری دیتیں رہیں۔

(ماخوذ از کتاب الفضائل فارسی ص ۱۹۲۔۱۹۵)

وَكَانَتْ مُدَّةُ اِقَامَتُهٗ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنٰى اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ۔

(انوار محمدیہ من المواہب الدنیہ ص ۵۵۷)

Marfat.com

مدینہ منورہ کو واپسی

پانچویں روز ۸ ذی الحج مبارک کو آپ مع خاندان نبوت وصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے منٰی میں تشریف لے گئیں اور پھر عرفات مزدلفہ مقامات مقدسہ پر ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئیں واپسی پر ایک روز مکہ معظّمہ میں ٹھہر کر یہ قافلۂ نور مدینہ منورہ کو واپسی کے لئے تیار ہو گیا۔

غدیرِ خم

راستے میں خم نامی کنوئیں پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیام فرمایا کیونکہ یہاں پر پانی کی فراوانی تھی اس تاریخی مقام پر تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ۱۸ ذوالحجہ ۱۰ھ کو ایک تاریخی خطبہ دیا جس میں وصیت بھی تھی اور نصیحت بھی اور یہ حجۃ الوداع کا وہ عظیم خطبہ تھا جس میں رسول غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصال مبارک کے بھی واضح ترین اشارے فرما دیئے اور پھر ان اشاروں کا جو اثر آپ کی مقدس صاحبزادی سیدہ بتول علیہا السلام و دیگر خاندانِ نبوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔

اِس خطبہ کا پس منظر یہ ہے کہ چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیش پیش تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم پر بدگمان تھے اور اُنہوں نے اپنی اس بدگمانی کا براہ راست

Marfat.com

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خِدمت میں اظہار کر دیا اور الزام لگایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم یمن کے مالِ غنیمت میں خرد برد کرتے رہے ہیں اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُنا تو آپ کے چہرۂ انور پر کیفیتِ جلال غالب آ گئی۔

آپ اپنی ناقہ مبارکہ قصویٰ نامی پر سوار ہوئے اور تمام لوگوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا کہ

خبردار اے لوگو میں ایک اِنسان ہوں قریب ہے کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کا فرستادہ فرشتہ آ جائے۔

میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے سو تم اللہ کی کتاب کو مضبوط سے پکڑ لو اور اس کو تھام لو اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا خوف دِلاتا ہوں ان کے متعلق اللہ سے ڈرو کتاب اللہ کی مضبوط رسی ہے جو اس کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ میں ہر مرد مومن کے لئے اُس کی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوں لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا اللہ جس کا میں مَولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اے اللہ جو اس سے محبت رکھے اس سے تو بھی محبت رکھ اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹھ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے اِرشاد فرمایا کہ اَے ابنِ اَبو طالب

Marfat.com

آپ کو مبارک ہو کہ آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولا ہوئے۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو اِلزام لگانے والوں میں پیش پیش تھے انہوں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق ہمیشہ جناب حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ کا اِحترام کیا اور ہر مقام پر آپ کا ساتھ دیا بالآخر جنگ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی حمایت میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

Marfat.com

مدینہ منورہ میں

ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں کہ یہاں حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَا فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ کی تفصیل سے پیش نہ کر سکے کیونکہ واقعہ غدیر خم اہم ترین واقعہ اِسی حدیث کے مضمرات میں پوشیدہ ہے تاہم اگر تفصیلاً آپ یہ سب کچھ جاننا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب مشکل کشاء جلد دوم کا مطالعہ کریں۔

بہر کیف ! اس ضروری وضاحت کے بعد ہم پھر اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع میں واضح طور پر لوگوں کو بتا دیا کہ اب ہم تم سے ظاہر طور پر علیٰحدہ ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

آیت کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم کا نزول بھی اِسی اَمر کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ اَب دین مکمل ہو چکا ہے اِس لئے وحی کا سلسلہ عنقریب بند ہو جائے گا ان اطلاعات کے پیشِ نظر اہلِ بیت عظام اور صحابہ کرام کے دلوں کی جو حالت بھی ہوئی ہوگی اُس کو لفظوں میں بیان کرنا اِنتہائی مشکل امر ہے بہر حال انتہائی مسرتوں کے ساتھ مکہ معظمہ جانے والا یہ عظیم قافلہ غم واندوہ کی تصویر بن کر مدینہ منورہ زادا اللہ شرفہا میں واپس پہنچ گیا۔

Marfat.com

وصالِ مُصطفیٰ کے آثار

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع مبارک کے مختلف خطبات میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ظاہر فرما دیا تھا کہ اب ہم عنقریب تم لوگوں سے علیٰحدہ ہونے والے ہیں۔

مدینۃ المنوّرہ زاد اللہ شرفہا میں تشریف آوری کے بعد اہلِ بیت نبوّت علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ اَب غم و آلام اور مصائب کا پہاڑ ٹوٹنے ہی والا ہے۔

ایک دفعہ تاجدارِ انبیاء مختارِ کُل ختم رسُل احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندۂ خاص کو
اِختیار عطا فرما دیا ہے کہ خواہ وہ دنیا کی زِندگی کو پسند
کرے یا دُنیا پر آخرت کو ترجیح دے لے اور اس عبد
خاص نے دُنیا کی زندگی کے مقابلہ میں اپنے خالقِ و
مالک کی ملاقات کو پسند کر لیا ہے۔"

اِس قسم کی دیگر بھی متعدد پیش گوئیاں حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصالِ مقدس سے پہلے فرما رکھی تھیں اور پھر اچانک آپ کے سر مبارک میں درد شروع ہو گیا اور ہلکا ہلکا بخار رہنے لگا۔

۱۱ھ ماہ صفر کے اَواخر پر تاجدارِ اَنبیاء اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ

Marfat.com

عنہا کے حجرۂ مبارک میں اُن کی باری کے دوران تشریف فرما تھے کہا آپ کی مرض نے شدّت اِختیار کر لی چنانچہ آپ کی عیادت کے لئے آپ کی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بیت الشرف میں حاضرِ خدمت ہو گئیں۔

ازواجِ مُطہرات سے مشورہ

اِمام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام اَزواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے صراحت کے ساتھ اِرشاد فرمایا کہ اس حالتِ مرض میں ہمارے لئے سخت مشکل ہے کہ تم سب کے گھروں میں حسبِ معمول ہم باری باری آسکیں اگر تم سب برضا و رغبت ہمیں اجازت دے دو تو ہم حجرۂ عائشہ میں قیام پذیر ہو جائیں اور وہیں پر تم سب ہماری تیمارداری کے لئے آجایا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد سُنا تو تمام اُمہات المومنین نے بغیر کسی پس و پیش کے متفقہ طَور پر اِس اَمر پر اظہارِ رضامندی کر دیا چنانچہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس کے بعد اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اَقامت گزین ہو گئے۔

از ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ آمدہ است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشست بر منبر و گفت کہ مخیر گردانید خدائے تعالیٰ بندہ از بندگان خود را میان آنکہ بدہد او را زیب و زینت حیات دنیا او میان آنچہ نزد اوست تعالیٰ اجر و ثواب آخرت پس اختیار کرد آں بندہ چیزے را کہ نزد اوست و رغبت نہ کرد در دنیا۔

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۴۱۱)

Marfat.com

سیّدہ کا مشورہ

ایک اور روایت میں ہے کہ شہزادیٔ رسول سیدہ زہرا بتول علیہا الصلوٰۃ نے اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ اَمر یقیناً شاق ہوگا کہ آپ اس حالتِ مرض میں آپ سب کے گھروں کا دورہ فرمائیں۔

چنانچہ آپ کے اِس ارشاد سے اِتفاق کرتے ہوئے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام اَزواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے اظہار رضامندی کر دیا کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیت الشرف میں ہی اقامت فرمائیں۔

علالتِ مصطفیٰ

حضور تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانۂ مرض میں پیش آنے والے تمام تر واقعات کو باحوالہ بیان کیا جائے تو یقیناً ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ان متعدد واقعات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف انہی واقعات کو نقل کرنے پر اکتفاء کیا جا رہا ہے جن کا تعلّق بالواسطہ یا بلاواسطہ شہزادیٔ مصطفیٰ سیدۃ نساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی ذَاتِ اقدس واطہر کے ساتھ ہے اور یہ واقعات مدارج النّبوت اور روضۃ الشہداء سے پیش خدمت ہیں چونکہ یہ واقعات دیگر بھی سیرت کی متعدد ثقاۃ کتب میں موجود ہیں میں ان کی عبارت کا متن یا کتاب کا نام اور صفحہ وغیرہ

Marfat.com

درج کر دیا جائے گا۔

و در روایتے کہ فاطمہ زہرا گفت رضی اللہ عنہا کہ بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاق خواہد بود کہ تردد کند بخانہ ہائے سریک پس ہمہ راضی شدند کہ بخانہ عائشہ رضی اللہ عنہا باشد

(مدارج النبوت جلد دوم ص ۴۱۵۔ از شاہ عبد الحق محدث دہلوی)

آنسو اور مسکراہٹ

روایت میں آتا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اِختیار کر گیا تو آپ نے اپنی لاڈلی صاحبزادی سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو بلا بھیجا۔

والدِ گرامی کا پیغام سُنا تو تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالی قدر صاحبزادی اُسی وقت حاضر خدمت ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹی کو دیکھا تو فرمایا! مرحبا اَے میری بیٹی آ جاؤ اور پھر آپ نے اپنی شہزادی کو اپنے پہلو مبارک میں بٹھا کر آہستہ سے سرگوشی فرمائی جسے سُن کر جناب سیدۃ نساء العالمین سلام اللہ علیہا آہ وزاری کرنے لگیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ آپ کے کان میں کچھ کہا تو جنابِ سیدۃ نساء اہل الجنّۃ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا مسکرانے لگیں۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے شہزادیٔ رسول کی خِدمت میں عرض کیا اَے بنتِ رسول آپ کو کسِ غم نے رُلایا اور کس خوشخبری نے ہنسایا میں نے کبھی آنسوؤں کو مسکراہٹ کے اِتنا قریب نہیں دیکھا آپ

Marfat.com

فرمائیں کہ یہ کیا بات ہے ؟

جنابِ سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا! امی جان یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسولِ مُعظّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا راز ہے جسے میں زبان پر نہیں لاسکتی اور پھر جب حضور خالقِ حقیقی کی بارگاہِ اَقدس میں جلوہ اَفروز ہو گئے تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے شہزادیٔ رسول کی خدمت میں عرض کیا کہ اَب تو اِس راز سے آگاہ فرمادیں کہ آپ روئی کیوں تھیں اور مسکرائی کیوں تھیں ؟

عِفّت مآب شہزادیٔ رسول علیہا الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میرے ابا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پہلے تو مجھے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام میرے ساتھ قرآن کا ایک دَور کیا کرتے تھے مگر اِس سال دو دور کئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا وقتِ وصال قریب آگیا ہے آپ کا یہ ارشاد سنتے ہی میں نے رونا شروع کر دیا تھا۔

اور دوسری بار میرے والدِ گرامی نے مجھے یہ بشارت سُنائی کہ بیٹی میرے اہلِ بیت میں سے سب سے پہلے تُو ہی ہمارے ساتھ ملاقات کرے گی چنانچہ اِس خوشخبری نے میرے آنسوؤں کو مسکراہٹ میں تبدیل کر دیا۔

نقل است کہ درحین اشتداد مرض آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا را بطلبید وچوں آہ فرزند ارجمند نزد آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آمد فرمود کہ مرحبا یا ابنتی و در پہلوئے خویش اورا جائے داد و درگوش او سخنے گفت فاطمہ درگریہ افتاد و باز باوے سخنے پوشیدہ درمیان آورد کہ فاطمہ ازین سخن خوش وقت شدہ خنداں گشت عائشہ صدیقہ

Marfat.com

نصیحت

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرض کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں التماس کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا! اے عائشہ تمہارے لئے یہ نصیحت ہے کہ اپنے گھر کے گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر زندگی بسر کرنا اور عُرَوۃ الوثقیٰ اور صبر وضبط کا دامن ہاتھوں سے نہ چھوڑنا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر رونے لگیں اور حضور سرورِ

رضی اللہ عنہا گفت یا فاطمہ گفتم کہ ہیچ غمے۔

بشادی وہیچ گریہ بخند اں چنیں عقارن ندیدہ ام آیا سبب آں چیست فاطمہ گفت باخبائے سر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زبان نکشائم وچوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از دار فنا رحلت فرمود باز از وے پرسیدم کہ آں سخناں چہ بود کہ آں روز آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با تو گفت جواب داد کہ گفت جبریل علیہ السلام ہر سال یک بار بخواندان قرآن نزد من پرداختے امسال دو نوبت قرآن بمن خواند ظاہر کہ اجل موجود من نزدیک رسیدہ است ومن ازیں سخن گریاں شدم در نوبت دیگر فرمود کہ اول کسے کہ از اہل بیت من بمن ملحق گردد تو باشی من ازیں بشارت خندہ شدم"

(معارج النبوت چہارم ۲۷۰) (مدارج النبوت جلد دوم ۴۱۸)

Marfat.com

کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آنکھیں بھی اَشک ہائے حسرت سے لبریز ہو گئیں اور ان کے مصائب کے خیال سے سینہ جلنے گلا۔

غمِ اُمّت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اشکبار دیکھا تو اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ تو ہر جرم و گناہ سے مُنزّہ اور پاک ہیں پھر آپ کیوں گریہ زاری فرماتے ہیں ؟

تاجدارِ انبیاء والمرسلین حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روتے ہوئے ارشاد فرمایا! اُم سلمہ میں اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی اُمت پر رحمت شفقت کی وجہ سے اشکبار ہوں۔

۱

بعدازاں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا التماس نصیحت کرد آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ اے عائشہ برشما بادکہ درتجح خانہ ہائے خویش نشینند و دست درعروہ وثقائے صبر وصیانت زیند چنانچہ حق تعالیٰ می فرمایدکہ وقرن فی بیوتکن عائشہ ازیں سخناں چنداں بگریست کہ آبِ حسرت از دیدۂ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بریخت و آتش مصیبت درکانون سینہ ہمگنان اشتعال یافت ام سلمہ گفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چوں جرائم تو مغفوراست ایں ہمہ گریہ از برائے چیست فرمود بگیت رحمۃ لا متی یعنی گریہ من جزبرائے رحمت وشفقت نیست برامت من۔

(معارج النبوت ج ۴ ص ۲۷۶)

Marfat.com

کہاں ملیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِس ارشاد کے بعد جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ کو قیامت کے روز کہاں مل سکوں گی ؟

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹی مجھ سے جنّت میں، ملاقات کرنا یا لوائے حَمد کے نیچے ملنا کیونکہ میں اس وقت اپنی اُمّت کے گناہوں کی مغفرت کے لئے مصروفِ استغفار ہوں گا۔

جنابِ سیّدہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا ابا جان اگر وہاں ملاقات نہ ہوسکی تو پھر کہاں ملاقات ہوگی ؟

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر میں حوضِ کوثر پر اپنی اُمت کو پانی پلاتا ہوا ملوں گا۔

جنابِ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے پھر عرض کیا اے ابا جان

بعد ازاں فاطمہ رضی اللہ عنہا پرسید کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در روز محشر تر الکجا یابم جواب داد! کہ در جنت زیر لوائے حمد مرا یابی، در آں وقت کہ من استغفار جرائم امت مشغول باشم

پرسید کہ اگر آں جا شرف وملاقات دست نہ دہد؟

فرمود! کہ نزدیک حوضِ کوثر در آں وقت کہ بآب دادن است اشتغال می نمائم،

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر وہاں بھی ملاقات نہ ہوسکی تو؟

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر مجھے پل صِراط پر ملنا یا میزان کے قریب ملاقات کرنا کیونکہ میں وہاں اپنی اُمت کے گناہوں کو اپنی دعاؤں سے وَزن کر کے اُمّت کی مغفرت کروا رہا ہوں گا۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے مکرر عرض کیا کہ ابا جان اگر وہاں پر شرفِ زیارت حاصل نہ ہوا تو پھر کہاں ملاقات ہوگی ؟

حضور رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں دوزخ کے کِنارے پر کھڑا ہو کر اپنی اُمت کو آگ کی تپش سے بچا رہا ہوں گا۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیٰ ابیہا وعلیہا نے والدِ گرامی کے اِن ارشادات کو سُنا تو خوش ہو گئیں۔

گفت یا ابتاہ اگر آں جانیابم ؟

فرمود ! کہ نزدیک صراط در محل میزان کہ بدعائے ثقل موازین امت می پردازم۔

گفت! اگر در آں محل نیز شرفِ حضوری دست نہ دہد ؟

حکم فرمود! در آں ہنگامہ کہ بر کنارِ دوزخ ایستادہ باشم تا ضرر آتش دوزخ از امت خود دفع می کنم فاطمہ رضی اللہ عنہا شادماں گشت و بعد ازاں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہائے مبارک برہم نہادو تا صباحِ عقدِ ثریا از مطلع جبین او طلوع نمی شد۔

(معارج النبوت رکن چہارم ص ۲۷۶)

Marfat.com

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمانِ مبارک بھاری ہونا شروع ہو گئیں حتیٰ کہ آپ کی پیشانیِ انور پر پسینے کے قطرات ستاروں کی طرح چمکنے لگے۔

یہ سوالات

جنابِ سیدہ نساء العالمین کو حضورتا جدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے قیامت کے دن ملاقات کی جگہ کے متعلق بار بار وضاحت طلب کرنا متعدد رموز واسرار کا آئینہ دار ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان سوالات و جوابات سے قطعی طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ حضورتا جدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لامتناہی قوتوں کا اظہار مکمل طور پر قیامت کے دن ہوگا۔

حالانکہ اس دنیا میں بھی آپ کا صحیح حدیث کے مطابق ہر قبر میں تشریف لانا معترضین کے نزدیک بھی مسلّم امر ہے یہ الگ بات ہے کہ ان کا غلط سلط تاویلات کے گورکھ دھندے سے نکلنے کا تاحیات کوئی پروگرام نہیں۔

قارئین اندازہ فرمائیں کہ قیامت کے دن حضورتا جدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی واحد ذات میدانِ حشر کے کن کن مقامات پر جلوہ افروز ہوگی چونکہ ہمیں اِس کتاب کو اس قسم کے مسئلوں سے قطعی طور پر پاک رکھنا ہے لہٰذا یہی کچھ عرض کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

دوسری بات

شہزادیٔ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا بار بار آپ سے سوال کرنا اور آپ کا بغیر کسی تردّد کے جواب ارشاد فرماتے رہنا اِس امر کا غمّاز ہے کہ اگر جناب سیدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی یہ خواہش تھی کہ میں اپنے والدِ گرامی ے ساتھ زیادہ سے زیادہ گفتگو کر سکوں تو آپ کے پدرِ بزرگوار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی یہی چاہتے تھے کہ میری بیٹی سوال کرتی رہے اور میں جواب دیتا رہوں۔

حالانکہ قارئین سَابقہ اَوراق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرض کی شدت کا عالم کیا تھا۔

بہرحال باپ بیٹی کے راز و نیاز اہلِ ذوق حضرات کے لئے کس قدر وجدانی کیفیتوں سے لبریز ہیں۔

یہ وصیتیں

اَمیر المومنین سیدنا حضرت علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرض اِنتہائی شدت اختیار کر گیا تو آپ نے مجھے وصیتیں فرمانا شروع کر دیں۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسی وصیتیں تو رُخصت کرنیوالوں کے لئے ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اَے علی ایسا ہی ہے ہمارا دل اِس دُنیا سے بھر گیا ہے اس

Marfat.com

وقت آپ تکیہ سے ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوئے پھر آپ کی پلکیں بوجھل ہونا شروع ہو گئیں اور آپ کی آنکھ لگ گئی پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا اے جبریل تُو نے ہم سے جس بات کا وعدہ کیا ہے اسے پورا کر۔

کیا عنوان ہو

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا اور اَپنا فرقِ اَقدس میری آغوش میں دے دیا اسی عالم میں آپ کے مقدّس رُخساروں کا رنگ متغیّر ہو گیا اور آپ کی جبینِ اَقدس پر پسینہ مبارک کے قطرات نمودار ہو گئے۔

اور جب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے آپ کی یہ حالت دیکھی تو اپنی جگہ سے اُٹھیں ضعف و ناتوانی کی وجہ سے آپ نے اپنے لرزتے ہوئے ہاتھوں میں جناب حسنین کریمین علیہم السلام کو تھام رکھا تھا اور یوں فریاد و فُغاں کرنے لگیں کہ اے ابا جان آپ کے بعد آپ کی بیٹی فاطمہ پر کون نظرِ رحمت فرمائے گا اور آپ کے بعد فرزندان حسن و حسین کی نگہبانی کون کرے گا اور تربیتِ عالم کس کے سپرد ہو گی آپ کے سوا اَطراف و اکنافِ عالم سے آنے والے مسلمانوں کی ضیافت کا اہتمام کون کرے گا۔

از امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول است کہ گفت در آوان اشتداد مرض آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصیت ہا می فرمود من گفتم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایں وصیت ہا بوداع کنندگان می ماند آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اے علی آرے!

Marfat.com

اے میرے ابا جان ! میری جان آپ پر قربان آپ کے بعد میرے کانوں میں آپ کی میٹھی میٹھی گفتگو کی آواز کہاں سے آئے گی میری ترستی ہوئی نگاہیں آپ کے جمالِ جہاں آراء کا نظارا کہاں سے کریں گی۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی آہ وزاری کو سُنا تو آپ نے اپنی چشمانِ مبارک کو کھولا اور سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو اپنے قریب بلا کر اپنا دستِ مقدس اپنی والا شان اور عالی مرتبت صاحبزادی کے سینۂ مطہرہ پر رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی میری بیٹی فاطمہ کو صبر عطا فرما اس دعا کے بعد جناب سیدہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بیٹی تجھے بشارت ہو کہ تُو سب لوگوں سے پہلے ہم سے ملاقات کرے گی اے میری آنکھوں کی نُور تیرے باپ کا وقتِ وصال آ پہنچا ہے۔

دلِ من از یں عالم تنگ آمدہ است آں گاہ تکیہ کردو لحظہ چشم مبارک برہم نہاد وچوں بیدار شد گفت اے جبریل علیہ السلام مرا دریاب و بوعدہ کہ کردہَ وفا نمائی بعد ازاں مرا نزد خود طلبید وسر مبارک برکنار من نہاد و رنگ رخسارہ میمونش متغیر گشت وعرق درجبیں مبارکش بہ نشست وچوں فاطمہ رضی اللہ عنہا ایں حال مشاہدہ کرد از جائے برخواست و ازعمر بے طاقی دست حسن وحسین را گرفتہ فغاں کناں آواز برآورد کہ یا ابتاہ بعد ازیں بر حال دختر تو فاطمہ نظر مرحمت انداز دو بہ یتیمار فرزندان تو حسن وحسین کہ پرداز دو متعہد تربیت عا لے کہ شود وطبقات امم کہ از اطراف آفاق بیانید کہ اہتمام نماید یا ابتاہ جانِ من فدائے تو باد وائے برمن کہ بعد ازیں گفتار شیریں ترا گوش من نہ شنود وچشم من مبشر بمشاہدہ تو گردد۔

Marfat.com

والدِ گرامی کی زبان سے اِن جملوں کا نکلنا ہی تھا کہ جنابِ سیدہ نساءالعالمین نے نالہ وفریاد کرنا اور رونا تڑپنا شروع کر دیا۔امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی فریادوفغاں سے پریشان ہوکر آپ کو کہا کہ یا فاطمہ آپ خاموشی اِختیار فرمائیں اور یوں آہ وزاری اور فریادوفغاں سے اپنے والدِ محترم کو تکلیف نہ دیں۔

رونے دو

اَمیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میری یہ گفتگو سماعت فرمائی تو ارشاد فرمایا اے علی میری بیٹی کو مت روکو بلکہ اِسے رونے دو تا کہ یہ اپنے باپ پر اپنے آنسوؤں کی برسات کر لے۔علی میری بیٹی کو اِس کی اپنی حالت پہ چھوڑ دو تا

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوں نوحہ وزاری فاطمہ را بہ شنید چشم مبارک باز کرد و فاطمہ رضی اللہ عنہا نزد خویش خواند و دست بر سینہ فرزندار جمند نہادہ و گفت خداوندا فاطمہ را صبرے کرامت فرمائی بعد ازاں فرمود کہ اے فاطمہ بشارت باد ترا کہ پیش از ہمہ تو بمن خواہی پیوست اے نور دیدۂ من پرنو در کشاکش مرگ است فاطمہ فریاد و زاری و نالہ و بے قراری از سر گرفت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گوید کہ گفتم اے فاطمہ خاموشباش و نمک بر جراحت آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مپاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ اے علی بگزار تا آب چشم خود بر پدر خود بریزد۔

Marfat.com

کہ یہ اپنی آنکھوں سے خونبابۂ دل برسالے جن آنکھوں نے کبھی اس قسم کا المناک واقعہ نہیں دیکھا۔

تُمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ پیاروں کے بغیر زندگی اِنتہائی کٹھن ہوتی اور اُس جسم کو زندوں میں کس طرح شمار کیا جا سکتا ہے جس کی جان ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہو۔

بگزار تا بریزد خوں نابِ دل نہ دیدہ
آں دیدہ کہ ہرگز ایں واقعہ ندیدہ
بے دوست زندگانی صعب است گریانی
کے زندہ ماند آں تن کز جان جدا شود

قِصّہ دردوالَم

بعد ازاں تاجدارِ انبیاء والمرسلین حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چشمانِ مبارک پھر بوجھل ہو گئیں تو سیدۃ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے امیر المومنین سیدنا حسن علیہ السلام و سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا کہ جانِ من نانا جان حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کچھ عرض کرو شائد کہ تمھیں ہی کسی [illegible] عطیہ سے مختص فرما دیں جس سے تمہارے قلبِ حزیں کے غم و آلام کا [illegible] ہو سکے۔

چنانچہ ہر دو شہزادگانِ رسول اور قرۃُ العینِ بتول سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہ السلام اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب

Marfat.com

آ گئے اور امام مظلوم سیدنا حسن علیہ السلام نے عرض کیا اے ہمارے مہربان وشفیق نانا جان اور اے ہمارے جدِّ بزرگوار ہمیں یہ تو فرما دیجئے کہ آپ کی جدائی میں صبر وقرار کیسے آئے گا۔ نانا جان جس شفقت ومہربانی سے آپ ہماری پریشانیوں کو دور فرماتے ہیں آپ کے بعد مجھ پر اور میرے برادر پر اور میرے ماں باپ پر آپ جیسی شفقتیں اور مہربانیاں اور کون فرمائے گا۔

اور اَزواج واصحاب کے ساتھ جو حُسنِ اخلاق آپ کا ہے وہ کہاں سے ملے گا۔ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن جو کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس کی جانب کھڑی تھیں جب اُنہوں نے اِمام مَظلوم سیدنا امام حسن علیہ السلام کی غم انگیز اور اَلمناک گفتگو سُنی تو سب کی چیخیں نکل گئیں اور اِس قدر آہ زاری اور فریاد وفغاں کی کہ اُن کی دردناک صدائیں آسمان سے ٹکرانے لگیں۔ اَمیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم اِرشاد فرماتے ہیں کہ اس دردناک منظر کو دیکھ کر میں بھی بے اختیار ہو کر آہ وزاری کرنے لگا۔

صَائم کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حَلقہ توڑ کے آنسو نکل گئے

بعد ازاں آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدہ خجستہ برہم نہادہ فاطمہ رضی اللہ عنہا با امیر المومنین حسن وحسین رضی اللہ عنہما گفت برخیزید ونزد پدر مہربان خود آئید کہ شاید شمارا بعطیہ مخصوص گرداند کہ موجب آرامِ دلِ حزیں شما گردد وآں دو قرۃ العین بتول نزد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدند وحسن گفت اے جد بزرگوار مصابرت بر مفارقت تو چگونہ تواں نمود وراز خاطر پریشان نزد کہ تواں کشود بعد از تو. بمر اسم مہربانی ومن و

Marfat.com

چنانچہ جب اِس آہ و زاری اور فریاد و فغاں کی صدائیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرۂ مقدس سے باہر گئیں تو بیت الشرف کے دروازہ پر جمع شدہ اصحاب کی بھی چیخیں نکل گئیں۔

اور یوں فریاد و فغاں کرنے لگے ہائے محمد وائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے بعد آپ کی اُمت کی غمگساری اور غم خواری کون کرے گا۔

یہ فریاد کرنے کے بعد پھر سب کے سب زار و قطار رونے لگے اور امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی خدمتِ اقدس میں عرض پرداز ہوئے کہ یا علی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرۂ مبارک کا دروازہ کھول دیجئے تا کہ ایک بار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور اور جمال جہاں آراء کی زیارت کرلیں۔

صحابہ کی اِس فریاد و فُغاں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سماعت فرمایا تو جنابِ علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو ارشاد فرمایا کہ میرے یاروں

برادر پدر و مادر من کہ پرواز دو با ازواج و اصحاب بداں مکارم اخلاق کہ ترا است زندگانی کہ کند۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن بر بالین آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر شدند بند ہمہ نالہ و نفیر و باوج فلک اثیر رسانید ند امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گوید کہ من نیز از بے طاقتی گریاں شدہ و طائفہ از اصحاب کہ بر در حجرۂ آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملازم بودند چوں آوازے نوحہ و گریہ زاری اگر دروں خانہ شنید ند فریاد و نشید ند۔

Marfat.com

کے لئے دروازہ کھول دیجئے ۔ چنانچہ جب دروازہ کھولا گیا تو اشراف مہاجرین وانصار کو بھی شرفِ باریابی حاصل ہوگیا پھر آپ نے انہیں صبر و سکون کے ساتھ رہنے کی وصیت فرمائی۔

اَولادِ عبدالمُطلب کی نشانی

ایک روز امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عیادت کی حاضری دے کر باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحت کے متعلق دریافت کیا۔

جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے جواب دیا کہ الحمدللہ چہرۂ اقدس سے آپ کی حالت بہتر معلوم ہوتی ہے اَمیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی یہ گفتگو سُن کر حضرت عباس ابنِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور آہستہ آواز سے آپ کو بتایا کہ حضور سرورِ کائنات رسالت مآب

برکشیدند کہ وامحمداہ من لا مسک بعدک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یعنی بعد ازتو غم خواری اہل اسلام کہ کند وزاری آنماز نمودہ گفتند کہ اے علی دررا بکشا کہ یک نوبت دیگر روئے فرخندہ حضرت رسول راصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بربینم ونظر بر جمالِ جہاں آرائے اُو افگینم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نالہ وافغان اصحاب راشنیدہ فرمود کہ دررابرائے یاران من کشاید وچوں دررا بکشادند واشراف مہاجر وانصار درآمدند وآں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایشاں رابصبر سکون وصیت فرمود۔

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تین روز تک اللہ تبارک وتعالیٰ جل وعلا جوارِ رحمت میں تشریف لے جائیں گے کیونکہ میں نے آپ کی جبینِ اقدس پر اُن آثار کا مشاہدہ کرلیا ہے جو اولادِ عبدالمطلب کی جبین پر رحلت کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔

جانبِ جنّت البقیع

صاحب مَعارج النبوت حضرت مُلّا مُعین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اعلام الوریٰ کے حوالہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جب رسالت پناہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی ذاتِ اقدس میں مرض کو محسوس فرمایا تو وہ یا تو ماہِ صفر المظفر کے آخری ہفتہ کا دن تھا یا اتوار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کا ہاتھ تھاما ہوا تھا

روزے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہٗ از نزد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیرون آمد اصحاب از وَے پرسیدند کہ امروز آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چوں است جواب دادکہ الحمد للہ بروجہ احسن است عباس رضی اللہ عنہٗ دست امیر المومنین علی رضی اللہ عنہٗ بگرفت وآہستہ باوے گفت کہ بعد از سہ روز حضرت رسالت پناہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بجوارِ رحمت اِلٰہی جل وعلا انتقال می فرماید چہ من علامتے در جبین فرزندان عبدالمطلب می دانم کہ آن نشانہ مرگ است وآں علامت در جبین مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پدید آمدہ۔

(معارج النبوۃ کن چہارم ص ۲۷۳)

Marfat.com

اورآپ کے پیچھے پیچھے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت چل رہی تھی حتیٰ کہ آپ جنت البقیع شریف میں تشریف لے گئے اور تمام اہلِ قبرستان (جنّت البقیع) کے مکینوں سے کچھ باتیں کیں۔

اس کے بعد آپ نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال ہمارے ساتھ قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے مگر اِس سال اُنہوں نے ہمارے ساتھ قرآن کے دو دور کئے ہیں اور یہ اس لئے ہے کہ میرا وقتِ وصال نزدیک آچکا ہے۔

غُسل دو گے تو کیا ملے گا

اَمیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اِس کے بعد آپ نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے علی اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اِختیار دے دیا ہے کہ اگر میں چاہوں تو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دُنیا میں قیام کروں اور اگر چاہوں تو جنّت الفردوس میں رہنا پسند کرلوں اور مَیں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتے ہوئے فردوسِ بریں کی سکونت کو اختیار کرلیا ہے۔

چُنانچہ جب میں اِس دُنیا سے نقل مکانی کروں تو اَے علی اپنے ہاتھوں سے خود ہی مجھے غسل دینا اور مجھے مَستور رہنے دینا تا کہ کوئی شخص میرے ستر کی جانب دیکھ کر اَندھا نہ ہو جائے۔

اور جب تو مجھے اچھی طرح غسل دے لے تو میری ناف اور آنکھوں کے حَلقوں میں جمع شدہ پانی کو زبان سے چوس لینا تا کہ تمہیں انبیائے اولین

Marfat.com

وآخرین کی وراثت حاصل ہوجائے۔

میرے مصطفیٰ کا گھر

روایت ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سرخ سونے کے چند دینار کہیں سے پیش ہوئے تھے انہیں آپ نے فقیروں میں تقسیم فرما دیا ان میں سے کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ نو دینار مختلف روایات کے مطابق باقی تھے جنہیں آپ نے سیدہ صدیقہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سپرد فرما رکھا تھا۔

دراعلام الوریٰ آوردہ است کہ چوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شائبہ عرض مرض در ذات بابرکات خود فہم کرد آں روز شنبہ بود یا یک شنبہ از اواخر ماہ صفر دست امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بگرفت و جماعتے از پس می رفتند از یاراں تا بہ بقیع رسید پس بر اہل گورستان سلام کرد و سخنے در مخاطبہ ساکنان آں مقبرہ تبقدیم رسانید بعد ازاں با یاراں گفت کہ بدانید کہ جبریل علیہ السلام ہر سال یک نوبت قرآن بر من عرض کرد امسال دو نوبت عرض می کرد و ایں برائے آں کرد کہ اجل من نزدیک رسیدہ است (متفقہ علیہ) پس فرمان در کہ یا علی مرا مخیر گردانیدند میان دنیا و خلود در روے و میان بہشت و لقا من تعالیٰ حق تعالیٰ راہ اختیار کردم در بہشت چوں من ازیں عالم نقل کنم اے علی تو مرا غسل دہ عورت مرا بپوش تا ہیچ کس را نظر بر عورت من نیفتد تا نابینا نہ شود چوں مرا شستہ باشی آبے کہ در مغاکی ناف وحدقہ چشم من جمع شدہ باشد بیاشام تا میراث پیغمبران اولین و آخرین ترا میسر گردد۔

(معارج النبوۃ رکن چہارم ص ۲۷۲)

Marfat.com

حالتِ مرض میں آپ کا سرِ اقدس اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینۂ مبارک پر رکھا ہوا تھا اور آپ پر عالمِ استغراق طاری تھا جب آپ کا استغراق رفع ہوا تو آپ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا اے عائشہ تو نے اُن دیناروں کا کیا کیا تھا ؟

جنابِ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ وہ میرے پاس موجود ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ فقیروں کو خَیرات میں دے دو۔

یہ فرمایا اور آپ پر پھر اِستغراق طاری ہو گیا جب دوبارا کیفیت تبدیل ہوئی تو آپ نے فرمایا عائشہ تو نے وہ دینار خرچ کر دیئے ہیں ؟

جناب عائشہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے فرمایا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ دینار تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر دیئے گئے۔

آپ نے انہیں دستِ انور میں لے کر شمار کیا اور فرمایا کہ جب میں اپنے پروردگار کی بارگاہِ اقدس میں پہنچوں گا تو میرا پروردگار کیا گمان فرمائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس اِتنے دینار موجود ہیں۔

نقل است کہ از برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دینارے چند زر سرخ از جائے آوردہ بودند بفرمود کہ آں را بفقرا قسمت کردند، مگر شش دینار یا ہشت یا ہشت یا نہ، کما ہو اختلاف الروائۃ وآں را بعائشہ رضی اللہ عنہا سپرد بعد ازاں آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اغمائے حاصل آمد سر بر سینۂ صدیقہ نہادہ بود و چوں بہوش باز آمد فرمود کہ اے عائشہ آں دنانیر را چہ کردی گفت نزد من است۔

Marfat.com

یہ ارشاد فرما کر آپ نے وہ دِینار امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو دے کر ارشاد فرمایا کہ انہیں فُقرا میں تقسیم کر دو۔ چنانچہ جب یہ دینار فقیروں میں بانٹ دیئے گئے تو آپ نے فرمایا اَب مجھے اِستراحت حاصل ہوئی ہے۔

فرمود کہ آں را بر فقرائے تصدق نمائی باز بہوش شد چوں بہ ہوش آمد پرسید کہ انفاق کردی ؟

گفت! نے فرمود کہ آں ہارا بیار چوں بیاور آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں ہارا بر کف دست نہادہ بشمر دو گفت کہ چہ گمان بود محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ پروردگار خود کہ اگر بآں حضرت رسد ایں و نانیر نزد او باشد پس آں ہارا با میر المومنین علی رضی اللہ عنہٗ تسلیم نمود تا بر فقرا قسمت فرمود و گفت کہ ایں زمان استراحت یافتم۔

(معارج النبوت رکن چہارم ص ۲۷۴)

Marfat.com

یہ واقعہ

اِس واقعہ میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اُمت کے لئے خاص طور پر یہ سبق ہے کہ جب دُنیا سے جانے لگو تو جس طرح بھی ممکن ہو سکے تم لوگ آخرت کی طرف سرخرو ہو کر جاؤ۔

اِنتہائی شدت علالت میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جو لوگ مسجدِ نبوی میں موجود نہیں ہیں اُن کو بلاؤ۔

اِعلانِ بلال سُنا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جوق دَر جوق مسجد نبوی میں حاضر ہونا شروع ہو گئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شدّت تکلیف کو دیکھ کر ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل فگار تھا صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ نے اعلان فرمایا کہ!

اے لوگو ہم عنقریب دُنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں اور تمہیں وصیت کرتے ہیں کہ اگر کسی کا حق یا قرضہ ہمارے ذمہ ہو یا ہم سے کسی کو کوئی ایذاء پہنچی ہو تو وہ بے تکلف ظاہر کر دے تا کہ ہم ابھی اس کا قصاص ادا کر سکیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اعلان سُن کر تمام صحابی خاموشی سے آنسو بہاتے رہے۔ ایک شخص نے تین درہم کا تقاضا کیا اگرچہ وہ

Marfat.com

آپ کے ذمہ نہ تھے بلکہ کسی اور کو دلوائے تھے مگر آپ نے اُسی وقت ادا فرمادیئے۔

عکاشہ کا انتقام

اِسی دوران میں عکاشہ بن محصن اسدی مجلس سے اُٹھا اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نہایت ادب سے عرض کرنے لگا کہ یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر آپ بار بار قصاص دینے کا اعلان نہ فرماتے تو میں آپ سے ہرگز ہرگز بدلہ لینے کی خواہش نہ کرتا اب آپ کے مسلسل اصرار فرمانے پر جرأتِ قصاص کرنے لگا ہوں تا کہ میں گنہگار نہ ہو جاوں،،

گزارش یہ ہے کہ سفرِ تبوک میں آپ کے دستِ مبارک میں ایک تازیانہ تھا اور وہ آپ اپنی ناقہ مبارک قضبا کو تیز چلانے کے لئے گردش میں دیا تو اچانک تازیانہ میری پُشت پر لگ گیا جس سے مجھے بے حد تکلیف ہوئی اب آپ اُس کا بدلہ عطا فرمائیں،،

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سنا تو فرمایا عکاشہ تجھے اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے،،

رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا عَکَاشَۃُ

کہ تو نے یہ خدمت قیامت پر نہ اُٹھا رکھی ہمارے لئے دُنیا میں قصاص ادا فرمانا قصاصِ آخرت سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہاں انبیاء و اصفیا شہدا ملائکہ اور مقربین بارگاہ کی موجودگی میں تمہیں بدلہ دیتے۔

پھر فرمایا کہ اے عکاشہ تم جانتے ہو کہ وہ تازیانہ کونسا تھا ؟

Marfat.com

عکاشہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وخزران (ترکستان) سے آئی ہوئی لمبی اور پتلی شاخ کی چھڑی تھی جسے آپ تازیانہ کے طور پر استعمال فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو ارشاد فرمایا کہ وہ تازیانہ میری بیٹی فاطمہ کے گھر میں موجود ہے جاؤ ان سے مانگ لاؤ۔

جناب سلمان رضی اللہ عنہٗ اُفتاں وخیزاں جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے اور دروازہ پر صدا دی السلام علیکم یاسیدہ النساء آپ کے والدِ گرامی نے لمبا اور پتلا تازیانہ طلب فرمایا ہے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے سلمان میرے والدِ محترم تو بخار میں مبتلا ہیں گھوڑے پر سوار ہونے کا کونسا مقام ہے۔

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یَا عَکَاشَۃ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یابنتِ رسول اللہ آپ کے

در سیر امام شہید امام اسمٰعیل خوارزمی رحمۃ اللہ و در وضۃ الاسلام قاضی سدید الدین مذکور است۔ کہ در آں مجلس عکاشہ بن محصن اسدی برخواست وگفت وگفت یارسول اللہ اگر نہ آں است کہ مبالغہ کردی دریں باب والامن ایں سخن نہ گفت می۔

اما چوں تکرار فرمودی و بسیار مبالغہ نمودی اگر نہ گوئم عاصی شدہ باشم تو در سفر تبوک تازیانہ برآوردی تا برناقہ عضبا زنی برکتف من آمد واز اں بسیار الم بمن رسید اکنون قصاص آں می طلبم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود۔

Marfat.com

والد گرامی منبر پر تشریف فرما ہیں اور لوگوں کو وداع فرما رہے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا ہے جس کا کوئی حق ہم پر ہو وہ آج وصول کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک روز تازیانہ ناقہ کو تیز چلانے کے لئے اُٹھایا تو ایک شخص کی پشت پر لگ گیا اور آج اس شخص نے اپنا قصاص طلب کیا ہے۔

جناب سیّدہ کا اِضطراب

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے سُنا تو آپ تڑپ کر رہ گئیں اور فرمایا! سلمان تمہیں خدا کی قسم اس شخص کو خدا کی قسم دینا کہ میرے باپ پر رحم کرے میرے والد گرامی بہت تکلیف اور کمزوری کی حالت میں ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ چلے گئے تو پھر جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے شہزادگانِ حضرت حسن و حسین علیہما السلام سے فرمایا جانانِ مادر آپ کے نانا جان مسجد میں تشریف فرما ہیں اور اُن پر بڑا سخت وقت ہے۔

آپ کو شدید بخار ہے اور جسم میں بے حد نقاہت ہے ایک شخص اُن سے انتقام لینا چاہتا ہے میرے لاڈلو جاؤ اور اس کے ایک کوڑے کے

خدا ترا جزائے خیر دہاد اے عکاشہ کہ ایں خصومت را با قیامت نہ گذاشتی و من قصاص کشیدن در دنیا دوست تر می دارم از قصاص آخرت کہ انبیاء و اصفیا و شہدا حاضر باشند و فرشتگان و مقربان درگاہ کبریا ناظر اے عکاشہ دانستی کہ کدام۔

Marfat.com

بدلے اپنے نازک جسموں پر سو سو کوڑے کھاؤ۔

میرے ابا جان میں کوڑا برداشت کرنے کی قوت نہیں وہ بے حد کمزور ہیں میرے پیارے بیٹو فوراً پہنچو اور میرے دودھ کی لاج رکھو۔

انتقام لینے والے کو کہو کہ ہمیں ایک کے بدلے سو سو کوڑے مار لے مگر ہمارے نانا جان پر یہ زیادتی نہ کرنا نانا جان کا قصاص ہم سے لے لے۔

حسنین کا قصاص پیش کرنا

جب حضرات حسنین کریمین علیہما السلام نے یہ دل تڑپا دینے والی خبر سُنی تو آپ روتے چیختے فوراً مسجدِ نبوی میں تشریف لے آئے جا کر دیکھا کہ

تازیانہ بود گفت آرے چوب دستے است ممشوق از خرزاں یافتہ و دادیم گرفتہ مانند تازیانہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ اے سلمان آں تازیانہ در خانہ فاطمہ است برود بستان و بیار سلمان می رفت وندامی کرد کہ اے مردمان کیست کہ انصاف از نفس خود بدہد پیش از آنکہ بقصامت از درساند پس چوں حجرہ فاطمہ رسید نعرہ زد کہ السلام علیک یا سیدۃ النسا پدرت تازیانہ ممشوق طلبد فاطمہ گفت اے سلمان پدرم تپ وار چہ سامان برنشستن مرکب دار ؟

سلمان گفت پدرت برمنبر است وخلق راوداع کنند وادائے حق می نماید ومیگوید برکرا برمن حقے است باید کہ طلب کند مگر روز ایں تازیانہ را برشترے می زد کہ برکتف کسے آمدہ است حالاں حضرت قصاص می طلبد۔

(روضۃ الشہداء ج ا ص ۷۷)

Marfat.com

تمام صحابہ کرام عکاشہ کو سمجھا رہے ہیں کہ وہ ہمیں ایک کوڑا کے بدلے دس دس کوڑے لگا لے مگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا بدلہ نہ لے۔

سرکارِ دو عالم علیہ التحیّۃ والسلام نے صحابہ کو فرمایا کہ قصاص ہمیں ادا کرنا ہے تم تکلیف کیوں اُٹھاتے ہو اور اس میں مجھے کیا فائدہ پہنچے گا اسی ردوکد میں جب حضرات حسنین کریمین علیہما السلام کی چیخیں بلند ہوئیں تو سب صحابہ کرام زاروقطار رونے لگے۔

حضرات حسنین کریمین علیہما السلام نے نانا جان کے حضور میں عرض کیا کہ اَے جدِّ بزرگوار ہم قصاص لینے والے سے ایک تازیانہ کے بدلے ایک ایک سو تازیانہ کھانے کے لئے تیار ہیں کاش وہ ہماری بات مان لے۔

شہزادگانِ بتول کی دردناک چیخیں سُن کر اور یہ ایثار دیکھ کر سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل بھر آیا۔

آپ نے فرمایا! اے جانانِ من یہ تازیانہ تو تمہارے نانا جان کو

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا خروش برآورد گفت اے سلمان بخدا برتو کہ آں کس را سوگند دہی کہ بر پدرم رحم کند کہ رنجور وضعیف حالست، سلمان بازگشت و فاطمہ فرمود کہ حسن و حسین را بخواند وگفت جانان مادر جد شما در مسجد است دیکے می خواہد او را تازیانہ زند بردے دبعوض جد شما ہر یک از شما را صد تازیانہ بزنند کہ آں حضرت بیمار است و طاقت تازیانہ ندارد وایشاں بہ وے مسجد نہاوند اما چوں سلماں بیابد و تازیانہ بمسجد درآورد فریاد و فغاں از صحابہ برآمد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ اے عکاشہ برخیز د تازیانہ بردار چنانچہ من زدہ باشم بزن۔

Marfat.com

ہی برداشت کرنا پڑے گا قصاص تم لوگوں نے نہیں ہم نے دینا ہے۔

شہزادگانِ بتول مایوس ہو کر اور بھی زیادہ آہ و فغاں کرنے لگے عکاشہ جو اَب تک خاموش کھڑا تھا آپ نے اسے فرمایا عکاشہ تازیانہ اُٹھاؤ اور اپنا بدلہ لے لو۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ اِس طرح قصاص پورا نہیں ہوگا کیونکہ جب مجھے آپ کا تازیانہ لگا تھا تو میری پشت ننگی تھی حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جسم پر چادر ڈال کر قمیض کو اوپر اُٹھا دیا۔

کائنات لرز کر رہ گئی۔

حُوروں کی چیخیں نکل گئیں۔

فرشتے تڑپنے لگے۔

صحابہ کرام پر رعشہ طاری ہو گیا۔

عکاشہ دہر یک از اکابر صحابہ نزد عکاشہ می آمدند کہ بعوض یک تازیانہ دہ تازیانہ برمازن کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درتپ است از دقصاص مکن واندوہ ما راز یادہ مساز وغبار ایں ملال خاطر ما رو امداد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ فرمودہ قصاص برمن واجب است تازیانہ برشما زدن مرا چہ فائدہ رسانند بآخر حسن وحسین گریاں وخروشاں بمجلس درآمدند بارے دیگر از صحاب خروش برآمد شاہزادگان گفت! جد بزرگوار ما شنیدیم کہ مردے از تو قصاص می طلبد آمدہ ایم تا ہر یک بعوض یکصد تازیانہ بخوریم۔

(روضۃ الشہداء ص ۷۷)

Marfat.com

حضرات حسنین کریمین علیہما السلام تڑپ کر زمین پر لوٹنیاں لینے لگے مگر رحمتِ عالم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی پر بل تک نہیں آیا آپ نے بخار میں جلتا ہوا جسم انور کوڑا برداشت کرنے کے لئے عکاشہ کے سپرد کر دیا۔

جہنّم سے حفاظت

عکاشہ نے تازیانہ اُٹھایا اور آگے بڑھا اور پشتِ انور کی تجلیوں میں گم ہو گیا پھر جلدی سے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تابندہ درخشندہ مہرِ نبوت پر اپنے دونوں ہونٹ رکھ دیئے۔

مہرِ نبوّت کا بوسہ لینے کے بعد بارگاہِ رسالت میں عرض کیا میرے محبوب مجھے آپ کا تازیانہ لگا ضرور تھا مگر وہ سہواً تھا میں نے قصاص کیا لینا تھا مہرِ نبوّت کو میں نے اِس لئے بوسہ دے لیا ہے کہ آپ کا فرمان ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ اے جانانِ جد تازیانہ من زدہ باشم شما چگونہ قصاص کشید اے عکاشہ برخیز و قصاص کن عکاشہ گفت یارسول اللہ آں روز کتف من برہنہ بود آں خواہم کہ تو نیز کتف آں مبارک خود برہنہ کنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست کرد در ائمہ حشمت بر دوش افگند خروش از ملائکہ برخاست فغاں از اصحاب برآمد تاچوں عکاشہ را نظر بر کتف آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افتاد مہر نبوت بنظر وے درآمد درجست وآں خاتمِ۔

Marfat.com

مَنْ مَسَّ جِلْدِیْ لَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ

یعنی جس نے میرے جسم سے مَس کرلیا اسے آگ نہیں چھوسکتی۔

کاش لوگ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس حدیث کو ہی سامنے رکھ کر سوچ لیا کریں۔ جن کا بابرکت جسم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمِ اطہر کی تمام برکات سمیٹے ہوئے ہے۔

یہ روایت ایسے بھی ہے

بعض کُتب میں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہٗ کا واقعہ اس طرح مرقوم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کا وقت قریب آیا تو حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بلال کو ارشاد فرمایا کہ مہاجرین وانصار کو نماز کے لئے بلالائیں۔

مشکیں را بوسہ داد در وے درمیان در شانہ آں حضرت نہاد او گفت یارسول اللہ عرض من نہ بود مراد من آں بود کہ مہر نبوت را بہ بینم و بعضے از اعضائے مبارک ترا من کنم کہ شما فرمودہ بودید کہ مَنْ مَسَّ جِلْدِیْ لَنْ تَمَسَّهُ النَّار

(روضۃ الشہداء ۷۷ مولد شریف شہید ۵۰)

وَرُوِیَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهٗ قَالَ لَمَّا قَرُبَ وَ فَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یُّنَادِیَ النَّاسُ لِلصَّلٰوۃِ فَنَادیٰ فَاجْتَمَعُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ اِلیٰ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بِالنَّاسِ ثُمَّ صَعَدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهُ وَاثْنٰی عَلَیْهِ۔

Marfat.com

چنانچہ جب سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو آپ نے سب لوگوں کو دو رکعت نماز خفیف پڑھائی پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور حمد و ثنائے خدا کے بعد نہایت فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا حتیٰ کے لوگ خوفِ خدا سے رونے اور لرزنے لگے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے مسلمانوں کی جماعت میں تمہارا نبی اور مانند مشفق باپ کے مہربان ہوں پس جس شخص پر میں نے کوئی ظلم کیا ہو وہ اُٹھے اور مجھ سے بدلہ لے لے آپ کے دو تین بار ارشاد فرمانے پر عکاشہ ابنِ محصن کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا کہ یارسول اللہ اگر آپ بار بار اصرار نہ فرماتے تو میں ہرگز جرأت نہ کرتا۔

وَخَطَبَ خُطْبَةٌ بَلِيْغَةٌ (الخ) مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدِىْ مُظْلِمَةٌ فَلْيَقُمْ وَالْيَقْتَصَّ مِنِّىْ قَبْلَ الْقِصَاصِ فِىْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصِنٍ فَوَقَفَ بَيْنَ يَدَىَّ النَّبِىِّ فَقَالَ فَدَاكَ اَبِىْ وَ اُمِّىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا اِنَّكَ اَشِدَّ تَنَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ مَا كُنْتُ اَقْدَمُ عَلٰى شَىْءٍ مِنْ ذَالِكَ وَلَقَدْ كُنْتُ مَعَكَ فِىْ غَزْوَةِ حَاذِتْ فِيْهَا نَا قَتِىْ نَاقَتَكَ فَنَزَ لْتُ عَنِ النَّاقَةِ وَ نَوْتُ مِنْكَ حَتّٰى قَبَّلَ فَخَذَكَ فَرَفَعْتُ الْقِيْبَ الَّذِىْ تَضْرِبُ بِهٖ النَّاقَةِ لِلسُرْعَةِ فِىْ شَىْءٍ وَضَرَبَتْ بِهٖ خَاصِرَتِىْ فَلَا اَدْرِىْ عَمَدًا اَوْ سَهْوًا كَانَ مِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه۔

Marfat.com

اب گزارش یہ ہے کہ ایک جنگ میں میری اونٹنی آپ کی ناقہ مبارک کے قریب آئی تو میں نے اونٹنی سے چھلانگ لگا دی اور ارادہ کیا کہ آپ کے زانوئے اقدس کے قریب آ کر بوسہ دوں۔ میں ابھی آپ کے قریب ہی ہوا تھا کہ آپ جس تازیانہ سے اونٹنی کو ہانکتے تھے وہ آپ نے میری کمر پر لگا دیا یہ مجھے معلوم نہیں کہ ایسا قصداً تھا یا سہواً ہوا تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تعجب ہے اے عکاشہ خدا کے رسول کی شان کے یہ امر بعید ہے کہ وہ تجھے عمداً کوڑا مارے تاہم تم اپنا بدلہ لے سکتے ہو۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ کو ارشاد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس جاؤ وہ چھڑی یا تازیانہ ان کے گھر میں ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ ارشادِ مصطفائی سنتے ہی روتے ہوئے اور سر پر ہاتھ رکھے ہوئے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے دولت کدہ پر حاضر ہو گئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔

شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا نے یہ کربناک واقعہ سنا تو آپ کی چشمانِ مبارک میں بے ساختہ آنسو آ گئے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ

فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَاشَا يَا عَكَاشَةُ اَنْ يَّتَعَمَّدَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالضَّرْبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ يَا بِلَالُ اِنْطَلِقْ اِلٰى مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَاْتِنِىْ بِقُضَيْبَتِىْ۔ فَخَرَجَ بِلَالُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ ۔ فَقَرَعَ بَابُ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ مَنْ هُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ جَآءَ اِلَيْكِ

Marfat.com

تازیانہ لے کر آئے تو حضرت ابوبکر صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے جسم قصاص کے لئے پیش کئے لیکن عکاشہ نہ مانے۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے کوشش فرمائی لیکن عکاشہ اپنی ضد پر قائم رہے پھر حضرت حسن اور حسن حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے جسم قصاص کے لئے پیش کئے اور عکاشہ کو فرمایا۔

اے عکاشہ تم جانتے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نواسے ہیں؟ اس نے کہا آپ درست فرماتے ہیں آپ سبطینِ رسول ہیں تو جناب حسنین کریمین علیہما السلام نے فرمایا! عکاشہ اگر یہ بات درست ہے تو ہمارے نانا جان کا بدلہ ہم سے لے لے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نوخیز نواسوں کا ایثار دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ میرے نواسو تم بیٹھ جاؤ اور پھر آپ نے عکاشہ سے فرمایا آؤ اور اپنا بدلہ اللہ کے رسول سے اس دنیا میں ہی لے لے۔

عکاشہ نے عرض کیا کہ میرے آقا و مولا اس وقت جب آپ نے مجھے کوڑا لگایا تھا میری پشت ننگی تھی۔ پھر حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی پشت انور سے قمیض انور کو اٹھا دیا تھا صحابہ کرام رونے اور چلانے لگے۔

لِقُضَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَا يَضَعُ اَبِیْ بِالْقُضَيْبِ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ يُعْطِی الْقَصَاصُ مِنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا بِلَالُ مَنِ الَّذِیْ يَطِيْبُ قَلْبُهٗ اَنْ يَّقْتَصَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقَامَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَا عَكَاشَةُ اَلَسْتَ اَنْتَ تَعْرِفُنَا اِنَّا سِبْطَا رَّسُوْلِ وَالْقِصَاصُ مِنَّا كَالْقَصَاصِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

Marfat.com

عکاشہ نے فوراً آگے بڑھ کر آپ کی پشتِ انور کا بوسہ لے لیا اور عرض کیا اے میری جان کے مالک مجھے بدلہ کیا لینا تھا بس آپ کے جسمِ انور سے مَس کر کے جہنم سے بچنے کے لئے سامان کیا ہے۔

حضور رحمۃً للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے صحابہ جس نے دنیا میں جنتی آدمی کو دیکھنا ہو وہ عکاشہ کو دیکھ لے پھر لوگ جناب عکاشہ رضی اللہ عنہ کو بشارت دینے لگے اور آپ کی آنکھیں چوم کر بارگاہ صمدیت میں عرض کرنے لگے کہ یارب العزت اپنے جلال کی برکت سے ہمیں بھی ان کی شفاعت نصیب فرما۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَقْعُدَا يَا قُرَّتَىْ عَيْنِىْ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَكَاشَةُ اِضْرِبْ اِنْ كُنْتَ ضَارِبَتِىْ

فَلَمَّا نَظَرَ عَكَاشَةُ اِلٰى بَيَاضِ جِسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْكَبَّ عَلَيْهِ وَ قَبَّلَ ظَهْرَهٗ وَ قَالَ فِدَاكَ رُوْحِىْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يُّطِيْبُ قَلْبُهٗ اَنْ يَّقْتَصَّ مِنْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلْتُهٗ رِجَآءَ اَنْ يَّمَسَّ جِسْمُ بِجِسْمِكَ الشَّرِيْفَ وَ يَحْفِظُنِىْ رَبِّىْ بِحُرْمَتِكَ مِنَ النَّارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا مَنْ يُّحِبُّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الشَّخْصِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ يُقَبِّلُوْنَ عَيْنَيْهِ۔ (درۃ الناصحین ص ۱۵۶)

Marfat.com

اجازت مانگنے جبریل آتے ہیں محمد سے

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ تمام کتبِ تواریخ وسیر اور احادیث وغیرہ میں متفق علیہ یہ واقعہ مرقوم ہے کہ جب محبوبِ خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یومِ وصال قریب آیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہلِ بیت اور اصحاب رضی اللہ عنہم کو ارشاد فرمایا ! جبریل ہمیشہ رمضان المبارک میں ہمارے ساتھ قرآن مجید کا دَورہ فرماتے تھے لیکن اس سال اُنہوں نے ہمارے ساتھ دو بار قُرآن مجید ختم کیا ہے چنانچہ ہمیں یقین ہے کہ اب ہم تم سب سے علیٰحدہ ہونے والے ہیں اور اپنے مالکِ حقیقی کے دربار میں حاضر ہو کر لذتِ وصال حاصل کرنے والے ہیں۔

ایک اہم نکتہ

اگرچہ یہ مسئلہ ہمارے مضمون سے تو متعلق نہیں تاہم اہلِ وجدان کے ذوق کے لئے ایک اہم ترین نکتہ پیشِ خدمت کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآنِ مجید بتدریج جبریل علیہ السلام حاضرِ دربار ہو کر آپ پر پیش فرماتے رہے۔

مگر مندرجہ بالا روایت میں بالصراحت موجود ہے کہ حضور امام الانبیاء رسولِ غیب دان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے قرآنِ مجید کی ہر آیت اور ہر لفظ نزولِ وحی سے پہلے بھی قطعی طور پر ظاہر تھا یہی وجہ تھی کہ آپ ہر سال رمضان شریف میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ ختم قرآن فرمایا کرتے

Marfat.com

تھے۔ورنہ بظاہر تو آپ پر قرآنِ مجید متفرق طور پر آخر تک نازل ہوتا رہا حالانکہ سال وصال میں بھی آپ کی آخری آیت کے نزول سے کئی ماہ قبل رمضان شریف میں قرآن مجید کو دو بار ختم فرما چکے تھے بہر حال یہ نکتہ عرض کرنے کے بعد ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔

آمد جبریل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ واعظم برہانہٗ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ کے وصال مبارک سے تین یوم پہلے ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ السلام کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اجازت طلب کرو تا کہ اجازت حاصل ہونے کے بعد عزرائیل علیہ السلام آپ کی رُوح قبض کرنے کے لئے حاضرِ خدمت ہو جائیں۔

چُنانچہ بحکمِ پروردگار جبریل امین علیہ السلام محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی فضیلت و اکرام اور خصوصیت کے لئے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے پس آپ نے مجھے کس حال میں پایا ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا بَقِیَ مِنْ اَجَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرْسَلَنِیْ اِلَيْکَ اِکْرَامًا لَّکَ وَ تَفْضِيْلاً لَّکَ وَ خَاصَّةً لَّکَ لَيْسَ لَکَ عَا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْکَ يَقُوْلُ کَيْفَ مَجْدُکَ

Marfat.com

جبریل علیہ السلام نے یہ کہا تو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تجھے غمزدہ اور کربناک حالت میں پایا ہے جبریل علیہ السلام یہ سن کر واپس چلے گئے۔

دوسرے دِن پھر حاضر خدمت ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ بحکمِ باری تعالیٰ عزرائیل علیہ السلام آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

کیونکہ نہ تو اُنہوں نے پہلے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ آپ کے سوا کسی سے اجازت طلب کریں گے تو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اجازت ہے۔ اور پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے اجازت لینے پر عزرائیل علیہ السلام ایسے ہی داخل نہیں ہو گئے بلکہ حجرۂ رسول کے باہر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرتے ہیں۔

عزرائیل علیہ السلام جانتے تھے کہ حجرۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک ایسی پردہ دار خاتون تشریف فرما ہیں جن کے سر کا ایک بال بھی ساری عمر پردے سے باہر نہیں رہا۔

فَقَالَ اَجِدُنِیْ یَا جِبْرِیْلُ مَغْمُوْمًا وَّ اَجِدُنِیْ یَا جِبْرِیْلُ مَکْرُوْبًا ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ لَهٗ مِثْلُ ذَالِکَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فِیْهِ مَلَکِ الْمَوْتِ فَقَالَ جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْکَ وَلَمْ یَسْتَاْذِنْ عَلٰی آدَمِیٍّ قَبْلَکَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی آدَمِیٍّ بَعْدَکَ قَالَ اِئْذَنْ لَهٗ فَدَخَلَ الْمَلَکُ الْمَوْتُ۔

Marfat.com

طلب کرتے ہیں زہرا سے اجازت عزرائیل آکر

چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یومِ وصال آیا تو اللہ جل شانہٗ واعظم برہانہٗ نے حضرت عزرائیل کو ارشاد فرمایا کہ زمین پر میرے محبوب کی خدمت میں جاؤ اور اس بات کی احتیاط رکھنا کہ جب تک میرا محبوب تمہیں اجازت نہ دے اس وقت تک اُن کی روح قبض نہ کرنا چنانچہ ملک الموت کئی ہزار فرشتوں کی ہمراہی میں آستانہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضر ہوگیا۔

منقول است کہ در روزِ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق سبحانہ تعالیٰ امر رمود را ملک الموت را کہ بزمین رود نزدِ حبیب من صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وپیرہیز از اں کہ بے اذن وَے بروئے درآئی ورآنکہ بے دستوری قبض روح وَے کنی ملک الموت با ہزار ملک از اعوان خود ہما براسپانِ ابلق سوار جامہ ہائے منسوج بدرودیوا قیت پوشیدہ بدر خانہ آنحضرت آمدند و در دست عزرائیل نامہ بود از پروردگارِ عالمیان پس از برون خانہ بر صورتِ اعرابی باایستادہ وگفت!

السلام علیکم یا اہل بیت النبوت ومعدن الرسالۃ ومختلف الملکۃ بدستوری دہید ما را کہ از درآمدیم تا بحجرۃ درائم فاطمہ بر بالین رسول بود جواب داد کہ حالا ملاقات میسر میست کہ پیغمبر بحالِ خود مشغول است با دیگر اذن طلبید و ہما جواب شنید نوبت سوم دستوری خواست باوآز بلند چنانچہ ہرکس دراں خانہ بواز بیت آواز بلرزید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیہوش باز آمد و دیدہ مبارک بکشاد و پرسید کہ شمارا چہ می شد،

Marfat.com

اور پھر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازہ کے باہر ایک اعرابی کی صورت میں کھڑے ہو کر یہ صدا دی کہ اے اہلِ بیت نبوت اے معدنِ رسالت اور اے مختلف فرشتو تم پر سلام مجھے اجازت دیجئے کہ میں حجرۂ رسول میں حاضر ہو جاؤں میں بڑی دور سے آیا ہوں۔

جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے والدِ گرامی کے سرہانے بیٹھی ہوئی ہیں اشک برسا رہی تھیں۔ اِس آواز کو سُنا تو آپ نے فرمایا کہ میرے والد اپنے حال میں مشغول ہیں اس لئے اجازت نہیں مل سکتی۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا جواب

فاطمہ گفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مردے غریب باصوتے مہیب با صورتے عجیب بیرون درایستادہ اذن می طلبید سہ نوبت عذرخواہی نمودیم ونمی شنود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ اے فاطمہ دانستی کہ او کیست؟

فاطمہ سلام اللہ علیہا گفت خدا ورسول اوتر اند پیغمبر صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہٖ فرمود کہ شکستہ لذات است وقطع کنندہ آرزوہا ومرادات است جدا کنندہ جماعت است یتیم کنندہ فرزند ان است بیوہ کنندہ زنان است حریفے است کہ بے کلید در کشاید بے حربہ جاں رباید اگر در بروے بہ بندد از دیوار درآید دو مرگ ازاں دو دماں برآید ایں ملک الموت است بقبض روحِ پدرت آمدہ است حرمتِ آستانہ نگاہ میدارد وگرنہ اجازت خواستن ورخصت طلبیدن داب وعادات اُو نیست درش بکشائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کہ ایں سخن شنید گفت وامد نیتاہ خربت المدینۃ اے دریغ مدینہ خراب شد کہ صاحب سکینہ ازآنجا عزمِ سفر دارد۔

(روضۃ الشہدا، ص ۱۱۰)

Marfat.com

سُنا تو خاموش ہو گئے۔

پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ اجازتِ ملاقات طلب کی تو جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا تیسری بار پھر اجازت طلب کی تو آواز میں اِس قدر شدت تھی کہ گھر کا ہر فرد لرز کر رہ گیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آنکھیں کھول دیں آپ نے اہلِ بیت سے پوچھا تمہیں کیا ہو گیا ہے ؟

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے روتے ہوئے عرض کیا! ابا جان ایک عجیب صورت اور ڈراؤنی آواز والا عجیب و غریب آدمی دروازے کے باہر کھڑا ہے اس نے تین دفعہ اندر آنے کی اجازت طلب کی ہے ہر چند کہ میں نے عذر خواہی کی ہے مگر وہ مانتا ہی نہیں۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیٹی فاطمہ تم نہیں جانتی ہو کہ وہ کون ہے؟

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیٹی یہ لذّات کو توڑنے والا اور آرزوؤں اور اُمنگوں کو قطع کرنے والا ہے یہ ساتھیوں کو علیٰحدہ کرنے والا اور بچوں کو یتیم کرنے والا ماؤں سے بیٹے چھیننے والا اور عورتوں کو بیوہ کرنے والا ہے۔

فاطمہ بیٹی اس کو دروازوں کی کوئی ضرورت نہیں یہ بند دیواروں سے بھی آجاتا ہے میری لختِ جگر یہ ملک الموت ہے اور تیرے باپ کی روح

Marfat.com

قبض کرنے کے لئے آیا ہے۔جانِ پدر! یہ باپ بیٹی میں جدائی ڈالنے کے لئے آیا ہے اسے ہمارے آستانہ اقدس کا احترام تھا ورنہ اجازت طلب کرنا تو اس کی عادت ہی نہیں۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے والدِ محترم سے یہ جانکاہ خبر سُنی تو آپ تڑپ کر رہ گئیں۔

آپ نے فرمایا ! ہائے آج مدینہ ویران ہو گیا۔

ہائے افسوس! آج مدینہ خراب ہو گیا۔

ہائے صاحب سکون و تسکین نے عزم سفر فرما لیا۔

شفقتِ مصطفیٰ

تاجدارِ انبیاء سید المرسلین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابِ سیدہ کی درد بھری گفتگو سنی تو آپ نے بیٹی کا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے سینۂ بے کینہ پر رکھ لیا اور بیٹی کے غمزدہ اشکوں میں بھیگے ہوئے چہرۂ انور کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اسی طرح دیکھتے دیکھتے آپ پر حالتِ استغراق طاری ہو گئی۔

جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے چند لمحے انتظار کیا پھر والدِ گرامی کو مخاطب کر کے فرمایا یا ابتاہ ہائے ابا جان یا رسول اللہ آپ اِسی طرح آوازیں دیتی رہیں مگر کوئی جواب نہ ملا آپ نے پھر زار و قطار روتے ہوئے عرض کیا اے میرے ابا جان آپ پر میری جان قربان میری طرف ایک نگاہ اُٹھا کر تو دیکھئے میری آنکھوں سے بہنے والے اشکوں کے سمندر کو ملاحظہ کیجئے ابا جان میرے ساتھ کچھ گفتگو تو فرمایئے مجھے تسلی تو دیجئے۔

Marfat.com

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی درد بھری گفتگو اسی طرح جاری تھی کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چشمانِ مازاغ البصر کو کھول دیا اور بیٹی کو دیکھ کر فرمایا میری بیٹی نہ رو تیرے رونے نے عرش پر رہنے والوں کو رلا کر رکھ دیا ہے پھر آپ نے اپنے دستِ اقدس سے بیٹی کے چہرے پر بہنے والے آنسوؤں کو خشک فرمایا اور پھر خوشخبری بھی سنائی اور تسلّی دیتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ میرے فراق کے غم میں صبر کی توفیق نصیب فرما پھر جناب عذرا بتول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو فرمایا کہ بیٹی جب ملک الموت اپنا کام کر لے تو یہ کہنا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مزید حوالے

تمام کتبِ حدیث اور تواریخ وسیر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست فاطمہ را گرفت دادر السینہ بے کینہ خود ضم کرد زمانے نیک چشم مبارک خود برہم نہاد چنانچہ گفتند مگر روح قدس وے از جسد مطہر مفارقت کردہ فاطمہ فرا پیش بردو گفت یا ابتاہ ہیچ جواب نہ شنید گریاں گریاں گفت اے پدر من فدائے تو باد بمن نگاہے کن دیک سخن با من بگو حضرت ت دیدہ بکشاد و گفت اے دختر من مگری حملہ عرش از گریہ تو می گریند و بدست مبارک از چہرہ فاطمہ پاک میکرد و او را بشارتہا می داد و دلداری ہا می را خود و میگفت بار خدایا او را مفارقت من صبرے کرامت فرمائی پس گفت اے فاطمہ چوں روح مرا قبض کنند بگو۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

Marfat.com

وآلہٖ وسلم نے شدّتِ مرض کے وقت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا۔

مرحبا یا بنتی مرحبا اے میری بیٹی اور اپنے پہلو میں بٹھایا، صحت کی حالت میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور پوری توجّہ کے ساتھ استقبال فرماتے، آپ کی جبینِ اقدس کا بوسہ لیتے اپنی جگہ پر بٹھاتے لیکن اس وقت جب وہ آئیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں اس کے بعد پھر کان میں کچھ فرمایا تو آپ خوش ہو کر مسکرانے لگیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی آنسوؤں اور مسکراہٹ کا اس قدر اِتصال نہیں دیکھا جیسا اس روز جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے آنسو اور مسکراہٹ قریب قریب تھے۔

(طبقات ابن سعد ۸۔ ۴۳ دیگر کتب متفق علیہ)

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کو قسم دے کر پوچھا کہ وہ کیا بات تھی ؟

جس سے آپ رونے اور مسکرانے لگیں۔ سیّدۃ النساء العالمین نے فرمایا کہ یہ میرے اور والد کے درمیان ایک راز تھا جسے بتانے میں اَب کوئی حرج نہیں۔

میرے ابا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کان میں جو بات

Marfat.com

سب سے پہلے کی تھی وہ یہ تھی کہ بیٹی اب ہم تجھ سے جدا ہونے والے ہیں یہ روح فرسا خبر سن کر میں رونے لگی۔ پھر آپ نے میرے کان میں فرمایا کہ بیٹی اہل بیت میں سب سے پہلے تم ہی ہم سے ملاقات کرو گی اور میرے ابا جان نے یہ بھی فرمایا کہ بیٹی تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو اور تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

(نزہتہ المجالس ۲۔ ۱۶۴۔ سیرتِ حلبیہ ۲۔ ۴۶۱۔ کنز العمال حدیث ۱۱۳۶)

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا روتے روتے ایک دم مسکرا دینا صرف اِس وجہ سے تھا کہ آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے ملاقات کی بشارت دی تھی اور تمام عورتوں کی سمرداری کی فضیلت اس پر زائد ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حقیقت بھی قطعی طور پر یہی ہے کہ آپ والدِ گرامی سے جلد ملاقات کی خوشی میں مسکرائی تھیں کیونکہ رونے کی وجہ بھی تو باپ سے بچھڑنے کی خبر تھی تمام دُنیا کی عورتوں کی سرداری کی خبر آپ کے لئے ایسے وقت میں موجبِ فرحت وانبساط نہیں ہو سکتی تھیں اور اَیسی خوشخبریاں تو آپ کو اِس سے پہلے بھی مل چکی تھی۔

خواب کی تعبیر

ایک روایت میں آتا کہ جب سید الانبیاء رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر شدتِ مرض کا حملہ ہوا تو اِس غم واندوہ کے عالم میں جناب سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا والدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئیں

Marfat.com

اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس صحیفہ کا ایک ورق ہے اور میں اس پر تلاوتِ قُرآنِ پاک کر رہی ہوں اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ورق میری نگاہوں سے غائب ہو گیا ہے؟

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میری لاڈلی بیٹی وہ ورق میں ہوں جو تیری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور تو اب مجھ سے علیٰحدہ ہوا چاہتی ہے۔

اِسی اثناء میں سیّدنا حسن علیہ السلام اور سیّدنا حسین علیہ السلام بھی آ گئے اور عرض پرداز ہوئے کہ اے جدِّ بزرگوار ہم دونوں نے ایک ہی قسم کا خواب دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک تخت ہوا کے دوش پر اُڑا جا رہا ہے اور ہم اس تخت کے نیچے ننگے سر دوڑ رہے جا رہے ہیں۔

حضور سرورِ کائنات تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شہزادوں کا یہ خواب سنا تو فرمایا اے میرے جگر پارو وہ تخت میرا تابوت ہے جس کے نیچے تم ننگے سر سیاہ زلفوں کو بکھیرے ہوئے کھڑے ہو گے۔

حضرت امُ المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب ان کے خوابوں کی تعبیر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی تو

ناگاہ فاطمہ درآمد وگفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درخواب دیدم کہ ورق مصحفے واز آں جا قُرآن می خوانم ناگاہ آں ورق از چشم من غائب شد۔

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ اے فرزند دلبند آں ورق منم کہ از چشم تو غائب خواہم شد تو از من دور خواہی ماند و در اثنائے ایں حال حسن و حسین درآمد وگفتند

Marfat.com

اہل بیت میں کُہرام بپا ہو گیا ہر ایک آنکھیں اشک برسا رہی تھی اور جگر کباب ہو رہے تھے۔

تاجدارِ مدینہ کا وصال

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مرض کا شدّت سے غلبہ تھا متواتر اور صحیح روایات میں آتا ہے کہ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس قدر بُخار کا حملہ ہوا تھا اُس کی مثال پہلے کہیں ملتی ہے اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو اِتنا تیز بخار ہوا۔

بلکہ روایات میں بھی آتا ہے کہ جس قدر شدید بخار امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو برداشت کرنا پڑا آپ کے علاوہ دُنیا میں کوئی بھی شخص اس کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

اے جد بزرگوار ہر یک از ماچناں درخواب دیدم کہ تخت در ہوامی رفت ومادراں تخت سرائے برہانہ می رفتیم؟

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود کہ جانانِ جداں تخت تابوت من است کہ بردارند درز براں فرقہائے مبارک برہنہ کردہ گیسوہائے مشکیں پراگندہ ساختہ بر دیدہ ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا میگوید کہ ازیں واقعات وتعبیر سید کائنات افضل التحیات خروش از اہل بیت برآمد ودیدہا از اثر ہجراں گریاں شدو جہانہا از اثر حرماں بریاں شد۔

(روضۃ الشہداص ۷۹)

Marfat.com

والدِ گرامی کے مرض کی اس شدّت اور بُخار کی حدت کو دیکھتے ہوئے جناب سیّدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا پر لرزے کی حالت طاری تھی آپ کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی تھیں دل بار بار ڈوب ڈوب جاتا اِدھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بار بار حالتِ استغراق کی کیفیت طاری ہو رہی تھیں۔

ایک بار جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے والدِ محترم کی بخار میں جلتی ہوئی والشمس پیشانی اقدس پر ہاتھ رکھتے ہوئے نہایت ہی پُر درد آواز میں کہا

وَ اَکْرَ بَاہُ لِکَرْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقُلْ لَا کَرْبَۃَ عَلٰی اَبِیْکَ بَعْدَ الْیَوْمِ ۔

ہائے ابّا جان کی تکلیف سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹی کے دل سے نکلی ہوئی آہوں میں لپٹی ہوئی آواز کو سُنا تو فرمایا۔

بیٹی آج کے بعد تیرے باپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور پھر آپ نے دوبارہ اپنی صاحبزادی کا ہاتھ تھام کر اپنے سینۂ اقدس پر رکھ لیا اور اسی عالم میں تمام انبیاء کے تاجدار، مختارِ دو عالم، رُوحِ کائنات، حُسنِ کونین، نُورِ اوّل، محبوبِ خُدا، رحمۃٌ للعالمین، تاجدارِ مدینہ، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصالِ مبارک ہو گیا۔

آپ کے وصال فرمانے کے بعد جو حال اہلِ بیت عظام اور صحابۂ کرام کا ہوا وہ بیان سے باہر ہے کُتب احادیث و سیر میں آتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو تمام مدینہ گہرے اندھیرے میں ڈوب گیا۔

روایات میں آتا ہے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ

Marfat.com

معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ دن مدینہ منورہ کا سب سے روشن دن تھا اور جس روز امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیاتِ دنیاوی وظاہری سے علیحدگی فرمائی وہ دن مدینہ منورہ کا اِنتہائی تاریک ترین دن تھا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَظْلَمَ الْمَدِیْنَۃُ کُلَّ شَیْءٍ۔

(مستدرک حاکم جلد سوم ص ۵۷)

الغرض تمام مدینہ منورہ ظلمات میں ڈوبا ہوا تھا ہر گھر میں کہرام مچا ہوا تھا ہر آنکھ اشکبار اور دل داغدار ہو چکا تھا۔ ہر طرف نعرہ ہائے الفراق کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں یوم معلوم ہوتا تھا جیسے انسانوں کے ساتھ مدینہ منورہ کے درودیوار بھی چیخ چیخ کر رو رہے ہوں۔

ایک مستجاب الدّعوات صحابیٔ رسول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے اُنہیں جب تاجدارِ دو عالم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے وصال مقدّس کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور بارگاہِ اللہ تبارک وتعالیٰ میں اس طرح التجا کی کہ! اے معبود عظیم اگر اب میں تیرے محبوب کے چہرۂ انور کی زیارت نہیں کر سکتا تو میری آنکھوں کی بینائی واپس لے لے ابھی وہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ اُن کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

فراقِ رسول میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے الم انگیز نالوں کو تو الفاظ میں ڈھالا ہی نہیں جا سکتا۔

Marfat.com

بہر حال شمعِ رسالت کے پروانوں پر مصیبتوں اور غم و آلام کی بجلیاں ٹوٹ پڑی تھیں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پانے باپ کے الم نشرح سینۂ اقدس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بیہوش ہو چکی تھیں۔

اس المناک اور دردانگیز منظر کے بیان کرنے کا نہ قلم کو یارا ہے اور نہ زبان کو طاقت۔

Marfat.com

باپ کے وصال کا سیّدہ پر اثر

جناب رسول خدا تاجدارِ مدینہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصالِ اقدس پر اہلِ بیت رسول اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جو حال ہوا اُس کی دردناک جھلک آپ گزشتہ اوراق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اب یہ دیکھیں کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر باپ کی جدائی کے غم نے کیا اثرات مرتب کئے تھے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ کسی سے جس قدر زیادہ محبّت ہوگی اُسی قدر شدت سے اُس کے بچھڑ جانے کا غم ظاہر ہوتا ہے۔

جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس طرح تمام کائنات عالم سے زیادہ محبت تھی اسی طرح جناب سیدہ طاہرہ کو اپنے والدِ گرامی کے ساتھ تمام کائنات عالم سے زیادہ محبت تھی۔

یوں تو شرط ایمان ہی یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص اپنے ماں باپ اولاد حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبّت نہ کرے مومن نہیں ہوسکتا۔ تاہم اس شرط کے باوجود بھی محبّت کے مدارج موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کی اپنے والدِ گرامی سے مخصوص محبّت نے آپ کو اُس وقت تک بے چین و بے سکون رکھا جب تک کہ آپ کا وصال نہ ہوگیا۔ آپ کی درد والم میں ڈوبی ہوئی نوحہ خوانی حیطۂ تحریر میں لائی ہی نہیں جاسکتی آپ فریاد پر فریاد کر رہی ہیں کہ

Marfat.com

ابا جان آپ کی دعا قبول ہوگئی اے ابا جان آپ جنت الفردوس میں چلے گئے اے ابا جان کہاں ہے جبریل جس نے آپ کے وصالِ حق کی خبر دی اے ابا جان آپ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ قریب ہو گئے۔

قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا یَآ اَبَتَاہُ جَابَ رَبًّا دَعَاہُ یَآ اَبَتَاہُ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ مَاْ وَاہُ یَآ اَبَتَاہُ اِلٰی جِبْرِیْلِ نَنْعَاہُ یَآ اَبَتَاہُ مِنْ رَّبِّہٖ مَآ اَدْنَاہُ

(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۳۱۱)(المستدرک ج ۳ ص ۵۹)(روضۃ الشہداء ۸۳)
(مدارج ج ۲ ص ۴۳۲)(سیرۃ حلبیہ ج ۲ ص ۴۷۵)(ماثبۃ بالسنۃ ص ۲۶۴)
(کنزل الاعمال ج ۷ ص ۱۱۲۵)(معارج ج ۴ ص ۳۵۷)
(تاریخ اسلام ج ۲ ص ۲۰۹)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس کو دیکھا تو آپ تڑپ کر رہ گئیں آپ نے لوگوں کو فرمایا تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مٹی کے نیچے دفن کر دو۔

وَلَمَّا دُفِنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَا لَتْ کَیْفَ طَابَتْ اَنْفُسَکُمْ اَنْ تَحَثُّوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ التُّرَابَ۔

(طبقات ج ۲ ص ۳۱۱)(المستدرک ج ۳ ص ۵۹)(ماثبۃ بالسنۃ ص ۲۶۴)
(مدارج م ج ۳ ص ۴۳۲)(بخاری روضۃ الشہداء ص ۸۳۱)

اور پھر اسے انتہائے کرب سمجھ لیجئے یا والہانہ محبت کا کرشمہ آپ مزارِ اقدس کے قریب روتی جا رہی ہیں اور حسرتناک نگاہوں سے قبرِ انور کی طرف

Marfat.com

دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سوال کرتی ہیں کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کر دیا گیا ہے؟

اُنہوں نے ہاں کہا! تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے دلوں نے کیسے قبول کر لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی گراؤ کیا میرے والدِ محترم نبیٔ رحمت نہیں ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا بیشک آپ نبیٔ رحمت ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کو کس طرح ٹالا جا سکتا ہے۔ آپ پھر روتی تڑپتی زمین پر بیٹھ گئیں اور یُوں اپنے ابا حضور سے گفتگو فرمانے لگیں اے ابا حضور ہائے نبیٔ رحمت اب وحی نہیں آئے گی۔ اے میرے ابا جان! اب جبریل کی آمد ختم ہو گئی اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں رو رو کر دعا فرماتی ہیں۔

یا اللہ میری رُوح کو میرے ابّا جان کی رُوح سے ملا دے۔

یا اللہ آپ کے دیدار میری آنکھوں کو سیراب کر دے۔

خَرَجَتْ فَاطِمَةُ قَالَتْ يَا اَبَا الْحَسَنُ دُفِنْتُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ نَعَمْ ! قَالَتْ كَيْفَ طَابَتْ قُلُوْبُكُمْ اَنْ تَحَثُّوْا التُّرَابَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ ذَالِكَ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

فَقَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَامُوْرُ لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَعَدَتْ تَنْدِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ تَقُوْلُ يَا اَبَتَاهُ وَرَسُوْلُ اللّٰه وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ اَلْاٰنَ لَايَاْتِي الْوَحْيُ اَلْاٰنَ يَنْقَطِعُ عَنَّا جِبْرِيْلُ اَللّٰهُمَّ الْحِقْ رُوْحِي

Marfat.com

بِرُوْحِهٖ وَاشْبَعْنِیْ بِالنَّظْرِ اِلٰی وَجْهِهٖ وَلَا تُحَرِّمْنِیْ اَجْرُهٗ
(ماثبۃ بالسنۃ صفحہ ۲۶۴ و دیگر کتب متفقہ علیہ)

ماذا علی من شم تربة احمد
ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الایام صرن لیالیا

یااللہ قیامت کے دن مجھے میرے ابّا جان کی شفاعت سے محروم نہ رکھنا۔اسی طرح عالمِ بیقراری میں آپ نے قبرِ انور سے خاکِ اقدس اُٹھا کر چہرۂ اقدس سے لگائی اور پھر بوسہ دیکر سونگھنے لگیں اور فرمایا۔

جس نے میرے ابا جان کے مزارِ اقدس کی خاک کو سونگھ لیا تو اس کا کیا کہنا وہ آئندہ کبھی بھی کسی قسم کی خُوشبو نہیں سونگھے گا اور مجھ پر جو مصیبتیں پڑی ہیں اگر یہ دنوں پر پڑتیں تو وہ راتیں ہو جاتے۔

ایک دو روز کی بات نہ تھی والدِ گرامی کے فراق کا غم سیّدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی زندگی کا جزو بن گیا تھا اب آپ تھیں یا آٹھوں پہر کی گریہ زاری۔دن ہو یا رات ابّا جان ابّا جان پکارتی رہتیں۔

روضۃ الشہداء میں ہے کہ جب سے کائناتِ ارضی وجود میں آئی ہے دنیا میں پانچ شخص سب سے زیادہ روئے ہیں جن میں ایک جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی بَابِ فَاطِمَةَ وَ كَانَتْ تَنْدِبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَا مَنْ لَّمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَیَا مَنِ اخْتَارَ الْحَصِیْرِ

Marfat.com

عَلَى السَّرِيْرِ وَيَا مَنْ لَمْ يُتِمِ الَّيْلِ۔

جو اپنے والدِ گرامی کے فراق میں اِس قدر روئیں کہ دُنیا غمزدہ ہوگئی اور صحیح روایات میں آتا ہے کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی آٹھوں پہر کی گریہ زاری اور سوز والم میں ڈوبی ہوئی نوحہ خوانی نے قرب وجوار میں رہنے والے اہلِ مدینہ کو تڑپا کر رکھ دیا اور اُنہوں نے انتہائی پریشانی کے عالم میں آپ کو پیغام بھیجا کہ آپ دن رات گریہ زاری نہ فرمایا کریں۔

اما از اہل بیت یکے بود کہ در فراق پدر چنداں بگر یست کہ اہل مدینہ بوے پیغام کہ وند کہ اے فاطمۃ لقد اذیت ایا ببکائک

(روضۃ الشہداء ص ۱۰۰)

وبصحت رسید کہ فاطمہ را کسے بعد از وفات پدر خنداں ندید بلکہ شب و روز گریہ کر دے وبسوز دل بنالیدے وگریۂ او بمرتبہ رسید کہ اہل مدینہ ازاں بہ تنگ آمدند گفتند اے دختر مصطفیٰ بروز بگری وبشب بیارام تامارا ہم آرامشے باشد یا بشب گریہ کن و بروز خاموش باش تامارا آسائشے باشد۔

(روضۃ الشہداء ص ۹۹)

آپ یا تو دِن کے وقت رولیا کریں یا رات کے وقت تا کہ کسی وقت تو ہمیں چین نصیب ہو جائے اِس لامحدود اور لامتناہی سوز والم کو الفاظ میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے یہ تو وہی جان سکتا ہے جس کے ساتھ گزر رہی ہو۔

دوسرا اُسے کہاں تک بیان کر سکتا ہے اور کہاں تک سمجھا سکتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے درِ دولت پر حاضر ہوا تو وہ اس طرح نوحہ خوانی اور

Marfat.com

فریادوفغاں کررہی تھیں۔

اَے نبی! جَو کی روٹی بھی آپ نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

یانبی اللہ! آپ نے پلنگ کے عوض چٹائی کو پسند فرمایا

یانبی اللہ! آپ کبھی رات بھر نہیں سوئے۔

فضائے آسمانی غبار آلود ہو چکی ہے۔

آفتاب نہار چھپ گیا اور شب و روز تاریک ہو گئے۔

اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَكُوِّرَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ الْعَصْرَانِ
وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كَئِيْبَةٌ
اَسَفًا عَلَيْهِ كَثِيْرَةُ الْاَحْزَانِ
فَلْيَبْكِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا
وَلْيَبْكِهِ مُضَرٌّ وَّكُلُّ يَمَانِيْ
وَالْيَبْكِهِ مُتَطَرَّ الْاِشْمِ وُجُوْهٌ
كَا لْبَيْتِ وَالْاِسْتَارِ وَالْاَرْكَانِ
يَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ وَجْهُهٗ
صَلّٰى عَلَيْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

(دیوان علی ص ۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غم میں زمین آپ کے بعد حزن و ملال اور مصیبت کی آماجگاہ بن گئی۔

لازم ہے کہ اس مصیبت پر مشرق و مغرب نالہ وفریاد کریں۔

اِس مصیبت پر تمام اہلِ مُضر اور یمانیوں کو رونا چاہیے۔

Marfat.com

چاہیے کہ آپ پر بلند شان اُشیاء آنسو برسائیں جیسے بیت اللہ شریف استارِ کعبہ اوراس کے ارکان۔

پھرآپ اپنے والدِ گرامی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کومخاطب کر کے یوں عرض کرتی ہیں یا خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا چہرۂ اقدس برکت والا ہے آپ پرقرآن نازل فرمانے والا خداوند تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

اَے والدِ محترم! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میرا شوق شدت اختیار کر جاتا ہے تو میں روتی اور تڑپتی ہوں آپ کے مزارِ اقدس پر آ جاتی ہوں اور جب مجھے میری صداؤں کا جواب نہیں ملتا تو میں والہانہ شکایتیں اور نوحہ کرتی ہوں۔

اے صحرا کو آباد فرمانے والے رسولِ ہاشمی آپ کے ذکر نے تمام مصائب کو محو کر دیا ہے۔

اے والدِ گرامی! اگرچہ آپ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں مگر آپ میرے دل سے اوجھل نہیں ہوئے۔

اِذَا اشْتَدَّ شَوْقِیْ زُرْتُ قَبْرِكَ بَاكِیًا
اَنُوْحُ وَاَشْكُوْا لَآ اَرَاكَ مُجَاوِبِیْ
فَیَاسَاكِنَ الصَّحْرَآءِ عَلَّمْتَنِی الْبُكَا
وَذِكْرُكَ اَنْسَانِیْ جَمِیْعَ الْمَصَآئِبِ
فَاِنْ كُنْتَ عَنِّیْ فِی التُّرَابِ مُغَیَّبًا
فَمَا كُنْتُ عَنْ قَلْبِی الْحَزِیْنِ بِغَآئِبٍ

(دیوان علی ص ۹)

Marfat.com

ناقۂ رسول دروازۂ زہرا پر

سرکار دوعالم تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال پاک کے بعد سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا رات کے وقت باہر تشریف لائیں تو آپ کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناقہ غضبا جو آپ کو خیبر کی فتح کے بعد حاصل ہوئی تھی ملی۔ ناقہء رسول نے شہزادیٔ مصطفیٰ کو دیکھا تو آگے بڑھ آئی اور عرض کیا۔

السلام علیکم یابنتِ رسول اللہ! اگر آپ کو اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی کام ہو تو مجھے ارشاد فرمائیں میں آج انہیں کے پاس جانے والی ہوں۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے والدِ محترم کا ذکر اونٹنی کی زبان سے سنا تو دل بھر آیا آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور ناقۂ مصطفیٰ کا سر اپنی گود میں لے لیا آپ روتی بھی جا رہی تھیں اور پیار سے اونٹنی کی گردن پر ہاتھ بھی پھیر رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اونٹنی اللہ کو پیاری ہو گئی۔

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے ایک کمبل میں لپیٹ کر اُسے دفن کروا دیا تین روز کے بعد جب اس جگہ کو کھول کر دیکھا تو اس کا وہاں پر کوئی نشان تک موجود نہ تھا۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اونٹنی کا فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے گفتگو کرنا سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی کرامت تھی اور اس قسم کی بے شمار کرامات صاحبزادیٔ رسول سے ظہور میں آتی ہی رہتی تھیں آپ تو

Marfat.com

سرچشمۂ کرامات اور مخزنِ کرامات تھیں آپ ہی کے دروازہ پر جبینیں جھکا کر تو اولیاء اللہ صاحبِ کرامات ہوتے ہیں۔

قَالَ نَسَفِیْ خَرَجَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا لَیْلًا فَخَاطِبَتْهَا نَاقَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعَصَبَا اَلَّتِیْ اَصَابَهَا مِنْ خَیْبَرٍ فَقَالَتْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَکِ حَاجَةٌ اِلٰی اَبِیْکَ فَاِنِّیْ ذَاهِبَةٌ اِلَیْهِ فَبَکَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَجَعَلَتْ رَأْسُ النَّاقَةِ فِیْ حَجْرِهَا حَتّٰی مَاتَتْ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةُ اِلٰی آخِرِهٖ..

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۳)

کتاب الفضائل میں یہ روایت اس طرح ہے۔

شتر رسول شبے بر بی بی فاطمہ آمد حق تعالیٰ اورا گویائی داد گفت السلام علیک یا بنت رسول اللہ

من بامداد خواہم مرد ہیچ پیغامے داری بر رسول بی بی فاطمہ جست وسر شتر در کنار گرفت وگفت اے یادگار بابائے من واے مشتاق پدر من واے درغم مونس من تو ہم مرا گذاشتے وسوئے رسول رساندے سلام من بابائے من رسانی وبگوئی یارسول اللہ مرا اشتیاق شما غالب شدہ است دعا کن تا زود برسم چوں روز شد شتر سقط شد از مردن،،

(کتاب الفضائل ص ۲۴۳)

ترجمہ! حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ ایک رات کو سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حضور میں آئی اللہ نے اسے قوتِ گویائی عطا فرمائی تو اُس نے کہا السلام علیکم اے بنتِ رسول میں آج آپ

Marfat.com

کے ابا جان کے پاس جارہی ہوں اگر آپ نے اپنے باپ کو کوئی پیغام دینا ہو تو ارشاد فرمایئے۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے ناقۂ رسول کی گفتگو سنی تو تڑپ کر رہ گئیں آپ نے اونٹنی کا سر آغوش میں لے لیا اور رو کر فرمایا اے میرے ابا جان کی یادگار اے میرے بابا کی زیارت کی مشتاق اور اے میری ہمدرد مونس تو مجھے چھوڑ کر جارہی ہے۔ جب تو میرے بابا کے پاس پہنچے تو میرے بابا کو میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا یارسول اللہ آپ کی زیارت کا شوق مجھ پر غالب آچکا ہے دعا کریں کہ میں آپ تک جلد از جلد پہنچ جاؤں ناقۂ رسول اسی روز گری اور مر گئی۔

Marfat.com

جناب سیّدہ کے آخری ایام

شہزادیٔ کونین صاحبزادی رسول سیدہ زہرا بتول صلوٰۃ اللہ علیہا کی

زندگی کا ایک ایک سانس والدِ گرامی کے فراق میں صدیوں کی طرح گزر رہا تھا شب و روز کی آہ وزاری اور آلام وغم نے آپ کی صحت پر شدید اثر کیا۔

بار بار غش آنے اور بے ہوشی طاری ہونے سے بھی آپ کے قویٰ شید طور پر متاثر ہوئے نتیجۃً آپ کو ہمہ وقت بخار رہنے لگا جسم تو بخار کی حدت سے جلتا رہتا اور دل باپ کے غم کی شدت سے آگ کی بھٹی بنا رہتا۔

جیسا کہ آپ سابقہ اَوراق میں پڑھ چکے ہیں کہ آپ کا دل دُنیا کی ہر چیز سے اُچاٹ ہو چکا تھا اور آپ ہمہ وقت روتی رہتی تھیں۔

والدۂ محترمہ کے غم میں شہزادگانِ بتول بھی برابر شریک تھے اور مسلسل آہ وزاری کرتے رہتے جس کا اثر یہ ہوا کہ مقدس ماہ کی طرح حسنین کریمین علیہما السلام بھی بھوکے رہتے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی تو بھوک ہی مر چکی تھی اور شدتِ غم نے کھانے پینے کا احساس قطعی طور پر ختم کر دیا تھا تاہم آپ محض اس لئے کہ بچے بھوکے نہ رہیں۔ چند لمحوں کے لئے دستر خوان میں شامل ہو جاتیں کیونکہ آپ کی گود میں پلنے والے شہزادے اور شہزادیاں آپ کے بغیر کھانے کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔

آپ کے مرض کے دوران حضرت فضہ اور حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنھن گھریلو کام کاج میں پوری پوری دلچسپی رکھتیں اور کھانا وغیرہ پکانے کا اہتمام کرتیں۔

Marfat.com

رمضان المبارک ۱۱ھ کو خلافِ معمول جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے رُخِ انور سے غم و آلام کے بادل ایک دم چھٹ گئے اور یوں معلوم ہونے لگا جیسے آپ کو مکمل افاقہ ہو گیا ہو آپ نے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کیا اپنے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے کپڑے بھی خود دھوئے اور ان سب کو اپنے ہاتھوں سے نہلا دھلا کر صاف ستھرا لباس بھی پہنایا اور پھر اپنے دستِ اقدس ہی سے اُن کے لئے شام کا کھانا تیار کیا۔

سیدہ کا خواب

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم گھر میں تشریف لائے تو آپ کو ہشاش بشاش دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے اِس فرحت و انبساط کے حوالے سے پوچھا۔

مولائے کائنات اسد اللہِ الغالب سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے استفسار پر شہزادیٔ رسول سیدہ زہرا بتول صلوٰۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا اے تاجدار ھل اتیٰ اور اَے سرتاجِ مَن میں نے کل ایک نہایت ہی حسین و جمیل خواب دیکھا ہے۔

میں نے دیکھا کہ میرے دل کا قرار میرے ابا حضور میرے سرہانے اس انداز سے تشریف فرما ہیں جیسے کسی کے منتظر ہوں آپ کے جمال جہاں آراء کی زیارت کی تو میں بے ساختہ فریاد کرنے لگی میں نے عرض کی ابا حضور آپ کہاں ہیں مَیں آپ کے فراق میں تڑپ رہی ہوں؟ میرا دل جل رہا ہے۔

Marfat.com

میری روح بیقرار ہے۔

میری فریاد سُن کر میرے ابا حضور نے فرمایا فاطمہ بیٹی میں اِس جگہ ہوں اور اِنتظار کر رہا ہوں۔

میں نے عرض کیا یا ابتاہ یارسول اللہ آپ کس کے منتظر ہیں تو میرے ابا جان نے فرمایا! فاطمہ بیٹی ہمیں تیرا ہی انتظار ہے۔

فراق کی گھڑیاں طویل ہو گئیں اور اب نہ تابِ جدائی ہے اور نہ یارائے فراق۔ عنقریب تُمہاری رُوح علائقِ جسم سے انقطاع کر کے ہم سے ملاقات کرنے والی ہے۔ پیاری بیٹی تیاری کرو۔ ہم تمہیں لینے آئے ہیں جب تک تُم نہیں آؤ گی ہم نہیں جائیں گے ابا حضور سے یہ مژدۂ جانفزا سُنا تو میرے دل کو سکون اور روح کو قرار آ گیا۔

میں نے عرض کیا ابا جان میں تو پہلے ہی دیدار کو ترس رہی ہوں مجھے

اے علی دوش پدرم را بخواب دیدم برسر بالائے ایستادہ ہر طرف چنانچہ گوئی منتظر کسے است فریاد برکشیدم کہ یا ابتاہ تو کجائی کہ از افراقِ تو دلم سوختہ وتنم گداختہ شد

گفت اے فاطمہ من ایں جا ایم و انتظار میبرم گفتم یارسول اللہ منتظر کیستی؟ فر مود! کہ منتظر تو اے فاطمہ زمان فراق از حد گذشت و مرا از شوق تو طاقت بطاق برسیدہ و قت است کہ قفس تن درہم شکنی و دل از علائق بدنے برکنی اے فاطمہ بیا کہ تا نمی آنی من نمی روم گفتہ اے پدر بمن آرزومند لقائے تو ام وہموار متمنائے من آں بود کہ بدولت دیدار تو برسم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ پس شتاب اے فاطمہ تا فرداست نزد من باشی،،

(روضۃ الشہداء ص ۱۰۴)

Marfat.com

جلد اپنے پاس بلا لیجئے میری بے قراری دیکھ کر میرے ابا حضور نے فرمایا بیٹی جلد ملاقات ہونے والی ہے کل تم ہمارے پاس ہو گی خواب بیان فرمانے کے بعد سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا کہ

یا علی مجھ پر اس وقت سے شوق زیارتِ مصطفیٰ کا غلبہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ یا تو آج کی رات یا کل کو اپنے ابا حضور کے پاس پہنچ جاؤں گی میری رُخصت کا وقت اِنتہائی قریب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مَیں نے آج روٹیاں پکا دیں کہ کل تو میرے کفن دفن اور میری مصیبت میں مصروف و مشغول ہوں گے اور میرے بچوں کو بھوکے نہ رہنا پڑے اور اپنے بچوں کے کپڑے میں نے اِس لئے دھوئے ہیں کہ میرے بعد شائد کوئی میرے یتیموں کے کپڑے دھوئے یا نہ دھوئے اور میرے بچوں کا حال زار کوئی پوچھے یا نہ پوچھے میں چاہتی ہوں کہ اپنے بچوں کے سَر میں کنگھی کر کے اُن کی زُلفیں سنوار کر دیکھ لوں نہ معلوم اِن کے غبار میں اَٹے ہوئے گیسو کوئی بعد میں دھوئے یا نہ دھوئے۔

غمِ حیدر

جناب حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ نے سیدہ کریمہ طیبہ طاہرہ صلوٰۃ واللہ علیٰ ابیھا وعلیھا کی یہ درد بھری گفتگو سُنی تو آپ کی زندگی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب موجزن ہو گیا آپ روتے جا رہے تھے اور حسرت ناک نگاہوں سے شہزادی رسول سلام اللہ علیہا کو دیکھتے جا رہے تھے آپ بات کرنا چاہتے تھے مگر الفاظ گلے میں اٹک اٹک کر رہ جاتے بمشکل تمام آپ نے فرمایا اے

Marfat.com

رفیق وغمگسارِ مَن اَے بنتِ رسولِ عالمین میرے سینے پر تو ابھی تک آپ کے والدِ محترم کے فراق کا غم ہی چھریاں چلا رہا ہے ابھی تو غمِ رسول کے زخم ہی مندمل نہیں ہوئے اوپر سے آپ اپنی مفارقت کا زخم لگانے والی ہیں شیرِ خدا اِس قسم کی درد بھری گفتگو فرماتے ہوئے حسرت واندوہ میں ڈوبی ہوئی نگاہوں سے شہزادیٔ رسول کی طرف دیکھتے جا رہے تھے۔

من از خواب در آمدم و اشتیاق آں عالم بر من غلبہ کردی دانم کہ در آخر ایں روز یا در اول شب آئندہ رحلت خواہم کرد، نان از برائے آں می پزم کہ فردا تو مصیبت من مشغول باشی، فرزندانِ من گرسنہ نمانند، جامہ فرزنداں خود بجہت آں می شوئم کہ ندانم کہ جا فرزندانِ من بعد از من کہ شویدہ و رضائے دلِ یتیماں من کہ جوید میخواہم کہ سر فرزندانِ شا نہ کنم کہ معلوم نیست کہ پس از من غبار از موئے ایشاں کہ بیفشاند اما چوں امیر از فاطمہ سخن فراق شنید آبِ حسرت از دیدہ فرو ریخت وگفت اے فاطمہ ہنوز از داغ فراق پدرت بر نیاسودہ ام و از جراحت رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفر سودہ ام اینک نوبت مفارقت تو ہم رسید و داغِ دیگر بر بالائے آں داغِ پدرت آمد،،

(روضۃ الشہداء ص ۱۰۴)

Marfat.com

یا علی یہ آخری لمحات ہیں

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی غم میں ڈوبی ہوئی نگاہوں کو دیکھ کر جناب سیدۃ النساء العالمین حضرت بتول سلام اللہ علیہا نے فرمایا اے شیرِ خدا صبر کیجئے اور اَب مجھ سے علیحدگی بھی نہ فرمایئے میرے پاس بیٹھئے اور مجھ سے باتیں کیجئے۔

پھر آپ کی نگاہیں جناب حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف اُٹھ گئیں حسرتوں میں ڈوبی ہوئی سرد آہ کے ساتھ غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے آنسوؤں کا دھارا بھی بہہ نکلا آپ نے اپنے شہزادوں کی طرف دیکھ کر فرمایا میرے جگر پارو نہ جانے اب تمہیں کون کون سے صدمات اُٹھانے پڑیں۔

شہزادوں نے والدہ محترمہ کے حسرت بھرے جملے سُنے تو اُن کی آنکھیں بھی اشکبار ہو گئیں پھر آپ نے دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا بیٹا تھوڑی دیر کے لئے جنت البقیع شریف میں جاؤ اور میرے لئے دعا کرو۔

فاطمہ فرمود کہ اے علی در آں مصیبت صبر کردی دریں تعزیت نیز شکیبائی پیش آور روز مانے غائب مشوکہ نفسم بشمارِ فتادہ است وَ وعدۂ دیدار بدار القرار ایں می گفت و جامہ شہزادگان تر میکرد و در رُخسارۂ مبارک ایشاں نظر میکرد و آہِ حسرت از دل برا کشیدہ و آب از وہ از دیدہ می بارید می گفت کاشکے بدان می کہ بعد از من با شما چہ خواہد رفت و سرانجام حسن و حسین از سخن مادر بگریہ در آمدند فاطمہ فرمود کہ اے جانانِ مادر زمانے بگورستاں بقیع رو بد مادر خود را دعا کنید ایشاں برفتند و فاطمہ بر بستر تکیہ زد و علی را گفت بہ نشین کہ وقت وِداع است علی گفت آہ و احسرتا پس مرتضیٰ علی بنشست و فاطمہ اسما بنت عمیس را طلبیدہ گفت

Marfat.com

مقدس ماں کا حکم سُنتے ہی شہزادگان جنت البقیع میں تشریف لے گئے تو جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو فرمایا میرے پاس اِن الوداعی لمحات میں تشریف رکھئے جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم دل پر درد سے آہِ سرد کھینچتے ہوئے ملکہ فردوس کے پاس بیٹھ گئے۔

کھانے سے اِنکار

پھر جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے حضرت اسماء بنتِ عمیس کو بلا کر فرمایا کہ میرے بیٹے ابھی بقیع سے واپس آنے والے ہیں اُن کے لئے کھانا لے آؤ تا کہ میں آخری بار اپنے بچوں کو کھانا کھاتے دیکھ لوں۔

تھوڑی دیر کے بعد فرزندانِ زہرا علیہم السلام بھی تشریف لے آئے حضرت اسماء بنتِ عمیس نے بحکمِ بتول آپ کو کھانا پیش کیا شہزادگانِ بتول نے اگرچہ ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا تاہم اب بھی اُنہوں نے یہ ارشاد فرما کر انکار کر دیا۔

لمعاے مہیا ساز کہ فرزندانِ من چوں باز آیند تناول نمایندہ وچوں زمانے برآور شہزادگان بیاند اسما پیش ایشاں باز آمد دوراں موضع کہ فاطمہ فرمودہ بود ایشاں را بنشاند و طعام حاضر کرد، شہزادگان فرمود اے اسما ہرگز دیدہ باشی کے ما بے مادر طعام خوردہ با شی ایں چہ معنی دارد کہ ما را از ہم جدا سازی! اسما فرمود کہ مادر شما اندک علالتے دارد شما طعام تناول کنید ایشاں گفتند اے اسما ما را بے مادر طعام گوارا نیست برخاستند و بحجرہ در آمدند دے را دیدند تکیہ فرمود دمرتضیٰ علی

Marfat.com

کہ اے اسماء آپ جانتی ہیں کہ ہم نے بغیر اپنی ماں کے کبھی کھانا نہیں کھایا اور پھر حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ مکرمہ کے حضور میں پہنچے تو اُس وقت شیرِ خدا حضرت حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ آپ کو سہارا دے کر تشریف فرما تھے جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے بیٹوں کو آتے ہوئے دیکھا تو حیدرِ کرار کو فرمایا کہ آپ اِنہیں تھوڑی دیر کیلئے میرے ابا جان کے روضۂ انور پر بھیج دیں تا کہ میں راز و نیاز کی چند باتیں عرضِ خدمت کرسکوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے شہزادوں سے فرمایا کہ بیٹا چند لمحوں کے لئے اپنے نانا جان کے روضۂ انور پر حاضری دے آؤ تمہاری والدہ محترمہ کی طبیعت کچھ ناساز ہے تمہارے آنے تک ٹھیک ہو جائے گی شہزادگانِ حیدر چلے گئے تو جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا یا علی اب پیمانۂ حیات لبریز ہو چکا ہے زندگی کے جو لمحات باقی ہیں ان میں مجھے سہارا

برزیر سر او نشستہ چوں مادر ایشاں را دید گفتہ اے علی یک زمانہ ایشاں را بر روضۂ پدرم فرست تا باتر از گوئم و نیاز عرضہ دارم علی فرمود کہ جانانِ پدر لحظہ بزیارتِ جد خویش روید کہ مادر شما نخوراست تا دم بیاساید ایشاں بیرون رفتند پس فاطمہ فرمود کہ اے علی ساعتے قرار گیرہ سرم کنار گیر کہ از عمر چند انے نماندہ مرتضیٰ علی فرمود کہ اے فاطمہ مرا قوت شنیدن ایں مقال و طاقت دیدن ایں حال نیست فاطمہ گفت اے علی راہے پیش آمدہ کہ بضرورت بیاید رفت و غمے در دل جوش زدہ کہ بہر حال می باید گفت و مے بنشیں و سخن من گوش کن۔

Marfat.com

دے کر بیٹھے رہیں۔

حیدر کرار علیہ السلام نے یہ درد بھری گفتگو سن کر فرمایا اے بنتِ رسول اے میری رفیقۂ حیات اے فاطمۃ الزہرا نہ تو آپ کی درد بھری گفتگو سننے کی مجھ میں طاقت ہے اور نہ ہی آپ کا یہ حال دیکھنے کی مجھ میں تاب ہے۔

جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا یا علی جب اس راہ پر چلے بغیر چارۂ کار ہی نہیں تو پھر کیا ہو سکتا ہے میرے سرتاج اَب تو آپ کو ہر مصیبت اور غم برداشت کرنا ہی پڑے گا اور شربتِ فراق کا جام پینا ہی ہوگا۔

جناب حیدر کرار کرم اللہ وجہہ الکریم نے سیدہ سلام اللہ علیہا کا سرِ انور زانو پر رکھ لیا جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے نگاہ مبارک اُٹھا کر دیکھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی چشمانِ مبارک سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے شوہرِ نامدار کو روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میرے سرتاج یہ لمحات وصیت کے ہیں نہ کہ وقت تعزیت۔

جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہٗ نے کپڑے سے آنسو خشک کرتے ہوئے فرمایا سیدہ نساء العالمین وصیت فرمایئے میں پوری توجہ سے سُن رہا ہوں۔

سیدۃ النساء العالمین شہزادیٔ مصطفیٰ سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیٰ ابیہا نے فرمایا میرے سرتاج میری چار وصیتیں ہیں۔

اول تو یہ ہے اگر میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو یا آپ پر میں نے کوئی زیادتی کی ہو تو خدا کے لئے مجھے معاف فرما دیجئے۔

Marfat.com

جناب حیدرِ کرار نے اشکوں سے لبریز آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز سے فرمایا شہزادیٔ رسول حاشا للہ آپ کی طرف سے نہ تو مجھے کوئی تکلیف پہنچی اور نہ ہی میرے دل میں آپ کی طرف سے ذرہ بھر ملال ہے آپ نے تو ہمیشہ میری دل آزاری نہیں کی۔

آپ نے میری غمگساری فرمائی ہے مصائب میں نہیں ڈالا
آپ نے ہمیشہ مجھ سے وفاداری کی ہے جفا کاری نہیں
آپ تو پھول ہیں کانٹا نہیں
اِس کے علاوہ کوئی وصیت فرمایئے۔

جناب سیدہ نے فرمایا! دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے بچوں سے شفقت فرمانا اِن کی دلداری کرنا ان سے پیار فرمانا اور اِن کے سر پر دستِ محبت رکھنا،

وشربت فِراق مرابنا کام نوش کن علی بنشست وسر فاطمہ برکنار گرفت فاطمہ دیدمبارک فراز کردناگاہ از بارانِ غم وسیلاب دیدۂ پرنم امیر قطرہ ہابرگلزارِ رخسارِ فاطمہ دیدہ مبارک فراز کردوعلی راگریاں دیدگفت یاعلی وقت وصیت است کہ نہ ہنگام تعزیت۔

(روضۃ الشہدہ اصفہ ۴۰۱)

علی گفت یاسیدۃ النساوصیت داری فاطمہ فرمودکہ اے علی چہار وصیت دارم ۔اول آنکہ ازمن نسبت بتو صورتے صادر شد باشدکہ غبار ملالے برخاطر طاہر تو نشستہ تو آں رافعو فرمائی ومرا بحل کنی علی گفت کہ حاشا دریں مدت ہرگز لقول وفعل از تو چیزے نہ واقع شدہ کہ موجب آزار دلِ من بودہ باشد تو ہمیشہ دلدار من بودہ نہ دل آزار من و [illegible]

Marfat.com

تیسری وصیت یہ ہے کہ قبرستان میں میرا جنازہ رات کے وقت لے جانا اس لئے کہ میری زندگی میں کسی نامحرم نے میرے قدوقامت کو نہیں دیکھا اب بعد وصال بھی ضروری ہے کہ مجھے کوئی دوسرا نہ دیکھے پھر آپ نے فرمایا!

چوتھی وصیت یہ ہے کہ مجھے بھول نہ جانا اور میری قبر پر تشریف لاتے رہنا اور دعائے خیر فرماتے رہنا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے بنتِ رسول کی یہ وصیتیں سُنیں تو بے قرار ہو کر نالہ وفریاد کرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے شہزادیٔ مصطفیٰ میں آپ کی تمام وصیتوں کو دل وجان سے قبول کرتا ہوں اور اِن پر پورا پورا عمل کروں گا اب کچھ میری باتیں بھی سن لیجئے۔

من بودہ نہ آفت روزگارِ من وتراوفادار یافتہ ام نہ جفا کارو برصفت گل دیدہ ام نہ شوکت خار وصیت دیگر فرمائے گفت وصیت دوم آں است کہ فرزندان مرا عزیز داری وجانب جگر گو شگانم افروزنگزاری دست شفقت ازسر ایشاں برنگری سوم بشب دفن کنی تا چنانچہ درحالِ حیات ہیچ بیگانہ را نظر برقد وبالائے من نہ یفتادہ درحین ممات نیز چشم کسے برجنازہ من نیفتد،،

چہارم آنکہ پائے از زیارت من بازنگری کہ من با تو انس وآرام داشتہ ام ومونس اوقات صبح وشام من تو بودہ وحالا نکہ بناکام از تو دوری مانم

مرتضیٰ علی ایں سخناں شنید فریاد از نہادش برآمد آں گاہ علی گفت اے فاطمہ قبول دارم بوصیت ہائے تو قیام نمایم اما تو ہم کرمے فریاد وصایائے من بشنو گفت چہ وصیت

Marfat.com

آرزوئے علی

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر میری طرف سے آپ کی خدمت میں تقصیر ہوئی ہو تو معاف فرما دیجئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ اپنے والدِ محترم سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوں تو بصد نیاز و ادب مجھ غمزدہ اور مہجور و محزون کا سلام پیش کرنا۔

تیسری بات یہ ہے کہ اپنے ابا حضور کی بارگاہِ بیکس پناہ میں میری کوئی شکایت نہ پیش فرمانا۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے شوہر نامدار کی وصیت سنی تو فرمایا اے تاجدارِ ھل اتیٰ و سرتاج من میں نے ہمیشہ آپ کے مقدس کردار اور حسنِ گفتار کا مشاہدہ کیا ہے اس لئے شکایت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سید الاولیاء اور سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی گفتگو ابھی یہاں تک ہی پہنچی تھی کہ حجرۂ مبارک سے باہر نالہ و فریاد اور فغاں و شیون کی آواز بلند ہوئی شہزادگانِ حیدر رو رو کر فریاد کر رہے تھے کہ اے والدِ محترم اے بابِ مدینہ

است اول آنکہ اگر در خدمت تو تقصیرے واقع شدہ باشد عفو نمائی دوم چوں بروضہ پدرت رسی سلام من فراقِ دیدہ و ہجراں گشیدہ بوئے رسانی سوم از من بداں حضرت شکایتے نہ فرمائی فاطمہ فرمود کہ حقا در مدت مواصلت از تو چیزے نہ دیدہ ام و سخنے نہ شنیدہ ام کہ موجب شکایت بودہ باشد بلکہ ہمہ امرے و مروت و جوانمردی و فتوت و حسنِ مقال و لطفِ فعال مشاہدہ کردہ ام۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۰۴)

Marfat.com

العلم ہمیں اندر آنے کی اِجازت مرحمت فرمائی جائے تا کہ ہم اپنی والدہ مکرمہ کا آخری دیدار کرلیں اور اپنی امی جان کو الوداعی سلام عرض کرلیں۔

آخری زیارت

جناب حیدر کرار علیہ السلام بے قرار ہو کر اُٹھے اور دروازہ کھول کر شہزادوں کو اندر لے آئے دونوں صاحبزادوں کو آغوشِ رحمت میں لے کر انتہائی نوازش وشفقت فرماتے ہوئے جنابِ شیرِ خدا علیہ السلام نے فرمایا اے جانِ پدر کیا بات ہے تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ تُمہاری والدہ مکرمہ داغِ مُفارقت دینے والی ہیں۔

شہزادوں نے عرض کیا اے والدِ محترم جب ہم نانا حضور کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا

ایشاں دریں سخن بودند کہ بیک ناگاہ خروش داود یلا نالہ وامصیبتاہ از حجرہ برآمد حسن وحسین گفتند اے پدر وائے درمدینۃ العلم رسول خدا در حجرہ برروئے ما بکشائی اے پدر بزگوار از مارا بخانہ درآمد تا دیدار بار پسین مادر خود بہ بنیم وداع بکنیم علی خود برخاست ودرخانہ باز کرد وشہزادگان در برگرفت نوازش بسیار فرمود وگفت جانان پدر شما چہ دانستید کہ مادرِ شما دریں وقت از دنیا بخواہد رفت؟ گفتند اے پدر مہربان فرمودہ بودے کہ برروضۂ جد خود روید ہمیں کہ بروضہ رسیدیم خروشِ گوش مارسید وآوازے شنیدم کہ اینک ابراہیم خلیل میگوید یتیمانِ فاطمہ زہرا آمد واینک اسمٰعیل ذبیح می گوید شفیعان فرد آمد ندا اینک محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرماید کہ جگر گوشگانِ ما آمدند چوں بروضہ درآمدیم وسلام

Marfat.com

کہ فاطمۃ الزہرا کے یتیم آ گئے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے جگر گوشے آئے ہیں۔

پھر ہمیں نانا جان کے روضۂ اقدس سے یہ آواز آئی کہ اَے فرزندانِ مَن اور اَے نورِ نگاہِ مُصطفیٰ واپس جاؤ اور اپنی امی جان کا آخری دیدار کرلو وہ ہمارے پاس آنے والی ہیں اور ہم تمام پیغمبروں کو ساتھ لے کر ان کے استقبال کے لئے آئے ہیں یہ اطلاع دینے کے بعد شہزادگانِ بتول نے جس انداز سے آہ وفغاں کی وہ بیان سے باہر ہے۔

کبھی آپ والدہ محترمہ کے پاؤں پر چہرے ملتے ہیں کبھی زمین پر گر کر تڑپنے لگتے ہیں کبھی عرض کرتے ہیں پیاری امی جان آنکھیں کھول کر اپنے یتیموں کی حالت کا مشاہدہ تو کرلیں کبھی عرض کرتے ہیں ہمیں ایک بار تسلی تو دے دیجئے۔ الغرض غم وآلام کا طوفان اُٹھا ہوا تھا اور یتیمانِ بتول تڑپ رہے تھے۔

کردیم از مرقد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز آمد کہ اے فرزندان من و اے نور دید گانِ من باز گردید تا دیدار بار پسین والدہ خود را مایابید کہ ما استقبالِ مادر شما آمدہ ایم وجمیع انبیاء ہمراہ ماند باز گشتیم و بیامدیم پس خود را در آں خانہ افگندند کہ حضرت فاطمہ تکیہ داشت و در دست و پائے افتاد ند و در زمین می غلطید ند و بزاری تمام من نالید ند و روئے در کف پائے مادر می نالید ند می گفتند اے مادرِ چشم مبارک باز کن و با ما سخنے آغاز کن یتیمان خود را بیک نظر دیگر بنواز و از گفتارِ شکر بار خود بہرہ حوالہ ایشاں ساز۔

(روضۃ الشہداء ۱۰۵)

Marfat.com

جب شہزادوں کی آہ وزاری کی آواز جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کیے گوش مبارک میں پہنچی تو آپ نے آنکھیں کھول کر باہیں پھیلا دیں شہزادگانِ والا کرام کو آغوش میں لے کر فرمایا اے مظلُو مانِ مادر خدا جانے میرے بعد تُمہارا کیا حال ہو اور تمہارے دشمن تم پر کون کون سی جفائیں روا رکھیں پھر آپ نے اپنی صاحبزادیوں سیدہ زینب سلام اللہ علیہا اور سیدہ اُمِ کلثوم سلام اللہ علیہا کو طلب فرمایا اور اپنے شہزادوں کے سپرد فرما دیا پھر ان سب کو مولائے کائنات شیرِ خدا حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے سپرد کرتے ہوئے ان سب کی سفارش فرمائی۔

نیز روایت میں آتا ہے کہ آپ نے جناب حسنین کریمین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کو فرمایا کہ آپ تینوں دوبارہ میرے والدِ گرامی کے روضۂ اقدس پر حاضری دے آئیں ان کے جانے کے بعد آپ نے اُم المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ امی جان آپ میرے لئے پانی کا انتظام فرمائیں تا کہ میں غسل کرلوں۔

اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پانی وغیرہ کا اِنتظام کیا تو جنابِ سیدہ نسا العالمین سلام اللہ علیہا نے اس احسن طریقہ سے غسل فرمایا کہ میں نے آج تک کسی کو ایسا غسل کرتے نہیں دیکھا۔

موت ہے یا نیند

پھر آپ نے پاک صاف لباس لانے کا ارشاد فرمایا وہ پیش کر دیا گیا تو آپ اپنا دایاں ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھ کر قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں بعد

Marfat.com

ازاں آپ نے حضرت اسماء بنتِ عمیس کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ جب میرے ابا جان بسترِ علالت پر تھے اس وقت ایک روز جبریل علیہ السلام جنت سے کافور لائے تھے۔

اس خوشبوئے فردوس کے تین حصے محفوظ کر دیئے تھے جن میں سے ایک حصہ میرے لئے ہے وہ مجھے لا دے اور ایک حصہ حضرت علی المرتضیٰ کے لئے ہے اسے محفوظ کر کے سنبھال دیں۔ چنانچہ وہ کافور آپ کو پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا حنوط تیار کرنے کا ارشاد فرمایا بعد ازاں بنتِ رسول

ملکۂ ملکِ عظمت وتقدیس
رشکِ مریم وغیرتِ بلقیس
سیدۃ النساء العالمین طیبہ وطاہرہ
مخدومۂ کائنات سیدہ عذرا بتول

حضرت فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا نے حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا کہ آپ تھوڑی دیر کے لئے باہر چلی جائیں تا کہ میں بارگاہِ قدوس میں اپنی معروضات ومناجات پیش کر سکوں حسبِ حکم جنابِ زہرا حضرت اسماء باہر تشریف لے آئیں چند لمحے گزرنے کے بعد آپ دل

چوں آواز ایشاں بگوش فاطمہ رسید دیدہ باز کرد دست بکشاد و ایشاں را در برگرفت وگفت اے جانانِ مادر اے مظلومانِ مادر نہ دانم کہ از من حال شما بکجا رسد واز دشمنانِ شما بشما چہ جفا ہا رسد پس دختراں را نیز طلبید و برادران سپرد و ہمہ را دیگر بارہ مرتضیٰ علی سفارش کرد۔

Marfat.com

میں کچھ خیال آیا اور دروازے کے قریب آ گئیں۔

حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ جب میں نے دروازے سے کان لگائے تو میں نے سُنا کہ شہزادیٔ رسول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بارگاہِ قاضی الحاجات میں رو رو کر یہ دعا مانگ رہی تھیں۔

خدا سے راز و نیاز

بارِالٰہا میرے باپ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ سے اور میرے ابا جان کے اُس شوق کے صدقہ سے جو اُنہیں میری ملاقات کا ہے یا اللہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے اس دردِ دل اور آہ و زاری کے صدقہ سے جو انہیں میرے فراق میں درپیش ہے۔

یا اللہ میرے حسن و حسین کے سوز و الم اور غم میں ڈوبے ہوئے

ورد ائتے آں است کہ علی و حسن حسین را فرمود کہ شما بار دیگر بروضۂ پدرم روید ایشاں برفتند و فاطمہ ام سلمہ را طلبید و گفت برائے من آبے مہیا سازتا غسل کنم، ام سلمہ گوید آب ترتیب نمودم و فاطمہ غسلے فرمود کہ فراش مرا در میان خانہ بنہ آنجا بنہادم کہ آں حضرت بیامد و بر آں فراش تکیہ گرفت و بر پہلوئے راست فرمود ہرگز نہ دیدہ کہ کسے بداں خوبی غسل کند، پس گفت جامہ ہائے پاک بیادرد؟ بیادرم پوشید آنکہ خچیدے روئے قبلہ دوست مبارک در زیر رخسارہ راست نہاد،

پس اسماء بنت عمیس را طلبید و گفت اے اسماء روزے جبریل علیہ السلام نزد پدرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

Marfat.com

چہروں کے صدقہ سے اے میرے خالقِ میری یتیم ہونے والی معصوم بچیوں کے روتے تڑپتے اور فریاد وفُغاں کے صدقہ سے میرے والدِ محترم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کے گنہگاروں پر رحم فرما۔ یا اللہ میرے ابا جان کی اُمت کے عاصیوں سے درگذر فرما۔

جنابِ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب سیدہ نساء العالمین سلام اللہ علیہا کی اس فریاد ومناجات نے مجھے تڑپا کر رکھ دیا اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کا سمندر موجزن ہوگیا میں نے بے قرار ہوکر دروازہ کھولا اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں حاضر ہوگئی۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے آہٹ سُن کر چشمانِ مبارک اوپر اُٹھائیں اور مجھے فرمایا اے اسماء کیا میں نے تمہیں بلا اجازت اندر آنے سے منع نہیں کیا تھا؟ جاؤ اب پھر باہر چلی جاؤ اور مجھے علیٰحدہ رہنے دو اور میرا

آمد در وقتے کہ مریض بود دقدرے کافور بہشت بجہت حنوط وے بیاورد و پدرم آں سہ بخش کرد یک بخش خود بردست و دو بخش بمن داد وگفت یک قسم ازاں تست و یکے ازاں علی اے اسماء آں کافور در فلاں موضع نہادہ است آں را برادر چہل مثقال است بیست مثقال کہ بخش من است مرا بداں حنوط ساز و باقی کہ قسم علی است آں را مضبوط ساز۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۱۰)

دیگر بارہ فاطمہ فرمود کہ اے اسماء بیرون رود و مرا تنہا بگزار تا اندک زمانے باخدائے خود راز بگوئم و امید یکہ در دل دارم یا قاضی الحاجات باز گوئم اسما بیرون آمد و ساعتے انتظار برد آواز گریہ فاطمہ شنید

Marfat.com

انتظار کرو میں نے چند گھڑیوں کے بعد بلا لیا تو فبہا وَرنہ سمجھ لینا کہ میں بارگاہِ حقیقی میں پہنچ چکی ہوں اور اپنے ابا جان کی خدمت اقدس میں جا چکی ہوں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا کے حکم کے مطابق کچھ دیر انتظار کیا اور پھر میں نے دروازہ پر آہستہ سے آواز دی یا قرۃ العینِ رسول مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا میں نے دوبارہ آواز دی یا سیدۃ النساء یا بنت مصطفٰے مگر پھر بھی کوئی جواب نہ آیا پھر مجھ میں تابِ انتظار نہ رہی تو میں اندر چلی گئی۔

اور آپ کے رُخِ انور سے ردائے اقدس کا آنچل ہٹا کر دیکھا تو شہزادیٔ مصطفٰی سلام اللہ علیہا کی روحِ منورہ اپنے ابا حضور کے دربار میں پہنچ

بخانہ درآمد دید کہ فاطمہ میگرید با حق سبحانہ مناجات میکند اسما گوید گوش فرا داشتم میگفت خداوندا بحرمت پدرم مصطفٰی و بشوقے کہ بدیدار من وارد بدرد دل مرتضٰی کہ در مفارقت من می نالد و می زارد و بسوز دل حسن و حسین کہ در مصیبت من خواہند داشت و بفرع دختران نارسیدہ من کہ در مصیبت من ہیچ دقیقہ باقی نخواہند گزاشت کہ بر گناہکاران است پدرم رحمت کن و از سر گناہ عاصیان بیچارہ درگزر ادریں محل گریہ بر من غالب کرد فاطمہ باز نہ گریست اسما را دید گفت ترا نہ گفتم کہ زمانے مرا تنہا بگذار بردو بیرون منتظر باش و بعد از یک ساعت مرا بخوان اگر اجابت کردم فبہا والا بدانکہ من نزد پروردگار خود رفتم و بہ پدرِ بزگوار خود ملحق گشتم پس اسما از خانہ بیرون آمدہ زمانے انتظار برد آنگاہ آواز داد کہ یا قرۃ العین الرسول ہیچ جواب نیامدہ دیگر بارہ گفت یا سیدۃ النسا یا ابنۃ المصطفٰی ندائے اجابت نہ شنید درآمد و جامہ از روئے مبارکش درکشید دید کہ از حجرہ عباد کلیہ فنا حجرۂ بقا روضہ انتقال کردہ

Marfat.com

چکی تھی۔

دُنیا کی حور، تقدس کی ملکہ، عفّت کی رانی، عصمت کی شہزادی، سلطانہ فقر، بانوئے حیدر، مادرِ حسنین، زینب و کلثوم کی امی، مخدومۂ کائنات، عذرا بتول سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا بستر استراحت ر سرِ اقدس کے نیچے دایاں ہاتھ رکھے قبلہ کی طرف رُخِ انور کئے ہوئے یوں معلوم ہوتی تھیں جیسے آپ بہت ہی میٹھی نیند سو رہی ہوں۔

انا للّٰہِ وانا الیہ راجعون

شہزادیٔ رسول کو یوں اَبدی نیند سوتے دیکھا تو جنابِ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بے ساختہ چیخ نکل گئی آپ نے اپنا چہرہ بنتِ مصطفیٰ کے پائے اقدس سے ملنا شروع کر دیا۔

اور یوں عرض کی کہ اے سیدہ النساء العالمین! اے بتول عذرا جب آپ اپنے ابا حضور سے ملاقات کریں تو بحضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرا اسلام و نیاز عرض کرنا۔ اسی وقت سبطینِ رسول جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تشریف لے آئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اپنی امی جان کا حال دریافت کیا۔

جناب اسماء نے شہزادوں کا سوال سُنا تو لرز کر رہ گئیں کانپتے ہوئے ہاتھوں سے سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس سے ردائے مقدس کا آنچل اُٹھایا تو شہزادگانِ زہرا نے فوراً جان لیا کہ اب ہم یتیم ہو گئے ہیں۔ پھر دونوں صاحبزادے نعرہ ہائے الفراق لگاتے ہوئے چیختے تڑپتے اور فریاد و فغاں کرتے ہوئے مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے وہاں پر حضرت

Marfat.com

حیدرِ کرار علیہ السلام چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے شہزادوں کو اِس حال میں دیکھا تو فوراً سمجھ گئے کہ جنابِ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا وصالِ مبارک ہوگیا۔

جدائی کا تصوّر آیا ہی تھا کہ آپ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے صحابہ کرام فوراً پانی لے کر آئے آبِ تازہ کے رُخِ اَنور پر چھینٹے پڑے تو آپ نے آنکھیں کھول دیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے رونے کا سبب پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ ہم کیوں نہ روئیں آج ہم یتیم ہو گئے ہیں۔

اسماء از پائے در افتاد و روے برکف پائے مبارکش نہاد و می گفت اے بتول عذرا چوں بروضۂ پدرت رسی از من سلام ول نیاز برساں در ایں محل حسن و حسین آمدند و گفتند اے اسما مادر ما چوں است اسمار اتحمل نہ ماند دست کردہ مقنعہ از سر درکشید شاہزادگان برصورت حال وقوف یافتہ گریاں گریاں روی بمسجد نہادند علی با اشراف صحابہ آں جا بودند چوں آواز گریہ سبطین بگوش مرتضیٰ رسید دانست کہ برفوت مادری گریند مرتضیٰ بے ہوش شدہ صحابہ حیران شدہ بیامدند و آب بر روئے علی افشاندند تا با ہوش آمد ند و پیش حسن و حسین باز آمد ند کہ مخدوم زادگانِ شما را چہ می شود و چرا می گریند گفتند چگونہ نہ گریم و برائے چہ نہ نالیم۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۰۵)

Marfat.com

حضرت علی کی حالت

تاجدارِ ولایت سیدنا حیدر کرار شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم مع اپنے شہزادوں کے روتے تڑپتے مسجد سے گھر کی طرف آئے تو آپ کے جسمِ انور پر رَعشہ کی کیفیت طاری تھی۔ یہ وہ حیدرِ کرار ہیں جو میدانِ جنگ میں ہوتے تو کفار و مشرکین کے انبوہ در انبوہ فوج میں حدید و حجر کی ایک چلتی پھرتی چٹان نظر آتے ایک ایسی چٹان جسے دُنیا کی کوئی طاقت بھی نہ ہِلا سکے اور جِسے سارا جہان مل کر بھی متزلزل نہ کر سکے۔

مگر آج آپ کا جسمِ انور ایسے کانپ رہا تھا جیسے تیز ہوا کے جھونکے سے کسی نازک سے پودے کی نازک نازک شاخیں جھول رہی ہوں آپ کی آنکھیں جو دُشمنانِ دین کو دیکھ کر بجلیاں برسایا کرتی تھیں آج اشکوں کی برسات کر رہی ہیں۔

آپ حجرۂ بتول میں تشریف لائے تو اور بھی بے قرار ہو گئے شہزادوں کی چیخیں سُنیں تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ بیٹیوں کو فریاد کرتے دیکھا تو شیرِ خدا سے ضبط کا دامن اور بھی چھوٹ گیا۔

آپ بِالکل معصوم بچوں ہی کی طرح فریاد و فغاں کرنے لگے۔

آپ کی راحت جا چکی تھی۔

خوشیوں کا جہان اُجڑ چکا تھا۔

آپ کی رفیقۂ حیات آپ سے بچھڑ چکی تھی۔

پھر آنسوؤں کو کیسے ضبط کیا جاتا

Marfat.com

فریادوں کو کیسے روکا جاتا

بہر حال تاجدارِ ھل اتٰی باری باری بچوں کو گود میں لیتے اور اپنے عمامہ کے پلُّو سے ان کے آنسو خشک کرتے مگر اپنے آنسوؤں کا دھارا اِسی تیزی سے بہہ رہا تھا۔

غسل اور جنازہ کی وصیت

کتبِ سیر میں آتا ہے کہ جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنے مرض کے دوران ایک روز حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا پر سوال کیا کہ کوئی ایسا طریقہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازہ کو بھی نہ دیکھ سکے۔

تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا بنت رسول میں نے ملک حبش میں دیکھا کہ وہاں لوگ چار پائی پر درختوں کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے وہ چار پائی ڈولی کی صُورت میں بَن جاتی اور ہر طرح کا مکمل پردہ ہو جاتا پھر جناب اسماء رضی اللہ عنہا کھجور کی شاخیں لائیں اور آپ کو ڈولی بنا کر دکھائی۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اس ڈولی کو دیکھا تو نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو جائے تو اِسی قسم کی ڈولی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لئے رات کے وقت جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازہ کی اطلاع نہ دینا عربی متن یہ ہے۔

عَنْ امِّ جَعْفَرِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا اَسْمَاءُ اِنِّیْ قَدْ اِسْتَبَحْتُ مَا

Marfat.com

يَضَعُ بِالنِّسَآءِ اَنْ يَّطْرَحَ عَلَى الْمَرْاَةِ الثَّوْبَ فَيَصِفَهَا ؟
فَقَالَتْ اَسْمَاءُ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰه اَلَا اَرَيْتَ شَيْئًا
رَاَيْتُهٗ بِالْحَبَشَةِ فَدَعْتُ بِجَرَائِلِهٖ رَاطِبَةٌ فَحَنَتْهَا ثُمَّ
فَرَحَتْ عَلَيْهَا ثَوْبًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَآ اَحْسَنَ هٰذَا
وَاَجْمَلَهٗ تَعْرِفُ بِهِ الْمَرْاَةِ مِنَ الرَّجُلِ فَاِذَا مِتُّ اَنَا
فَاغْسِلِىْ اَنْتَ وَ عَلِىٌّ وَلَا يَدْ خُلُ عَلَىَّ اَحَدٌ فَلَمَّا غَسَلَهَا
عَلِىٌّ وَّ اَسْمَاءُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

(الاستیعاب جلد چہارم حدیث ۱۸۷ حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۳)
(المستدرک لحاکم اسد الغابہ وغیرہ)

غسل کی دوسری روایت

مندرجہ بالا روایت میں ہے کہ جنابِ سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو وصیت بھی فرمائی تھی کہ مجھے علی اور آپ مِل کر غسل دیں اور میرے جنازہ پر کسی دوسرے کو نہ بلائیں۔

مگر طبقات ابنِ سعد وغیرہ کُتبِ سیر میں ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے غسل مبارک کی وصیت اِس طرح فرمائی تھی حضرت اُمِ سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا بنتِ رسول بیمار تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم گھر میں موجود نہیں تھے تو سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے مجھ سے کہا کہ امی جان مجھے غسل کرا دیجئے چنانچہ میں پانی ڈالتی رہی اور آپ اچھی طرح غسل فرماتی رہیں۔

پھر فرمایا میرے پاس میرے نئے کپڑے لے آیئے پھر آپ نے

Marfat.com

وہ نئے کپڑے پہن لئے اور فرمایا میری چار پائی میرے گھر کے درمیان بچھا دیجئے میں نے حکم کی تعمیل کی پھر آپ چار پائی پر قبلہ رُخ لیٹ گئیں اور فرمایا امی جان اَب میں وفات پا جاؤں گی میں نے غسل کر لیا ہے لہٰذا میرا جسم کوئی نہ کھولے۔

اِس گفتگو کے بعد آپ کا وصال ہو گیا پھر جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم گھر آئے تو میں نے سارا ماجرا سُنا دیا یہ سُن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا خدا کی قسم اَب آپ کے جسم کا کوئی حصہ غسل کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۴۶)

ہم کہتے ہیں کہ زیادہ قرینِ قیاس یہی روایت ہے اور واقعات کی ترتیب کے لحاظ سے بھی یہی روایت زیادہ معقول ہے کیونکہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے اپنے وصال مبارک سے پہلے اچھی طرح غسل بھی فرما لیا تھا اور صاف ستھرا لباس بھی زیبِ تن فرما لیا اور پھر چند لمحوں کے لئے موت کے اِنتظار میں اپنا دستِ اقدس رُخسار مبارک کے نیچے رکھ کر قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض فرما لی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جن کتابوں میں ہے کہ آپ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ مل کر غسل فرمانے کی وصیت فرمائی تھی اُن کتابوں میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے خوب اچھی طرح غسل فرما کر اپنا کفن خود ہی پہن لیا تھا اور جنابِ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت علی کرم اللہ

Marfat.com

وجہہ الکریم کو بھی یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرا کفن نہ کھولا جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلِ اِنَّ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ اَمَرَتْ عَلَيْهَا فَوَضَعَ لَهَا غَسَلَ فَاَغْسِلَتْ وَتَطْهِرَت وَدَعَتْ بِثِيَابِ اَكْفَانِهَا فَاُوْتِيَتْ بِثِيَابِ غَلَاظِ خَشَنِ فَلَبَسْتَهَا وَمَسَّتْ مِنَ الْحُنُوْطِ ثُمَّ اُمِرَتْ عَلِيًّا اَنْ لَا تَكْشِفُ اِذَا قُبِضَتْ وَاَنْ تَدْرَجَ كَمَا هِیَ فِیْ ثِيَابِهَا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد دوم ص ۶۴۳)

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپ کو حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا نے آخری غسل دیا تھا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے ایسی وصیت ہرگز نہیں فرمائی ہوگی جو شریعت کے خلاف ہو ہر میت کے لئے ہے کہ اُسے غسل دیا جائے ہم مباحث میں تو نہیں الجھیں گے تاہم اتنا ضرور عرض کریں گے کہ یا تو وہ سیدہ سلام اللہ علیہا کے مقام کی بلندیوں سے قطعی ناآشنا ہیں یا شریعتِ مطہرہ کے قوانین سے نابلد ہیں شریعتِ مطہرہ میں ہی موجود ہے کہ شہداء کرام کو غسل سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

شریعتِ مطہرہ میں ہی متعدد مقتدر شخصیتوں کو مختلف خصوصیتوں سے نوازا گیا ہے بہر حال ہمارا یہاں ہرگز یہ مقصد نہیں کہ کسی قسم کی بحث میں اُلجھا جائے۔ اگر جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا نے خود بخود غسل فرما کر دوبارہ غسل دینے سے منع فرمایا ہے تو یہ آپ کا خاصہ ہے جیسا کہ اکثر لوگ اسی روایت پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیا گیا تھا اگر یہ درست ہے تو یہ بھی آپ کا خاصہ ہے جیسا کہ آپ کے والدِ گرامی صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کو بھی کپڑوں سمیت ہی غسل دیا گیا تھا ورنہ عام لوگوں کے لئے یہ رعایت شریعت میں موجود نہیں۔

بہر حال حقیقت یہی ہے کہ آپ نے خُود ہی غُسل فرما کر کفن پہن لیا تھا اور اپنی موت کے وقت پر مُطلع ہو کر قِبلہ رُو ہو کر لیٹ گئی تھیں اور اگر آپ کو دوبارہ غسل دینے والی روایت پر ہی یقین رکھا جائے تو وہ بھی سیدہ سلام اللہ علیہا کو عام لوگوں سے ممتاز کرتی ہے کہ آپ کو آپ کے لباس سمیت غسل دیا گیا۔ واللہ اعلم ورسولہ

تاریخ وصال

سیدۃ النساء العالمین شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا کے وصالِ مبارک کی تاریخ میں مورخین کا اِختلاف ہے لیکن ہمارے نزدیک تحقیق شدہ بات یہی ہے کہ آپ اپنے والدِ محترم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ مبارک کے چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو دُنیاوی علائق کو قطع فرماتے ہوئے دربارِ مصطفیٰ میں تشریف لے گئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ تُوُفِّیَتْ فَاطِمَۃُ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِتِسْعَۃِ اَشْھُرًا

(طبقات ج ۸ ص ۲۸)(الستیعاب ج ۴ ص ۱۸۴۴)

(مدارج ج ۲ ص ۱۶۱)(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۴۳)

(ودیگر متعدد کتب حدیث متفقہ علیہ)

Marfat.com

جنابِ سیدہ کی رُوح کو کس نے قبض کیا؟

شہزادیٔ رسول

مالکِ ردائے تطہیر

ملکۂ مملکتِ تقدیس

قرۃ العینِ رسول

مخدومۂ کائنات

طیبہ طاہرہ

سیّدہ معصومہ

حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی رُوح قبض کرنے کے لئے جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ملک الموت علیہ السلام کو حکم فرمایا تو ملک الموت گردن جھکا کر خاموش ہو گیا اور اس پر ہرگز راضی نہ ہوا کہ وہ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی رُوح قبض کرے۔

یہ احترام اس پردہ دار کا جس کے سَر کے بالوں کو نہ سورج نے کبھی دیکھا۔

نہ کبھی چاند نے دیکھا۔

نہ کبھی ستاروں نے دیکھا۔

اور نہ کبھی ملائکہ کی نگاہ پڑی ہے۔

روایت میں ہے کہ جب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی روح قبض کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عزرائیل کو حکم دیا تو وہ اس گام پر جانے

Marfat.com

کے لئے راضی نہ ہوئے تو پھر خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے اپنے محبوب کی لاڈلی بیٹی کی رُوح کو قبض فرمایا۔

عربی متن ہے

لِمَا نَزَلَ عَلَيْهَا مَلَكَ الْمَوْتُ وَلَمْ تَرْضٰى بِقَبْضَةٍ فَقَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهَا۔

(تفسیر روح البیان ج پنجم ص ۲۳۷)

نماز جنازہ

جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے حکم کے مطابق آپ کو رات کے وقت بغیر کسی کو اطلاع کئے جنت البقیع شریف میں دفن کر دیا گیا آپ کے جنازہ کے ساتھ معتبر روایات کے مطابق اہلِ بیت کے چند افراد حضرت عباس اور ان کے بیٹے حذیفہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور چند خواتین تھیں۔ حضرات حسنین کریمین علیہما السلام بھی ساتھ ساتھ آہ وزاری کرتے ہوئے جا رہے تھے۔

معتبر روایات کے مطابق آپ کو لَحد میں اُتارنے اور جنازہ پڑھانے کے فرائض حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اَدا فرمائے اور یہی آپ کی وصیت تھی۔

عَنْ زُهْرِی قَالَ دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلًا وَ دُفِنَهَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(طبقات بن سعد ۲۹)

Marfat.com

سیدہ کے وصال پر حضرت علی کے مرثیے

شیرِ خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وصال مبارک کے بعد جو حال ہوا وہ حدِّ بیان سے باہر ہے آپ کے متعدد مرثیہ جات اور نَوحہ خوانی پر مشتمل اشعار کتابوں میں بھرے پڑے ہیں۔

چونکہ ہم نے پوری کتاب میں ہر مقام پر انتہائی اِختصار سے کام لیا ہے چنانچہ یہاں بھی آپ کے مرثیوں میں سے چند شعر تبرکاً و تیمناً زینت کتاب بنائے گئے ہیں دُنیا میں رہنے والا موت کے وقت تک مصیبت زدہ رہتا ہے اور میں اپنے اوپر مصائب کو بہت زیادہ پاتا ہے۔

میں اپنے محبوب کے ملنے کا مشتاق ہوں کیا میرے لئے میرے محبوب تک پہنچنے کی کوئی سبیل ہے۔

اس گھر نے مجھے ایک پاک دامن سے علیٰحدہ کر دیا ہے میرے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ میں اس سے پہلے (ان کے باپ) اور صاحبِ کمال کو خیر باد کہہ چکا ہوں جدائی کی اَمثال میں کسی نے کہا ہے کہ میں جدائی کے دن کوچ کرنے والے سے بھاگتا ہوں۔

اَرٰی عِلَلَ الدُّنْیَا عَلٰی کَثِیْرَۃً
وَصَاحِبُھَا حَتَّی الْمُمَاتَ عَلِیْلٌ
وَ اِنِّیْ لَمُشْتَاقٌ اِلٰی مَنْ اُحِبُّہٗ
فَھَلْ لِیْ اِلٰی مَنْ قَدْ ھَوَیْتُ سَبِیْلٌ

Marfat.com

وَاِنِّیْ وَ اِنْ شَطَّتْ بِیَ الدَّارُ نَازِحَا
وَ قَدْ مَاتَ قَبْلِیْ بِالْفِرَاقِ جَمِیْلٌ
فَقَدْ قَالَ فِی الْاَمْثَالِ فِی الْبَیْنِ قَآئِلٌ
اُضَرِّبُهَا یَوْمَ الْفِرَاقِ رَحِیْلٌ
اِنَّ افْتِقَادِ فَاطِمًا بَعْدَ اَحْمَدَ
دَلِیْلٌ عَلٰی اَنْ لَّا یَدُوْمُ خَلِیْلٌ
وَکَیْفَ هُنَاکَ الْعَیْشُ مِنْ بَعْدِ فَقْدِهِمْ
لِعُمْرُکَ شَیْئٌ مَّا اِلَیْهِ سَبِیْلُ
یُرِیْدُ الْفَتٰی اَنْ لَّا یَمُوْتَ حَبِیْبُهٗ
وَلَیْسَ اِلٰی مَا یَبْتَغِیْهِ سَبِیْلُ
وَلَیْسَ جَلِیْلًا رُزْءُ مَالٍ وَّ فَقْدُهٗ
وَلٰکِنْ رُزْءَ الْاَکْرَمِیْنَ جَلِیْلٌ
لِذَالِکَ جَنْبِیْ لَا یُؤَاتِیْهِ مُضْجَحُ
وَفِی الْقَلْبِ مِنْ حَرِّ الْفِرَاقِ غَلِیْلٌ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرا بنتِ رسول حضرت فاطمۃ الزہرا کو کھو دینا اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی دوست ہمیشہ رہنے والا نہیں۔

ان کے فوت ہونے کے بعد زندہ رہنا کیسے ممکن ہے مجھے تیری

Marfat.com

زندگی کی قسم یہ ایسی بات ہے جس کے بغیر چارہ نہیں۔

انسان چاہتا ہے کہ اُس کا حبیب اُس سے علیٰحدہ نہ ہو حالانکہ اس خواہش کا پورا ہونا غیر ممکن ہے۔

مال کی مصیبت اور اس کا ضائع ہونا کوئی بڑی بات نہیں لیکن اچھے لوگوں کی جدائی کی مصیبت بہت سخت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مجھے کوئی بستر راس نہیں آتا اور دِل میں فرقت کی تپش کے باعث پیاس پائی جاتی ہے۔

(دیوانِ علی ص ۱۲۵)

Marfat.com

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے سیدہ سلام اللہ علیہا کے فراق میں جو مرثیے کہے یہ اُن کا مختصر سا نمونہ ہے آپ جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کے مزارِ اقدس پر جا کر اِس قدر دردناک اشعار بیان فرماتے کہ سننے والوں کے کلیجے چر جاتے۔ اِسی طرح جنابِ حسنین کریمین اور جنابِ سیدہ کی یتیم بچیاں اپنی امی جان کے غم میں اس قدر فریاد وفغاں کرتے کہ حدِّ بیان سے باہر ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد سوائے فاطمۃ الزہر اسلام اللہ علیہا کے وصالِ مبارک کے مدینہ منورہ کی فضا کبھی اتنی غم زدہ نہیں ہوئی۔

•

اِن چند سطور کے ساتھ ہی اِس مقدس صحیفہ کا اِختتام کیا جاتا ہے سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی حیاتِ طیبہ پر میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ محض اور محض اپنی نجات ومغفرت کے سامان کے لئے ہے ورنہ اس بارگاہِ تقدس مآب میں مجھ جیسا حقیر روسیاہ کیا نذرانہ پیش کرسکتا ہے۔

مجھے اِس بات کا قطعی طور پر اعتراف ہے کہ جنابِ سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پاک لکھنے کا حق مجھ سے ہرگز ادا نہیں ہوسکا۔ یہ الگ بات ہے کہ سائلوں کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہ لوٹانے والی شہزادیٔ رسول سلام اللہ علیہا اِس نذرانہء عقیدت ومودّت کو قبول فرمائیں اور میری نجات کا سبب بَن جائے۔

(سگِ بارگاہِ آلِ رسول کنیز زادۂ بتول صائم چشتی)

Marfat.com

منقبت

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

از علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ
فاطمہ رُوحِ رسولِ دوسرا

فاطمہ شانِ رسولِ ہاشمی
فاطمہ جانِ رسولِ ہاشمی

ملکۂ مُلکِ سخاوت فاطمہ
منبعِ نُور و ہدایت فاطمہ

مطلعِ چرخِ کرامت فاطمہ
مَرجعِ اَنوار و رَحمت فاطمہ

حُلّۂ تَطہیرِ حق بَر دوش اُو
آمدند حسنین دَر آغوشِ اُو

Marfat.com

فاطمہ سَر جلوۂ تقدیس اَست
رشکِ مریم غیرتِ بلقیس ہست

فاطمہ نورِ نگاہِ مصطفیٰ
خانۂ اُو جلوہ گاہِ مُصطفیٰ

فاطمہ اُمِّ شہیدانِ وَفا
فاطمہ نازِ جنابِ مرتضیٰ

مَن نہ دانمَ عِزّ و شانِ فاطمہ
کعبۂ مَن آستانِ فاطمہ

مَن فقیر و بے نَوا و پُر خَطاء
اُو کریمہ اُو رحیمہ راحِمہ

مَن سرا پا جُرمِ عِصیاں اُو بتول
مَن غَریم اُو قسیمۂ رسول

ذَرّۂ نا چیز مَن اُو آفتاب
مَن عُجا و اُوعُجا علی جناب

Marfat.com

ملکۂ فردوس اُومَن رُوسیہ
اُو کرم مَن سَر ا پا جُرم و گنہ

بہرِ لُطف مصطفیٰ بہرِ خدا
رحم کُن یا سیّدہ بَر حالِ مَا

لُطف تو بالا ئے از وہم و خیال
رحم کُن بَر صائمِ آشُفتہ حال

Marfat.com

منقبت

بحضورِ سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا

از نادرجاجوی

فاطمہ بحرِ سخا کنزِ عطا
فاطمہ بنتِ محمد مصطفیٰ

سایۂ اُو برَ نساء العالمین
ملکۂ اقلیم فردوسِ بریں

عزتِ ہر دوسرا منبعَ نُور
بر دَرِ اُو اِیستادہ مَلک و حُور

حُورِ اَرضی سَر تا پا عکسِ رسول
گُفت محبوبِ خدا اُو را بتول

سیّدہ و طیبہ و طَاہرہ
زینتِ کاشانۂ شیرِ خدا

Marfat.com

مادرِ حسنین جانِ مصطفیٰ
کس نہ دارد مثلِ اُو دستِ سخا

مثلِ پیغمبر ہمہ کِر دار اُو
نُطق اُو گفتارِ اُو رفتارِ اُو

خانۂ اُو جلوہ گاہِ نُورِ ذات
ہم شیبہ مصطفیٰ قُدسی صِفات

کن بریں الفاظ نادرؔ اختتام
السلام اے بنت احمد السلام

Marfat.com

تبصرہ ریڈیو پاکستان لاہور

مورخہ ۶ جولائی ۱۹۷۹ء

از محترم حفیظ تائب

زیرِ تبصرہ کتاب البتول کا موضوع سیرتِ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا ہے اِس کتاب کے مصنف علامہ صائم چشتی جو نعت گو شاعر کی حیثیت سے زیادہ معروف ہیں ان کی اُردو پنجابی کی نعت و منقبت کے کئی مجموعے اشاعت پذیر ہو چکے ہیں اور ان کی بیشتر نعتوں کو قبولِ عام کی سند حاصل ہو چکی ہے۔

ان کی نعت و منقبت کے مجموعوں کے نام ہیں۔

* نور دا ظہور
* نوائے صائم چار حصے
* ہے کعبہ وی جھکدا محمد دے در تے
* رُوح کائنات
* جانِ کائنات
* نور ای نور
* نور دے خزینے
* صائم سے دوہڑے
* صائم دیاں رباعیاں

Marfat.com

✷ کعبے دا کعبہ

✷ جلوے نظارے

✷ میخانہ

✷ نوردا چشمہ

✷ مناقبِ قادری

✷ مناقبِ چشتیہ

✷ کربلائی دوہڑے

✷ زینب داویر

✷ خاتونِ جنت

✷ شہنامہ بغداد

✷ تاجدارِ علی پور

✷ تاجدار چورہ شریف وغیرہ وغیرہ

علامہ صائم چشتی جامعہ رضویہ کے فاضل ہیں انہیں سیرتِ اہلِ بیت سے خصوصی شغف ہے اَب تک نثر میں ان کی

✷ شہید ابن شہید دو حصے

✷ مشکل کشاء

✷ ایمان ابوطالب

✷ گیارہویں شریف

✷ اورالبتول

شائع ہو چکی ہیں بارہ سال قبل اُنہوں نے بنتِ رسول کی سیرتِ

Marfat.com

مقدسہ پر ایک کتاب خاتونِ جنت لکھی تھی جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں پنجابی سُننے والے تو بہت ہیں مگر ان کے پڑھنے والوں کی تعداد بہت محدود ہے چنانچہ صائم چشتی صاحب نے وسیع تر ابلاغ کے نقطۂ نظر سے کتاب خاتونِ جنت کو اُردو نثر میں ڈھالنا شروع کیا۔

ابونصر کی کتاب فاطمہ بنت محمد

عربی کتاب الزہرا

اور علامہ راشد الخیری کی اُردو تصنیف الزہرا سے بھی استفادہ کیا اور تفسیر و حدیث اور تاریخ و سیر کی متعدد کتابوں سے بھی سیدۃ النساء العالمین کی حیاتِ مقدسہ کے متعلق جس قدر بھی مواد فراہم ہوا اسے اس کتاب البتول میں نہایت خوبصورتی سے سمو دیا اس کتاب کا محرک علامہ صائم چشتی کا یہ جذبہ تھا کہ سیدہ پاک کی زندگی بہو بیٹیوں بیویوں اور ماؤں کے لئے کامل ترین نمونہ ہے اور شائد اس کے مطالعہ سے قوم کی بہو بیٹیاں اپنی اِصلاح پر مائل ہو جائیں اور ایک اسلامی معاشرہ وجود میں آجائے۔

کتاب کے دیباچے نشانِ منزل میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ میرا یہ کتاب لکھنے کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن ردائے زہرا کا سایہ تلاش کرنیوالی بیبیاں سیدہ زہرا کے حضور سرخرو ہو کر حاضر ہوں۔

اِس کتاب میں سیدہ پاک کی ولادت باسعادت، بچپن، جوانی، نکاح ازدواجی زندگی اور وفات حسرت آیات کے تمام کوائف کتب و سیر کے حوالے سے قلم بند کئے ہیں مختلف مکاتبِ فکر میں موجود کچھ غلط فہمیوں کے ازالے کی بھی اپنی سعی کی گئی ہے تحقیقی مواد کو مصنف کے شاعرانہ اور خطیبانہ

Marfat.com

ذوق نے بوجھل نہیں ہونے دیا قرآنی آیات اَحادیث اور اشعار نے عبارت کی دلکشی میں بہت اضافہ کیا ہے کتاب کا انداز سادہ مگر دلنشیں ہے۔

بچپن کے دو واقعات کے عُنوان سے ایک مختصراً بات سماعت فرمائیں یہ دونوں واقعات کتاب کے صفحہ ۸۴۸۵ پر موجود ہیں (مصنف)

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم سے ازدواجی زندگی کا ایک واقعہ علامہ صائمؔ چشتی نے اس طرح قلم بند کیا ہے۔

شہزادیٔ رسول جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی مبارک کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک روز شیرِ خدا مشکل کشاء تاجدارِ ہل اتیٰ سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہٗ نے جنابِ سیدہ سے کچھ کھانے کو طلب کیا آپ نے فرمایا یا علی تین روز سے گھر میں جَو کا ایک دانہ بھی نہیں۔

جناب علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم نے سنا تو تڑپ کر رہ گئے آپ خود تو فاقوں پر فاقے کرنے کے عادی تھے ہی بنت رسول کے فاقوں کا خیال کر کے بے قرار ہو گئے اور فرمایا !

اے بنتِ رسول آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا تا کہ میں جیسے بھی ہوتا آپ کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کرتا۔

شہزادیٔ مصطفیٰ نے غمزدہ تبسم سے جواب دیا سرتاج مجھے کچھ مانگنا آتا ہی نہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ابا جان نے مجھے یہاں آتے وقت نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹی علی کو پریشان نہ کرنا اور اس سے سوال کر کے شرمندہ نہ کرنا

حضرت علامہ اِقبال نے جناب سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تین نسبتوں کا ذکر اسرار و رموز میں اس طرح فرمایا ہے۔

Marfat.com

مریم از یک نسبتِ عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

نور چشمِ رحمۃ للعالمین
آں اِمام اوّلین و آخرین

آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید
روزگار تازہ آئین آفرید

بانوئے آں تاجدار ھل اتی
مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

پادشاہ و کلبہ ایوانِ اُو
یک حسام و یک زرہ سامانِ اُو

مادر آں مرکزِ پرکار عشق
مادر آں قافلہ سالار عشق

جناب علامہ صائم چشتی نے ان تینوں نسبتوں کی تفاصیل اس کتاب میں نہایت عمدگی سے پیش کی ہیں۔

رب العزت ان کے اس جذبے کو قبول فرمائے دُعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو اُمتِ مسلمہ کے لئے مشعل ہدایت بنائے اور جناب صائم چشتی کے لئے توشۂ آخرت بنے۔ آمین

Marfat.com

تبصرہ

روزنامہ سعادت لاہور فیصل آباد مورخہ 2 ستمبر 1980ء

روزنامہ تجارتی رہبر فیصل آباد مورخہ 23 ستمبر 1980ء

البتول سیرت فاطمۃ الزہرا کے موضوع پر ایک جامع اور بسیط کتاب ہے جو محقق تاریخِ اسلامیہ علامہ صائم چشتی کی محققانہ کاوشوں کا ایک تاریخی اور تحقیقی شہکار ہے اس سے قبل اس موضوع پر متعدد کتب لکھی جا چکی ہیں لیکن اِن میں اور اس قلمی شاہکار میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ اُن کتابوں کے مطالعہ سے طبیعت سیر نہیں ہوتی لیکن البتول کے مطالعہ سے قاری مطمئن ہو جاتا ہے اس تصنیف میں سیرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

فاضل مصنف نے اِس کتاب کی تکمیل کے لئے دُنیائے قلم و قرطاس کو نہ کونہ چھان مارا ہے کوئی روایت کوئی حدیث اور کوئی قرآنی آیت ایسی نہیں چھوڑی جس میں سیرت کا پہلو موجود ہو اور صاحبِ تصنیف نے اُسے اپنے شاہکار البتول کی زینت نہ بنایا ہو اس موضوع سے متعلق تمام احادیث اور آیات قرآنی اِس میں تفسیر و تشریح کے ساتھ محفوظ ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی نے اس تصنیف کو ہر لحاظ سے جامعِ و نافع بنایا ہے اس کتاب کا ہر باب اسلام کی تاریخ کا کا نیا باب ہے آپ نے سیرت سیدۃ النساء سلام اللہ علیہا کو اس انداز سے مرتب کیا ہے جس سے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات حسنین

Marfat.com

کریمین امام حسن و امام حسین کے حالات و واقعات مخدومۂ کربلا زینب رضی اللہ عنہا کی سوانح حیات اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی تاریخِ حیات مرتب ہوتی چلی گئی ہے اس حسن کے پیشِ نظر البتول ایک عظیم تاریخی دستاویز ہے جس سے عام قارئین سے لے کر علمی و ادبی تاریخی مذہبی اور تدریسی اداروں تک یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔

''البتول'' کی اِسلامی اور تحقیقی اہمیت کے قطع نظر اگر اسے اصلاح خواتین کے پہلو سے دیکھا جائے ''البتول'' ایک راہنما کی حیثیت رکھتی ہے بنتِ رسول سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی کا ایک ایک لمحہ حیات سے غروبِ آفتاب تک مستورات کے لئے مشعلِ تابندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

سیدہ سلام اللہ علیہا نے بچپن کس طرح گزارا اپنے عظیم والد کی خدمت عظیم کا فریضہ کس طرح ادا کیا یعنی ایک بیٹی کی حیثیت سے اپنے فرائض کس طرح انجام دیئے پھر ایک ماں کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں کس طرح پوری کیں اور ایک بیوی کی حیثیت سے کس طرح خدمات انجام دیں۔

البتول میں سیدہ کی زندگی کے ان پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے بہرنوع البتول سیدہ کی حیاتِ اقدس پر مشتمل تاریخ و سیر کی ایک جامعِ مکمل تحقیقی دستاویز ہے جس کا ایک ایک حرف رہبر و راہنما کی حیثیت رکھتا ہے اس کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے بلالحاظ عقیدہ مسلک ضروری ہے۔

(از جناب فصیح اللسان ادیب شہیر الحاج اختر سدیدی)

Marfat.com

اظہارِ عقیدت

فنافی الرسول، مفسرِ قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک شخصیت کسی بھی تعارف کی محتاج نہیں۔

''البتول'' خاتونِ جنت، سیّدۃ النساء العالمین، حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت پر لکھی جانے والی ایک نہایت ہی خوبصورت، دلکش اور محبت سے لبریز تحریر ہے جو کہ اہل بیت سے اُن کے بے پناہ عشق و محبت کا واشگاف اظہار ہے۔

کتاب کے ہر لفظ میں مصنف کی حضرت سیّدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور اہل بیت سے والہانہ عقیدت و محبت چھلکتی ہے اور اس کتاب ''البتول'' کے مطالعے کے بعد ہمارے دل میں بھی اہل بیت اور خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی محبت کے نئے دیپ جل اُٹھے اور اس تحریر کے مطالعے کے دوران بہت سی جگہوں پر بے اختیار دل کے آنسو آنکھوں کے رستے بہہ نکلے اور ایک رِقت آمیز ماحول طاری ہوا۔ اب بھی اس کا مطالعہ کریں تو پھر وہی کیفیت طار ہی ہو جاتی ہے اور اہل بیت کی محبت بڑھتی ہے۔

حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہر لحاظ سے ایک مکمل خاتون ہیں آپ ایک مکمل بیٹی، بیوی اور بہترین ماں ہیں جس کا حصّرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس تحریر میں بخوبی اظہار کیا ہے۔

آج کل کے دور میں بہت سی شادیاں صرف بھاری جہیز کی خواہش میں نہیں ہو پاتیں اور دوسری طرف خاتونِ جنت سیّدۃ النساء العالمین سلام

Marfat.com

اللہ علیہا ہیں کہ جن کی جائے نماز کے نیچے خزانوں کے دریا بہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کے والدِ گرامی دونوں جہانوں کے تاجدار ہیں کائنات کا ہر ذرّہ جناب زہرا سلام اللہ علیہا کی اطاعت وفرمانبرداری کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے جبکہ آپ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مکہ کی امیر ترین خاتون تھیں لیکن قربان جاؤں اس کے باوجود آپ کے جہیز کا سامان انتہائی مختصر تھا جو کہ آج کے دور میں ہم سب کے لئے ایک عملی نمونہ ہے۔

آج کی نوجوان لڑکیاں پردے سے بالکل نا آشنا ہیں جبکہ حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں کہ جن کا ایک بال تک کبھی کسی نے نہیں دیکھا بلکہ عظیم پردے کی وجہ سے ہی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے ان کی روح مبارک قبض فرمانے سے مُعذرت کرلی اور آپ کی روح خود اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے قبض فرمائی۔اوران کی نمازِ جنازہ بھی ان کی ہدایات کے مطابق رات کو ہوئی۔بعداز وصال بھی پردہ ظاہری حیات کی طرح برقرار رہے۔جناب سیدہ کے بے شمار خصائص وفضائل صحیفۂ مقبول البتول شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔

اورالبتول ہر لحاظ سے ایک مکمل اور بہترین کتاب ہے ویسے تو چودہ صدیوں سے حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے سے بہت سی کتابیں لکھی جاتی رہی ہیں اور یہ سلسلہ ازل سے لے کر ابد تک جاری رہے گا مگر آج تک اِس موضوع پر جتنے لوگوں نے اس عظیم شخصیت پر کتابیں لکھیں وہ سب رسماً لکھی گئی ہیں بس شاید انکا مقصد صرف کتاب کی

Marfat.com

اشاعت کی حد تک ہی تھا لیکن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع کے حوالہ سے قلم توڑ کے رکھ دیئے۔

اللہ تعالیٰ رسول و آلِ رسول کے صدقہ سے باباجی سرکار حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اطہر کو مصدرِ فیضانِ معرفت بنائے۔ آمین

کنیز زادیٔ بتول تہمینہ شہزادی بتول
(ایم بی بی ایس) سٹوڈنٹ: اسلامک انٹرنیشنل میڈیکل کالج راولپنڈی
کنیز زادیٔ بتول میمونہ شہزادی بتول
پری میڈیکل سٹوڈنٹ: ڈاکٹر ارشاد ڈگری کالج کھوڑ (اٹک)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرتِ سیدنا حیدرِ کرار پر

اپنے انداز کی ایک منفرد کتاب

2 جلد

مشکل کشا

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230
Chishtikutabkhana@gmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ تصوف حضرات کے لئے ایک نادر و نایاب تحفہ

شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی کی مشہورِ زمانہ تصنیف

6 جلد

فتوحاتِ مکیہ

مترجم

حضرت علامہ صمام چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

0300.6674752-0300.7681230

Chishtikutabkhana@gmail.com

Marfat.com

فہرست

چشتی کتب خانہ

علامہ صائمؔ چشتی کی تصانیف	علامہ صائمؔ چشتی کے تراجم
ایمان ابی طالب اول۔دوم	تفسیر ابن عربی
مشکل کشاء۔اول دوم	تفسیر کبیر
البتول	تفسیر خازن
شہید ابن شہید اول۔دوم	روضۃ الشہداء
خطباتِ چشتیہ، اول۔دوم۔سوم	شرف سادات
گیارہویں شریف	فتوحاتِ مکیہ
پھل تے کنڈے	کتاب النفس والروح
خاتون جنت	خصائص علی
المدد یارسول اللہ	الریاض النضرہ
الصدیق	والدین مصطفٰے
نعتیہ کتب	ہدیۃ المہدی اسنیٰ المطالب
شاہِ خوباں۔طٰہٰ تے یٰسین	سیرت نبویہ

Marfat.com

Marfat.com

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تحقیقی تصانیف

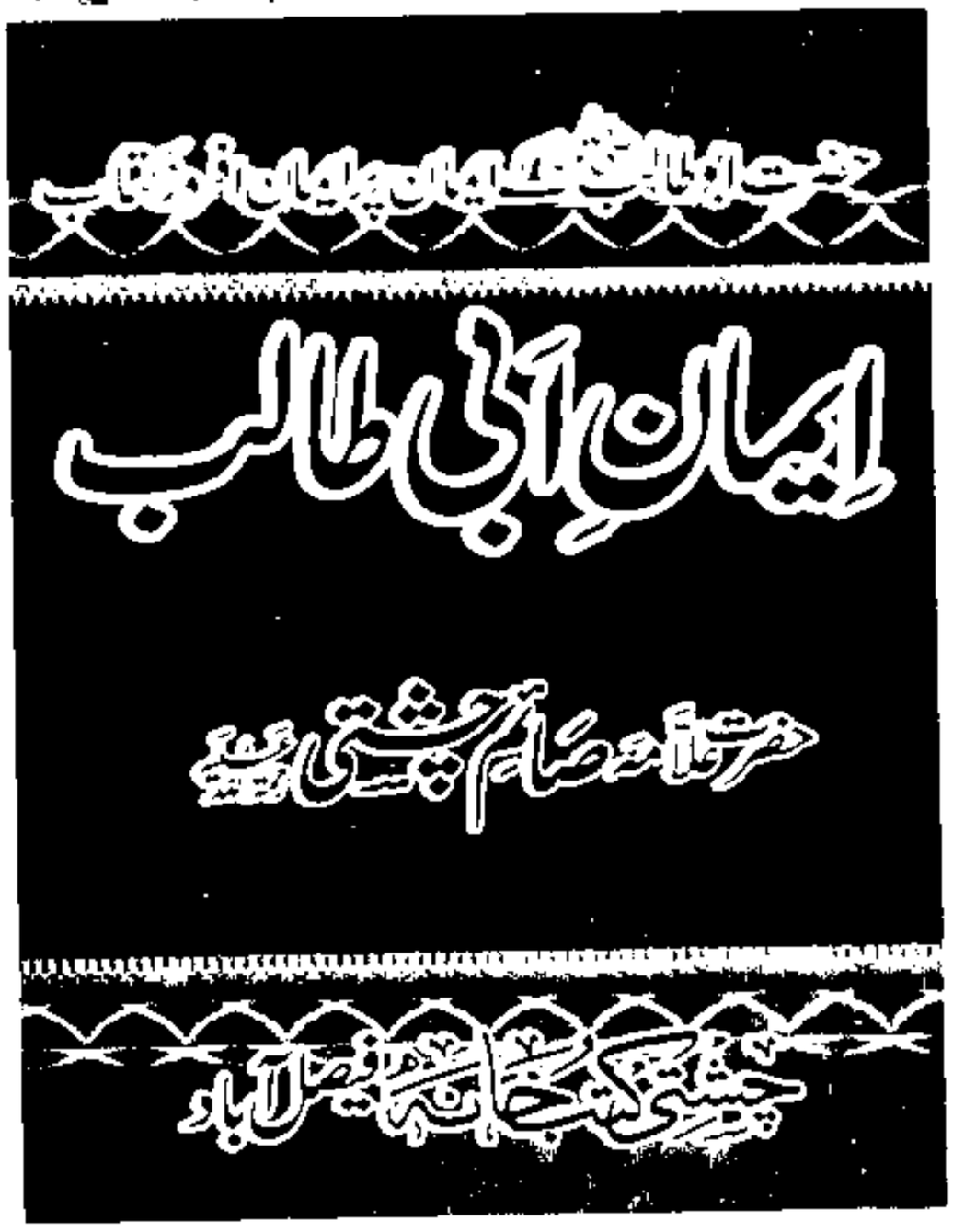

ملنے کا پتہ

علی برادران تاجران کتب

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد 0345 7755946

Marfat.com